



# فتوحاتِ جہانگیری



جز سوم



## سنن قطری

۔۔ متن ۔۔

امام ابو الحسن علی بن عیسیٰ راقطی

۔۔ ترجمہ ۔۔

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک آیامہ ولیالیہ

زبیہ سنٹر، ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

## ترتیب

باب: تیمم کا بیان	۱۱	موزوں پر مسح کی مدت	۷۰
تیمم کی وضاحت	۱۱	باب: مشرکین کے برتن میں سے وضو کرنا یا تیمم کرنا	۸۴
باب: تیمم کا بیان اسے ہر نماز کے لیے کیا جائے گا	۳۲	پانی تلاش کرنے کا حکم	۸۷
ایک تیمم سے مختلف نمازیں ادا کرنا	۳۳	باب: موزوں پر مسح کرنے کی کوئی مخصوص مدت نہیں ہے	۹۴
باب: تیمم کرنے والوں کا وضو کرنے والوں کی امامت کرنا		<b>کتاب الحیض</b>	
مکروہ ہے	۳۸	حیض کا بیان	۹۸
باب: اس جگہ کا بیان جس جگہ تیمم کرنا جائز ہوتا ہے	۳۹	باب: بلا عنوان	۹۸
شہر یا پانی ملنے سے اس کے فاصلے (کا) حکم	۴۰	حیض کے احکام	۹۹
باب: جو شخص کئی برس تک پانی نہ پائے اس کے لیے		استحاضہ کی تعریف	۱۰۱
تیمم کا جائز ہونا	۴۰	پہلی قسم کا حکم	۱۰۱
باب: 64: زخمی شخص کے لیے پانی استعمال کرنے اور زخم		دوسری قسم کا حکم	۱۰۲
پر پٹی کے ہمراہ تیمم کا جائز ہونا	۴۳	باب: جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر کون	
زخم اور پٹی پر مسح کرنے کے احکام	۴۴	سی نماز لازم ہوگی؟	۱۴۰
باب: سر کے بعض حصے کا مسح کرنا جائز ہے	۵۸	باب: جسم سے خون بہہ رہا ہو تو اس کے ہمراہ نماز ادا کرنا	
باب: موزوں پر مسح کرنا	۶۰	جائز ہے	۱۴۱
راویان حدیث کا تعارف:	۶۱	باب: ستر عورت کا بیان ان اس کا حصہ ہے	۱۴۳
موزوں پر مسح کا حکم	۶۱	باب: پٹی پر مسح کرنا جائز ہے	۱۴۵
علامہ ابن حجر کا بیان	۶۵	باب: اس جگہ کا بیان جس میں نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے	۱۴۷
امام نووی کا بیان	۶۷	<b>کتاب الصلوٰۃ</b>	
باب: موزوں پر مسح کے بارے میں رخصت اور اس بارے		نماز کا بیان	۱۵۰
میں روایات میں اختلاف	۷۰	باب: بلا عنوان	۱۵۰

۱۹۱	اختلاف	۱۵۱	نماز کی اہمیت اور اسے ترک کرنے کا گناہ
۱۹۱	اقامت کے بارے میں فقہی اختلافات	۱۵۲	سابقہ امتوں میں نماز کی فرضیت
۱۹۶	الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنے کا حکم	۱۵۳	نماز کی فرضیت کی تاریخ
۲۱۷	نماز کے وقت سے پہلے اذان دینے کا حکم	۱۵۵	باب: فرض نمازوں کا بیان وہ پانچ ہیں
۲۲۳	اذان کا جواب دینے کا حکم	۱۵۶	نماز کے مشروع قرار دیئے جانے کی حکمت
	باب: فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت	۱۵۸	ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان
۲۲۵	فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کا حکم		باب: نماز کی تعلیم دینے کا حکم اس (کو چھوڑنے کی وجہ سے) مارنے کا حکم
۲۲۷	باب: یہ جو منقول ہے: سب سے افضل عمل نماز ہے	۱۵۹	اور ستر کا حکم جس کا چھپانا لازم ہے
	باب: نماز کے اوقات کا تذکرہ اور اس کے بارے میں روایات کا اختلاف	۱۵۹	نماز نہ پڑھنے پر بچوں کی پٹائی کرنا
۲۳۵	نمازوں کے اوقات کے بارے میں فقہاء کے اختلاف	۱۶۱	مرد کے ستر کی حدود
۲۳۶	کی وضاحت	۱۶۲	عورت کے ستر کی حدود
۲۳۶	فجر کا وقت	۱۶۳	نماز کے دوران ستر کا حکم
۲۳۷	ظہر کا وقت	۱۶۵	لباس کے بارے میں مزید تحقیق
۲۳۸	عصر کا وقت		باب: ۳ خون اور اموال کا قابل احترام ہونا جب لوگ دونوں شہادتوں کی گواہی دیں
۲۳۹	مغرب کی نماز کا وقت	۱۶۷	اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں
۲۴۰	عشاء کی نماز کا وقت	۱۶۹	کفار شرعی احکام کے پابند ہیں؟
۲۵۲	باب: حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت کا واقعہ		باب: حضرت ابو محمد زہریؒ کی اذان کا تذکرہ اور اس بارے میں روایات کا اختلاف
	باب: ہر نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان نوافل ادا کرنے کی ترغیب	۱۷۳	اذان کا مفہوم اور اس کی فضیلت
۲۷۱	مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل ادا کرنا اور اس بارے میں مذکور اختلاف	۱۷۶	اذان کے بارے میں فقہی اختلافات
۲۷۲	مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کا حکم	۱۸۰	اذان کا حکم
	باب: صبح صادق کی علامت شفق کی علامت اور ان کی وجہ سے کون سی نماز فرض ہوتی ہے؟	۱۸۲	باب: حضرت سعد القرظ کا تذکرہ
۲۸۰		۱۸۸	اذان کا حکم
		۱۸۹	باب: اقامت کا تذکرہ اس بارے میں روایات کا



۳۱۸	اس مسئلے کے فروعی احکام	۲۸۱	صبح صادق اور صبح کاذب میں فرق کی وضاحت
۳۱۹	صاحب ہدایہ کا بیان	۲۸۱	باب: مغرب اور صبح کا تذکرہ
۳۲۱	خواتین کی باجماعت نماز کا حکم	۲۸۱	شفق کے مفہوم میں اہل علم کا اختلاف
۳۲۱	شارح ہدایہ امام کمال الدین ابن ہمام کی وضاحت	۲۸۳	باب: عشاء کی نماز کا تذکرہ
۳۲۲	ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان	۲۸۳	باب: قبلہ (کی سمت معلوم کرنے کے لیے) اجتہاد کرنا
۳۲۵	باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟	۲۸۵	اور اس بارے میں اندازہ لگانے کا جائز ہونا
۳۲۷	باب: دو آدمی بھی جماعت ہوتے ہیں	۲۸۷	سمت قبلہ معلوم کرنے کے لئے تحری کا حکم
۳۲۸	باب: کون سے لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے؟		باب: اذان اور امامت کا حکم دینا ان دونوں کا زیادہ
۳۲۸	راویان حدیث کا تعارف:	۲۹۱	حق دار کون ہوگا؟
۳۲۹	باب: ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا	۲۹۲	امامت کا زیادہ حق دار کون ہوگا؟
۳۳۱	باب: صفیں درست کرنے کی ترغیب دینا		باب: خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لینا اور نماز کے درمیان
	باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ سے بائیں (بازو کی	۲۹۷	قبلہ کی طرف رخ کرنے کا جائز ہونا
	کلائی)	۲۹۸	نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنا
۳۳۲	کو پکڑنا		باب: نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا
۳۳۳	نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑنا	۳۰۴	کرنا
	باب: تکبیر تحریمہ نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے	۳۰۴	امام قدوری کی تحقیق
۳۴۰	ہوئے رکوع سے اٹھتے ہوئے	۳۰۵	امام اور مقتدی کی نیت میں فرق کا حکم
	رفع یدین کرنا اس کی مقدار اور اس بارے میں روایات		باب: اونٹوں کے باڑے اور بکریوں کے باڑے میں
۳۴۰	کا اختلاف	۳۱۰	نماز ادا کرنا
۳۵۲	باب: تکبیر کے بعد نماز کے آغاز کی دعا	۳۱۰	کن جگہوں پر نماز ادا کرنا منع ہے؟
	نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی دعا کے بارے میں		باب: پہلے پڑھی ہوئی نماز جماعت کے ساتھ دوبارہ
۳۵۶	فقہاء کا اختلاف	۳۱۴	پڑھنا
	باب: نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا واجب ہے		پہلے ادا کی ہوئی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھنے
۳۶۹	اسے بلند آواز میں پڑھنا	۳۱۵	کا حکم
۳۶۹	اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف	۳۱۷	باب: جماعت اس کے اہل کا تذکرہ اور امام کی صفت
۳۷۰	نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کی بحث	۳۱۸	دو آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا



باب: جو شخص (نماز میں) سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو	۳۹۹	باب: جو شخص امام کے کمر اٹھانے سے پہلے امام کو پالے	۳۹۹
اس کے لیے کون سی دعا کو پڑھ لینا کافی ہوگا؟	۳۹۹	اس نے نماز کو پالیا	۴۷۶
باب: نماز کے دوران (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)		رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہونے کا مسئلہ	۴۷۷
بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں روایات کا اختلاف	۴۰۲	باب: رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی رکھنا واجب ہے	۴۸۰
باب: نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور امام کی		باب: پیشانی اور ناک کو رکھنا واجب ہے	۴۸۱
اقتداء میں (سورۃ فاتحہ پڑھنا)	۴۰۶	سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کا حکم	۴۸۲
امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا شرعی حکم	۴۰۸	باب: تشہد میں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ	۴۸۳
باب: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: جس کا کوئی امام ہو (یعنی		تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	۴۸۵
جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس		باب: تشہد کا طریقہ اس کا واجب ہونا اس بارے میں	
شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا (اس بارے میں روایات کا		روایات کا اختلاف	۴۸۶
اختلاف)		تشہد کا حکم اور اس کے کلمات	۴۸۷
باب: نماز کے دوران سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا اسے		تشہد کے الفاظ کے بارے میں اختلاف کی وضاحت	۴۹۰
بلند آواز میں کہنا	۴۳۹	باب: تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے	
راویان حدیث کا تعارف:	۴۵۰	اس بارے میں منقول روایات کا اختلاف	۴۹۹
نماز کے دوران سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنے		تشہد میں درود شریف پڑھنے کا حکم	۵۰۰
کا حکم	۴۵۰	امام قدوری کا بیان	۵۰۱
باب: امام کا (قرأت کے دوران) سکوت کرنا تاکہ		باب: نماز سے کیسے باہر آیا جائے؟ سلام پھیرنے کا	
مقتدی بھی قرأت کرے	۴۵۵	طریقہ	۵۰۲
باب: ظہر عصر فجر میں قرأت کی مقدار	۴۵۷	باب: نماز کی کنجی وضو ہے	۵۱۱
راویان حدیث کا تعارف:	۴۵۸	باب: امام جب جنابت یا بے وضو حالت میں ہو	
باب: تطبیق اور گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم منسوخ ہے	۴۵۹	اس وقت اس کا نماز ادا کرنا	۵۱۳
تطبیق کا حکم منسوخ ہے	۴۶۰	باب: صف کے پیچھے نماز ادا کرنا	۵۱۵
باب: رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھا جائے گا؟	۴۶۲	باب: شیطان کا نمازی کے سامنے آنا تاکہ اس کی نماز	
باب: نمازی رکوع اور سجدے میں کیا پڑھے؟	۴۶۷	خراب کر دے	۵۲۰
باب: رکوع اور سجدے کا تذکرہ ان میں کیا جائز ہے؟	۴۷۱	باب: نماز کے دوران سہو کی صورت اور اس کے احکام اس	
راویان حدیث کا تعارف:	۴۷۳	بارے میں منقول روایات میں اختلاف کسی بھی چیز کے آگے	

۵۵۳	نمازوں کے مکروہ اوقات	۵۲۲	سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹی
۵۶۲	تارک نماز کا حکم		باب: اذان کی آواز سن کر شیطان کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا
	باب: اس مسافت کی مقدار کا بیان جس کی وجہ سے نماز	۵۳۵	اور سجدہ سہوہ سلام سے پہلے کیا جائے گا
۵۶۷	قصر ہو جاتی ہے نیز قصر کی مدت کا بیان	۵۳۸	باب: غالب گمان پر بنیاد رکھنا
۵۶۸	قصر نماز کے احکام	۵۳۹	باب: سجدہ سہوہ سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا
۵۷۲	قصر نماز کا حکم		باب: مقتدی پر سہو کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن امام کے سہو
۵۷۳	قصر کے لیے اقامت کی نیت کی بحث	۵۴۰	(پر سجدہ کرنا) اس پر لازم ہوگا
۵۷۶	باب: سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا		باب: اندازے کی بنیاد پر (نماز جاری رکھنا) اور سلام
	سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے	۵۴۱	پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا
۵۷۷	بارے میں اختلاف کی وضاحت	۵۴۱	اس سے پہلے یا اس کے بعد تشهد پڑھنا
	باب: سفر کے دوران نماز کا طریقہ کسی عذر کے بغیر		باب: (بھولنے کی صورت میں) پورا کھڑا ہونے سے
	دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا، کشتی میں نماز ادا کرنے	۵۴۳	پہلے دوبارہ بیٹھ جانا
۵۸۸	کا طریقہ	۵۴۳	باب: سلام پھیر کر نماز ختم ہوتی ہے
	باب: سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنے کا طریقہ اور نماز		باب: جو شخص نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے
	کے وقت سواری پر رہتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے		بے وضو ہو جائے یا امام کے سلام پھیرنے سے پہلے
۵۹۱	کا حکم	۵۴۴	بے وضو ہو جائے اس کی نماز مکمل ہوگی
۵۹۲	باب: بیمار شخص کا بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھانا	۵۴۴	راویان حدیث کا تعارف:
	باب: کمان، سینک، جوتا پہن کر نماز پڑھنا، جب کسی چیز		باب: ایسے بیمار شخص کی نماز کا حکم جو قیام نہ کر سکتا ہو
۵۹۷	میں نجاست لگی ہوئی تو		سواری
۵۹۷	اسے نماز کے دوران اتار دینا	۵۴۶	پر فرض نماز ادا کرنے کا حکم
۵۹۷	نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟	۵۴۸	شیخ علاؤ الدین سمرقندی کا بیان
	باب: مقتدی کا اپنے امام کو تلقین کرنا جب وہ قرأت کے	۵۵۰	باب: باجماعت نماز کی ترغیب اور اس کا حکم دینا
۶۰۰	درمیان وقوف کرے	۵۵۰	باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟
۶۰۰	امام یا کسی دوسرے شخص کو لقمہ دینا		باب: نماز کا وقت گزر جانے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا جو
	باب: نجاست کی وہ مقدار جو نماز کو باطل کر دیتی ہے		شخص نماز پڑھنا شروع کر دے اور اسے مکمل کرنے سے
۶۰۵	راویان حدیث کا تعارف:	۵۵۲	پہلے اس کا وقت گزر جائے (اس کا حکم)



باب: جب امام نماز کا کچھ حصہ مقتدیوں سے پہلے ادا کر چکا ہو اور مقتدی اس وقت شامل ہو (جب نماز درمیان میں ہو) یا اس کا نماز کے آغاز میں شامل ہونا	باب: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی فضیلت بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے (امام کے پیچھے) تندرست شخص کا نماز ادا کرنے کا طریقہ
باب: امام کا قرأت کرنا مقتدیوں کی جگہ کافی ہوتا ہے	باب: جو نماز بھول چکی ہو اُسے ادا کرنے کا وقت
باب: خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا ان کی امام کہاں کھڑی ہوگی؟	باب: بیت اللہ کے پاس کسی بھی وقت میں نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے
باب: جب خون نکل رہا ہو اسی حالت میں نماز ادا کرنا	
باب: نماز جنازہ کی تکبیرات	
باب: قرآن میں موجود سجدے	
راویان حدیث کا تعارف:	
شیخ ابن ہبیرہ شیبانی کا بیان	
باب: سجدہ شکر کرنا سنت ہے	
باب: جو شخص صبح کی نماز تنہا ادا کر چکا ہو پھر وہ جماعت کو بھی پالے تو وہ جماعت کے ساتھ بھی نماز ادا کرے	
باب: نماز کو دوبارہ پڑھنا	
باب: ایک ہی فرض نماز دن میں دو مرتبہ نہیں ادا کی جائے گی	
باب: رات اور دن میں نوافل ادا کرنا	
باب: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے	
باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو رکعت (سنت) ادا کی جائیں گی	
باب: مسجد کے پڑوس میں (یعنی قریب) رہنے والے شخص کو اس بات کی ترغیب دینا کہ وہ مسجد میں نماز ادا کرے	
البتہ اگر کوئی عذر ہو تو (حکم مختلف ہے)	
باب: جس شخص کو نماز کے دوران دوسری نماز یاد آ جائے	



## 65- باب التَّيْمِ

## باب: تیمم کا بیان

658- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا مِثْلَ صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پوری روئے زمین کو ہمارے لیے نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے اور اس کی مٹی کو ہمارے لیے طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند بنا دیا گیا ہے۔



## تیمم کی وضاحت

تیمم کے موضع پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

تیمم کا لغوی معنی کسی چیز کا قصد کرنا اور ارادہ کرنا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور تم اللہ کی راہ میں دینے کے لیے گھنیا چیز کا قصد نہ کرو۔“

فقہاء نے تیمم کی مختلف تعریفیں کی ہیں جو آپس میں ملتی جلتی ہیں۔

احناف کے نزدیک پاک مٹی کے ذریعے چہرے اور ہاتھوں کے مسح کا نام تیمم ہے اور اس میں انسان کا قصد شرط ہے یہی قصد نیت شمار ہوگا۔

پاک مٹی کو ایک مخصوص طریقے کے ساتھ عبادت کی ادائیگی کے لیے استعمال کرنے کو قصد قرار دیا گیا ہے۔

تیمم نبی اکرم ﷺ کی امت کی خصوصیت ہے ہجرت کے چھٹے سال غزوہ مصطلق کے موقع پر جب سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے (اس ہار کی تلاش میں قافلے کو ٹھہرا لیا تھا) اور ایک آدمی کو بھیجا تھا اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تھا اور اُس جگہ پانی موجود نہیں تھا تو اُس وقت تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوئی تھی

658- أخرجه مسلم (۲۷۱/۱) کتاب النہج: حدیث (۵۲۲/۱) وابن ابی ثیبہ (۱۵۷/۱) والطیالسی ص (۵۶) رقم (۱۱۸) والنسائی فی (الکبریٰ) (۱۵/۵) کتاب فضائل القرآن: باب اللہیتان فی آخر سورۃ البقرۃ رقم (۸۰۲۲) وابن خزیمہ (۱۲۲/۱) رقم (۲۵۶) وابن عبد البر فی (المستدرک) (۲۲۱/۵) والبیہقی (۲۱۲/۱) من طریق ربیع بن خراش عنہ مرفوعاً۔ وانظر الحدیث التالی۔

اور تیمم کو شرعی طور پر مشروع قرار دیا گیا، یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سورۃ نور میں بہتان کے حکم سے متعلق آیات سیدہ عائشہ کی برأت میں نازل ہوئی تھی اسی طرح حضرت اُسید بن حضیر نے یہ بات کہی تھی:

”اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے جب بھی تمہارے لیے کوئی ناگوار واقعہ پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس میں مسلمانوں کے لیے کوئی نہ کوئی گنجائش ظاہر کر دی۔“

تیمم کا حکم رخصت ہے جبکہ حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: تیمم عزیمت ہے۔  
تیمم کے دلائل درج ذیل ہیں:

”اور جب تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی شخص پاخانہ کر کے آئے یا کوئی عورت کو چھو لے اور تم (وضو کے لیے) پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کا اس سے مسح کر لو۔“

تیمم کی مشروعیت کے بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں جیسا کہ ایک روایت امام مسلم رحمہ اللہ نے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔“

\*\*\*—\*\*\*—\*\*\*

659- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِبْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا وَلَنَا طَهُورًا إِنْ لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: تمام روئے زمین کو ہمارے لیے نماز کی جگہ

بنا دیا گیا ہے اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے جب ہمیں پانی نہ ملے۔

—•—•—•—•—•—•—

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان اموی نزیل جزیرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۵/۱) (۲۵۹)۔

660- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا

الْثَّيْبِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ

۶۵۹- أخرجه ابن الجوزي في التمعين (۱۷۵/۱-۱۷۶) رقم (۲۹۵) من طريق الدارقطني به- وانظر تخریج الحديث السابق-

۶۶۰- أخرجه البخاري (۱۱۱/۱) كتاب التيمم: باب التيمم في العصر الحديث (۲۲۷) أبو مسلم (۲۸۱/۱) كتاب العيوض: باب التيمم:

الحديث (۳۶۹/۱۱۸) وأبو داود (۸۹/۱-۹۰) كتاب الطهارة: باب التيمم في العصر الحديث (۲۲۹) والنسائي (۱۶۵/۱) كتاب الطهارة:

باب التيمم في العصر الحديث (۱۲۹/۱) وأحمد (۱۶۹/۴) وابن الجارود رقم (۱۲۷) والبيهقي (۲۰۵/۱) كتاب الطهارة: باب كيف

التيمم وفي الخلافيات (۱۲۵/۱-۱۲۶) من طريق عمير مولى ابن عباس به-



أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ نَحْوِ بَشَرٍ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَذَرَاغِيهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

☆☆ عمیر جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور عبداللہ بن یسار جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں ہم دونوں حضرت ابو جہم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لا رہے تھے آپ ﷺ کے سامنے ایک شخص آیا اُس نے آپ کو سلام کیا نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا آپ ﷺ دیوار کے پاس تشریف لے گئے آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) اور پھر اُسے سلام کا جواب دیا۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق صفانی ابو بکر نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”270ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۴/۲) (۳۶)۔

○ عمیر بن عبداللہ ہلالی، ابو عبداللہ مدنی، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۶/۲) (۷۱)۔

○ ابو جہیم ابن صممہ ابن عمر انصاری، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۷/۲)۔

661- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَهَبَ نَحْوَ بَشَرٍ جَمَلٍ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ وَهُوَ مُقْبِلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمل کے کنویں کی طرف جا رہے تھے تاکہ آپ قضائے حاجت کریں آپ کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی وہ سامنے سے آ رہا تھا اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا آپ ﷺ دیوار کے پاس تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر سلام کا جواب دیا۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عباس بن محمد بن عبد اللہ بن مغیرۃ ابو حسین جوہری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”328ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۵۷/۱۲) (۶۶۳۳)۔

**662-** حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجُ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ - قَالَ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ ثِقَةً فِيمَا بَلَغَنِي - عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِبَعْضِ حَاجَتِهِ نَحْوَ بَشِيرٍ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ - فَذَكَرَ نَحْوَهُ -

☆☆ حضرت ابو جہم بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قضاء حاجت کے لیے جمل کے کنویں کی طرف تشریف لے جا رہے تھے ایک شخص نے سامنے کی طرف سے (آ کر) آپ کو سلام کیا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ دست مبارک دیوار پر رکھا اور اُس کے ذریعے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن محمد بن بکیر ناقد ابو عثمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”232ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۸/۲) (۶۷۰)۔

**663-** حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ بْنِ جَمِيلٍ بْنِ مِهْرَانَ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو عِصْمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ بَشِيرٍ جَمَلٍ إِمَّا مِنْ غَانِطٍ وَإِمَّا مِنْ بُولٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَضَرَبَ الْحَائِطَ بِيَدِهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهَا ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ.

۶۶۲ اخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۷۹/۱) رقم (۲۰۲) من طريق دارقطني بهذا الاسناد - وفي اسناده نوع بن ابي مرجم يعرف بالماضي الصفة المعلوم لكن كذبوه في الحديث - وقال ابن الجوزي: كان يصح كذا في التفسير (۲۰۹/۲) - وانظر ترجمته في الصحاح للمقبلي (۲۰۱/۱) والجورجيين لابن هبان (۱۸/۲) وابن عدي في الكامل (۲۵۰/۷) - قال الشيخ ابو الفوارس الصارفي في تخریج احاديث الهداية (۱۱۲/۲): (لما حديث موضوع من افك ابي عيسى فانه كذاب رجال) - اه - وقد تقدم الحديث من طريق اخر رقم (۶۶۰) -

قَالَ أَبُو مُعَاذٍ وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ عَنِ نَبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لا رہے تھے شاید پاخانہ کر کے یا پیشاب کر کے آرہے تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک دیوار پر پھیرا اور اس کے ذریعے اپنے چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو جہم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم بن محمد بن احمد بن غالب بن مشکان ابوسعید مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵۹/۵) (۲۹۹۶)۔

○ سُلَّ عَنْهُ یحییٰ بن معین نقال: یس بہ باس۔ عبدالرحمن بن ابی حاتم کے والد کے مطابق انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: البحر والتعذیل (۴۴/۲) (۲۳)۔

664- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِمْلَاءُ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَاجَةٍ لَابْنِ عُمَرَ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ فَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَكَّةٍ مِنَ السَّكَّاتِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ يَتَوَارَى فِي السَّكَّةِ ضَرْبَ بِيَدَيْهِ عَلَى السَّحَائِطِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرْبَ ضَرْبَةٍ أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اِنِّي لَمْ اَكُنْ عَلَى طَهْرٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کسی کام کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا مقصد بیان کر دیا تو اُس کے بعد اُس دن کی گفتگو میں انہوں نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا یہ گلی کی بات ہے نبی اکرم ﷺ اُس وقت پاخانہ کر کے یا پیشاب کر کے تشریف لائے تھے اُس شخص نے آپ کو سلام کیا۔

۶۶۴- أخرجه ابن الجوزي في التلخيص (۱۸۰/۱) رقم (۲۰۹) من طريق الدارقطني به- وأخرجه أبو داود (۹۰/۱) كتاب الصلوة: باب التيمم في العصر: الحديث (۲۲۰): حدثنا أحمد بن إبراهيم الموصلي أبو علي قال: أخبرنا محمد بن ثابت العبدي به- وأبو الحسن في الأوسط (۱۹/۲) رقم (۵۱۰) عن محمد بن ثابت به- قال أبو داود: (لم يتابع محمد بن ثابت في إهداء الفضة على ضربين من السبي صلى الله عليه وسلم - مودود من فعل ابن عمر -) قال الزيلعي في نصب الراية (۱۵۲/۱-۱۵۳)

آپ ﷺ نے اُس کو جواب نہ دیا، یہاں تک کہ وہ شخص گلی سے باہر نکلنے والا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک دیوار پر پھیر کر اپنے چہرے کا مسح کیا، پھر دوبارہ پھیر کر اپنے دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے اُس کے سلام کا جواب دیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے سلام کا جواب نہیں دیا، کیونکہ میں با وضو حالت میں نہیں تھا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ثابت عبدی ابو عبد اللہ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۱۳۹/۲) (۸۹)۔

665- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَابٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعَارِفِيُّ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بَنِي جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ پاخانہ کر کے تشریف لا رہے تھے جمل کے کنویں کے قریب ایک شخص آپ کے سامنے آیا، اُس نے آپ کو سلام کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ دیوار کے پاس تشریف لائے اور اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر اُس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن عتاب بن محمد بن فاید بن عبد الرحمن ابو محمد عبدی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”318“ میں ہوا۔

○ عبد اللہ بن یحییٰ المعافری برسی، لا باس بہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”کبار“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۴۶۱/۱) (۷۳۸)۔

666- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ

۶۶۵- أخرجه أبو داود (۹۰/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم في المصمر: الحديث (۲۲۱) قال: حدثنا جعفر بن مسافر قال: حدثنا عبد الله بن يحيى البرلسي به ومن طريقه أخرجه البيهقي في السنن (۲۰۶/۱) كتاب الطهارة: باب كيف التيمم ۱- وعبد الله بن يحيى البرلسي قال: المعاط في السفر (۱/۱) (۱۶۹) لا بأس به ۱- ۱۰-



سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ) قَالَ إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقُرُوحُ أَوْ الْجُدَرِيُّ فَيَجْنِبُ فَيَخَافُ أَنْ يَمُوتَ إِنْ اغْتَسَلَ يَتِمُّمُ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو“۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آدمی کو اللہ کی راہ میں زخم آتے ہیں یا اس کو پھوڑا نکلا ہو یا خارش کی بیماری ہو پھر اسے جنابت لاحق ہو یا اسے اندیشہ ہو کہ غسل کرنے کی وجہ سے وہ مر سکتا ہے تو ایسا شخص تیمم کرے گا۔

667- حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِصَ لِلْمَرِيضِ التَّيْمُمُ بِالصَّعِيدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیمار شخص کو مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کی اجازت ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ بدر بن ہشام بن خلف القاضی فقیہ الیہ ”صدوق“ ہیں۔ معمر نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”317“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۰۷/۷) (۳۵۳۸)۔

○ عبداللہ بن سعید بن حصین کنڈی ابوسعید الاشج کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”257ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۱۹/۱) (۳۴۲)۔

○ عبدہ بن سلیمان کلابی ابو محمد کوفی یقال: اسمہ عبد الرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”187ھ“ میں ہوا۔

668- وَحَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَحْوَهُ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءٍ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَوَقَفَهُ وَرَقَاءً وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ عطاء نے یہ روایت نبی اکرم ﷺ تک ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے

۶۶۶ اخرجہ ابن خزیمہ (۱۲۸/۱) رقم (۲۷۲) ومن طريقه ابن الجارود في المنتقى رقم (۱۲۹) والبيهقي في الكبرى (۲۲۶/۱) كتاب الطهارة: باب المبرج والفرج والمجمر يتيم اذا خاف التلف - قال ابن خزيمة: ثنا يوسف بن موسى قال: ثنا جرير - ه - ال ابن خزيمة: لصد خبر لم يرفعه غير عطاء بن السائب - وقد تابع جريرا عليه علي بن عاصم - فرواه عن عطاء عن سعيد عن ابن عباس مرفوعاً - كما ذكره ابن أبي عاصم (۲۵/۱-۲۶) ثم قال: (قال أبي: لهذا خطأ: اخطأ فيه علي بن عاصم - فرواه ابو عوانة ورواه - وعبر لهما عن عطاء بن السائب عن سعيد عن ابن عباس مرفوعاً - وهو الصحيح - ا - ه - وانظر تلخيص الحبير (۲۵۸/۱) -

”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

669- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ

بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كُرَّخُوَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اخْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ وَأَنَا فِي غُرُورَةٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاشْفَقْتُ أَنْ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ . فَاخْبَرْتَهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الْإِغْتِسَالِ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئًا . الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ .

☆☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے سردیوں کی رات میں احتلام ہو گیا یہ غزوہ ذات السلاسل کی بات ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں گا اس لیے میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عمرو! تم نے جنابت کی حالت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھادی تو میں نے آپ کو اس وجہ کے بارے میں بتایا جس نے مجھے غسل کرنے سے روک دیا تھا میں نے عرض کی: میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں بڑا رحم فرمانے والا ہے۔“ تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے آپ ﷺ نے مجھ سے کچھ نہیں فرمایا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان ابو علی مالکی بصری رحل الیہ دارقطنی لا باس بہ، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الحمیزان (۱۷۶/۶) (۷۶۳۰)۔

۶۶۹- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱/۱۸۴) رقم (۳۱۰) من طريق الدارقطني ب- وأخرجه أبو داود (۱/۹۲) كتاب الطهارة: باب إذا خاف الجنب السرد: إتيتم الحديث (۲۲۱) ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (۱/۱۲۹) ورواه الحاكم (۱/۱۷۷) كسوم من طريقه ونسب ابن جرير ب- ومن طريق الحاكم تلك أخرجه البيهقي في السنن (۱/۲۳۶) وفي الخلافيات (۱/۱۲۲) وأخرجه أبو داود (۱/۹۲) كتاب الطهارة: باب إذا خاف الجنب السرد: إتيتم الحديث (۲۲۵) وأحمد (۱/۲۰۲-۲۰۳) من طريق ابن سبغة قال: ثنا يزيد بن أبي حبيب ب- والحديث خلفه البخاري في صحيحه (۱/۵۱۱) كتاب التيمم: باب إذا خاف الجنب على نفسه المرض أو الموت بعد رقم (۲۱۱) قال البيهقي في نصب الراية (۱/۱۵۷): وفي رواية أن عمرًا احتلم ففعل ما بينه وتوضأ وضوءه للصلوة ثم صلى بسوء الحديث: رواه الحاكم ثم البيهقي وقال الحاكم أيضًا: على شرط التبيين قال: وعندي أنهما ملأاه بالرواية الأولى يعني: لا اختلافهما وفي قصة واحدة قال: ولا نعلم رواية التيمم رواية الوضوء إلا أن القل مكر أعرف بعد التيمم من القل البصرة: ورحمتم ان التيمم والوضوء ففعل ما أسكنه وتوضأ وتيمم للهاقي - قال النووي في (الخلاصة): وهذا الذي قاله البيهقي منهي - والحاصل أن الحديث حسن أو صحيح - انتهى -

○ محمد بن یزید ابوبکر واسطی و معروف باخی کرخویہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”248ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳/۳۷۵) (۱۳۸۹)۔

○ یحییٰ بن ایوب الغافقی ابوالعباس مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”168ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۳۳) (۲۲)۔

○ عبد الرحمن بن جبر مصری مؤذن عامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”54ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۷۵) (۸۹۵)۔

670- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ وَأَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهُ فَخَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ اخْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ بَرْدًا مِثْلَ هَذَا مَرًّا عَلَى وَجْهِكُمْ مِثْلَهُ فَعَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَصْحَابَهُ كَيْفَ وَجَدْتُمْ عَمْرًا وَصَحَابَتَهُ لَكُمْ . فَأَتَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى لَنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ وَبِالَّذِي لَقِيَ مِنَ الْبُرْدِ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَالَ (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ) فَلَوْ اغْتَسَلْتُ مِثَّ فَضِيحِكَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى عَمْرٍو.

☆ ☆ ابو قیس جو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک سریہ میں گئے ہوئے تھے اس دوران انہیں سردی کا سامنا کرنا پڑا تھا اس سے پہلے اتنی سردی کبھی نہیں آئی تھی وہ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے کل رات احتلام ہوا تھا اس طرح کی سردی اللہ کی قسم! میں نے کبھی نہیں دیکھی پھر انہوں نے اپنے زانوں کو (جہاں احتلام کا نشان موجود تھا) دھویا نماز کا سا وضو کر کے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھیوں سے دریافت کیا: تم نے عمرو کو کیسا پایا؟ اُس کا ساتھ کیسا رہا؟ تو انہوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی بہت تعریف کی (اور یہ بھی بتایا) یا رسول اللہ! ایک مرتبہ انہوں نے جنابت کی حالت میں ہمیں نماز پڑھا دی تھی نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو کو بلوایا حضرت عمرو نے آپ کو اس صورت حال کے بارے میں بتایا اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ”تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔“



اگر میں اُس وقت غسل کر لیتا تو میں مرجاتا تو نبی اکرم ﷺ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی اس بات پر مسکرا دیے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو قیس مولیٰ عمرو بن عاص، اسمہ عبدالرحمن بن ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”54ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۴۶۳) (۲۶)۔

671- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ دَنُوقًا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الْأَسْلَعِ قَالَ أَرَانِي كَيْفَ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّيْمَ فَضْرَبَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَمَرَ عَلِيَّ لِحَيْتِهِ ثُمَّ أَعَادَهُمَا إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ بِهِمَا الْأَرْضَ ثُمَّ ذَلِكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ظَاهِرُهُمَا وَبَاطِنُهُمَا . هَذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ الْحَرَبِيِّ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرَانِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ امْسَحَ فَمَسَحْتُ قَالَ فَضْرَبَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعَهُمَا لَوَجْهِهِ ثُمَّ ضْرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ بَاطِنُهُمَا وَظَاهِرُهُمَا حَتَّى مَسَّ بِيَدَيْهِ الِيمْرُفَقَيْنِ .

☆☆ ربیع بن بدر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت اسلع نے کہا: آپ مجھے دکھائیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو کس طرح تیمم کرنے کا طریقہ سکھایا تھا تو انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ملیں پھر اُن پر پھونک ماری پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کیا یہاں تک کہ اپنی داڑھی کا بھی مسح کیا پھر دونوں ہاتھوں کو زمین پر لگایا اُن کے ذریعے زمین کا مسح کیا اُن میں سے ایک کو دوسرے پر مل لیا انہوں نے اپنی ہتھیلی کے باہر والے حصے اور اندرونی حصے کا مسح کیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھایا کہ میں کس طرح مسح کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھیں پھر انہیں اپنے چہرے کی طرف بلند کیا پھر دوسری ضرب لگائی پھر دونوں ہاتھوں کے ظاہری اور اندرونی حصے کا مسح کیا یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کہنیوں کا مسح کیا۔

۶۷۱- احمد بن العوزی فی التحقیق (۱/۱۸۱) من طرق دارقطنی بہ۔ وازرحہ البیہقی فی السنن (۱/۲۰۸) کتاب الطہارۃ: باب کیف التیمم: اخرجنا ابو عبد الله الحافظ انا عبد الرحمن بن الحسن القاضي ثنا ابراهيم بن العيص بن الحسن ثنا آدم بن ابي اياس ثنا الربيع بن رزاد۔ وقد رواد الطبرانی فی الکبیر (۱/۲۹۸-۲۹۹) رقم (۸۷۵) (۸۷۶) من طرق عن الربيع بن رزاد قال السجستاني فی مجمع الزوائد (۱/۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (۱۳۷۱) (۱۳۷۲) (۱۳۷۳) (۱۳۷۴) (۱۳۷۵) (۱۳۷۶) (۱۳۷۷) (۱۳۷۸) (۱۳۷۹) (۱۳۸۰) (۱۳۸۱) (۱۳۸۲) (۱۳۸۳) (۱۳۸۴) (۱۳۸۵) (۱۳۸۶) (۱۳۸۷) (۱۳۸۸) (۱۳۸۹) (۱۳۹۰) (۱۳۹۱) (۱۳۹۲) (۱۳۹۳) (۱۳۹۴) (۱۳۹۵) (۱۳۹۶) (۱۳۹۷) (۱۳۹۸) (۱۳۹۹) (۱۴۰۰) (۱۴۰۱) (۱۴۰۲) (۱۴۰۳) (۱۴۰۴) (۱۴۰۵) (۱۴۰۶) (۱۴۰۷) (۱۴۰۸) (۱۴۰۹) (۱۴۱۰) (۱۴۱۱) (۱۴۱۲) (۱۴۱۳) (۱۴۱۴) (۱۴۱۵) (۱۴۱۶) (۱۴۱۷) (۱۴۱۸) (۱۴۱۹) (۱۴۲۰) (۱۴۲۱) (۱۴۲۲) (۱۴۲۳) (۱۴۲۴) (۱۴۲۵) (۱۴۲۶) (۱۴۲۷) (۱۴۲۸) (۱۴۲۹) (۱۴۳۰) (۱۴۳۱) (۱۴۳۲) (۱۴۳۳) (۱۴۳۴) (۱۴۳۵) (۱۴۳۶) (۱۴۳۷) (۱۴۳۸) (۱۴۳۹) (۱۴۴۰) (۱۴۴۱) (۱۴۴۲) (۱۴۴۳) (۱۴۴۴) (۱۴۴۵) (۱۴۴۶) (۱۴۴۷) (۱۴۴۸) (۱۴۴۹) (۱۴۵۰) (۱۴۵۱) (۱۴۵۲) (۱۴۵۳) (۱۴۵۴) (۱۴۵۵) (۱۴۵۶) (۱۴۵۷) (۱۴۵۸) (۱۴۵۹) (۱۴۶۰) (۱۴۶۱) (۱۴۶۲) (۱۴۶۳) (۱۴۶۴) (۱۴۶۵) (۱۴۶۶) (۱۴۶۷) (۱۴۶۸) (۱۴۶۹) (۱۴۷۰) (۱۴۷۱) (۱۴۷۲) (۱۴۷۳) (۱۴۷۴) (۱۴۷۵) (۱۴۷۶) (۱۴۷۷) (۱۴۷۸) (۱۴۷۹) (۱۴۸۰) (۱۴۸۱) (۱۴۸۲) (۱۴۸۳) (۱۴۸۴) (۱۴۸۵) (۱۴۸۶) (۱۴۸۷) (۱۴۸۸) (۱۴۸۹) (۱۴۹۰) (۱۴۹۱) (۱۴۹۲) (۱۴۹۳) (۱۴۹۴) (۱۴۹۵) (۱۴۹۶) (۱۴۹

## راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبد الرحیم بن عمر ابو اسحاق و یعرف بابن دفوقا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”279ھ“ میں ہوا۔ ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۳۵/۶) (۳۱۷۲)۔

○ اسماعیل بن علی بن یحییٰ بن بیان ابو محمد حطمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”269ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۰۴/۶) (۳۳۴۷)۔

○ بدر بن عمرو بن جراد سعدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجهول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۴/۱) (۱۲)۔

○ اسلع بن شریک بن عوف الاعرجی تیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اسد الغابۃ (۲۱۱/۱) (۱۱۰)۔

**672- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَكَانَ يَتِيمًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَتِيمٌ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ رُخِصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَا وَشَكُّوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِهَذَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَارٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدِكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَارٍ وَقَالَ يُوسُفُ أَنْ تَضْرِبَ بِكَفِّكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفِّكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَمْ تَرَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَارٍ .**

۶۷۲- أخرجه ابن أبي نجيبة (۱۵۸/۱-۱۵۹) ومن طريقه مسلم في صحيحه (۲۹۳/۱) كتاب الحيض: باب التيمم الحديث (۲۶۸) ورواه البخاري (۶۰۵/۱) كتاب التيمم: باب التيمم ضربة العميت رقم (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) والنسائي (۱۷۰/۱) كتاب الطهارة: باب تيمم الجنب: واحد (۲۶۵/۲) وابن خزيمة رقم (۲۷۰) وابن حبان في صحيحه (۱۲۸/۴) رقم (۱۳۰۱) وابو عوانة (۲۰۱/۱) والبيهقي في السنن (۲۱۱/۱) كتاب الطهارة: باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمارة وفي (۲۳۶/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم في السفر إذا حاف الموت- كلهم من طريق الأعمش عن شقيق به-

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو عبد الرحمن! آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص جنبی ہو جائے اُسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے کیا وہ اس دوران تیمم کرتا رہے گا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تیمم نہیں کرے گا، اگرچہ اُسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے؟ جو سورہ مائدہ میں موجود ہے (ارشاد یاری تعالیٰ ہے):

”پھر تم پانی نہیں پاتے تو پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر لوگوں کو اس بارے میں اجازت دی جائے تو عنقریب ایسا وقت آئے گا جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا تو وہ پاک مٹی سے تیمم کرنے لگیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: آپ اس وجہ سے اس کو ناپسند کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: آپ نے وہ بات نہیں سنی؟ جو عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی؟ (انہوں نے بیان کیا تھا) نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا، میں جنبی ہو گیا، مجھے پانی نہ ملا، میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا، جس طرح کوئی جانور ہو جاتا ہے پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم دونوں ہاتھ زمین پر مار کر ان میں سے ایک کے ذریعے دوسرے پر مسح کر لیتے، پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کر لیتے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں غور نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی تھی۔

یوسف نامی راوی کے الفاظ یہ ہیں: تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اُن کا مسح کر دو پھر اُن کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی (یعنی اکتفاء نہیں کیا)۔

673- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيْمُمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوُجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . كَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ مَرْفُوعًا وَوَقَفَهُ الْقَطَّانُ وَهَشِيمٌ وَغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تیمم میں دوسری ضربیں ہوتی ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے ہوتی ہے اور ایک دونوں بازوؤں کے لئے کہیں تک (مسح) کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

علی بن ظبیان نامی راوی نے اس کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا جسے دیگر آدمیوں نے موقوف کے طور پر نقل کیا ہے



اور یہی درست ہے۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ الامام المحدث ابو محمد عبد اللہ بن حسین بن جابر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک جب کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں تو اس روایت کو مستند قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۳۰۷/۱۳) (۱۴۱)، المیزان (۲/۴۰۸)۔

○ عبد الرحیم بن مطرف بن انیس بن قدامہ: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ”مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۰۴/۱) (۱۱۷۷)۔

○ علی بن ظبیان کوفی قاضی بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”192ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۹/۲)۔ (۳۶۴)۔

674- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح. وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيُونُسُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَتَيْتُمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِلْكَفَّيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمانے ہیں: تیمم میں دو ضربیں ہوتی ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ضرب دونوں بازوؤں پر کہنیوں تک (مسح کرنے کے لئے) ہوتی ہے۔

675- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتِيمُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

۶۷۴- أخرجه الحاكم (۱۷۹/۱) كتاب الطهارة والطبراني في (۳۶۷۸۲) من حديث علي ابن ظبيان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر به- وقال الحاكم: (لا أعلم هذا عنده عن عبيد الله غير علي بن ظبيان وهو مصدوق ونفعه الذهبي فقال: بل واه- قال ابن معين: ليس بشيء- وقال النسائي: ليس بثقة)- وذكره السيوطي في (المجمع) (۲۶۷/۱) وقال: رواه الطبراني في (الكبير) وفيه علي بن ظبيان: ضعفه يحيى بن معين- فقال: كذاب خبيث وجماعة- وقال ابو علي النيسابوري: لا بأس به- اه- وقال ابو حاتم: مشرور- وقال ابن حبان: سقط الا هناج باخبراه- ينظر: المصريح والتعديل (۱۹۱/۶) والمجروحون (۱۰۵/۲) وانظر: نصب الراية (۱۵۰/۱)- وأخرجه البيهقي (۲۰۷/۱) كتاب الطهارة: باب كيف التيمم! من جملة القطان وقشيم عن عبيد الله بن عمر موقوفاً ثم قال: (رواه علي بن ظبيان فرقه وهو خطأ والصواب بهذا اللفظ عن ابن عمر موقوفاً)- وللحديث طريق آخر عن ابن عمر- وسيأتي رقم (۶۷۶) وأخرجه الحاكم (۱۷۹/۱-۱۸۰) كتاب الطهارة: كلاًهما من طريق سليمان بن ابي داود الهراقي عن سالم ونافع عن ابن عمر عن النسي صلى الله عليه وسلم انه قال في التيمم: (ضربتان: ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين) وقال الحاكم: (سليمان بن ابي داود لم يخرجاه وإنما ذكرناه في السوراه)- وفي (المعلل) (۵۱/۱): قال ابو نذرة: (هذا حديث باطل وسليمان ضعيف الحديث)- اه- قال الذهبي في (مغني) (۲۷۹/۱): (ضعفه غير واحد)- وسياتي ايضاً رقم (۶۷۸)-

۶۷۶- أخرجه البيهقي في السنن (۲۰۷/۱) كتاب الطهارة: باب كيف التيمم! من طريق المارقيطي به- وانظر نخرج الحديث السابق-

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہیں تک تیمم کیا کرتے تھے۔

676- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

بْنُ أَرْقَمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ضَرْبًا بِأَيْدِينَا عَلَى الصَّعِيدِ الطَّيِّبِ ثُمَّ نَفَضْنَا أَيْدِينَاهُ فَمَسَحْنَا بِهَا وَجُوهَنَا ثُمَّ ضَرْبَةً أُخْرَى الصَّعِيدِ الطَّيِّبِ ثُمَّ نَفَضْنَا أَيْدِينَاهُ فَمَسَحْنَا بِأَيْدِينَاهُ مِنَ الْمَرَافِقِ إِلَى الْكَتِفِ عَلَى مَنَابِتِ الشَّعْرِ مِنْ ظَاهِرٍ وَبَاطِنٍ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (آپ کے زمانہ اقدس میں) تیمم کیا، ہم اپنے ہاتھ صاف مٹی پر مارتے تھے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے تھے اور پھر اس کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کرتے تھے پھر ہم دوبارہ صاف ہاتھ مٹی پر مارتے تھے اور پھر ان کو جھاڑتے تھے اور اپنے بازوؤں کا کہیں سے لے کر ہتھیلیوں تک بالوں کی جڑوں تک اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا کرتے تھے۔

677- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

غِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَضَرْبَةً لِلذَّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفَانِ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں) تیمم کیا ہے اس میں دو ضربیں ہوتی ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے ہوتی تھی جبکہ ایک ضرب دونوں بازوؤں کے لئے کہیں تک ہوتی تھی۔

اس روایت کے دو راوی سلیمان بن ارقم، سلیمان بن ابوداؤد ضعیف ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالصمد بن علی بن محمد بن مکرم بن حسان ابو حسین الوکیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”347ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۱/۱۱) (۵۱۸)، السیر (۵۵۵/۱۵)۔

○ یحییٰ بن غیلان الراسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“

۶۷۵- اخرجه مالك في الموطأ (۵۶/۱) كتاب الطهارة: باب العمل في التيمم: الحديث (۹۱) ومن طريقه المصنف قضا والباقون في الكبرى (۹۲/۷/۱) كتاب الطهارة: باب كيف التيمم: واختاره من صحيح الامام احمد۔

۶۷۶- علفه البيهقي في السنن (۲۰۷/۱) فقال: (رواه سليمان بن ارقم التميمي عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم والصحيح رواية معمر وغيره عن الزهري عن سالم عن ابن عمر منقطع) - ا - وذكره الحافظ في التلخيص (۲۶۷/۱ - ۲۶۸) ثم قال: (لكن فيه سليمان بن ارقم وهو مشرؤك) - ا - وسليمان بن ارقم تقدمت ترجمته مراراً - وانظر الحديث (۶۷۲)۔

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶۶/۳)۔

**678-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي التَّيْمِ ضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے تیمم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اس میں دو ضربیں ہوں گی، ایک ضرب چہرے کے لئے ہوگی، دوسری ضرب کہیوں تک ہاتھوں کے لئے ہوگی۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن عبداللہ بن مروان بغدادی، ابوموسیٰ حمال، بزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”247ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۲/۲)۔

○ سلیمان بن ابوداؤد حرانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لیث الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۱۱۵/۴)۔

**679-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اسْحَاقَ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيْمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی، ایک ضرب کلائی سے کہیوں تک کے لئے ہوگی۔

اس کے تمام راوی ثقات ہیں، تاہم درست یہ ہے: یہ روایت ”موقوف“ ہے۔

۶۷۹- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۸۰/۱) رقم (۲۰۶) من طريق دارقطني: حدثنا محمد بن مخلد: حدثنا ابراهيم الحربي: حدثنا عثمان بن محمد الانماطي: به- ورواه الحاكم في المستدرک (۱۸۰/۱): حدثنا علي بن هيثم: ورواه ابو بكر بن بالويه: قال: ثنا ابراهيم بن اسحاق: ثنا عثمان بن محمد الانماطي: به- ومن طريقه البيهقي ايضا في السنن (۲۰۷/۱) ورواه بنفسه الانماطي عن ابراهيم بن اسحاق الحربي: ثنا ابو نعیم عن عزره بن ثابت: به موقوفاً ومن طريقه ايضا رواه البيهقي في السنن (۲۰۷/۱) - وسباني عن المصنف في الحديث رقم (۶۸۰) قال ابن الجوزي في التحف (۱۸۲/۱): (تکلم في عثمان بن محمد) - ا- قال الزيلعي في نصب الرایة (۱۵۱/۱): (وتعقبه صاحب التنقيح تابعاً للتبنيح تقي الدين في (الامام) وقال - ما مضاه - (ان هذا الكلام لا يقبل منه: لانه لم يبين من تكلم فيه وقد روى عنه ابو داود وابو بكر بن ابي عاصم وغيرهما وذكره ابن ابي حاتم في كتابه: ولم يذكره فيه جرماً - والله اعلم) - ا- قال الحافظ ابن حجر في التلخيص (۲۶۸/۱): (ضعف ابن الجوزي لهذا الحديث بثمان بن محمد: وقال: انه متكلم فيه: واخطا في ذلك - قال ابن رجب: العبد: لم يتكلم فيه احد - نعم مدانيته شاذة: لان ابا نعیم رواه عن عزره موقوفاً) - ا-



## راویان حدیث کا تعارف:

○ حرمی بن عمارۃ بن ابو حفصہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”211ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۵۹/۱)۔

680- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ قَالَ اضْرِبْ فَضْرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی، میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا، تو انہوں نے فرمایا: تم (ہاتھ) زمین پر مارو تو اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کے ذریعے چہرے کا مسح کیا۔ پھر اُس نے دوسرا ہاتھ زمین پر مارا اور اُس کے ساتھ ہاتھوں سے کہنیوں تک کا مسح کیا۔

681- حَدَّثَنَا الْقَاضِيَانِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابَانُ قَالَ سَمِعَ قَتَادَةَ عَنِ التَّيْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَمْرٍو يَقُولُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ يَقُولَانِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ لَدَكَ كَرْتُهُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَعَجِبَ مِنْهُ وَقَالَ مَا أَحْسَنَهُ.

☆☆ ابان نامی راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ سے سفر کے دوران تیمم کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے تھے: کہنیوں تک کیا جائے گا۔

حسن بھری اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کہنیوں تک (مسح کیا جائے گا)۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کہنیوں تک (تیمم) کیا جائے گا۔ ابواسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ امام احمد بن حنبل سے کیا: تو انہیں یہ روایت بہت پسند آئی۔

انہوں نے فرمایا: یہ کتنی بہترین روایت ہے۔

۶۸۱- أخرجه البيهقي في السنن (۲۱۰/۱) عن طريق الدارقطني به- وأخرجه أبو داود (۸۹/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم: الحديث رقم (۲۲۸) ومن طريقه البيهقي في السنن (۲۱۰/۱) كتاب الطهارة: باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمار- قال أبو داود حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا ابان قال: سئل قتادة عن التيمم عن التيمم في السفر فقال: حدثني محمد بن عمار عن عبد الرحمن بن أبزي عن عمار بن ياسر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (إلى المرفقين)- قال البيهقي: (وأما حديث قتادة عن محمد بن عمار عن الشعبي: فصور منقطع لا يعلم من الذي حدثه: فينظر فيه: وقد ثبت من وجه آخر لا يشك صحبه في صحة إسناده)- قال- وسهاني أيضا من طريق قتادة عن عزره عن محمد بن عبد الرحمن بن أبزي عن أبيه عن عمار: رقم (۶۸۵)-

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن ابی نعیم، یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۷۲)۔

682- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً أُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ.

☆ ☆ سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ تیمم کرتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے تھے پھر ان دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کیا کرتے تھے پھر دونوں ہاتھوں کو دوسری مرتبہ زمین پر مارتے تھے ان کے ذریعے ہاتھوں سے دونوں کہنیوں تک مسح کیا کرتے تھے وہ اپنے ہاتھوں سے مٹی نہیں جھاڑتے تھے۔

— ❦ — ❦ — ❦ — ❦ — ❦ —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن منصور بن سیار بغدادی الرمادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”265ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۲۷)۔

683- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرَبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَشُجَاعٌ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَتَانِ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِلذَّرَاعَيْنِ.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: (تیمم میں) دو ضربیں ہوگئی ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی ایک ضرب دونوں بازوؤں کے لئے ہوگی۔

— ❦ — ❦ — ❦ — ❦ — ❦ —

۶۸۲- أخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۲۱۱-۲۱۲) رقم (۸۱۷) ومن طريقه المصنف لنا وابن المنذر في الأوسط (۲/۴۸) رقم (۵۳۷) وفي (۵۶/۲) رقم (۵۴۹)۔

۶۸۲- أخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۲۱۲) كتاب الطهارة: باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عماد من طريق الدارقطني: ۵۰ ورواه أيضاً فقال: أخبرنا أبو عبد الله العافظ ثنا أبو بكر بن اسماعيل ثنا عبد الله بن محمد ثنا الحسن بن عيسى ثنا ابن لهيعة ثنا سعيد بن أبي إسحق عن يزيد بن أبي حبيب: أنا علي بن عباس كونا يقولان في التيمم: (الوجه والكفين) - قال: وروى عن عطاء عن ابن عباس: ثم روى حديث الدارقطني لنا من طريق: ثم قال: (وكلاهما عن علي منقطع) - وقد حكاه الشافعي في كتاب علي وعبد الله لما عن هشيم عن خالد عن أبي اسماعيل أن علياً قال في التيمم: ضربة للوجه وضربة للكفين) - ۵۱ - وقد روى عبد الرزاق (۱/۲۱۲) رقم (۸۲۴) ومن طريق ابن المنذر في الأوسط (۲/۵۰) رقم (۵۴۳) عن إبراهيم بن طهمان عن عطاء بن السائب عن أبي الحسن: أن علياً قال في التيمم: (ضربة للوجه وضربة للكفين) - ۵۱ -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ شجاع بن مخلد الفلاس، ابو فضل بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”235ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۴۷)۔

**684-** حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَهُ بِالتَّيْمُمِ بِاللَّوْجِهِ وَالْكَفَّيْنِ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں چہرے اور دونوں بازوؤں کا تیمم کرنے کی ہدایت کی تھی۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن سلیمان، ابو عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳/۱۳۰)۔

○ سعید بن عبد الرحمن بن ابزی، خزاعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۰۰)۔

**685-** حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّيْمُمُ ضَرْبَةً لِلَّوْجِهِ وَالْكَفَّيْنِ .

☆☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تیمم چہرے اور دونوں بازوؤں کے لیے ضرب لگانے (یعنی اُن پر مسح کرنے) کا نام ہے۔

۶۸۴ اخرجہ ابو داؤد (۸۹/۱) کتاب الطہارة: باب التيمم: الحديث (۲۲۷) والترمذي (۲۶۸/۱) کتاب الطہارة: باب ما جاء في التيمم: الحديث (۱۱۴) والدارمي (۱۹۰/۱) وصححه (۲۶۳/۱) وابن خزيمة في صحيحه (۱۲۶/۱) رقم (۲۶۷) وابن حبان (۱۲۷/۱) رقم (۱۲۰۲) وابن الجارود رقم (۱۲۶) والطحاوي في شرح المعاني (۱۱۲/۱) والبيهقي في السنن (۲۸۰/۱) من طريق قتادة عن عزره عن سعيد بن عبد الرحمن: جـ۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ عفان بن مسلم بن عبد اللہ باہلی، ابو عثمان الصغار، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۵)۔

686- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَيْتَنِي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ . قَالَ اضْرِبْ . فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تو انہوں نے فرمایا: تم زمین پر ہاتھ مارو! اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور پھر اُس کے ذریعے چہرے کا مسح کیا اور پھر دوبارہ اپنا ہاتھ زمین پر مارا پھر اُن دونوں ہاتھوں کے ذریعے کہیوں تک دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

687- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَهْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيْمُ طَرَبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

قَالَ الرَّمَادِيُّ قَالَ يَزِيدُ مَنْ أَخَذَ بِهِ فَلَا بَأْسَ.

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تیمم میں ایک ہی ضرب ہوگی جو چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے ہوگی۔

رمادی نامی راوی بیان کرتے ہیں: یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: جو شخص اس حدیث کو اختیار کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ حکم بن عتیبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے

۶۸۷- أخرجه البخاري (۵۸۸/۱) كتاب التيمم: باب التيمم: قل ينفع فيسوما! الحديث (۲۲۸) واطرافه في (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (۱۳۷۱) (۱۳۷۲) (۱۳۷۳) (۱۳۷۴) (۱۳۷۵) (۱۳۷۶) (۱۳۷۷) (۱۳۷۸) (۱۳۷۹) (۱۳۸۰) (۱۳۸۱) (۱۳۸۲) (۱۳۸۳) (۱۳۸۴) (۱۳۸۵) (۱۳۸۶) (۱۳۸۷) (۱۳۸۸) (۱۳۸۹) (۱۳۹۰) (۱۳۹۱) (۱۳۹۲) (۱۳۹۳) (۱۳۹۴) (۱۳۹۵) (۱۳۹۶) (۱۳۹۷) (۱۳۹۸) (۱۳۹۹) (۱۴۰۰) (۱۴۰۱) (۱۴۰۲) (۱۴۰۳) (۱۴۰۴) (۱۴۰۵) (۱۴۰۶) (۱۴۰۷) (۱۴۰۸) (۱۴۰۹) (۱۴۱۰) (۱۴۱۱) (۱۴۱۲) (۱۴۱۳) (۱۴۱۴) (۱۴۱۵) (۱۴۱۶) (۱۴۱۷) (۱۴۱۸) (۱۴۱۹) (۱۴۲۰) (۱۴۲۱) (۱۴۲۲) (۱۴۲۳) (۱۴۲۴) (۱۴۲۵) (۱۴۲۶) (۱۴۲۷) (۱۴۲۸) (۱۴۲۹) (۱۴۳۰) (۱۴۳۱) (۱۴۳۲) (۱۴۳۳) (۱۴۳۴) (۱۴۳۵) (۱۴۳۶) (۱۴۳۷) (۱۴۳۸) (۱۴۳۹) (۱۴۴۰) (۱۴۴۱) (۱۴۴۲) (۱۴۴۳) (۱۴۴۴) (۱۴۴۵) (۱۴۴۶) (۱۴۴۷) (۱۴۴۸) (۱۴۴۹) (۱۴۵۰) (۱۴۵۱) (۱۴۵۲) (۱۴۵۳) (۱۴۵۴) (۱۴۵۵) (۱۴۵۶) (۱۴۵۷) (۱۴۵۸) (۱۴۵۹) (۱۴۶۰) (۱۴۶۱) (۱۴۶۲) (۱۴۶۳) (۱۴۶۴) (۱۴۶۵) (۱۴۶۶) (۱۴۶۷) (۱۴۶۸) (۱۴۶۹) (۱۴۷۰) (۱۴۷۱) (۱۴۷۲) (۱۴۷۳) (۱۴۷۴) (۱۴۷۵) (۱۴۷۶) (۱۴۷۷) (۱۴۷۸) (۱۴۷۹) (۱۴۸۰) (۱۴۸۱) (۱۴۸۲)

ہیں۔ ان کا انتقال "113ھ" کے آس پاس میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب العہد یب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۲/۱) (۴۹۴)۔

**688-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ . وَضَرَبَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَدَهُ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّهِ.

☆☆☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا پھر آپ نے اس پر پھونک ماری اور اس کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

**689-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ كُرَّامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهِذَا.

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عبید بن ابوامیہ، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "200ھ" کے آس پاس میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب العہد یب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۸/۲) (۴۰۸)۔

**690-** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَيَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسْتَوْدِقِ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمَارٍ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ أَجْنَبَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَتَمَعَكَ فِي التُّرَابِ ظَهْرًا لِبَطْنِ

۶۸۹- اضرحه اس اسی نیبہ (۱۵۹/۱) وابو داؤد (۸۸/۱) کتاب الطہارة: باب النجيم: الحديث (۳۲۲) وابو عوانہ (۲۰۵/۱) وابن حزمہ فی صحیحہ رقم (۲۶۹) والطحاوی (۱۱۲/۱) من طرق عن الاعمش عن سلمة بن كهيل عن سعيد بن جابر - ورواه ابو داؤد (۸۸/۱) (۸۹) کتاب الطہارة: باب النجيم: الحديث (۳۲۲) (۲۲۵) والنسائي (۱۷۰/۱) کتاب الطہارة: باب نوع آخر: واحد (۲۶۵/۲) والطحاوی (۱۶۲/۱) وابن حزمہ رقم (۲۶۹) والبيهقي في (السنن) (۲۶۰/۱) والطحاوی (۱۱۲/۱) من طرق عن سلمة بن كهيل عن سعيد بن جابر -

۶۹۰- لهذا الحديث علقه البيهقي في مننه (۲۶۰/۱) کتاب الطہارة: باب ذكر الروايات في كفيه النجيم: فقال: (رواه حصين بن عبد الرحمن عن ابي مالك قال: سمعت عمرا يخطب: فذكر النجيم: ففرض بكفيه الارض: فصاح صوحا وجوهه وكفيه) - ورفعه ابراهيم بن طهمان عن حصين - ورواه الاعمش: مرة عن سلمة بن كهيل عن عبد الرحمن بن ابيز: ومرة عن سلمة عن سعيد بن عبد الرحمن عن ابيه - وقال مرة في مننه: (نعم مسح وجهه والنداء عن ابي نصف الساعد: ولم يبلغ المرفقين) -

فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِكَفِّكَ فِي التُّرَابِ ثُمَّ تَنْفُخَ فِيهِمَا ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفِّكَ إِلَى الرَّسْغَيْنِ - لَمْ يَرَوْهُ عَنْ حُصَيْنٍ مَرْفُوعًا غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ وَوَقَفَهُ شُعْبَةُ وَزَائِدَةُ وَغَيْرُهُمَا وَأَبُو مَالِكٍ فِي سَمَاعِهِ مِنْ عَمَّارٍ نَظَرًا فَإِنَّ سَلَمَةَ بْنَ كَهِيلٍ قَالَ فِيهِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ الشَّوْرِيُّ عَنْهُ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سفر کے دوران جنبی ہو گئے تو مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو اس بارے میں بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مارتے پھر ان پر پھونک مارتے پھر ان دونوں کے ذریعے اپنے چہرے اور کلائیوں تک اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح کر لیتے۔

اس روایت کو مرفوع روایت کے طور پر ابراہیم نامی راوی نے نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اس کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا اور اس کے راوی ابو مالک کا حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع محل نظر ہے کیونکہ دیگر راویوں نے اس ابو مالک کے حوالے سے ابن ابزی کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

--->>>--->>>--->>>---

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد المجید، ابو محمد مقرئ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”328ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۸۲/۷-۲۸۳)۔

○ داؤد بن شیبہ باہلی، ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”221ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۳۲/۱) (۱۶)۔

691- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَخْطُبُ بِالْكُوفَةِ وَذَكَرَ التَّيْمَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ .

☆☆ ابو مالک نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا تو انہوں نے تیمم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا: اس میں ایک مرتبہ اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا جائے گا اور اس کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لیا جائے گا۔

692- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ غَمَسَ بَاطِنَ كَفِّهِ فِي التُّرَابِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ



إِلَى الْمِفْصَلِ وَقَالَ عَمَّارٌ هَكَذَا التَّيْمُ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَرْزٍ عَنْ عَمَّارٍ مَرْفُوعًا.

☆☆ ابومالک: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی پتیلیوں کو مٹی پر مارا پھر اس پر پھونک ماری اور اپنے چہرے پر پھیرا اور دونوں بازوؤں کا جوڑوں تک مسح کیا پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیمم اس طرح ہوتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

693- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَا أَمَرَ فِيهِ بِالْغَسْلِ فَعَلَيْهِ التَّيْمُ وَمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْغَسْلِ تَرَكْ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جس عضو کو دھونے کا حکم ہے اُس پر تیمم کرنا لازم ہوگا جس عضو کو دھونے کا حکم نہیں ہے اُسے تیمم میں ترک کیا جائے گا۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ مجالد بن سعید بن عمیر، ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”144ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۲۹) (۹۱۹)۔

694- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَمَرْنَا بِالتَّيْمِ لَمَّا أَمَرْنَا فِيهِ بِالْغَسْلِ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہمیں اپنے ان اعضاء کا تیمم کرنے کا حکم دیا گیا ہے جن کو (وضو) میں دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

65- باب التَّيْمِ وَأَنَّهُ يُفْعَلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

باب: تیمم کا بیان اُسے ہر نماز کے لیے کیا جائے گا

695- حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ

أَنَّ عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ يَتَيَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ . وَبِهِ كَانَ يُفْتَى قَتَادَةُ.

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لئے تیمم کیا کرتے تھے۔

۶۹۵- أخرجه عبد الرزاق (۲۱۵/۱) رقم (۸۲۳) ومن طريقه المصنف لعنا والبيهقي في الكبرى (۲۲۶/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم لكل فرقة: واسن المنذر في الاوسط (۵۸/۲) رقم (۵۵۳) ورواه ايضا الطبراني في المعجم (۲۲۶/۱) كتاب الطهارة: باب التيمم لكل

قادر خود اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔



### ایک تیمم سے مختلف نمازیں ادا کرنا

یہاں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کیا ایک ہی تیمم کے ساتھ مختلف نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں؟ یا ہر نماز کے لیے نئے سرے سے تیمم کرنا پڑے گا؟ فقہاء کے اس اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

قال الحنفیة (2) : ان التیمم بدل مطلق، وليس ببديل ضروري، فالحدث يرتفع بالتیمم الى وقت وجود الباء في حق الصلاة المؤداة، بدليل الحديث المتقدم: التیمم وضوء المسلم، ولو الى عشر حجج، ما لم يجد الباء، او يحدث فقد سبى التیمم وضوءاً، والوضوء مزيل للحدث. وقال صلى الله عليه وسلم: جعلت لي الارض مسجداً وطهوراً (3)، والظهور اسم للطهر، فدل على ان الحدث يزول بالتیمم، الا ان زواله مؤقت الى غاية وجود الباء، فاذا وجد الباء يعود الحدث. ويترتب عليه: انه يجوز التیمم قبل دخول الوقت، ويجوز له ان يصلي بالتیمم ما شاء من الفرائض والنوافل ما لم يجد الباء او يحدث، واذا تيمم للنفل جاز له ان يؤدي به النفل والفرض.

وقال الجمهور غير الحنفية (4) : التیمم بدل ضروري، فيباح له الصلاة مع قيام الحدث حقيقة للضرورة، كطهارة الاستحاضة، لحديث ابي ذر عند الترمذی :

فاذا وجدت الباء فامسه جلدك، فانه خير لك ولو رفع الحدث لم يحتج الى الباء اذا وجده، ولو راي الباء يعود الحدث، ما يدل على ان الحدث لم يرتفع، لكن ابيح له اداء الصلاة مع قيام الحدث للضرورة، كباقي الاستحاضة.

ويترتب عليه عكس الاحكام السابقة، الا ان الحنابلة خلافاً للبالكية والشافعية اجازوا بالتیمم الواحد صلاة ما عليه من فرائض فوائت ان كانت عليه.

قال الحنفية (5) القائلون بان التیمم طهارة مطلقة: يجوز التیمم قبل الوقت، ولاكثر من

(1) رواه احمد والبيهقي واسحاق بن راهويه عن ابي هريرة لكنه ضعيف (نسب الراية 156/1). والحديث صحيح الحسن طهارة المتقدم عن عمران بن حصين يدل على الاكتفاء بالتیمم بدل الغسل حال الجنابة ونقد الماء.

(2) البدائع 54/1: وما بعد ما، الدر المختار 223/1 :

(3) رواه الشيخان والترمذي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه.

(4) الشرح الكبير 154/1:، مفتي الحاج 97/1:، بحري الخطيب 253/1:، كشف القناع 199/1 :

(5) البدائع 54/1:، الدر المختار وحاشية ابن عابدین 223/1:

فرض، ولغير الفرض من النوافل؛ لان التيمم بذل مطلق عند عدم الماء، ويرتفع به الحدث الى وقت وجود الماء، وليس يبدل ضروري ميمع مع قيام الحدث حقيقة، الذي هو قول الجمهور، فلا يجوز عندهم قبل الوقت، ولا يصلي به اكثر من فرض. ودليل الحنفية: ان التوقيت في العبادات لا يكون الا بدليل سعي، ولا دليل فيه، فيقاس على الوضوء، والوضوء يصح قبل الوقت.

وقال الجمهور (المالكية والشافعية والحنابلة) (1): لا يصح التيمم الا بعد دخول وقت ما يتيمم له من فرض او نفل، فلا يتيمم لفرض قبل دخول وقت فعله، ولا لنفل معين او مؤقت كسنن الفرائض الرواتب قبل وقتها.

اما الفريضة: فلقوله تعالى: (اذا قمتم الى الصلاة) (الباندة 5/6):، والقيام اليها بعد دخول الوقت، ولما رواه البخاري من حديث فايا رجل من امتي ادركته الصلاة فليصل وما رواه احمد: اينما ادركتني الصلاة تسحت وصليت اي تميت وصليت، وهذا دليل على ان التيمم يكون عند ادراك الصلاة، اي بعد دخول وقتها.

واما النفل: فلحديث ابي امامة مرفوعاً قال: جعلت الارض كلها لي ولامتي مسجداً وطهوراً، فاينما ادركت رجلاً من امتي الصلاة، فعنده مسجداً، وعنده طهورة (2).

واما الوضوء: فانما جاز قبل الوقت، فلكونه رافعاً للحدث، بخلاف التيمم، فانه طهارة ضرورية، فلم يجز قبل الوقت، كطهارة الاستحاضة.

احناف کے نزدیک تیمم مطلق طور پر بدل ہے یہ ضروری طور پر بدل نہیں ہے آدمی نے جو نماز تیمم کر کے ادا کرنی ہے اس کی وجہ سے انسان کو جب تک پانی نہیں ملتا اس وقت تک تیمم کی وجہ سے انسان کا حدث ختم ہو جاتا ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے جو پہلے ذکر کی جا چکی ہے تیمم مسلمان کا وضو ہے خواہ اسے دس برس تک پانی نہ ملے یا پھر تیمم (کسی اور ناقض وضو کی وجہ سے) ٹوٹ جائے تو اس حدیث میں تیمم کو وضو قرار دیا گیا ہے اور وضو حدث کو ختم کر دیتا ہے۔ ویسے بھی نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

”میرے لیے روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔“

طہور اسی کو کہا جاتا ہے جو پاک کرنے والی ہوتی ہے۔

اس سے یہ بات بھی پتہ چل جاتی ہے: تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو جاتا ہے البتہ اس حدث کا خاتمہ اس وقت کے ساتھ متعلق ہو گا انسان کو جب تک پانی نہیں ملتا جیسے ہی انسان کو پانی ملے گا تو وہ حدث واپس آ جائے گا اس تمام بحث

(1) بدایۃ المجتہد 65/1، القوانین الفقہیہ: ص 37، مفتی الحق 105/1، المہذب 34/1، کشاف القناع 184/1.

(2) اللفظ الاسلامی والدلتہ الفصل السادس: التيمم.



سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے بھی اُس نماز کے لیے تیمم کیا جاسکتا ہے اور کوئی شخص ایک تیمم کے ذریعے جتنے چاہے فرض اور نوافل ادا کر سکتا ہے انسان کا تیمم اس وقت تک باقی رہے گا جب تک اُسے پانی نہیں مل جاتا یا کوئی اور حدث لاحق نہیں ہو جاتا اگر کوئی شخص نفل نماز ادا کرنے کے لیے تیمم کرتا ہے تو وہ اس تیمم کے ذریعے نوافل اور فرائض دونوں ادا کر سکتا ہے۔ (یہ تمام موقف احناف کے نزدیک ہیں)

احناف کے علاوہ دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: تیمم کو ضروری طور پر بدل قرار دیا گیا ہے یعنی اپنی حقیقت کے اعتبار سے حدث باقی رہتا ہے لیکن ضرورت کے پیش نظر تیمم کر کے نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے استحاضہ کا شکار عورت پاک سمجھی جاتی ہے۔

ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں وہ روایت نقل کی ہے جسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے ”جب تمہیں پانی مل جائے تو تم اُس کے ذریعے اپنا چہرہ دھو لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“

(یہ حضرات یہ دلیل پیش کرتے ہیں) اگر تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو چکا تھا تو پانی مل جانے کی صورت میں پانی کے ذریعے طہارت کے حصول کی ضرورت باقی نہیں ہونی چاہیے تھی یہی وجہ ہے انسان کو جیسے ہی پانی مل جائے گا اس کا حدث واپس آ جائے گا اس کا مطلب یہ ہوا: حدث سرے سے ختم نہیں ہوا تھا البتہ حدث موجود ہونے کے باوجود مجبوری کی وجہ سے ضرورت کے پیش نظر نماز کی ادائیگی کو جائز قرار دیا گیا تھا بالکل اُسی طرح جیسے استحاضہ کا شکار عورت کے لیے یہی حکم ہے۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کی بنیاد پر بعض جزوی مسائل میں اختلاف سامنے آتا ہے البتہ شافعیوں اور مالکیوں کے برعکس حنابلہ نے یہ رائے پیش کی ہے: تیمم کے ذریعے قضاء نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں۔

تیمم کے بارے میں اس اختلاف کے نتیجے میں جو جزوی اختلافات سامنے آئے ہیں وہ درجہ ذیل ہیں:

احناف اس بات کے قائل ہیں: تیمم مطلق طور پر طہارت ہے اس لیے نماز کا وقت شروع ہو جانے سے پہلے بھی اسے کیا جاسکتا ہے اور ایک تیمم کے ذریعے ایک سے زیادہ فرض نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں فرض اور نفل نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں کیونکہ جب تک پانی میسر نہیں ہوتا اُس وقت تک تیمم اُس کے بدل کی حیثیت رکھتا ہے اور انسان کو جب تک پانی دستیاب نہیں ہوتا اُس وقت تک تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو جاتا ہے۔ احناف کے نزدیک یہ ضرورت کے پیش نظر بدل نہیں ہے اپنی حقیقت کے اعتبار سے حدث باقی رہے اور محض تیمم کی وجہ سے نماز کو (ضرورت کے پیش نظر) مباح قرار دیا جائے جیسا کہ جمہور اس بات کے قائل ہیں وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز نہیں ہے اور ایک تیمم کے ذریعے ایک سے زیادہ فرض نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

احناف نے اپنے موقف کی تائید میں یہ بات دلیل کے طور پر پیش کی ہے عبادات میں وقت کا تعین کسی نقلی دلیل کے بغیر جائز نہیں ہے اور یہاں کوئی نقلی دلیل موجود نہیں ہے اس لیے تیمم کو وضو پر قیاس کیا جائے گا اور جس طرح نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے وضو کرنا جائز ہے (اُسی طرح تیمم کرنا بھی جائز ہوگا) جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں فرض یا نفل نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز نہیں ہے وہ نفل نماز جس کے لیے تیمم کیا جا رہا ہے کسی فرض نماز کی ادائیگی کا

وقت شروع ہونے سے پہلے اُس فرض نماز کے لیے تیمم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی کسی متعین نفل نماز کے لیے یا مؤکدہ سنتوں کے لیے اُن کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز ہے۔

فرض نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کے ناجائز ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو۔“

تو نماز کے لیے انسان اُسی وقت کھڑا ہوتا ہے جب نماز کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

نفل نماز سے پہلے تیمم جائز نہ ہونے کی دلیل حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ مرفوع حدیث ہے: نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”میرے لیے اور میری امت کے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے میری امت کے کسی بھی فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو اُس کی نماز ادا کرنے کی جگہ اُس کے پاس ہوگی اور اُس کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ اُس کے پاس ہوگا۔“

(فقہاء یہ کہتے ہیں:) وضو کو وقت سے پہلے جائز قرار دیا گیا ہے اُس کی وجہ یہ ہے وہ حدیث کو ختم کر دیتا ہے لیکن تیمم کو ضرورت کے پیش نظر طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے یعنی مجبوری کے عالم میں اسے طہارت سمجھا گیا ہے اس لیے وقت سے پہلے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا یہ بھی اُسی طرح ہے جیسے استحاضہ کا شکار عورت کو مجبوری کے عالم میں پاک تسلیم کیا جاتا ہے۔

696- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ

حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَتِيمٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ہر نماز کے لئے تیمم کیا جائے گا۔

697- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَخْوَلِ أَنَّ

عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ يَتِيمٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نماز کے لئے تیمم کیا جائے گا۔

698- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَخْوَلِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتِيمٌ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لئے تیمم کیا کرتے تھے۔

۶۹۶- رواہ ابن ابی نبیۃ (۱۸۷/۱) عن فضیم بہ ومن طریقہ البیہقی (۲۳۱/۱) کتاب الطہارۃ: باب التیمم لكل فریضة، وذكره الحافظ في

المطالب العالیۃ (۱۷/۱) رقم (۱۷۰) وعزاه الى مسند وقال: (فيه ضعف) ومن طريق مسند رواه ابن المنذر في الاوسط (۵۷/۲) رقم

(۵۵۰): حدثنا يحيى بن محمد ثنا مسندنا فضیم عن الحجاج... فذكره-

۶۹۷- أخرجه ابی نبیۃ في المصنف (۱۸۸/۱) رقم (۱۶۹۵) ومن طریقہ المصنف هنا-

۶۹۸- أخرجه البیہقی في الکبری (۲۳۱/۱) کتاب الطہارۃ: باب التیمم لكل فریضة من طريق ابن المبارک عن عبد الوارث به، وذكره فيه:

(وان لم يحدث) رواه ابن المنذر في الاوسط (۵۷/۲) رقم (۵۵۱) من طريق مروان ثنا عبد الوارث به-





الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَصَلِّي بِالتَّيْمَمِ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً.  
☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تیمم کے ذریعے صرف ایک نماز ادا کی جائے۔

## 66- باب فِي كَرَاهِيَةِ إِمَامَةِ الْمُتَيَمِّمِ الْمُتَوَضِّئِينَ.

باب: تیمم کرنے والوں کا وضو کرنے والوں کی امامت کرنا مکروہ ہے

702- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَالِغٍ  
الْحَمِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيُّ أَسَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَوْمُ الْمُتَيَمِّمِ الْمُتَوَضِّئِينَ. إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.  
☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تیمم کرنے والا شخص وضو  
کرنے والوں کی امامت نہ کروائے۔

اس کی سند ضعیف ہے۔



## راویان حدیث کا تعارف:

- محمد بن جعفر بن رمیس بن عمرو، ابوبکر قسری، ان کا انتقال "326ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۳۹/۲) (۵۵۰)۔
- عثمان بن معبد بن نوح، مقری، خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ ثقہ ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ خطیب بغدادی (۲۹۰/۱۱)۔
- سعید بن سلیمان بن مانع حمیری، عن اسد بن سعید کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۳/۳) (۳۷۳)۔
- اسد بن سعید ابواسماعیل کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مجهول" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۹۸/۱) (۱۲۱۳)۔
- صالح بن بیان ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۱۰۰/۹) (۲۸۳۶)۔

## 703- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

۷۰۲- أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۳۶/۱) كتاب الطهارة: باب كراهية من كره ذلك: وابن الجوزي في المحل (۳۷۹/۱) - ۲۸۰ - كذا في

طرس المرقطني - وقال ابن الجوزي: صالح بن بيان متروك -

۷۰۲- أخرجه مسدا كما في المطالب لعالية (۱۳۶/۱) رقم (۱۳۹) ومن طريقه البيهقي في المسند (۲۳۶/۱) كتاب الطهارة: باب كراهية من

كره ذلك: وابن المنذر في الأوسط (۶۸/۲) رقم (۱۵۵۹) وهو من رواية المعتز عن علي: وقد تقدم الكلام على

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا يَوْمُ الْمُقَيَّدِ الْمُطْلَقِينَ وَلَا الْمُتَيَّمِّمِ الْمُتَوَضِّعِينَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مقتید شخص مطلق لوگوں کی امامت نہ کرے اور تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہ کرے۔

704- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ حَجَّاجٍ

بِمُسْنَدِهِ نَحْوُهُ فِي التَّيْمَمِ.

☆☆☆ تیمم کے بارے میں یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ معنی - بن اسد النعمی ابو یثیم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”218ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۶۵) (۱۲۷۷)۔

67-باب فِي بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَجُوزُ التَّيَمُّمُ فِيهِ وَقَدْرِهِ مِنَ الْبَلَدِ وَطَلَبِ الْمَاءِ

باب: اُس جگہ کا بیان جس جگہ تیمم کرنا جائز ہوتا ہے

شہر بیانی ملنے سے اُس کے فاصلے (کا) حکم

705- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْجَرَّاحِ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مِهْرَانَ السَّوَّاقِ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَانَ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي رَزِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتِيمٌ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ مِرْبَدُ النِّعَمِ وَهُوَ يَرَى بُيُوتَ الْمَدِينَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک جگہ تیمم کرتے ہوئے دیکھا جس کا نام مرید النعم تھا جب کہ آپ ﷺ (اُس مقام) سے مدینہ منورہ کے گھروں کی طرف مشاہدہ فرما رہے تھے۔

٧.٤- في استناده حجاج بن ارطاة: تقدم الكلام عليه- وانظر الحديث السابق-

٧٥- أخرجه الحاكم في المستدرک (١/١٨٠) ومن طريق البيهقي في الكبرى (١/٢٢٤) كتاب الطهارة: باب السفر الذي يجوز فيه التيمم - قال الحاكم: حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب: ثنا محمد بن منان: به - قال الحافظ في تلخيص الحبير (١/٢٥٧): ( قال المدائني في العمل: السواب ما رواه غيره عن عبيد الله موقوفاً: وكذا رواه أيوب ورحبي بن سعد اللخمي وابن أبي عمير وابن عجلان موقوفاً، وذكره البخاري في صحيحه تعليقاً - وعبد البيهقي من طريق الوليد بن مسلم: قيل للأوزاعي: ( حضرت العصر والماء ( جائر ) عن الطريق: ايجب علي ان ادل اليه! فقال: حدثني موسى بن يسار عن نافع عن ابن عمر انه كان يكون في السفر فتحضر الصلوة والماء منه على غلوة او غلوتين ونحو ذلك: ثم لا يعمل اليه ) - اهـ - وانظر (٧٠٦) (٧٠٨) -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن جراح بن میمون، ابو عبد اللہ الضراب۔ ان کا انتقال "324ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴۰۸/۴) (۲۳۱۲)۔

○ علی بن محمد بن مہران، ابوحسن بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۷۰/۱۲) (۶۳۶۸)۔

○ محمد بن سنان بن یزید القزازی، ابوبکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "271ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۷/۲) (۲۸۳)۔

○ عمرو بن محمد بن ابورزین، خزاعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو عثمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "207ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۸/۲) (۶۷۱)۔

706- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَبِعَ بِمَرْبِدِ النَّعْمِ وَصَلَّى وَهُوَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعَدِّ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، مربد النعم کے مقام پر تیمم کر لیتے تھے وہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے اُس کے بعد (وہ نماز ادا کر لیتے اور پھر) مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو سورج پورا بلند ہوتا تھا، لیکن وہ دوبارہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ فضیل بن عیاض بن مسعود تمیمی، ابو علی، (یہ مشہور صوفی فضیل بن عیاض ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "187ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۳/۲) (۶۷)۔

707- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۷۰۶- أخرجه البيهقي في السنن (۲۲۲/۱) من طريق الدارقطني به- وأخرجه التافقي في اللام (۱۵۱/۱-۱۵۶) ومن طريق البيهقي في السنن (۲۲۶/۱) كتاب الطهارة باب السفر الذي يجوز فيه التيمم وابن المنذر في اللام (۶۱/۱) رقم (۵۵۵) والعمدة على البخاري في صحيح (۵۸۶/۱) كتاب التيمم باب التيمم في العضر قبل العيص (۲۲۷)- وانظر العمدة السابق-







راویان حدیث کا تعارف:

○ خلف بن موسیٰ بن خلف العمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”220ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۲۶/۱) (۱۳۵)۔

○ موسیٰ بن خلف العمی ابو خلف بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۸۲/۲) (۱۳۹)۔

○ ابوالکلب الجری بصری، یہ ابوقلابہ کے چچا ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۸/۲) (۱۵۱)۔

713- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمْسَ بِشِرْقَةِ الْمَاءِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ۔

☆☆ عمرو بن بجدان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے سنا ہے: بے شک پاک مٹی مسلمان کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے اگر دس سال تک ایسا ہوتا رہے جب آدی پانی پالے تو اسے اپنے جسم پر پانی بہالینا چاہیے یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔

714- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مِخْجَنِ بْنِ أَبِي مِخْجَنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ لَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ طَهُورٌ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُن سے یہ فرمایا تھا۔ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

715- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ - قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَنْبَلٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنْبَلٍ الْحِمَصِيُّ - حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءٌ وَلَوْ عَشْرَ مِائِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسَهُ جِلْدَكَ . كَذَا قَالَ رَجَاءُ بْنُ عَامِرٍ وَالصَّوَابُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَمَا قَالَ ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَيُّوبَ .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے اگرچہ دس برس تک آدی کو پانی نہ ملے جب تم پانی پا لو اسے اپنی جلد پر بہالو۔

رجاء بن عامر نامی راوی نے اس طرح بیان کیا ہے تاہم درست یہ ہے: بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے





وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی تھی اُس سے یہ فرمایا: تمہیں دو گنا اجر ملے گا۔

اس روایت کو لیث نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں عبداللہ بن نافع نامی راوی منفرد ہے ابن مبارک اور دیگر محدثین نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔



### زخم اور پٹی پر مسح کرنے کے احکام

اگر کسی شخص کو کوئی زخم لاحق ہو جائے اور اس نے اُس زخم پر کوئی پٹی لپیٹی ہوئی ہو تو اُس پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں فقہاء کے نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن جزیری تحریر کرتے ہیں:

الجبيرة في اصطلاح الفقهاء هي الخرقعة التي يربط بها العضو المريض او الدواء الذي يوضع على ذلك العضو ولا يشترط في الرباط ان يكون مشدودا باعواد من خشب او جريد او نحو ذلك كما لا يشترط ان يكون العضو مربوط مكسورا بل المعول في حكم الجبيرة على ان يكون العضو مريضا سواء كان مكسورا او مرضوفا او به آلام -روما تزمية- او نحو ذلك فالجبيرة عند الفقهاء اسم للرباط الذي يربط به العضو المريض :او الدواء الذي يوضع فوق ذلك العضو ما يفترض على من جبيرة تمنعه من استعمال الباء اذا كان على عضو من اعضاء المكلف -التي يجب غسلها في الوضوء او الغسل -جبيرة من رباط او دواء وكان غسل ذلك العضو يضره او يؤلمه فانه يفترض عليه المسح على الرباط ان كان العضو مربوطا او المسح على الدواء اذا كان العضو عليه دواء بدون رباط فان كان المسح على الدواء يضره فليربطه بخرقعة نظيفة ثم يمسح على هذه الخرقعة ولا يعدم المريض رباطا يربط به العضو المريض وهذا هو حكم صاحب الجبيرة الذي به الم في عضو من اعضاء الوضوء او الغسل وهو ان يفترض عليه ان يمسح على العضو المريض اذا ضره الغسل فانه ضره المسح عليه ربطه بخرقعة ومسح على الرباط ولم يخالف في هذا سوى الشافعية وبعض الحنفية وقد ذكرنا مذهبيهما تحت الخط الذي امامك (الشافعية قالوا: اما ان يكون العضو المريض مربوطا او عليه ونحوه او لا . فان كان مربوطا فان المريض يجب عليه في هذه الحالة ثلاثة امور :الاول :ان يغسل الجزء السليم الثاني ان يمسح على نفس الجبيرة وهي الرباط الموضوع على محل المرض وهذا المسح يقوم مقام غسل الاجزاء السليمة التي تستتر بالرباط غالبا فاذا وضع الرباط على الجزء المريض فقط ولم ياخذ شيئا من السليم فانه لا يجب المسح على الخرقعة في هذه الحالة ومثل ذلك ما اذا امكنه غسل الجزء السليم الذي تحت الرباط الامر الثالث :ان يتيمم بدل

غسل الجزء المريض ثم ان كان الشخص جنباً فإنه لا يجب عليه الترتيب بين هذه الامور الثلاثة وهي: غسل الجزء السليم والمسح على الخرقه ونحوها والتيمم بحيث يجوز له ان يبدأ بها شاء منها اما ان كان غير جنب فإنه يجب عليه الترتيب بين الغسل والتيمم فقط بمعنى انه يغسل اولاً الجزء السليم قبل التيمم. اما المسح على الجبيرة من خرقه ونحوها. فإنه يصح ان يقدمه على الغسل وعلى التيمم.

هذا واذا كانت الاعضاء المريضة متعددة فإنه يجب عليه ان يعد التيمم بعد هذه الاعضاء المريضة فان عم المرض جميع الاعضاء فإنه يكفي ان يتيمم مرة واحدة عن الجميع. ومثل ذلك ما اذا كان المرض في عضوين متواليين في الترتيب كالوجه والذراعين فإنها اذا عنيها المرض فيكفي ان يتيمم لهما تيمماً واحداً بعد ان يغسل الجزء السليم ويمسح على الجبيرة بدلاً من غسل الجزء الصحيح المستتر بالجبيرة.

هذا اذا كان العضو المريض مربوطاً فان لم يكن مربوطاً فإنه يفترض عليه غسل العضو السليم والتيمم بدل غسل العضو المريض ولا يمسح على محل المرض بالياء لما عرفت ان المسح ليس مفروضاً عندهم الا اذا كان بدلاً من غسل الجزء السليم الذي يستره رباط الجزء المريض فهو بمنزلة المسح على الخف اما اذا كان العضو مكشوفاً ولا يمكن غسله فإنه لا يكون لمسحه معنى والتيمم يقوم مقام غسله فلا معنى لمسحه في هذه الحالة فاذا كان المرض في عضو من اعضاء التيمم ولا يمكنه مسحه بتراب التيمم او كان ذلك المسح يضره فإنه يسقط عنه منه وتجب عليه إعادة الصلاة بعد برئه في هذه الحالة.

الحنفية قالوا: حكم المسح على الجبيرة فيه قولان: احدهما: انه واجب لا فرض وقد عرفت في "مباحث الوضوء" الفرق بين الفرض والواجب عند الحنفية وعلى هذا اذا ترك المريض المسح على العضو الذي به المرض وصلى فإنه صلاته تكون صحيحة ولكنه يجب عليه اعادة الصلاة والا كان تاركاً للواجب الذي يترتب عليه حرمانه من شفاعۃ النبي صلى الله عليه وسلم وان لم يعاقب عليه على المعتمد ثانيهما: ان المسح على الجبيرة فرض بحيث لو تركه لا تصح الصلاة كما يقول المالكية والحنابلة والقولان صحيحان عند الحنفية فيصح للمكلف ان يقلد ما يشاء منهما يشترط لصحة المسح على الجبيرة سواء كانت خرقه او دواء او نحوها شرطان الشرط الاول: ان يكون غسل العضو المريض ضاراً به. بحيث يخاف من غسله زيادة الالم او تاخر الشفاء او نحو ذلك فان كان العضو المريض عليه دواء بدون رباط ويضره المسح عليه



فانه في هذه الحالة يجب عليه ان يضع عليه رباطا لا يضر ثم يمسح على الرباط كما ذكرنا الشرط الثاني: تعميم الجبيرة بالمسح بمعنى ان يغسل الجزء السليم من المرض ثم يمسح على الجزء المريض جميعه هذا اذا كانت الجبيرة على قدر محل المرض فان تجاوزت محل المرض لضرورة ربطها فانه يجب مسحها جميعها ما كان منها على الجزء المريض وما كان منها على الجزء السليم (الحنفية قالوا: لا يشترط تعميم الجبيرة بالمسح بل يكفي مسح اكثرها فاذا كانت الجراحة مثلا في جميع اليد ووضع عليها رباطا فانه يكفي ان يمسح على ما يزيد على نصفها الموضوع عليه الرباط هذا واذا كان الرباط زائدا على المحل المريض فلا يخلو اما ان يكون حله ضارا او غير ضار فان كان غير ضار وجب حله وغسل ما تحته ان لم يضر الفل فان كان الفل ضارا بالمريض فانه يجب مسح محل المرض وغسل ما حوله من الاجزاء السليمة فان كان مسح محل الرباط يضر ايضا فانه يغسل ما حوله ثم يضع الرباط ويمسح عليه. اما ان كان حل الرباط ضارا فانه يجب عليه ان يمسح على الرباط ولا يكلف حله ولو كان يستطيع غسل ما تحته او مسح حله. على انه يجب في هذه الحالة ان يمسح على ما يستر الصحيح والسليم. بحيث يمسح على اكثر الرباط

الحنابلة قالوا: ان وضع الجبيرة على طهارة فان جاوزت محل المرض مسح عليها بالماء وتيمم عن الزائد فان لم توضع على طهارة كان وضعها قبل ان يتوضا وجب عليه التيمم فقط ولا يصح منه المسح فان تعددت الاعضاء المريضة وجب عليه ان يعدد التيمم

الفقه على المذاهب الاربعة كتاب الطهارة مباحث الجبيرة (المالكية قالوا: ان عمت الجراحة الراس فحكبه حكم الاعضاء البفسولة. وان لم تعم فان تيسر مسح بعض الراس مسحه وكمل على العمامة. وان لم يتيسر فحكبه حكم ما عمته الجراحة

الشافعية قالوا: ان بقي من الراس جزء سليم وجب المسح عليه. والا تيمم بدل مسحها الحنفية قالوا: ان كان بعض الراس صحيحا وكان يبلغ قدر ما يجب عليه المسح وهو الربع فرض المسح عليه بدون حاجة للمسح على الجبيرة. وان عمت الجراحة جميع الراس كان حكمه كحكم الاعضاء البفسولة. فيجب المسح عليه ان لم يضره فان ضره مسح على الجبيرة ونحوها

الحنابلة قالوا: ان عمت الجراحة الراس. ولم يمكنه المسح عليها مسح على العصاة التي

علیہا وعلیہا بالمسح ویتیم ان شہا علی غیر طہارۃ کما تقدم . وان لم تعم مسح علی الصحیح منها . وکمل علی العصابة . لان العصابة تنوب عن الراس فی المریض . ویبقى السلیم علی اصلہ

ویبطل المسح علی الجبیرۃ لسقوطها عن موضعها . او نزاعها عن مکانها . علی تفصیل فی المذاهب

(الہالکیۃ قالوا : ان سقطت عن برء بطل المسح علیہا ووجب الرجوع الی الاصل فی تطہیر ما تحتہا بالغسل او بالمسح ان کان متطہرا . ویرید البقاء علی طہارتہ . ویشترط فی صحۃ الطہارۃ بغسل او مسح ما تحتہا ان یبادر بحیث لا تفوتہ الوالۃ عبدا فان طال الزمن نسیانا صح وان سقطت عن غیر برء ردها الی موضعہا وبادر بالمسح علیہا بحیث لا تفوتہ الوالۃ فان کان سقوطها او نزاعها اثناء الصلاۃ بطلت الصلاۃ ووجب اعادتها بعد تطہیر ما تحتہا ان کان ذلک عن برء فان کان عن غیر برء اعادہا ومسح علیہا نفسہا

الشافعیۃ قالوا : ان کان سقوطها عن برء فی الصلاۃ بطلت الصلاۃ والطہارۃ وان کان عن غیر برء بطلت الصلاۃ دون الطہارۃ فیرد الجبیرۃ الی موضعہا ویمسح علیہا فقط بعد تطہیر ما بعدہا من الاعضاء ان وجد

الحنفیۃ قالوا : ان سقطت الجبیرۃ عن غیر برء لم یبطل المسح علیہا سواء کان فی الصلاۃ او خارجہا . وان کان سقوطها فی الصلاۃ عن برء فان کان قبل القعود الاخیر قدر التشہد بطلت صلاتہ وعلیہ فی ہذہ الحالۃ ان یطہر موضع الجبیرۃ فقط ویعید الصلاۃ وان کان سقوطها فی آخر الصلاۃ بعد القعود قدر التشہد فالامام یقول بالبطلان والصاحبان یقولان بالصحۃ لان فی ہذہ الحالۃ تكون صلاتہ قد تمت ویكون سقوط الجبیرۃ بمنزلۃ الکلام او الحدث بعد تمام الصلاۃ

الحنابلۃ قالوا : اذا سقطت الجبیرۃ انتقض وضوءہ کلہ سواء کان سقوطها عن برء او غیر برء

الا انه ان کان سقوطها عن برء ترضا فقط وان کان سقوطها عن غیر برء اعاد الوضوء والتیمم فقہاء کی اصطلاح میں جبیرہ اُس پٹی کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر باندھی جاتی ہے یا بیمار شخص کو (یا زخمی شخص کو) لگائی جاتی ہے۔ اس کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے اُس پٹی کے ساتھ لکڑی کے ٹکڑے یا کھجور کی چھال وغیرہ کو بھی باندھا گیا ہو اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں ہے جس عضو پر اُس پٹی کو باندھا گیا ہے وہ ٹوٹ چکا ہو بلکہ پٹی کا حکم اُس وقت ثابت ہو جائے گا جب اُس عضو کو کوئی مرض لاحق ہو جس پر پٹی باندھی گئی ہے خواہ وہ زخم کی شکل میں ہو خواہ وہ ٹوٹا ہوا ہو یا درد وغیرہ کی صورت

میں ہو۔ مختصر یہ ہے: جبیرہ فقہاء کی اصطلاح میں اُس پٹی کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر باندھی جاتی ہے یا اس دوا کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر لگائی جاتی ہے۔

اگر پٹی پر پانی استعمال نہ کیا جاسکتا ہو تو اس صورت میں کیا لازم ہوگا؟  
اگر کسی بھی شخص کے کسی ایسے عضو پر پٹی باندھی ہوئی ہو جس عضو کو وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہو یا اس جگہ پر کوئی دوائی لگی ہوئی ہو اور اس عضو کو دھونے کے نتیجے میں نقصان ہونے کا اندیشہ ہو یا تکلیف بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو اب اس جگہ پر مسح کر لینا فرض ہوگا خواہ اُس عضو پر پٹی باندھی ہوئی ہو یا پٹی نہ باندھی ہوئی ہو بلکہ صرف دوائی لگی ہوئی ہو۔

اگر لگی ہوئی دوا پر مسح کرنا نقصان دہ ہو تو اب اس پر کوئی پٹی لپیٹ کر اُس پٹی پر مسح کر لیا جائے گا۔  
بیمار شخص کے عضو پر باندھی ہوئی پٹی کو اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جائے گا یہ حکم اُس شخص کے لیے ہے جس کے وضو یا غسل کے اعضاء میں سے کسی ایک پر پٹی باندھی ہو۔ مختصر یہ کہ جس جگہ پانی کا لگنا بھی نقصان دہ ہو تو اُس جگہ پر مسح کر لینا اُس شخص پر لازم ہوگا اگر مسح کرنا بھی نقصان دہ ہو تو اُس جگہ پر پٹی لپیٹ کر اُس پٹی کے اوپر مسح کر لیا جائے گا البتہ اس بارے میں شوافع اور بعض احناف کی رائے مختلف ہے شوافع یہ کہتے ہیں: عضو پر پٹی لگی ہوئی ہوگی یا دوا لگی ہوئی ہوگی یا کچھ بھی نہیں لگا ہوا ہوگا اگر پٹی لگی ہوئی ہوگی تو اس صورت میں بیمار شخص کے لیے تین باتیں لازم ہیں:  
پہلی بات یہ لازم ہے عضو کا جو حصہ درست ہے اسکو دھویا جائے۔

دوسری بات یہ لازم ہے جس جگہ پر تکلیف ہے وہاں پٹی پر مسح کیا جائے اور اس میں وہ صحت مند حصہ بھی شامل ہوگا جو پٹی کے نیچے آ جاتا ہے اگر پٹی صرف اُس حصے پر لگی ہوئی جو مرض سے متاثر ہے اور پٹی کے نیچے صحت مند عضو کا کوئی حصہ نہیں ہے تو اس صورت میں ایسے پھائے پر مسح کرنا لازم نہیں ہوگا اور جب پٹی کے نیچے موجود صحت مند حصے کو دھونا ممکن ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے: متاثرہ عضو کو دھونے کی بجائے تیمم کیا جائے لیکن پٹی وغیرہ پر مسح کیا جائے گا اور اس کی صورت یہ ہوگی: ان دونوں میں جو کام انسان چاہے پہلے اختیار کر لے لیکن اگر جنابت کی حالت نہیں ہے تو اس صورت میں لازم ہوگا کہ انسان دھونے اور تیمم کرنے میں ترتیب کا خیال رکھے یعنی تیمم کرنے سے پہلے صحت مند حصے کو دھولے لیکن اگر پٹی کے اوپر مسح کرنا ہو تو دھونے اور تیمم سے پہلے اُس پر مسح کر لینا درست ہوگا یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ متعدد اعضاء کا مرض لاحق ہو تو ان صورتوں میں ان اعضاء کی تعداد کے مطابق تیمم کیا جائے گا لیکن اگر تمام اعضاء کو مرض لاحق ہے تو سب کے لیے ایک ہی دفعہ تیمم کر لینا کافی ہوگا۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب دو اعضاء ترتیب کے اعتبار سے متاثر ہوں جیسے چہرے اور ہاتھ میں بیماری ہے تو اس صورت میں صحت مند جز کو دھونے کے بعد ان دونوں اعضاء پر ایک ہی دفعہ تیمم کر لینا کافی ہوگا اور پٹی کے نیچے موجود جسم کے صحت مند حصے پر مسح کر لیا جائے گا۔

یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب متاثرہ عضو پر پٹی باندھی گئی ہو اگر اُس پر پٹی باندھی نہیں گئی ہے تو اس صورت میں صحت مند عضو کو دھونا اور متاثرہ عضو کو دھونے کی بجائے اس پر تیمم کرنا فرض ہوگا۔



جس جگہ پر تکلیف ہے وہاں پانی کے ساتھ مسح نہیں کرنا چاہیے اس کی وجہ پہلے بیان کی جا چکی ہے شوافع کے نزدیک مسح کرنا کوئی مشروع عمل نہیں ہے صرف اُس صورت میں جب یہ مسح صحت مند عضو کو دھونے کی بجائے ہو جو متاثرہ حصے پر پٹی باندھنے سے ڈھک گیا تھا اس کی صورت بالکل اُس طرح ہوگی جیسے موزے پر مسح کرنے کا حکم ہے لیکن اگر متاثرہ عضو کھلا ہوا تھا اور اُس کو دھونا ممکن نہیں تھا تو اب مسح کرنا بیکار ہوگا اس لیے اس کو دھونے کی بجائے اُس پر تیمم کر لیا جائے گا ایسی صورت میں مسح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔

اگر تیمم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کوئی درد لاحق ہو جاتا ہے اور تیمم کرنا ممکن نہیں رہتا یا تیمم کے مسح کے نتیجے میں نقصان ہونے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں مسح کا حکم ساقط ہو جائے گا (انسان اس کے بغیر ہی نماز ادا کرے گا) لیکن جب انسان تندرست ہو جائے گا تو اب اس پر اُس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں اُن کے دو اقوال ہیں ایک قول یہ ہے یہ مسح کرنا واجب ہے فرض نہیں ہے اور احناف کے نزدیک فرض اور واجب میں فرق پایا جاتا ہے جس کی وضاحت ہم اس سے پہلے وضو سے متعلق باب میں کر چکے ہیں اس لیے اگر کوئی بیمار شخص کسی متاثرہ عضو پر مسح نہیں کرتا اور نماز ادا کر لیتا ہے تو بھی اُس کی نماز درست ہوگی البتہ اس پر یہ لازم ہوگا وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے ورنہ اُس پر واجب کو ترک کرنے کا گناہ عائد ہوگا جس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے محرومی سامنے آ سکتی ہے اگرچہ معتمد قول کے مطابق ایسی حرکت کے نتیجے میں عذاب نازل نہیں ہوتا۔

احناف کا دوسرا قول یہ ہے: پٹی پر مسح کرنا فرض ہے یعنی کہ اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی یہ وہی موقف ہے جو فقہاء مالکیہ اور حنابلہ کا ہے احناف ان دونوں اقوال کو درست مانتے ہیں اس لیے مکلف شخص ان دونوں میں سے کسی ایک پر بھی عمل کر سکتا ہے۔

اگر پٹی بندھی ہوئی ہو یا دوائی لگی ہوئی ہو تو اس پر مسح کے درست ہونے کے لیے دو چیزیں شرط ہیں۔ اس کے لیے پہلی یہ بات شرط ہے: متاثرہ عضو کو دھونے سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہو یعنی دھونے کے نتیجے میں تکلیف بڑھ جانے یا تندرست ہونے میں تاخیر کا اندیشہ ہو اگر متاثرہ حصہ پر کوئی دوائی لگائی ہوئی ہو اور پٹی باندھی ہوئی نہیں ہے اس پر مسح کرنا نقصان دہ ہے تو اس پر لازم ہوگا کہ اس عضو پر کوئی پٹی اس طرح سے رکھی جائے کہ نقصان دہ نہ ہو پھر اس پٹی پر مسح کر لیا جائے جیسے یہ بات ابھی ذکر کی گئی ہے۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: پوری پٹی پر مسح کیا جائے یعنی جو حصہ متاثر نہیں ہے اسے پہلے دھولیا جائے اور پھر اس کے بعد متاثرہ حصہ پر بندھی ہوئی پٹی پر مکمل طور پر مسح کیا جائے۔ یہ حکم صرف اسی صورت میں ہوگا جب پٹی صرف اسی جگہ پر موجود ہو جو حصہ سے متاثر ہے اگر مجبوری کی وجہ سے پٹی جسم کے صحیح حصہ پر بھی بندھی ہوئی ہو تو پٹی پر مسح کرنا واجب ہوگا خواہ وہ پٹی متاثرہ عضو کے اوپر ہو یا اس کے علاوہ صحت مند حصہ پر ہو۔

اگر بیماری لاحق ہونے کی جگہ وہ ہو جہاں پر وضو میں مسح کیا جاتا ہے تو اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

احناف یہ کہتے ہیں: پوری پٹی پر مسح کرنا شرط نہیں ہے بلکہ اس کے اکثر حصہ پر مسح کر لینا کافی ہے مثال کے طور پر اگر پورے ہاتھ پر زخم موجود ہے اور اس پر پٹی رکھی گئی ہے تو جس حصہ پر پٹی ہے اس کے نصف حصہ پر مسح کر لینا کافی ہوگا۔

اگر وہ پٹی مرض سے متاثرہ حصہ کے زیادہ حصہ پر بندھی ہوئی ہے تو پھر دو صورتیں ہوں گی ایک یہ کہ اس پٹی کو کھولنا نقصان کا باعث ہوگا یا پھر اس پٹی کو کھولنے سے نقصان نہیں ہوگا اگر اس پٹی کو کھولنا نقصان دہ نہیں ہوتا تو اس پٹی کو کھولنا واجب ہوگا اور اس کے نیچے والے حصہ کو دھونے میں اگر کسی چیز کے نقصان کا اندیشہ نہیں ہے تو اس حصہ کو دھولیا جائے گا لیکن اگر دھونے کے نتیجے میں بیماری میں اضافہ کا امکان ہو تو صرف بیماری کی جگہ پر مسح کیا جائے گا اور اس کے ارد گرد کے صحت مند حصہ کو دھولیا جائے گا جس جگہ پر پھیلا رکھا گیا تھا اگر وہاں بھی مسح کرنا نقصان دہ ہے تو اس کی ارد گرد کی جگہ کو دھولیا جائے گا۔ اگر پٹی کو کھولنا نقصان کا باعث ہو سکتا ہے تو پھر پٹی پر مسح کرنا ہی لازم ہوگا پٹی کو کھولنے کی زحمت نہیں کی جائے گی اگرچہ اس کے نیچے کے حصے کو دھونا یا اس پر مسح کرنا ممکن بھی ہو کیونکہ اس حالت میں پٹی پر مسح کرنا ہی لازم ہے جو مرض سے متاثر اور غیر متاثر دونوں حصوں کو ڈھانپنے ہوئے ہے۔ لیکن مسح پٹی کے اکثر حصے پر کیا جائے گا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: پٹی کو پاک ہونے کی حالت میں رکھا گیا ہے اور وہ متاثرہ حصے سے آگے تک چلی گئی ہے تو اب اس پر پانی سے مسح کیا جائے گا اور زائد حصے پر تیمم کر لیا جائے گا۔

اگر پٹی پاک ہونے کی حالت میں نہیں رکھی گئی یعنی وضو کرنے سے پہلے ہی رکھ لی گئی تھی تو اب صرف تیمم کرنا ہی لازم ہوگا مسح کرنا درست نہیں ہوگا۔

اگر بیماری سے متاثرہ اعضاء کی تعداد زیادہ ہو تو تیمم بھی زیادہ مرتبہ کیا جائے گا البتہ اگر زخم وضو یا غسل کے تمام اعضاء پر پھیلا ہو تو اس صورت میں صرف ایک دفعہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔

سر کے مسح کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے عبدالرحمن جریری بیان کرتے ہیں: فقہاء مالکیہ نے یہ بات بیان کی ہے اگر پورے سر پر زخم موجود نہیں ہے اور کچھ حصے کا مسح کرنا آسان ہے تو اس حصے کا مسح کر لیا جائے گا اور پھر پورے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا جائے گا لیکن اگر کچھ حصے کا مسح کرنا آسان نہیں ہے تو اس کا بھی وہی حکم ہوگا جو پورے سر کے زخم کا حکم ہوتا ہے۔

شوافع یہ کہتے ہیں: اگر سر کا کچھ حصہ مرض سے محفوظ ہے تو اس پر مسح کر لینا واجب ہوگا ورنہ مسح کی بجائے تیمم کر لیا جائے گا۔

احناف یہ کہتے ہیں: اگر سر کے کچھ حصے پر مرض/زخم نہیں ہے اور وہ حصہ اتنی مقدار میں ہے جس پر مسح کرنا لازم ہے یعنی ایک چوتھائی حصہ ہے تو اس حصے پر مسح کرنا لازم ہوگا پٹی پر مسح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر زخم پورے سر پر موجود ہے تو اس کا وہی حکم ہوگا جو ایسی صورت میں دھوئے جانے والے اعضاء کا حکم ہوتا ہے یعنی اگر نقصان ہونے کا اندیشہ نہیں ہے تو اس پر مسح کرنا لازم ہوگا اور اگر نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو پٹی پر مسح کر لیا جائے گا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: اگر تمام سر پر زخم موجود ہو اور مسح کرنا ممکن نہ ہو تو سر پر موجود پگڑی پر مسح کر لیا جائے گا اور اگر وہ طہارت کی حالت میں نہ باندھی گئی ہو تو اس پر تیمم کیا جائے گا جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی گئی ہے اور اگر سر مکمل طور پر متاثر

نہیں ہے تو صرف صحت مند حصے پر مسح کر لیا جائے گا اور پھر بعد میں پورے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا جائے گا، کیونکہ جس شخص کے سر میں تکلیف موجود ہو تو اس کا عمامہ سر کی جگہ پر تصور ہوگا اور صحت مند حصے کی حیثیت وہی رہے گی جو پہلے تھی۔ اگر پٹی اپنی جگہ سے گر جاتی ہے یا اتر جاتی ہے تو مسح باطل شمار ہوگا۔ اس بارے میں فقہاء کے درمیان مختلف جزئیات میں اختلاف پایا جاتا ہے جس کی وضاحت درج ذیل ہے:

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر پٹی زخم کے بھر جانے کی وجہ سے گر جاتی ہے تو مسح باطل ہو جائے گا اور اصل حکم کی طرف رجوع کرنا لازم ہو جائے گا، یعنی پٹی کے نیچے موجود جگہ کو دھونا لازم ہوگا یا اگر وہ پاک حالت میں باندھی گئی تھی تو اس کا مسح کرنا ہوگا جبکہ بقیہ حصہ بدستور پاک تصور ہوگا طہارت کے صحیح ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے غسل یا مسح میں جتنی جلدی ہو سکے گی جائے یعنی موالات میں دانستہ طور پر عمل فوت نہ ہو اور اگر بھول چوک کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے تو وہ عمل درست ہوگا۔

اگر زخم کے مندمل ہونے سے پہلے پٹی اتر جاتی ہے تو اس پٹی کو اس جگہ پر رکھ کر فوراً مسح کر لیا جائے گا تاکہ موالات میں فرق نہ آئے اگر نماز کے دوران پٹی اتر جاتی ہے یا زخم سے ہٹ جاتی ہے تو بات ختم ہو جائے گی۔ اگر زخم کے بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر گئی ہے تو اب اس کے نیچے موجود جگہ کو پاک کر کے دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہوگا، لیکن اگر پٹی زخم بھر جانے کی بجائے کسی اور وجہ سے اتری ہے تو اس پر دوبارہ مسح کر کے نماز ادا کی جائے گی۔ شوافع یہ کہتے ہیں: اگر نماز کے دوران زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر جاتی ہے تو نماز اور طہارت دونوں باطل ہو جائیں گے اور اگر زخم بھر جانے کی بجائے کسی اور وجہ سے اتری ہے تو اس صورت میں نماز ختم ہوگی طہارت ختم نہیں ہوگی۔ لہذا پٹی کو اس کی جگہ پر رکھ کر پٹی پر مسح کیا جائے لیکن اس کے علاوہ جو جگہ ہے اگر ممکن ہو تو اسکو پاک کر لیا جائے گا۔ احناف یہ کہتے ہیں: اگر پٹی زخم کے بھرے بغیر اتر گئی ہے تو مسح باطل نہیں ہوگا خواہ یہ عمل نماز کے دوران ہوا ہو یا نماز کے علاوہ ہوا ہو۔ اگر نماز کے دوران زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر جاتی ہے اور آخری قعدے میں تشہد کی مقدار سے پہلے اتری ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اور اس صورت میں صرف اس جگہ کو پاک کیا جائے گا جہاں پٹی بندھی تھی۔ اور پھر دوبارہ نماز ادا کی جائے گی۔

اگر وہ پٹی آخری قعدے میں تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد اتری ہے تو اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ اس شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی جبکہ صاحبان کا کہنا ہے اس کی نماز مکمل ہو جائے گی کیونکہ وہ نماز مکمل ادا کر چکا ہے۔ اور پٹی گرنا نماز ختم ہونے کے بعد بولنے یا حدث لاحق ہو جانے کے مترادف ہوگا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: پٹی کے اتر جانے کے نتیجے میں وضو سرے سے ٹوٹ جاتا ہے خواہ وہ پٹی زخم کے بھر جانے کی وجہ سے اتری ہو یا کسی اور وجہ سے اتری ہو البتہ اگر زخم بھر جانے کی وجہ سے اتری ہو تو وضو کر لینا کافی ہوگا۔ اور اگر زخم بھرنے کی وجہ سے نہیں اتری بلکہ کسی اور وجہ سے اتری ہے تو وضو یا تیمم کو دوبارہ کیا جائے گا۔

717- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ



ن الْمُبَارَك عَنْ لَيْثٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مَوَادَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَصَابَتْهُمَا جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمَا نَحْوَهُ وَلَمْ يَكُفَّا بَا سَعِيدٍ .

☆ ☆ عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے منقول ہے: عطاء بن یسار یہ بیان کرتے ہیں: اُن دونوں آدمیوں کو جنابت پئی ہوئی تھی اُن دونوں نے تیمم کیا۔ اس روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

718- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ لَفْظًا فِي كِتَابِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوحِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ

۱- فی اسنادہ لیت بن ابی سلیم: قال العافظ فی التفریب (۱۳۸/۲): (صدوق اختلط اخیراً: فلم یجیز حدیثہ: فترك) - ۱- ال- ۷۸۸- اخرجہ ابو داؤد (۲۳۹/۱- ۲۴۰) کتاب الطہارة: باب فی المجرور یتیم: الحديث (۲۳۶) والبیہقی (۲۲۷/۱) کتاب الطہارة: باب المجرور اذا كان فی بعض جسمه دون بعض: کلیم من طریق الزبیر بن خریق: عن عطاء: عن جابر قال: (خرجنا فی سفر فاصابنا من ماء حبر: فتسجہ فی راسہ: ثم اہتلم: فقال اصحابہ فقال: لعل تجدون لی رخصة فی التیمم: قالوا: ما نجد لك رخصة: وانت قد رآی الساء: فاغسل: فمات- فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلك: فقال: (قتلوه قتلہم اللہ: الا سالوا اذا لم یصلوا!!) ما شفاء المي السوال: انما كان یكفیه ان یتیمم ویمسح- او یمسح: تلك الراوی- علی جرحہ حرقہ ثم یسح علیہما ویغسل سائرہ) - وقال الدارقطني: (قال ابو بکر بن ابی داؤد: لقد سئلت فرد برما اهل مكة: وعلیہما اهل الجزيرة: ولم یروا عن عطاء: عن جابر: عن الزبیر بن خریق: وعلیہما الاوزاعي: فرواه عن عطاء: عن ابن عباس: والذي انما ابی بکر بن ابی داؤد: اخرجہ دارمی (۱۹۲/۱) والحاکم (۱۷۸/۱) وابو داؤد (۲۳۷) وابن ماجہ (۵۷۲) واحد (۲۳۰/۱) من طریق الاوزاعي عن عطاء: عن ابن عباس: قال العافظ فی (التلخیص) (۱۴۷/۱): (وهو الصواب: واه ابو داؤد ایضاً من حدیث الاوزاعي قال: عن عطاء: عن ابن عباس: فرواه ما کم من حدیث بشر بن بکر عن الاوزاعي: حدیثی عطاء: عن ابن عباس: وقال الدارقطني: اختلف فی الاوزاعي والصواب ان الاوزاعي ارسل آخره: عن عطاء قلت- ای: ابن حجر- فی رواية ابن ماجہ- وقال ابو زرعة وابو حاتم: لم یسمعه الاوزاعي من عطاء: انما سمعه من اسماعیل بن مسلم: عن عطاء: بین ذلك ابن ابی العشرین فی روايته عن الاوزاعي - ال- وللحديث طریق آخر: اخرجہ ابن ابی ربيعة (۱۳۸/۱) کتاب التیمم: باب الرخصة فی التیمم للمجروح والمجروح (۲۷۲) وابن حبان (۲۰۱- موارد) وابن الجارود (۱۲۸) من طریق الولید بن عبد اللہ بن ابی رباح عن عطاء: عن ابن عباس ان رجلاً اجنب فی ثناء: فقال: فامر بالفسل: فمات: فذكر للنبي صلی علیہ وسلم فقال: (ما لہم قتلوه! اقتلہم اللہ- ثلاثاً- جعل اللہ الصبیح- او التیمم- طهوراً) قال: تلك ابن عباس: ثم اثبتہ- صححه ابن خزيمة وابن حبان- قال ابن الترمذی فی الجوامع النقی (۲۲۷/۱): (روایتہ عن ابن عباس شرج علی روايته عن جابر من وجهين: رخصاً: مجتهداً من طریق ذكرهما الدارقطني: والرواية عن جابر لم تات الا من وجه واحد- الثاني: ضعف سند لقضاء الرواية من جهة الزبیر: والرواية عن ابن عباس رجال منكره ثقات) - وتعقبه ابو الفیض الفیاری فی تخریج احادیث البداية (۱۱۸/۲) - قلت: وهذا باطل من سوء الدلالة: ان روايته عن ابن عباس لم ترد الا من وجه واحد ايضاً من رواية الاوزاعي وحده: والدارقطني والشم جداً فيما عزاه الى الدارقطني من كونه رواه من وجوه: بل ذلك باطل لا اصل له- الثاني: ان الاوزاعي اضطرب فی لقضاء الحديث علی اقوال: فقال: ابو خزيمة: ومحمد بن تميم: والولید بن مزند: واسماعيل بن سباع: ويحيى بن عبد اللہ كلیم عن الاوزاعي: بلقيس عن عطاء- وقال عبد رزاق: عنه عن رجل عن عطاء- ولقنا الرجل فهو اسماعيل بن مسلم المكي: كما قال عبد الحميد بن ابی العشرین عن الاوزاعي: فيما ذكره زرعة: وابو حاتم- وقال ابوب بن مويذ: وكنا عبد الحميد بن ابی العشرین مراراً اخرى: عن الاوزاعي: عن عطاء- وقال الفضل بن اده عن قال: قال عطاء- وقال بشر بن بکر: عن الاوزاعي: حدیثنا عطاء: وقد استندت لقضاء الاقوال كلها فی (الاستخرج علی مسند سواب) - فهذا اضطراب من يوجب عدم اعتباره- الثالث: انه لم یسمعه من عطاء: بل سمعه من اسماعيل بن مسلم المكي عنه: واسماعيل المذكور مشرور: ناقط الحديث جداً: فالحديث اذن ضعيف واه جداً- الرابع: ان الزبیر بن خریق اتى بالحديث علی وجهه مخالف للاوزاعي- الخامس: ان جابر بن عبد اللہ حضر القصة بنفسه: فلو فرضنا ان عطاء حدث به عن ابن عباس ولم يكن ذلك من ولیم اسماعيل بن مسلم المكي المشرور فهو من مراسيل ابن عباس: لانه سمعه من غيره: ولم یحضر القصة بنفسه- السادس: ان الزبیر بن خریق ثقة: مره ابن حبان فی (الثقات) وصحح حديثه لقنا ابن السكن: ولم یقل فيه: (غير قوي) الا الدارقطني: تبعاً لا بی داؤد: ولم یقل فيه ذلك لجة: بل المخالفته للاوزاعي مع ان الحق مع الاوزاعي - وقد رواه الولید بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی رباح عن عطاء: عن ابن عباس: رواه ابن خزيمة: وابن حبان: لكن الولید ضعفه الدارقطني: والضعفاء يحتجون مع الجادة: وهي: عطاء: عن ابن عباس- والحق عن ال- والله اعلم-

الرَّحْمَنِ الْحَلِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَالَ أَصْحَابُهُ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ قَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخْبَرَ بِذَلِكَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ إِلَّا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شَفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْرِضَ أَوْ يَغْتَسِلَ عَلَى جُرْحِهِ ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهِ وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ . شَكَكَ مُوسَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ مَكَّةَ وَحَمَلَهَا أَهْلُ الْجَزِيرَةِ . لَمْ يَرَوْهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ غَيْرَ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِي وَخَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ فَرَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاخْتَلَفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فَقِيلَ عَنْهُ عَنْ عَطَاءٍ وَقِيلَ عَنْهُ بَلَّغْنِي عَنْ عَطَاءٍ وَأَرْسَلَ الْأَوْزَاعِيُّ أَخْرَهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ . وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ سَأَلْتُ أَبِي وَأَبَا زُرْعَةَ عَنْهُ فَقَالَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الْعَشْرِينَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَسَنَدَ الْحَدِيثَ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم سفر پر روانہ ہوئے ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا جس نے اُس کے سر کو زخمی کر دیا پھر اُس شخص کو احتلام ہو گیا۔

اُس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: کیا آپ سمجھتے ہیں: مجھے تیمم کرنے کی ضرورت ہے؟ ساتھیوں نے جواب دیا: جب تم پانی کے استعمال پر قادر ہو تو ہمارے نزدیک تمہارے لیے رخصت نہیں ہوگی اُس شخص نے غسل کیا تو اُس کا انتقال ہو گیا ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُن لوگوں نے اُسے مار دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو برباد کرے! جب انہیں علم نہیں تھا تو انہوں نے دریافت کیوں نہیں کیا بیمار شخص کی شفاء سوال کرنے میں ہے اُس شخص کے لیے اتنا کافی تھا کہ وہ تیمم کر لیتا (پٹی باندھ) لیتا اور (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے زخم پر پٹی لپیٹ لیتا اور اُس پر مسح کر لیتا اور باقی جسم کو دھو لیتا یہاں پر شک موسیٰ نامی راوی کو ہے۔ شیخ ابوبکر بیان کرتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں اہل مکہ منفرد ہے اور اہل جزیرہ نے اسے محمول کیا ہے انہوں نے اسے عطاء کے حوالے سے حضرت جابر سے روایت نہیں کیا ہے۔ اس روایت کو صرف زبیر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور مستند نہیں ہے۔ امام اوزاعی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے جو عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ امام اوزاعی سے نقل کرنے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ عطاء سے منقول ہے اور ایک روایت کے مطابق اُن سے یہ بات منقول ہے: مجھے عطاء کے حوالے سے یہ بات پتا چلی ہے اور امام اوزاعی نے اس کے آخری حصے کو مرسل روایت کے طور پر عطاء کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد اور شیخ ابی زرعہ نامی راوی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں نے اس بات کا جواب دیا۔ اس روایت کو ابن العشرین اوزاعی کے حوالے سے اسماعیل کے حوالے سے عطاء کے

حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے ان حضرات نے اسے مستند روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن عبد الرحمن بن زیاد الحلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۸۵) (۱۳۸۰)۔

○ زبیر بن خریق الجزری، موسیٰ عائشہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۵۸) (۱۸)۔

**719- قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هَقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاسْتَفْتَى فَأَفْتَى بِالْفُغْسِلِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءَ الْعِيِّ السُّوَالُ .**

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص کو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں زخم لگ گیا اُسے جنابت لاحق ہوئی اُس نے مسئلہ دریافت کیا تو اُسے بتایا گیا کہ اُسے غسل کرنا ہوگا اُس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہو گیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں نے اسے مار دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو برباد کرے! کیا بیمار شخص کی شفاء سوال کرنے میں نہیں ہے۔

**720- قَالَ عَطَاءٌ فَلَبَّغْنِي أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ بَعْدُ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَتْهُ الْجِرَاحُ أَجْزَأَهُ . حَدَّثَنَا الْمُحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.**

☆☆ عطاء نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات پتا چلی ہے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص اپنے جسم کو دھو لیتا اور سر کو چھوڑ دیتا جہاں زخم لگا تھا تو اس طرح کرنا اُس کے لیے جائز ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۷۱۹- اضرجه ابن ماجه (۱۸۹/۱) كتاب الطهارة: باب في المبروح نهييه الجنابة: فيخاف على نفسه ان اغتسل العبد (۵۷۲) واصد  
 (۱/۲۸۰) وابن خزيمة (۱۳۸/۱) رقم (۲۷۲) وابن حبان رقم (۲۰۱) والحاكم (۱۷۸/۱) والطبراني في الكبير (۱۱۶۷۲) وابو نعيم في الحلية  
 (۲/۳۸-۳۷) والبيهقي (۱/۲۳۶) وابن الجوزي في المنتقى رقم (۱۳۸) من طريق اللوزاعي عن عطاء عن ابن عباس- وانظر الحديث السابق-



721- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهِ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَ قَوْلِهِ هَقْلٍ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔  
○ ایوب بن سوید رملی، ابوسعود حمیری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”293ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۰/۱) (۶۹۹)۔

722- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأَمَرَ بِالْإِغْتِسَالِ فَأَغْتَسَلَ فَكُزَّ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءَ الْعِيِّ السُّؤَالُ . قَالَ عَطَاءٌ فَبَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجُرْحُ .

☆ ☆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص زخمی ہو گیا پھر اسے احلام ہو گیا تو اسے غسل کرنے کے لیے کہا گیا اس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہو گیا جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے اسے مار دیا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے! بیمار شخص کی شفا سوال کرنے میں نہیں ہے؟

عطاء نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا پتا چلا ہے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص اپنے جسم کو دھولیتا اور اپنے سر کے اس حصے کو چھوڑ دیتا جہاں زخم لگا ہوا تھا (تو یہ درست ہوتا)۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”269ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۹۹/۱) (۱۶۳)۔

○ ولید بن مزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”283ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۵/۲) (۸۷)۔

723- حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهِ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔  
 724- حَدَّثَنَا الْقَارِيسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ طَائِفٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ.  
 ★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔



### اویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالقدوس بن حجاج خولانی، ابو مغیرہ حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”212ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب جہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۵/۱) (۱۲۷۴)۔

725- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ قَوْلِ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ. وَتَابَعَهُمَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمَاعَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔  
 بلکہ دیگر راویوں نے اس کی متابعت بھی کی ہے۔



### اویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حسن بن احمد بن ابوشعیبہ - واسم ابی شعیبہ عبداللہ بن حسن - ابوشعیبہ اموی حرانی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”295ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ خداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۳۵/۹)، ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۳/۳)۔

○ یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک الباہلی ابوسعید حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”218ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۵۱/۲) (۱۰۹)۔

○ اسماعیل بن عبداللہ بن سلمۃ العدوی، مولیٰ آل عمر - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱/۱) (۵۲۵)۔

○ محمد بن شعیب بن شاذان اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”200ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۷۰/۲) (۳۰۸)۔

## 70- باب فِي جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى بَعْضِ الرَّأْسِ .

باب: سر کے بعض حصے کا مسح کرنا جائز ہے

726- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا تو آپ ﷺ نے اپنی پیشانی، عمامے اور دونوں موزوں کا مسح کیا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حسان التمیمی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”208ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۵/۲) (۳۲)۔

○ عمرو بن وہب ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۱/۲) (۷۰۳)۔

727- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَقْلَمِ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ

۷۲۶- أخرجه أبو داود الطيالسي (۹۵) الحميت (۶۹۹) وأحمد (۲۴۱/۶) ومسلم (۲۲۰/۱)؛ كتاب الطهارة: باب المسح على الناصبة والعمامة الحميت (۲۷۶/۸۱) وأبو داود (۱۰۵-۱۰۶/۱) كتاب الطهارة: باب المسح على الخفين الحميت (۱۵۰) والترمذي (۱۷۰-۱۷۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المسح على العمامة مع الناصبة والعمامة الحميت (۱۰۰) وابن ماجه (۱۸۱/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المسح على الخفين الحميت (۵۵۵) وأبو عوانة (۲۵۹/۱-۲۶۰) كتاب الطهارة: باب اباحة المسح على العمامة وابن الجارود في المنقذ ص (۲۷) باب المسح على الخفين الحميت (۸۲) والطحاوي في شرح معاني الآثار (۲۰/۱) باب فرض مسح الرأس في الوضوء والبيهقي (۵۸/۱) كتاب الطهارة: باب مسح بعض الرأس - والحميت اصله عند البخاري (۲۰۶/۱-۲۰۷) كتاب الوضوء: باب المسح على الخفين الحميت (۲۰۴) لكن فيه ذكر المسح على الخفين فقط ليس فيه المسح على الناصبة والعمامة -



★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں موزوں پر اپنے سر کے آگے والے حصے پر اور عمامے پر مسح کیا۔

—→❖❖❖←—→❖❖❖←—→❖❖❖←—

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن نصر بن اسماعیل ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”301ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵۱/۳) (۱۳۴۱)۔

728- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ. وَقَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَى مُقَدِّمِ رَأْسِهِ وَمُقَدِّمِ نَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْإِخْمَارِ.

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں:

ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے آگے والے حصے پیشانی کے آگے والے حصے اور اپنے دونوں موزوں اور اپنی چادر پر مسح کیا۔“

729- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ بَكْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْإِخْمَارِ. قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ.

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا آپ نے اپنی پیشانی کا مسح کیا، دونوں موزوں کا مسح کیا اور اپنے عمامہ پر مسح کیا۔

بکرمی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے یہ روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے سے سنی ہے۔

—→❖❖❖←—→❖❖❖←—→❖❖❖←—

راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن طرخان تمیمی، ابوالمعتز بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”143ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۶/۱) (۲۵۴)۔

○ بکر بن عبد اللہ مزنی، ابو عبد اللہ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”106ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب



## راویان حدیث کا تعارف:

○ ہمام بن حارث بن قیس بن عمرو نخعی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”162ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۱/۲) (۱۰۹)۔



## موزوں پر مسح کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

فيه جواز المسح على الخفين ولا ينكره الا المبتدع الضال وقالت الخوارج لا يجوز وقال صاحب (البدائع) المسح على الخفين جائز عند عامة الفقهاء وعامة الصحابة الا شيئا روى عن ابن عباس انه لا يجوز وهو قول الرافضة ثم قال وروى عن الحسن البصري انه قال ادرکت سبعین بدریا من الصحابة کلهم یری المسح علی الخفین ولهذا رآه ابو حنیفة من شرائط اهل السنة والجماعة فقال نحن نفضل الشیخین ونحب الخنثین ونری المسح علی الخفین ولا نحرّم نبذ الجر یعنی الثلث وروی عنه انه قال ما قلت بالمسح حتی جاء نى مثل ضوء النهار فكان الجحود ردا علی كبار الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ونسبته اياهم الی الخطا فكان بدعة ولهذا قال الکرخی اخاف الکفر علی من لا یری المسح علی الخفین والامة لم تختلف ان رسول اللہ مسح وقال البیهقی وانا جاء کراهة ذلك عن علی وابن عباس وعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہم فاما الروایة عن علی سبق الکتاب بالمسح علی الخفین فلم یرو ذلك عنه باسناد موصول یثبت مثله واما عائشة فثبت عنها انها احوالت بعلم ذلك علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واما ابن عباس فانما کرهه حین لم یثبت مسح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نزول البائدة فلما ثبت رجع الیه وقال الجوز قانی فی (کتاب الموضوعات) انکار عائشة غیر ثابت عنها وقال الکاشانی واما الروایة عن ابن عباس فلم تصح لان مداره علی عکرمة وروی انه لما بلغ عطاء قال کذب عکرمة وروی عن عطاء انه قال کان ابن عباس یخالف الناس فی المسح علی الخفین فلم یبت حتی تابعهم وفی (المغنی) لابن قدامة قال احمد لیس فی قلبی من المسح شیء فیہ اربعون حدیثا عن اصحاب رسول اللہ ما رفعوا الی رسول اللہ وما لم یرفعوا وروی عنه انه قال المسح افضل یعنی من الغسل لان النبی واصحابه انما طلبوا الفضل وهذا مذهب الشعی والحنبل والحکم واسحاق وفی (هدایة الحنفیة) الاخبار فیہ مستفیضة حتی ان من لم



یرہ کان مبتدعا لکن من رآه ثم لم یسح اخذ بالعزیمۃ وکان ماجورا وحکی القرطبی مثل  
 هذا عن مالک انه قال عند موته وعن مالک فیہ اقوال اchiedها انه لا یجوز السح اصلا الثانی  
 انه یجوز ویکرہ الثالث وهو الاشهر یجوز ابدا بغير توقیت الرابع انه یجوز بتوقیت الخامس  
 یجوز للمسافر دون الحاضر السادس عکسه وقال اسحاق والحکم وحماد السح افضل من غسل  
 الرجلین وهو قول الشافعی واحدی الروایتین عن احمد وقال ابن المنذر هما سواء وهو رواية  
 عن احمد وقال اصحاب الشافعی الغسل افضل من السح بشرط ان لا یتروک السح رغبة عن  
 السنة ولا یشک فی جوازه وقال ابن عبد البر لا اعلم احدا من الفقهاء روى عنه انکار السح الا  
 مالکا والروایات الصحاح عنه بخلاف ذلك قلت فیہ نظر لما فی (مصنف) ابن ابی شیبۃ من ان  
 مجاهدا وسعید بن جبیر وعکرمۃ کرهوه وكذا حکى ابو الحسن النسابة عن محمد بن علی  
 بن الحسين وابی اسحاق السیعی وقیس بن الربیع وحکاه القاضي ابو الطیب عن ابی بکر بن  
 ابی دائود والخوارج والروافض وقال المیسونی عن احمد فیہ سبعة وثلاثون صحابیا وفي رواية  
 الحسن بن محمد عنه اربعون وكذا قاله البزار فی (مسندہ) وقال ابن حاتم احد واربعون  
 صحابیا وفي (الاشراف) عن الحسن حدثنی به سبعون صحابیا وقال ابو عمر بن عبد البر مسح  
 علی الخفین سائر اهل بدر والحذیبیۃ وغيرهم من المهاجرین والانصار وسائر الصحابة  
 والتابعین وفقهاء المسلمین وقد اشرنا الی رواية وخمسين من الصحابة فی السح فی شرحنا  
 (لمعانی الآثار) للطحاوی فمن اراد الوقوف علیہ فلیرجع الیہ

اس بات سے موزوں پر مسح کرنا جائز ہونا ثابت ہے اور اس جواز کا انکار صرف وہ شخص کرے گا جو بدعتی اور گمراہ ہو۔  
 خوارج نے یہ بات کہی ہے یہ جائز نہیں ہے البدائع کے مصنف نے یہ بات کہی ہے موزوں پر مسح کرنا عام فقہاء اور عام صحابہ  
 کے نزدیک جائز ہے۔

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور اہل تشیع بھی اسی  
 بات کے قائل ہیں۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا ہے  
 جنہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے ان سب کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

یہی وجہ ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اہل سنت والجماعت میں ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے (موزوں پر مسح  
 کرنے کا قائل ہوا جائے) وہ فرماتے ہیں: ہم یخین کو فضیلت دیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (دونوں) دامادوں سے محبت کرتے  
 ہیں اور موزوں میں مسح کو درست سمجھتے ہیں اور گمراہے میں تیار کی گئی نیز کو حرام قرار نہیں دیتے۔ اسی طرح ان سے یہ روایت

ہی نقل کی گئی ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے میں نے موزوں کے مسح کے بارے میں اُس وقت تک فتویٰ نہیں دیا جب تک روزِ روشن کی طرح مجھ پر یہ مسئلہ واضح نہیں ہو گیا اب اس کا انکار کرنا اکابر صحابہ کی تردید کرنا اور انہیں غلطی کی طرف منسوب کرنے کے مترادف ہو گا اور یہ بات بدعت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام کرخی نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص موزوں پر مسح کو درست نہیں سمجھتا مجھے اس کے کافر ہونے کا اندیشہ ہے۔

امت میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے (نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے)۔  
امام بیہقی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس عمل کی کراہت حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

حضرت علیؓ سے یہ روایت منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: موزوں کے بارے میں کتاب کا حکم سبقت لے گیا ہے (کیونکہ اُس میں پاؤں دھونے کا حکم ہے)۔

تاہم یہ روایت مستند سند کے ساتھ حضرت علیؓ سے منقول نہیں ہے جسے ثابت قرار دیا جاسکے۔  
جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو اُن کے بارے میں یہ روایت مستند طور پر منقول ہے: انہوں نے اس بارے میں حضرت علیؓ کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا تھا۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تعلق ہے تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا تھا اُس وقت جب اُن کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کا سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد مسح کرنا ثابت نہیں تھا لیکن جب ان کے نزدیک یہ بات ثابت ہو گئی تو انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا۔

شیخ زرقانی نے اپنی کتاب ”الموضوعات“ میں یہ بات تحریر کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انکار کرنا ان سے ثابت نہیں ہے۔

شیخ کاشانی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایت منقول ہے وہ مستند نہیں ہے کیونکہ اس کا مدار عکرمہ نامی راوی پر ہے۔

یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے جب عطاء کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا: عکرمہ نامی نے غلط کہا ہے۔  
عطاء کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں لوگوں سے مختلف رائے رکھتے تھے لیکن انتقال سے پہلے انہوں نے لوگوں کی رائے کو درست تسلیم کر لیا۔

شیخ ابن قدامہ کی کتاب ”المغنی“ میں یہ بات تحریر ہے ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کے بارے میں میرے ذہن میں کوئی الجھن نہیں ہے اس بارے میں چالیس احادیث منقول ہیں جو مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اُن کی مراد یہ ہے دھونے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب فضیلت والے کام کو اختیار کیا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ، حاکم رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

”ہدایۃ الخفیہ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے اس بارے میں منقول روایت مشہور و معروف ہے اور جو شخص اس عمل کو جائز نہیں سمجھتا وہ بدعتی ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے جائز سمجھتا ہے لیکن پھر مسح نہیں کرتا تو پھر اس نے عزیمت کو اختیار کیا اور اس کو اجر ملے گا۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس بارے میں امام مالک سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

ان میں سے ایک قول یہ ہے ان کے نزدیک اصل کے اعتبار سے موزوں (پر مسح کرنا جائز نہیں ہے)۔

دوسرا قول یہ منقول ہے: ایسا کرنا جائز ہے تاہم مکروہ بھی ہے۔

تیسرا قول جو زیادہ مشہور ہے وہ یہ ہے کسی بھی متعین مدت کے بغیر ایسا کرنا جائز ہے۔

چوتھا قول یہ ہے ایسا کرنا جائز ہے لیکن مخصوص مدت کے لیے ہے۔

پانچواں قول یہ ہے ایسا کرنا مسافر شخص کے لیے جائز ہے، مقیم شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

چھٹا قول اس کے برعکس ہے۔

اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ، حاکم رحمہ اللہ اور حماد رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: پاؤں دھونے کے مقابلے میں ان پر مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس بات کے قائل ہیں امام احمد سے ایک روایت یہی منقول ہے۔

شیخ ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں امام احمد سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے مسح کرنے کے مقابلے میں (پاؤں کو) دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ سنت سے منہ موڑتے ہوئے مسح کو ترک نہ کرے اور اس کے جواز کے بارے میں شک نہ کرے۔

شیخ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق فقہاء میں سے کسی ایک سے بھی اس کا انکار منقول نہیں ہے

صرف امام مالک رحمہ اللہ سے ایک روایت منقول ہے تاہم ان سے مستند طور پر جو روایت منقول ہیں وہ اس کے برخلاف ہیں۔

(علامہ عینی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے کیونکہ مصنف ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ میں یہ بات

تحریر ہے مجاہد سعید بن جبیر اور عکرمہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

ابو الحسن نامی راوی نے امام محمد الباقر رحمہ اللہ کے حوالے سے شیخ ابواسحاق سمعی اور قیس بن ربیع کے حوالے سے اسی کی مانند

روایت نقل کی ہے قاضی ابوطیب نے ابوبکر بن داؤد خارجیوں اور اہل تشیع کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔

میمونی نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اس بارے میں سینتیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے

احادیث منقول ہیں۔

حسن بن محمد رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے اس بارے میں چالیس صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔



امام بزار رحمہ اللہ نے اپنی ”مسند“ میں یہی بات نقل کی ہے۔

شیخ ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اکتالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے۔

الاشراف نامی کتاب میں حسن بصری رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: اس بارے میں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

شیخ ابو عمرو نے یہ بات تحریر کی ہے غزوہ بدر میں شرکت کا شرف رکھنے والے صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف رکھنے والے مہاجرین اور انصار بلکہ دیگر تمام صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم اور تمام مسلمان فقہاء کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

(علامہ عینی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:) ہم نے ”معانی الآثار“ کی اپنی شرح میں پچاس کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے جو شخص اس بارے میں واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ اس کتاب کی طرف رجوع کر لے۔

### علامہ ابن حجر کا بیان

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

نقل بن المنذر عن بن المبارک قال لیس فی المسح علی الخفین عن الصحابة اختلاف لان کل من روى عنه منهم انکاره فقد روى عنه اثباته وقال بن عبد البر لا اعلم روى عن احد من فقهاء السلف انکاره الا عن مالک مع ان الروایات الصحیحة عنه مصرحة باثباته وقد اشار الشافعی فی الامر الی انکار ذلك علی المالکیة والمعروف المستقر عندهم الآن قولان الجواز مطلقا ثانيهما للمسافر دون المقيم وهذا الثاني مقتضى ما فی البدونة وبه جزم بن الحاجب وصحح الباجی الاول ونقله عن بن وهب وعن بن نافع فی البسوطه نحوه وان مالکا انما كان يتوقف فيه فی خاصة نفسه مع افتائه بالجواز وهذا مثل ما صح عن ابی ایوب الصحابی وقال بن المنذر اختلف العلماء ایها افضل المسح علی الخفین او نزعهما وغسل القدمین

قال والذي اختاره ان المسح افضل لآجل من طعن فيه من اهل البدع من الخوارج والروافض قال واحياء ما طعن فيه المخالفون من السنن افضل من تركه اه وقال الشيخ محیی الدین وقد صرح جمع من الاصحاب بان الغسل افضل بشرط ان لا يترك المسح رغبة عن السنة كما قالوه فی تفضیل القصر علی الاتمام وقد صرح جمع من الحفاظ بان المسح علی الخفین متواتر وجمع بعضهم رواته فجاءوا الثانیین ومنهم العشرة وفي بن ابی شیبة وغيره عن الحسن المصری حدثنی سبعون من الصحابة بالمسح علی الخفین ۱

شیخ ابن المذر نے حضرت عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں 'موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی اختلاف منقول نہیں ہے' کیونکہ جس شخص نے جس صحابی کے بارے میں اس کا انکار نقل کیا ہے اسی صحابی کے حوالے سے اس کے اثبات کے بارے میں بھی روایات منقول ہیں۔

شیخ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اسلاف سے تعلق رکھنے والے فقہاء میں سے کسی ایک کے حوالے سے اس کا انکار منقول نہیں ہے صرف امام مالک رحمہ اللہ سے روایت منقول ہے تاہم امام مالک کے حوالے سے مستند طور پر یہ روایات ثابت ہیں جن میں اس بات کی صراحت ہے ایسا کرنا درست ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الام" میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے امام مالک سے اس کا انکار منقول ہے تاہم اہل علم کے نزدیک معروف اور مستند طور پر اس بارے میں ان کے دو اقوال منقول ہیں ایک یہ ہے ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے اور دوسرا یہ ہے: ایسا کرنا مسافر کے لیے جائز ہے، مقیم کے لیے جائز نہیں ہے۔

دوسرا قول اس سے ثابت ہوتا ہے جو "المدونہ" میں تحریر ہے۔

ابن حجب نے اس کو جزم کے ساتھ بیان کیا ہے اور شیخ باجی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

انہوں نے اسے ابن وہب کے حوالے سے اور ابن ناسق کے حوالے سے "المبسوط" میں نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے بذات خود اس کے بارے میں توقف سے کام لیا کرتے تھے اگرچہ وہ اس کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

اور یہ بالکل اس کی مانند ہوگا جس طرح حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں مستند طور پر مشہور ہے۔

شیخ ابن المذر نے یہ بات بیان کی ہے علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے موزوں پر مسح کرنا یا موزے اتار کر دونوں پاؤں کو دھو لینا۔

شیخ فرماتے ہیں: جسے علماء نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے: مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے اہل بدعت جو خارجیوں اور اہل تشیع سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اس بارے میں طعن کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جن سنتوں کے بارے میں مخالفین طعن کرتے ہوں انہیں زندہ کرنا انہیں ترک کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شیخ محی الدین (نودی) رحمہ اللہ نے یہ بات تحریر کی ہے کئی مشائخ نے اس بات کی صراحت کی ہے دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے آدمی سنت سے منہ موڑتے ہوئے مسح کو ترک نہ کرے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ان حضرات نے مکمل دھونے پر اکتفاء کرنے کو زیادہ فضیلت والا قرار دیا ہے۔

حفاظ کے ایک گروہ نے اس بات کی صراحت کی ہے موزوں پر مسح کرنے کی روایت تواتر کے ساتھ منقول ہے بعض حضرات نے اس کے راویوں کو جمع کیا ہے تو ان کی تعداد 80 سے زیادہ تھی جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ (کی مصنف) اور دیگر کتابوں میں حسن بصری رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: مجھے 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں روایات سنائی ہیں۔

## امام نووی کا بیان

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام نووی تحریر کرتے ہیں:

اجمع من یعتقد بہ فی الاجماع علی جواز المسح علی الخفین فی السفر والحضر سواء کان لحاجة او لغيرها حتی یجوز للمرأة اللزامة بیتها والزمن الذی لا یشی وانما انکرته الشیعة والخوارج ولا یعتقد بخلافهم وقد روى عن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ روایات فیہ والمشہور من مذهبہ کمذهب الجہاہیر وقد روى المسح علی الخفین خلایق لا یحصون من الصحابة قال الحسن البصری رحمہ اللہ تعالیٰ حدثنی سبعون من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسح علی الخفین وقد بینت اسما جماعات کثیرین من الصحابة الذین رووه فی شرح المہذب وقد ذكرت فیہ جملاً نفیسة مما یتعلق بذلك وباللہ التوفیق واختلف العلماء فی ان المسح علی الخفین افضل ام غسل الرجلین فذهب اصحابنا الی ان الغسل افضل لکونه الاصل وذهب الیہ جماعات من الصحابة منهم عمر بن الخطاب وابنه عبد اللہ وابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہم وذهب جماعات من التابعین الی ان المسح افضل وذهب الیہ الشعبي والحکم وحباد وعن احد روایتان اصحہما المسح افضل والثانیة ہما سواء واختاره بن المنذر واللہ اعلم

جن لوگوں کا قول ”اجماع“ میں قابل اعتبار شمار ہوتا ہے ان کا اس بات پر اتفاق ہے سفر اور حضر کے درمیان موزوں پر مسح کرنا جائز ہے خواہ یہ کسی ضرورت کے پیش نظر ہو یا ضرورت کے بغیر ہو یہاں تک کہ جو عورت گھر میں رہ رہی ہے اس کے لیے بھی ایسا کرنا جائز ہے اور وہ شخص جو چل نہیں سکتا (اس کے لیے بھی ایسا کرنا جائز ہے)۔

اہل تشیع اور خارجیوں نے اس کا انکار کیا ہے لیکن ان کا انکار کرنا قابل اعتبار شمار نہیں ہوگا۔ اس بارے میں امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے مختلف روایات نقل کی گئی ہیں تاہم ان کا مشہور مذہب وہی ہے جو جمہور اہل علم کا مذہب ہے۔

کئی صحابہ کرام رحمہم اللہ کے حوالے سے موزوں پر مسح کرنے کی روایت نقل کی گئی ہے حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے 70 اصحاب نے یہ بات سنائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

میں نے اپنی کتاب ”شرح المہذب“ میں ان صحابہ کرام رحمہم اللہ کے اسماء کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور میں نے اس میں اس بارے میں ایک نفیس جملہ ذکر کیا ہے باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

اہل علم کے درمیان اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے: موزوں پر مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا پاؤں کو دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ہمارے اصحاب اس بات کے قائل ہیں دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ یہ اصل ہے اور صحابہ کرام رحمہم اللہ



کی ایک جماعت بھی اسی بات کی قائل ہے جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور (دیگر اصحاب شامل ہیں) تابعین کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ، حاکم رحمہ اللہ اور حماد رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں اس بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دو روایات منقول ہیں ان میں سے زیادہ مستند یہ ہے مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے جبکہ دوسری روایت یہ ہے ان دونوں کا حکم برابر ہے شیخ ابن المذکر رحمہ اللہ نے اسی کو اختیار کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

**731- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرًا تَوَضَّأَ مِنْ مَطْهَرَةٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفِّهِ فَقِيلَ لَهُ تَمَسَّحْ عَلَى خُفِّكَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمَسُّحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ . فَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ يُعْجِبُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ.**

☆☆ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کے برتن سے وضو کیا اور پھر اپنے موزوں پر مسح کر لیا ان سے دریافت کیا گیا: آپ اپنے موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو بہت پسند تھی۔

وہ یہ فرمایا کرتے تھے: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

**732- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.**

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

--- -- -- -- --

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ضمرہ بن حبیب بن صہب زبیدی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”130ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۷۴) (۲۵)۔

**733- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ فَرَأَيْتُهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .**

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ بجلي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے آنے کو دیکھا کہ آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا تھا۔

**734-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ حَدَّثَنِي  
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدَهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)  
 يَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ قَالُوا بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ إِنَّمَا اسْلَمْتُ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ.

☆☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے لوگوں نے دریافت کیا ہے آپ نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد یہ دیکھا تھا انہوں نے کہا میں نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد ملام قبول کیا تھا۔

— — — — —

### اویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ادہم بن منصور عجل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”162“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۱) (۱۶۶)۔

○ مقاتل بن حیان، بطلی ابو بسطام بلخی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”149ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۷۲) (۱۳۳۶)۔

**735-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ  
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَزَائِعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ مِنْذُ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ  
 سُورَةُ الْمَائِدَةِ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ فخریہ بیان کرتی ہیں: سورہ مائدہ نازل ہو جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ اپنے موزوں پر مسح کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

— — — — —

### اویان حدیث کا تعارف:

○ عبدہ بن ابولبابہ، اسدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، (اور ایک قول کے مطابق:) مولی قریش، علم حدیث

۷- اخرجہ الترمذی (۱۵۶/۱-۱۵۷) کتاب الطہارۃ: باب المسح علی الخفين: الحديث (۹۱) من طريق شهر: به- صححه الشيخ احمد ناكر  
 في شرح الترمذی (۱۵۷/۱) وقد تابع شهر: عليه ابو نذرة- رواه ابو داود (۲۹/۱) کتاب الطہارۃ: باب المسح علی الخفين: الحديث  
 ۱۵۰ وابن خزيمة (۹۱/۱-۹۵) والحاكم (۱۶۹/۱-۱۷۰) والبيهقي (۲۷۰/۱) وابن الجارود في المنقح رقم (۸۲) من طريق الكبير بن  
 امر عن ابي نذرة قال: قال جرير- رضي الله عنه- مسح علي الخفين: فعاب عليه قوم فقالوا: ان هذا كان قبل المائدة: قال: ما اسلمت  
 بعد ما نزلت المائدة: وما رايت النبي صلى الله عليه وسلم مسح الا بعد ما نزلت-

۷- اخرجہ الطبرانی فی الکبیر کما فی المجمع (۱/۲۵۷) قال البيهقي: (وفيه ابو بكر ابن ابي مريم وهو ضعيف: لسوء حفظه)-





حدیث علی عن النبی علیہ الصلاۃ والسلام انه قال "جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ ايام ولياليہن للمسافر ويوما وليلة للمقيم" خرجہ مسلم۔ والثانی حدیث ابی بن عمارۃ "انه قال يا رسول الله امسح على الخف؟ قال: نعم قال: يوما؟ قال: نعم ويومين؟ قال: نعم قال: وثلاثة؟ قال: نعم حتى بلغ سبعا ثم قال: امسح ما بدا لك" خرجہ ابو داود والطحاوی۔ والثالث حدیث صفوان بن عسال قال: كنا في سفر فامرنا ان لا ننزع خفافنا ثلاثۃ ايام ولياليہن الا من جنابة ولكن من بول او نوم او غائط (هكذا رواية الترمذی ورواية النسائي "ثلاثة ايام بلياليهن" من غائط وبول ونوم الا من جنابة)۔ قلت: اما حدیث علی فصحيح خرجہ مسلم۔ واما حدیث ابی بن عمارۃ فقال فيه ابو عمر بن عبد البر انه حدیث لا یثبت وليس له اسناد قائم ولذلك ليس ينبغي ان يعارض به حدیث علی۔ واما حدیث صفوان بن عسال فهو وان كان لم يخرجہ البخاری ولا مسلم فانه قد صححه قوم من اهل العلم بحدیث الترمذی وابو محمد بن حزم وهو بظاہرہ معارض بدلیل الخطاب لحدیث ابی کحدیث علی وقد یحتمل ان یجمع بينهما بان یقال: ان حدیث صفوان وحدیث علی خرجا معرجا السؤال عن التوقیت وحدیث ابی بن عمارۃ نص فی ترك التوقیت لكن حدیث ابی لم یثبت بعد فعلى هذا یجب العمل بحدیثی علی وصفوان وهو الاظهر الا ان دلیل الخطاب فیہما یعارضہ القیاس وهو كون التوقیت غیر مؤثر فی نقض الطہارۃ لان النواقض هی الاحداث!

مدت کے تعین کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے امام مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی حد متعین نہیں ہے موزے کو پہننے والا شخص اس پر مسح کرتا رہے گا جب تک وہ خود اسے اتار نہیں دیتا یا اسے جنابت لاحق نہیں ہو جاتی۔ جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے لیے مدت متعین کی ہے اس بارے میں اختلاف کی وجہ اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف ہے اس بارے میں تین احادیث منقول ہیں ایک حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے وہ یہ بات بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر شخص کے لیے تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقیم شخص کے لیے ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر مسح کی مدت) مقرر کی ہے۔

اس روایت کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے جبکہ دوسری روایت حضرت عمارہ کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے یہ دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: ایک دن تک؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: دو دن تک؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: تین دن تک؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! یہاں تک کہ سات دن تک کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اجازت عطاء فرمائی، پھر آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تک تمہیں مناسب لگے تم مسح کرتے رہو۔  
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے۔

(ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

”ہم لوگ سفر کر رہے تھے کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا: اپنے موزے نہیں اتاریں گے البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے تاہم پیشاب کرنے یا خانہ کرنے یا سو جانے کی وجہ سے (وضو ٹوٹ جانے پر وضو کرتے ہوئے) ہم انہیں نہیں اتاریں گے۔“  
میں یہ کہتا ہوں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت مستند ہے

کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے نقل کیا ہے جہاں تک حضرت عبید بن عمارہ کے حوالے سے منقول روایت کا تعلق ہے تو امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے اور اس کی سند مستند نہیں ہے اس لیے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جاسکتا جہاں تک حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کا تعلق ہے تو اگرچہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے تاہم محدثین کے ایک گروہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے جن میں امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام ابن حزم رحمہ اللہ ظاہری شامل ہیں۔

اپنے ظاہری مفہوم کے اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح یہ روایت بھی حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے مقابلے میں ہے ان دونوں طرح کی روایات میں جمع اور تطبیق کی صورت اس طرح ہو سکتی ہے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت مدت کا تعین کرتی ہے جبکہ حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں اس تعین کے ترک پر دلالت پائی جاتی ہے لیکن چونکہ حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ثابت نہیں ہے اس لیے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت پر عمل کرنا ہوگا اور یہی زیادہ واضح تاویل ہے لیکن کیونکہ ان دونوں روایات میں خطاب کی دلیل اور قیاس میں تردد پایا جاتا ہے اور قیاس یہ کہتا ہے طہارت کے ختم ہونے میں وقت کا کوئی اثر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ طہارت کو ختم کرنے والی چیز تو حدث ہوتا ہے (وقت حدث نہیں ہوتا)۔

737- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ النَّقْفِيُّ مِثْلَهُ

سواءً.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

738- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ حُصَيْنٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ  
الْعَطَّارُ - وَاللَّفْظُ لِعَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ - قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَزَادَ حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمَغِيرَةِ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّمَسَحُ عَلَى خُفَيْكَ قَالَ إِنِّي أَذْخَلْتُهُمَا وَمَا طَاهَرَتَانِ .

☆ ☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنے

۷۳۸ اخرجہ مسلم فی صحیحہ (۱/۱۶۹) کتاب الطہارۃ: باب المسح علی الخفین۔ رقم (۲۷۶/۷۸۰) من طریق النصبی عن عروہ بن المغیرہ

عن ابیہ۔ وانظر تخریج الصحیفہ۔ رقم (۷۳۶)۔

موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان دونوں (پاؤں کو ان موزوں) میں اس حالت میں داخل کیا تھا کہ وہ دونوں پاک تھے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن غالب بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”261ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۲/۲) (۲۵۳)۔

○ عروۃ بن مغیرۃ بن شعبۃ ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”90ھ“ کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹/۲) (۱۶۵)۔

739- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ خَطَطٌ بِالْأَصَابِعِ.

☆☆ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کیا جائے گا جیسے انگلیوں کے ذریعہ لکیریں بنائی جائیں گی۔

740- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ مِثْلَهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن خضر بن عبد اللہ سیوطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”361ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۲۶۳/۱)، والعبر (۳۲۲/۲)۔

○ محمد بن احمد بن جعفر بن حسن الذہلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”300ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۴۲/۲)۔

741- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدٍ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ خَبَوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ وَضَّأْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ

۷۳۰- أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف (۱۶۹/۱) - رقم (۱۹۵۲) عن فضيل بن به - ولفظه: (خطا بالاصابع) -



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ.

☆☆ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ تبوک کے موقع پر وضو کروایا تو آپ نے موزے کے اوپر والے حصے پر اور نیچے والے حصے پر مسح کیا۔

— — — — —

روایان حدیث کا تعارف:

○ وراؤ ثقفی، ابوسعید ابوالورد، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۳۰)۔

742- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلًا كَيْسَ فِيهِ الْمُغِيرَةُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے جس میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں تھا۔

743- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَى ظُهُورِ الْخُفَّيْنِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

— — — — —

۷۴۱- أخرجه أحمد (۲۵۱/۱) وأبو داود (۱۴۲/۱) كتاب الطهارة: باب كيف مسح الحديث (۱۶۵) والترمذي (۱۶۲/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المسح على الخفين اعلاه واسفله الحديث (۹۷) وابن ماجه (۱۸۲-۱۸۳) كتاب الطهارة: باب مسح أعلى الخف وأسفله الحديث (۵۵۰) وأحمد (۲۵۱/۱) وابن الجارود في المنتقى (۸۶) والبيهقي (۲۹۰/۱) وابن الجوزي في التلخيص (۱۶۲/۱) رقم (۲۶۹) من طريق الوليد بن مسلم به- قال الترمذي: (هذا حديث معلول) - ۱- والوليد بن مسلم وان كان مدلسا إلا أنه صرح بالتحديث: كما مباني رقم (۷۴۱) - وبإسناده من طريق ابن المبارك ذكره كذلك الترمذي في سننه بعد الحديث رقم (۹۷) - وعزاه الشيخ أحمد تاكمه للإمام أحمد في مسائل أبي داود وعزاه ابن حزم في المحلى (۱۱۸/۲)۔

۷۴۲- أخرجه أبو داود (۱۴۲ ۱۱/۱) كتاب الطهارة: باب كيف مسح الحديث (۱۶۱) والترمذي (۱۶۵/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المسح على الخفين الحديث (۹۸) والطحاوي رقم (۲۹۲) وأحمد (۲۶۶/۱) والبخاري في تاريخه الأوسط: كما في تلخيص الصوري (۱۵۹/۱) وابن الجارود رقم (۸۵) والبيهقي (۲۹۱/۱) من طريق ابن أبي الزناد عن أبيه عن عروة عن المغيرة به- قال البيهقي: (كذا رواه أبو داود الطحاوي عن عبد الرحمن بن أبي الزناد - وكذلك رواه اسماعيل بن موسى عن ابن أبي الزناد - وعزاه سليمان بن داود الهاشمي ومحمد بن الصباح وعلي بن حجر عن ابن أبي الزناد عن أبيه - ۱- ۸۶)۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد بن علی بن عبد اللہ بن عباس، ابو ایوب بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”219ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۳/۱)۔

**744-** حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَعْدُ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَى ظَهْرِ الْخُفِّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے (جو مسافر کے لئے) تین دن اور تین راتیں ہیں جبکہ مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ خالد بن ابو بکر بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب عدوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”162ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۱/۱)۔

**745-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

۷۴۵- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۵۸/۱-۱۵۹) من طريق أبي بكر النيسابوري عن علي بن حرب به- ورواه البزار كما في الكشف (۱۵۶/۱) رقم (۲۰۶): حدثنا مسلمة بن حبيب وبشر بن آدم قال: حدثنا زيد بن العباب بإسناد له نحوه- قال البزار (لا يروى عن عمر في الترويض شيء الله من هذا الوجه- ورواه عن عمر جماعة فلم يذكره توفيقاً- وخالد بن العبد- وقد روى عنه جماعة من أهل العلم)-

۷۴۵- أخرجه الحاكم (۱۸۱/۱) من طريق يحيى بن عبد الله بن بكير عن الفضل بن فضالة به- وكذا البيهقي في السنن (۲۸۰/۱)- ورواه الحاكم (۱۸۱-۱۸۰/۱) من طريق بشر بن بكر ثنا موسى بن علي عن أبيه عن عتبة بن عامر به- ومن طريقه البيهقي (۲۸۰/۱) ورواه ابن الجوزي في التحف (۱۶۰/۱) رقم (۲۶۲) من طريق ابن وهب قال: أخبرني حيوة قال: سمعت يزيد بن أبي حبيب به- قال الترمذي في نصب الرتبة (۱۸۰/۱): (وفي الامام وأخرجه النسائي ولم أجده في اطراف ابن عساكر ثم رواه من حديث يزيد بن حبيب: حدثني عبد الله بن الحكم عن علي بن رباح ان عتبة بن عامر حدثه انه قدم على عمر - فذكره- وسمعت عنه- وذكر الدارقطني في (كتاب العلل) ان عمرو بن الحارث وربي بن ايوب ووليت بن سعد روه عن يزيد فقالوا فيه: (اصبت) ولم يقولوا: (السه) ولم يمهضوا- قال: ورواه جرير بن حازم عن يحيى بن ايوب عن يزيد بن ابي حبيب عن علي بن رباح عن عتبة واسقط من الاسناد عبد الله بن الحكم البلوي وقال فيه: (اصبت السنة) كما قال ابن لويحة والفضل- انتهى كلامه)-





انتقال ”273ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۱۲۳/۵)۔

747- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُوقِفُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْخُفَيْنِ وَقْتًا.

☆ ☆ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میعاد مقرر نہیں کی۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن بکر بن حبیب سہمی باہلی، ابو وہب بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”208ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۴/۱)۔

748- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَيْبٍ الْغَزِّيُّ أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَيْسَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتُ امْسَحِ مَا لَمْ تَخْلَعْ.

☆☆ نافع: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کرنے کی کوئی میعاد نہیں ہے، تم اس وقت تک مسح کرو جب تک تم انہیں اتار نہ دو۔

—  —  —  —  —  —  —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن متوکل بن عبدالرحمن ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”238ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۰۴/۲)۔

749- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا شُجَاعٌ وَاسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَا لَمْ يَخْلَعَهُمَا .

٧٤٧- أخرجه البيهقي (٢٨٠/١) كتاب الطهارة: باب ما ورد في ترك التوقيت: رواه عبد الرزاق (٢٠٨/١) رقم (٨٠٤) عن عبد الله عن  
نافع عن ابن عمر قال: أصبح على الغصين مالم (تخلعوا) كان لا يوقت لهما وقتاً ومن طريقه أخرجه ابن المنذر في الأوسط (١٤٢٨)  
رقم (١٤٦٢) وميائني عند المصنف من طريق عبد الله بن رجاء عن عبد الله عن نافع به: وقد علقه البيهقي في السمع (٢٠٨/١) من أفراد  
الطريق: فقال: (وسماه رواه عبد الله بن رجاء عن عبد الله ابن عمر ...) (١-)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان فرماتے ہیں: مسافر شخص موزوں پر اس وقت تک مسح کرتا رہے جب تک وہ انہیں اتار نہیں دیتا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن رجاہ مکی، ابو عمران بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”190ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۴۱۴)۔

750- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ جِئْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ فَقُلْتُ جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ . قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنَحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ . قَالَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ نَعَمْ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَمَرَنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَدْخَلْنَاهُمَا عَلَى طَهْرٍ ثَلَاثًا إِذَا سَافَرْنَا وَيَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا أَقْمْنَا وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ بَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلَا نَوْمٍ وَلَا نَخْلَعُهُمَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ مَسِيرَتُهُ سَبْعُونَ سَنَةً لَا يَغْلُقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ .

☆☆ زر بن خبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے دریافت کیا: کیوں آئے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں علم کے حصول کے لیے آیا ہوں، تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص علم کے حصول کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے، تو فرشتے اُس کے اس عمل سے راضی ہو کر اپنے پر بچھاتے ہیں۔ زر نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں، تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں اُس لشکر میں شامل تھا جسے نبی اکرم ﷺ نے (ایک مہم) پر بھیجا تھا اور ہمیں یہ ہدایت کی تھی: تم اپنے موزوں پر مسح سفر کے دوران تین دن تک مسح کر سکتے ہو اور قیام کے دوران ایک دن اور ایک رات تک کر سکتے ہیں جبکہ ہم نے اسے

٧٥٠ أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٨١/١-٢٨٢) من طريق الدارقطني به- والحديث أخرجه عبد الرزاق في المصنف (٢٠٤/١) رقم (٧٩٢) ومن طريقه المصنف وابن عبان في صحيحه (١٤٧/٤) رقم (١٣٦٩) وقد رواه عبد الرزاق في المصنف (٢٠٤/١) رقم (٧٩٢) وفي (٢٠٥/١) رقم (٧٩٥) والتابعي في المسند (٣٣/١) وأحمد (٢٤١-٢٣٩/٤) وابن أبي شيبة (١١٧٧/١) والحميدي رقم (٢٨٨١) والطحاوي (١١٦٥) (١١٦٦) والترمذي (١٥٩/١) كتاب الطهارة باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم الحديث (٢٩٦) وأيضا رقم (٢٥٣٦-٢٥٣٥) وابن ماجه (١٦١/١) كتاب الطهارة باب الوضوء من النوم الحديث (٤٧٨) وابن خزيمة رقم (١٩٢) (١٩٧) والطحاوي في شرح المعاني (٨٢/١) والبيهقي (١١٤/١) (١١٨-١١٦-٢٧٦-٢٨٩) والمخطوب في تاريخه (٢٢٢/٩) (٧٨/١٢) وأبو نعيم في الحلية (٢٠٧/٧) والطبراني في المعجم (٩١/١)-

باوضو حالت میں موزوں میں داخل کیا ہو اور ہم پیشاب کرنے کے بعد پاخانہ کرنے کے بعد یا سونے کے بعد (اٹھ کر وضو کرتے ہوئے نہیں اتاریں گے، ہم انہیں صرف جنابت کی حالت میں اتاریں گے۔

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مغرب میں ایک دروازہ ہے جو توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے یہ اُس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس (مغرب) کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ زہیر بن محمد بن قیس مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”258ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۶۳/۱)۔

**751-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ خُزَيْمَةَ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ ذَكَرْتُ لِلْمُزَنِّيِّ خَبَرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ هَذَا فَقَالَ لِي حَدَّثَ بِهِ أَصْحَابُنَا فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّافِعِيِّ حُجَّةٌ أَقْوَى مِنْ هَذَا. يَعْنِي قَوْلَهُ إِذَا نَحْنُ أَذْخَلْنَاهُمَا عَلَى طَهْرٍ.

☆☆ علی بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے شیخ ابوبکر بن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے عبدالرزاق کی روایت امام مزنی سے ذکر کی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: ہمارے ساتھیوں نے بھی یہ روایت بیان کی ہے کیونکہ امام شافعی کی اس سے مستند دلیل اور کوئی نہیں ہے۔ (مصنف فرماتے ہیں:) یعنی روایت کے یہ الفاظ: جب ہم نے باوضو حالت میں انہیں ان میں داخل کیا ہو۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابراہیم بن عیسیٰ، ابوحسن مستملی المعروف بالثجاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”253ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۳۸/۱۱)۔

○ محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابوبکر نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۱۹۶/۷)۔

**752-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ



الْمُغِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيْمَسَحُ أَحَدُنَا عَلَى خُفِّهِ قَالَ نَعَمْ إِذَا أَذْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ.

☆☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنے موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اُس شخص نے ان دونوں (پاؤں کو موزوں میں) با وضو حالت میں داخل کیا ہو۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن محمد بن مسیب بن ضریس، ابو حفص، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”221ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۲۶/۱۱)۔

753- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشَّرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

☆☆ حضرت عوف بن مالک اشجعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ہمیں موزوں پر مسح کرنے کی ہدایت کی تھی، مسافر شخص کو تین دن تین راتوں تک اور مقيم کو ایک دن ایک رات تک کے لئے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابو عبد اللہ الاغور القحطانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”334ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۳۸/۸)۔

○ داؤد بن عمرو ازدی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۳۳/۱)۔

۱۵۲- امره المسبدي (۲/۲۳۵) رقم (۷۵۸) ومن طريقه المصنف لنا والعمريته اخرجه البخاري (۱/۱۱۲) كتاب الوضوء: باب اذا ارسل رجا به ولما طاهرنا الحديث (۲۰۶) قال: حدثنا ابو نعيم: حدثنا زكريا عن عامر عن عروہ بن المغيرة عن ابيه قال: كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فالتصيت: لا نزع خفيه فقال: (وعصا) فاني ارسلتوما طاهرتهن! وهو عند مسلم رقم (۲۷۶) وقد تقدم حديث المغيرة من طرق عنه - انظر (۷۲۶) -



ملاحظہ ہو: المیزان (۳۶۹/۶)۔

○ ایوب بن قطن کندی فلسطینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۰/۱)۔

○ عبادۃ بن نسی کندی، ابو عمرو الشامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”118ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۹۵/۱)۔

○ ابی بن عمارۃ علی الاصح، مدنی، انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی، ایک قول کے مطابق: یہ صحابی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مضطرب الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۸/۱)۔

**755-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَبِوَةُ سَمِعَتْ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكِيمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بِفَتْحٍ دِمَشْقَ قَالَ وَعَلَى خُفَّانٍ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَمْ لَكَ يَا عُقْبَةُ مِنْذُ لَمْ تَنْزِعْ خُفَّيْكَ فَتَدَّكَرْتُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ مِنْذُ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ قَالَ أَحْسَنْتَ وَأَصَبْتَ السَّنَةَ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ دمشق کی فتح کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں نے موزے پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: اے عقبہ! تم نے کتنے دنوں سے اپنے موزے نہیں اتارے؟ تو مجھے یاد آیا میں نے پچھلے جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک پہنے ہوئے تھے میں نے بتایا: آٹھ دنوں سے تو انہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے اور سنت کے مطابق کیا ہے۔

**756-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بِهَذَا وَقَالَ أَصَبْتَ السَّنَةَ وَلَمْ يَدْكَرْ بَيْنَ يَزِيدَ وَعَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَحَدًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ موجود ہیں: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے اس روایت کی سند میں یزید اور علی نامی راوی کے درمیان کسی اور کا تذکرہ نہیں ہے۔

**757-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ

۷۵۵ امرمہ الضعفاء، فی المختارۃ رقم (۲۵۱) من طریق المدائنی: بہ۔ ورواہ البیہقی فی السنن (۲۸۰/۱) من طریق علی بن ربیع: بہ۔  
بمروہ۔ وانظر الحديث رقم (۷۱۵)۔

۷۵۶ امرمہ الضعفاء، فی المختارۃ رقم (۲۵۲) من طریق المدائنی: بہ۔ وانظر رقم (۷۱۵) (۷۵۵)۔







الْوَلِيدُ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ زَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَذَلُّجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَغَلَبَتْهُمْ أَغْنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ لَا يَوْقِظُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ مَنَامِهِ أَحَدٌ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ وَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ ارْتَحِلُوا . فَسَارَ شَيْئًا حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فَلَانُ مَا مَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرُهُ أَنْ يَتِمَّ الصَّعِيدُ ثُمَّ يُصَلِّيَ فَعَجَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رُكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ أَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رَجُلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ قُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ أَيُّهَاتْ أَيُّهَاتْ لَا مَاءَ . قُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكَ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ . قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . فَقَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نُمْلِكْهَا مِنْ أَمْرِهَا هِينًا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتَمَةٌ قَالَ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَجَّ فِي الْعِزْلَاوِينَ فَشَرِبْنَا عَطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا وَمَلَأْنَا كُلَّ قُرْبَةٍ مَعَنَا وَادَاوِيَةً وَغَسَلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْصَدُّعُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ قَالَ لَنَا هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ . فَجَمَعَ لَهَا مِنَ الْكُسْرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى صَرَّ لَهَا صُرَّةٌ فَقَالَ اذْهَبِي فَأَطْعِمِي عِيَالَكَ وَأَعْلِمِي أَنَا لَمْ نُرْزَأْ مِنْ مَائِكَ هِينًا . فَلَمَّا آتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللَّهُ ذَلِكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَاسْلَمْتُ وَأَسْلَمُوا . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الدَّارِمِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ سَلَمِ بْنِ زَرِيرٍ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ صبح کا وقت قریب آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا لوگوں کی آنکھ لگ گئی تو وہ سو گئے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے نبی اکرم ﷺ کو کوئی فیند سے بیدار نہیں کرتا تھا جب تک آپ خود بیدار نہیں ہوتے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو وہ نبی اکرم ﷺ کے سر ہانے بیٹھ گئے اور بلند آواز میں تکبیر کہنے لگے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ سورج بلند ہو گیا ہے تو آپ وہاں سے

۷۸۰ اخراجہ البخاری (۲۷۷/۷-۲۷۸) کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام: الحمیت (۲۵۷۱) و مسلم (۱۹۹/۲) کتاب المساجد ومواضع الصلوة باب قضاء الصلوة الفائتة: الحمیت (۶۸۲) من طریق سلم بن زریر القطرانی عن ابی رجاء عن عمران بن ہب: معاد البخاری (۵۹۱/۱) کتاب النبیسم: باب الصمد الطیب وضوء المسلم: الحمیت (۲۴۴) و طرفہ فی (۲۴۸) و مسلم (۲۰۰/۲) کتاب المساجد: باب قضاء الصلوة الفائتة: الحمیت (۶۸۲) والنسائی (۱۷۱/۱) کتاب الطهارة: باب النیسم بالصمد: واحد (۴۲۴/۴) وابن خزيمة رقم (۱۱۳) (۲۷۱) (۹۸۷) (۹۹۷) من طریق عوف بن ابی جہیلہ الاعرابی عن ابی رجاء: ہ۔



روانہ ہوئے آپ نے کچھ سفر کیا یہاں تک کہ سورج اچھی طرح چمکدار ہو گیا تو آپ نے پڑاؤ کیا اور ہمیں نماز پڑھائی۔ حاضرین میں سے ایک شخص الگ رہا اُس نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے حکم دیا: وہ مٹی کے ذریعے تیمم کر کے نماز ادا کر لے پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ سواروں کے ساتھ مجھے آگے بھیج دیا تاکہ ہم پانی تلاش کریں کیونکہ ہم شدید پیاسے تھے ہم سفر کر رہے تھے وہاں ہمیں ایک عورت نظر آئی جس کے پاس دو مشکیزے تھے ہم نے اُس سے دریافت کیا: پانی کہاں ہے؟ اُس نے بتایا: یہاں کہیں پانی نہیں ہے ہم نے دریافت کیا: ہمارے اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اُس نے جواب دیا: ایک دن اور ایک رات کا ہم نے کہا: تم اللہ کے رسول کے پاس چلو! اُس نے کہا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ تو ہم اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس نے نبی اکرم ﷺ کو بھی وہی بات بتائی جو اس نے ہمیں بتائی تھی تاہم اُس نے یہ بات اضافی بتائی تھی کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے مشکیزوں کے بارے میں حکم دیا جن کا منہ نیچے کی طرف سے کھول دیا گیا تو ہم چالیس پیاسے لوگوں نے اُس میں سے پانی پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے ہم نے اپنے پاس موجود ہر برتن اور پیالے کو بھر لیا ہم نے اپنے ساتھی کو غسل کے لیے پانی دیا البتہ ہم نے اپنے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے اُسے لے آؤ! پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے لیے پردی کے ٹکڑے کھجور وغیرہ اکٹھے کروائے اور اس کو ایک توڑا باندھ دیا اور ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے گھروالوں کو کھلاؤ اور یہ بات جان لو کہ ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی جب وہ اپنے گھر گئی تو اُس نے بتایا: میں سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی ہوں یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ لوگوں نے بیان کیا ہے (راوی کہتے ہیں:) اُس عورت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس کے قبیلے والوں کو ہدایت نصیب کی وہ عورت بھی مسلمان ہو گئی اور اس کے قبیلے والے بھی مسلمان ہو گئے۔

امام بخاری نے اس روایت کو ابوالولید کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ نقل کیا ہے جبکہ امام مسلم نے اس روایت کو احمد بن سعید الدارمی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

-----

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الکریم بن یثیم بن زیاد بن عمران، ابو یحییٰ القطان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”278ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۷۸/۱)۔

○ سلم بن زریری عطاردی، ابوبشر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”160ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۳/۱)۔

## پانی تلاش کرنے کا حکم

پانی تلاش کرنے کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں  
 يشترط لجواز التيمم باتفاق المذاهب الاربعة طلب الماء ما لم يتيقن عدم وجوده؛ لانه لا يسمى  
 فاقد الماء (او غير واجده او عادمه) الا اذا طلب الماء، فلم يجده. لكن الفقهاء اختلفوا في  
 تقدير المسافة التي يلزم طلب الماء فيها، وقد اشرت اليها سابقاً في بحث اسباب التيمم.  
 واذكرها هنا تفصيلاً:

مذهب الحنفية (1): على المقيم في البلد طلب الماء قبل التيمم مطلقاً، سواء ظن قربه او لم  
 يظن، اما السافر او خارج المصر الذي يريد التيمم، فليس عليه طلب الماء اذا لم يغلب على  
 ظنه ان بقربه ماء؛ لان الغالب عدم الماء في الفلوات.

وان غلب على ظنه وجود الماء، لم يجز له التيمم حتى يطلبه بنفسه او برسوله، به مقدار غلوة  
 سهم من كل جانب، ولا يبلغ ميلاً (2)، وظاهره انه لا يلزمه الشئ، بل يكفيه النظر في  
 الجهات الاربع، لئلا ينقطع عن رفقته، ودفعاً للحرج عن نفسه، لقوله تعالى اثر آية التيمم:  
 (ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج، ولكن يريد ليطهركم) (البقرة 6/5)، ولا حرج فيها  
 دون الميل، قال الكاساني: اقرب الاقوال اعتبار الميل؛ لان الجواز لدفع الحرج، ثم قال:  
 والاصح انه يطلب قدر ما لا يضر بنفسه ورفقته بالانتظار.

فان قصر في طلب الماء، وصلى ولم يطلبه، وجبت عليه الاعادة عند ابي حنيفة ومحمد.

وان كان مع رفيقه ماء طلب منه قبل ان يتيمم، لعدم النعم غالباً، فان منعه منه تيمم لتحقيق  
 العجز. لكن لو تيمم قبل الطلب من رفيقه اجزاه عند ابي حنيفة رحمه الله؛ لانه لا يلزمه  
 الطلب من ملك الغير. وقال صاحبان: لا يجزيه؛ لان الماء مبذول عادة. ولو ابي ان يعطيه  
 الابثن البثل، وعنده ثمنه، لا يجزئه التيمم، لتحقيق القدرة، ولا يلزمه تحمل الغبن الفاحش (3).

وان لم يغلب على ظنه قرب الماء لا يجب طلبه، بل يندب ان رجا وجود الماء.

وان كان بينه وبين الماء ميل فاكثر، تيمم.

ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے تيمم کے جائز ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے انسان کو جب تک اس بات کا یقین نہ ہو  
 جائے کہ پانی آس پاس موجود نہیں ہے اُس وقت تک وہ پانی تلاش کرے کیونکہ جب تک پانی تلاش کرنے کے باوجود نہیں

(1) البدائع 46/1 وما بعدہ، فتح القدیر 98، 84/1، الدر المختار 227/1 وما بعدہ، الباب 36/1.

لـ الفقہ الاسلامی وادلتہ (الباب الاول: الطہارات الفصل السادس: التيمم المطلب الخامس - شروط التيمم. الشرط الثالث - طلب  
 الماء:

ملتا اُس وقت تک یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہاں پانی دستیاب نہیں ہوگا

البتہ فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کتنے فاصلے تک پانی کی تلاش ضروری ہے؟ تیمم کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے اب ہم یہاں اس بات کی مزید وضاحت کریں گے۔

حنفی فقہاء کا مسلک یہ ہے جو شخص شہر میں مقیم ہو اُس پر تیمم کرنے سے پہلے پانی تلاش کرنا فرض ہے خواہ اُسے پانی قریب ہونے کا گمان ہو یا نہ ہو البتہ سفر کرنے والا شخص یعنی جو شہر سے باہر ہو اور تیمم کرنا چاہتا ہو جب تک اُسے غالب گمان نہ ہو کہ آس پاس پانی نہیں مل سکے گا اُس پر پانی کو تلاش کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ عام طور پر غیر آباد جگہوں پر پانی کے ملنے کا امکان نہیں ہوتا ہے لیکن اگر انسان کو یہ غالب گمان ہو کہ آس پاس کہیں پانی مل جائے گا تو اُس کے لیے اُس وقت تک تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا جب تک وہ خود پانی کو تلاش نہیں کرتا یا کسی شخص کو پانی کی تلاش میں بھیجتا نہیں ہے ایسا شخص اتنی دور تک پانی کو تلاش کرے گا جہاں تک تیر جاسکتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مقدار ایک میل ہوگی بظاہر اتنے سے فاصلے کے لیے خود چل کے جانا ضروری نہیں ہے بلکہ نگاہ دوڑالینا کافی ہوگا تاکہ انسان اپنے ساتھ سفر کرنے والے لوگوں سے پھڑ نہ جائے اور کسی دوسری پریشانی کا شکار نہ ہو جائے اس کی وجہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اللہ تعالیٰ دینی معاملات میں تمہیں تنگی کا شکار نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے تمہیں پاک کر دے۔“

ایک میل سے کم فاصلے میں پانی تلاش کرنے میں تنگی کا پہلو نہیں پایا جاتا ہے۔ شیخ کاسانی نے یہ بات بیان کی ہے بہتر رائے یہ ہے ایک میل کے فاصلے کو معتبر سمجھا جائے کیونکہ تیمم کو تنگی دور کرنے کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے۔ شیخ کاسانی نے یہ بات بھی تحریر کی ہے صحیح رائے یہ ہے انسان اتنے فاصلے تک پانی تلاش کرے جس میں انسان کو خود بھی کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور ان کے ہم سفر ساتھیوں کو کسی تکلیف یا انتظار کا سامنا نہ کرنا پڑے اگر کوئی شخص پانی تلاش کیے بغیر یا پانی کی تلاش میں کوتاہی کا ارتکاب کرتے ہوئے نماز ادا کر لیتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسے شخص پر دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہوگا۔

اگر انسان کے کسی ساتھی کے پاس پانی موجود ہو تو وہ تیمم کرنے سے پہلے اُس شخص سے پانی مانگے گا کیونکہ عام طور پر اس نوعیت کی صورتحال میں ہر شخص پانی دے دیا کرتا ہے اگر اُس کا ساتھی پانی نہیں دیتا تو پھر پانی کا موجود نہ ہونا ثابت ہو جائے گا تو وہ شخص تیمم کرے گا اگر وہ اپنے ساتھی سے پانی مانگے بغیر تیمم کر لیتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تیمم درست شمار ہوگا کیونکہ جو چیز دوسرے کی ملکیت ہو اُسے مانگنا لازم نہیں ہوتا جبکہ صاحبان یہ کہتے ہیں: ایسا تیمم درست نہیں ہوگا کیونکہ ایسی صورت حال میں عام طور پر پانی دے دیا جاتا ہے اگر اس کا ساتھی پانی کی مناسب قیمت طلب کرتا ہے اور اگر اُس شخص کے پاس ادا کرنے کے لیے قیمت موجود ہو تو اب اُس کے لیے تیمم کرنا درست نہیں ہوگا کیونکہ پانی کے حصول پر قدرت موجود ہے لیکن اگر اس کا ساتھی عام قیمت سے زیادہ قیمت طلب کر رہا ہو تو ایسی صورت میں اپنا نقصان برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر انسان کو قریب میں پانی موجود ہونے کے بارے میں غالب گمان موجود نہ ہو تو اب اُس کے لیے پانی کو تلاش کرنا ضروری نہیں ہوگا یہ اُس وقت لازم ہے جب انسان کو کہیں آس پاس پانی ملنے کی اُمید ہو اگر انسان اور پانی کے درمیان ایک



میل سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو اب اس صورت میں ایسا شخص تیمم کر کے نماز ادا کر لے گا۔

761- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ رَاشِدٍ سَمِعْتُ  
أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُولُ سَأَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ  
لَيْلَةٍ ثُمَّ عَرَّسْنَا فَلَمْ نَسْتَقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَاسْتَقِظَ مِنَّا سِتَّةٌ قَدْ نَسِيتُ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ اسْتَقِظَ أَبُو بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَقُولُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ  
اِحْتِسَابُهُ فِي حَاجَتِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ التَّكْبِيرَ فَاسْتَقِظَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ تَذْهَبْ صَلَاتُكُمْ ارْتَحِلُوا مِنْ هَذَا الْمَكَانِ .  
فَارْتَحَلْ فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى فَقَالَ أَمَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ آتَمَ صَلَاتَكُمْ . فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ فَلَانَا لَمْ يُصَلِّ  
مَعَنَا . فَقَالَ لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ . قَالَ فَتَيَمَّمِ الصَّعِيدَ وَصَلِّهِ فَإِذَا قَدَرْتَ  
عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ . وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلِيًّا فِي طَلَبِ الْمَاءِ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنَّا  
إِدَاوَةٌ مِثْلُ أُذُنِي الْأُرْتَبِ بَيْنَ جِلْدِهِ وَثَوْبِهِ فَإِذَا عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ابْتَدَرْنَاهُ بِالْمَاءِ  
فَانْطَلَقَ حَتَّى ارْتَفَعَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَإِذَا شَخْصٌ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَكَانَكُمْ حَتَّى نَنْظُرَ مَا  
هَذَا . قَالَ فَإِذَا امْرَأَةٌ بَيْنَ مَرَادَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ لَقِيلَ لَهَا يَا أَمَةَ اللَّهِ آيِنَّ الْمَاءُ قَالَتْ لَا مَاءَ وَاللَّهِ لَكُمْ اسْتَقِيتُ أَمْسِ  
فَسِرْتُ نَهَارِي وَلَيْلَتِي جَمِيعًا وَقَدْ أَصْبَحْنَا إِلَى هَذِهِ السَّاعَةِ قَالُوا لَهَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)  
وَسَلِّمْ قَالَتْ وَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . قَالَتْ مَجْنُونٌ قُرَيْشٍ . قَالُوا  
إِنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ وَلَكِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ يَا هَؤُلَاءِ دَعُونِي فَوَاللَّهِ لَقَدْ تَرَكْتُ صَبِيَّةً  
لِي صَغِيرًا فِي غَنِيمَةٍ قَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا أُدْرِكَهُمْ حَتَّى يَمُوتَ بَعْضُهُمْ مِنَ الْعَطَشِ فَلَمْ يَمْلِكُوها مِنْ نَفْسِهَا شَيْئًا  
حَتَّى آتَوْا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَا فَأَمَرَ بِالْبُعِيرِ فَأَنْبِخَ ثُمَّ حَلَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ  
عَظِيمٍ فَمَلَأَهُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْجَنْبِ فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ . قَالَ وَآيُمُ اللَّهِ مَا تَرَكْنَا مِنْ إِدَاوَةٍ وَلَا قُرْبَةِ  
وَلَا إِنَاءٍ إِلَّا مَلَأَهُ مِنَ الْمَاءِ وَهِيَ تَنْظُرُ - قَالَ - ثُمَّ شَدَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَبَعَثَ بِالْبُعِيرِ وَقَالَ يَا هَذِهِ دُونَكَ  
مَاءٌ لِي فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ زَادَ فِيهِ مَا نَقَصَ مِنْ مَائِكَ قَطْرَةً . وَدَعَا لَهَا بِكِسَاءٍ فَبَسَطَ ثُمَّ قَالَ لَنَا مَنْ كَانَ  
عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَأْتِ بِهِ . فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِخَلْقِ النَّعْلِ وَخَلْقِ الثَّوْبِ وَالْقَبْضَةِ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ  
وَالْفَلَقَةِ مِنَ الْخُبْزِ حَتَّى جَمَعَ لَهَا ذَلِكَ ثُمَّ أَوْكَاهُ لَهَا فَسَأَلَهَا عَنْ قَوْمِهَا فَأَخْبَرَتْهُ - قَالَ - فَاَنْطَلَقْتُ حَتَّى آتَتْ  
قَوْمَهَا قَالُوا مَا حَبَسَكَ قَالَتْ أَخَذَنِي مَجْنُونٌ قُرَيْشٍ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَحَدُ الرَّجُلَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ أَسْحَرَ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ  
وَهَذِهِ - تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ - أَوْ إِنَّهُ لِرَسُولٍ اللَّهِ حَقًّا . قَالَ فَجَعَلْتُ خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)  
وَسَلِّمْ تُغِيرُ عَلَى مَنْ حَوْلَهُمْ وَهُمْ آمِنُونَ قَالَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لِقَوْمِهَا أَيُّ قَوْمٍ وَاللَّهِ مَا أَرَى هَذَا الرَّجُلَ إِلَّا قَدْ  
شَكَرَ لَكُمْ مَا أَخَذَ مِنْ مَائِكُمْ إِلَّا تَرَوْنَ أَنَّهُ يُغَارُ عَلَى مَنْ حَوْلَكُمْ وَأَنْتُمْ آمِنُونَ لَا يُغَارُ عَلَيْكُمْ هَلْ لَكُمْ فِي خَيْرٍ

قَالُوا وَمَا هُوَ قَالَتْ نَاتِي رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَسْلِمُ قَالَ فَجَاءَتْ تَسُوقُ بِثَلَاثِينَ أَهْلَ بَيْتٍ حَتَّى بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاسْلَمُوا -

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ ہمیں ساتھ لے کر سفر کرتے رہے پھر ہم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا (اور سو گئے) تو ہم سورج کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے ہم میں سے چھ لوگ بیدار ہوئے ان کے نام میں بھول گیا ہوں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کو بیدار کرنے سے منع کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کو یہاں ٹھہرایا ہو پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے لوگوں نے عرض کی: ہماری نماز قضا ہو گئی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز رخصت نہیں ہوئی تم لوگ روانہ ہو جاؤ پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور سفر کرتے رہے ایک جگہ آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا اور نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب تمہاری نماز مکمل ہو گئی ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں شخص نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص سے دریافت کیا: تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ اُس شخص نے عرض کیا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مٹی سے تیمم کر کے نماز ادا کر لو جب تم پانی پر قادر ہو جاؤ گے تو غسل کر لینا پھر نبی اکرم ﷺ نے پانی کی تلاش میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا ہم میں سے ہر ایک شخص کے پاس خرگوش کے کانوں جتنا برتن تھا جو اُس کے کپڑوں اور جسم کے درمیان تھا جب نبی اکرم ﷺ کو پیاس محسوس ہوئی تو ہم تیزی سے آگے بڑھے نبی اکرم ﷺ سفر کرتے رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا ایک شخص نظر آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ یہاں ٹھہرو! میں دیکھتا ہوں کہ یہ کون ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: وہ ایک عورت تھی جس کے پاس پانی کے دو مشکیزے تھے اُس سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کی بندی! پانی کہاں ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہاں کوئی پانی نہیں ہے اللہ کی قسم! میں گزشتہ کل پانی کی تلاش میں نکلی تھی میں نے پورا دن اور پوری رات سفر کیا ہے اب یہ وقت آ گیا ہے تو اُن لوگوں نے کہا: تم اللہ کے رسول کے پاس چلو! تو اُس نے کہا: اللہ کا رسول کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: حضرت محمد رضی اللہ عنہ جو اللہ کے رسول ہیں اُس نے کہا: جو مجنون ہیں جو قریش سے تعلق رکھتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: وہ مجنون نہیں ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں اُس عورت نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں اپنے چھوٹے بچے بکریوں کے پاس چھوڑ کر آئی ہوں مجھے ڈر ہے اُن میں سے کوئی ایک پیاس کی وجہ سے مر نہ جائے لیکن اُن لوگوں نے اُس کی ایک نہ چلنے دی اور اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق اُس کا اونٹ بٹھا دیا گیا پھر اُس کے مشکیزے کو اوپر کی طرف سے کھولا نبی اکرم ﷺ نے ایک بڑا برتن منگوایا اسے پانی سے بھر دیا وہ جنبی شخص کو دیا گیا آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور غسل کر لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم نے وہاں موجود ہر برتن ہر مشکیزہ ہر برتن کو پانی سے بھر لیا وہ عورت دیکھتی رہی پھر اُس کے مشکیزے کا منہ اوپر کی طرف سے بند کر دیا گیا پھر اونٹ کو کھڑا کر دیا گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عورت! یہ تمہارا پانی تمہارا ہوا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ کیا ہے۔ تمہارے پانی میں سے ایک قطرہ بھی کم نہیں ہوا پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُس عورت کے لئے ایک چادر کو لایا گیا آپ نے فرمایا: جس شخص کے پاس جو بھی چیز ہو وہ لائے کوئی شخص جو تالے کر آیا کوئی شخص کپڑا لے آیا کوئی شخص مٹی بھر لے آیا کوئی شخص مٹی بھر گندم لے آیا یہاں تک کہ وہ سب کچھ اُس کے لیے لایا گیا اور اُسے ہاندھ کر دے دیا گیا نبی

اکرم ﷺ نے اُس سے اُس کی قوم کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا: راوی بیان کرتے ہیں۔ پھر وہ عورت چلی گئی اور اپنی قوم میں چلی گئی ان لوگوں نے دریافت کیا تم کہاں رہ گئی تھیں؟ اُس نے بتایا: مجھے قریش سے تعلق رکھنے والے مجنوں نے پکڑ لیا تھا اللہ کی قسم! اُس میں ایک چیز ہے یا تو وہ اس اور اس کے درمیان جادوگر ہے اُس عورت کی مراد آسمان اور زمین تھی یا وہ واقعی ہی اللہ کے رسول ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بھیجے ہوئے فوجی دستے اُس کی قوم کے آس پاس کے لوگوں پر حملے کرتے رہے لیکن وہ محفوظ لوگ رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس عورت نے اپنی قوم سے کہا ہے۔ اے قوم! اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے یہ صاحب تمہارے شکریہ کے طور پر ایسا کر رہے ہیں جو انہوں نے تمہارا پانی استعمال کیا تھا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ تمہارے آس پاس کے لوگوں پر حملہ کیا جا رہا ہے اور تم لوگ محفوظ ہو تم پر حملہ نہیں کیا جاتا کیا تم لوگ بھلائی چاہتے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ اُس عورت نے کہا: ہم اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ تیس خاندانوں کو لے کر آئی انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کر لی اور اسلام قبول کر لیا۔

762- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عَوْفُ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ وَأَنَا سَرِينَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وَقْعَةً عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحَلَّى مِنْهَا فَمَا أَبْقَطْنَا إِلَّا حَرَّ الشَّمْسِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا فُلَانٌ مَا لَكَ لَمْ تُصَلِّ مَعَنَا . قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا مَاءَ . فَقَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ . وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوْ السَّطِيحَتَيْنِ ثُمَّ تَمَضَّمْ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي أَفْوَاهِهِمَا وَأَوْكَاهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِي وَنُودِيَ فِي النَّاسِ أَنْ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنْ اسْتَقَى وَآخِرُ ذَلِكَ أَنْ أَعْطَى الرَّجُلَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَقَالَ أَفْرِغْهُ عَلَيْكَ . وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُصْنَعُ بِمَائِهَا وَابْنُ اللَّهِ لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا حِينَ أَقْلَعَ وَإِنَّهُ لَيَحْتَلُّ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلَّةً مِمَّا كَانَتْ حَيْثُ ابْتَدَأَ فِيهَا . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں ہمراہ تھے ہم رات بھر چلتے رہے جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہم اُس وقت سو گئے اُس وقت سونے سے زیادہ لطف انگیز چیز کوئی نہیں ہے سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا۔

انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے فلاں شخص! تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں ادا کی ہے؟ اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مٹی استعمال کرو وہ تمہارے لیے بہتر ہوگی۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے برتن منگوا یا مشکیزوں کے منہ کے ذریعے برتنوں میں پانی ڈالا پھر





حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۵۷)۔

○ ساعیل بن مسلم کی ابواسحاق یہ بصرہ کے، بنے والے تھے بعد میں انہوں نے مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کر لی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المجتہدین“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۷۴)۔

765- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَدْ سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَارِي مَا غَلَبَهُ مِنْهُ فَلَمَّا غَلَبَهُ أَرْسَلَهُ وَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ.

☆☆ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیشاب کے قطرے خارج ہونے کی بیماری تھی اور وہ اس طرح نماز ادا کر لیتے جبکہ قطرے خارج ہو رہے ہوتے تھے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عباد بن موسیٰ قتلی ابو محمد، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”230ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۹۳)۔

○ طلحہ بن یحییٰ بن نعمان بن ابوعیاش زرقی انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۸۰)۔

766- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ كَبِيرُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَشِي سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَارِيهِ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا غَلَبَ عَلَيْهِ نَوَاضًا وَصَلَّى .

☆☆ حضرت خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تبلیغ کرنا کھران کے پیشاب کے قطرے خارج ہونے لگے جہاں تک وہ کر سکتے تھے انہوں نے روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ ان پر غالب آیا تو انہوں نے وضو کر کے نماز ادا کر لی۔

767- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

٧٦٥- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٥٦/١) كتاب العيضة باب الرجل يتنلى بالمعنى أو يقول من طريق سليمان بن ربيعة عن جوس بن مزينة -

٧٦٦- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٥٦/١) كتاب العيقظ: باب الرجل يبتلى بالمني أو البول من طريق عبد الرزاق: بهذا الإسناد - وقص  
أيضا في المعرفة (٢٨٥/١) رقم (٤٩٧) كما في الكبرى تمامًا -

سَعِيدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَوْ سَأَلَ عَلَى فَيَحْذِي مَا أَنْصَرَفْتُ. قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْبَوْلَ إِذَا كَانَ مُبْتَلًى.

☆ ☆ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر وہ میرے زانوں پر بہہ رہا ہو تو پھر میں نماز ختم نہیں کروں گا۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد پیشاب ہے یعنی جب آدمی بیماری میں مبتلا ہو۔

## 74- باب مَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بِغَيْرِ تَوَقُّفٍ.

باب: موزوں پر مسح کرنے کی کوئی مخصوص مدت نہیں ہے

768- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ وَلَيْسَ خُفَّيْهِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا وَلْيَصِلْ فِيهِمَا وَلَا يَخْلَعُهُمَا إِنْ شَاءَ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ. قَالَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَسَدَ بْنَ مُوسَى.

☆ ☆ زبید بن صلت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص وضو کر کے

موزے پہنے تو ان پر مسح کر کے نماز ادا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے تو انہیں نہ اتارے البتہ جنابت کی حالت میں حکم مختلف ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابن صاعد نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس حدیث کو صرف اسد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ اسد بن موسیٰ بن ابراہیم بن ولید بن عبد الملک بن داؤد اموی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا

ہے۔ یہ راویوں کے ”نودیں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”212ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے

ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل محمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۳/۱)۔

769- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمَّةٍ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

— — — — —

۷۶۸ انس عمیر: أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۷۹/۱) كتاب الطهارة: باب ما ورد في ترك التوقيت وفي المعرفة (۲۶۶/۱) رقم (۶۴۱) من

طريق الدارقطني: هـ - وأما حديث أنس: فأخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۶۰/۱) رقم (۳۶۲) من طريق الدارقطني: به - أخرجه

الهاكم في المستدرک (۱۸۱/۱): حدثنا أبو جعفر محمد بن محمد بن عبد الله البغدادي ثنا المقدم بن داود عن طلحة الرعيني: ثنا عبد

الغفار بن داود ثنا همام بن منلة - فذكره - ومن طريق الهاكم أخرجه البيهقي في السنن (۲۷۹/۱) كتاب الطهارة: باب ما ورد في ترك

التوقيت - وسباني عند المصنف رقم (۷۷۰) - قال الهاكم: (اسناد صحيح على شرط مسلم) - قال الزيلعي في نصب الراية (۱۷۹/۱):





○ محمد بن ابان بن وزیر بلخی ابو بکر بن ابراہیم مستملی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”244ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۳۰)۔

٢١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفِّهِ.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اگر دین کے احکام کا تعلق رائے کے ساتھ ہوتا تو موزے کا نیچے والا حصہ اوپر والے کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوتا، لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر والے حصے پر سج کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١١٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ بْنُ يُونُسَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

☆☆ امام زید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے موزوں پر مسح کرنے کی ہدایت کی تھی۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن حماد طائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۵۰/۳)۔

○ عمرو بن خالد قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابو عبد اللہ کوئی، (یہ مسند امام زید کے مرتب ابو خالد واسطی ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الحدیث“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۹/۲)۔

○ زید بن علی بن حسین بن ابی طالب ہاشمی، ابو حسین مدنی (یہ امام زید ہیں، مسند امام زید جن کی طرف منسوب ہے)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”121ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۶/۱)۔

٧٧٢ في إسناده أبو خالد ( عمرو بن خالد وهو ( متروك - والحديث ضعفه الحسائي في ( تخریج الاحادیث الضعاف ) ص ( ٨٨ ٨٩ ) رقم ( ١١٩ ) والحديث أخرجه ابن ماجه ( ٢٦٥/١ ) كتاب الطهارة باب المسح على الجبائر الحديث ( ٦٥٧ ) من طريق حسين بن حماد عن أبي خالد عن زید بن أسد عن إسناده بلقاء ( انكسرت إحدى زندي فسالته رسول الله صلى الله عليه وسلم : فامرني ان امسح على الجبائر ) - اهـ  
ومعاني في باب جواز المسح على الجبائر -





## کتاب الحيض

## حيض کا بیان

## 1-باب

## باب: بلا عنوان

775- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحَمِينُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَلَادٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَذْرِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَذَرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ نبیؐ کا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نے نبی اکرمؐ سے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ تو نبی اکرمؐ نے اُن سے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے، یہ حیض نہیں ہے جب تمہیں حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو جب اُس کی مدت گزر جائے تو تم اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کر لو۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن خلاد باہلی ابو عمرو بصری ابن اخي ابی بکر بن خلاد یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”257ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات

۷۷۵ اخرجہ مالک فی الموطأ (۶۱/۱) کتاب الطهارة: باب المستحاضة: الحديث رقم (۱۰۸) ومن طريقه المصنف لصاحب البخاري (۵۶۲/۱) كتاب الحيض: باب الاستحاضة: الحديث (۲۰۶) وابو داود (۷۶/۱) كتاب الطهارة: باب من روي ان الحيضة اذا درست لا تخرج الصلوة: الحديث (۲۸۲) - قال مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة - فذكره - وخرجہ البخاري (۵۶۵/۱) كتاب الحيض: باب اذا حاضت في شهر ثلاث حصى: الحديث رقم (۲۲۵) من طريق ابي امامة عن هشام عن ابيه عن عائشة ورجاني رقم (۷۷۶) - والحديث اخرجہ عبد الرزاق (۲۰۴/۱) رقم (۱۱۶۵) والبخاري رقم (۲۲۸) (۲۲۰) (۲۲۱) ومسلم رقم (۲۳۳) والترمذي (۱۹۹/۱) وابو داود رقم (۲۸۲) والسرمني رقم (۱۲۵) والطحاوي في شرح المعاني (۱۰۲/۱) وابن الجارود رقم (۱۱۲) وابن عبان (۱۸۲/۵) رقم (۱۲۵۰) والبيهقي (۲۲۲/۱) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) من طريق عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة -

- کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۰۵)۔
- معن بن عیسیٰ بن یحییٰ اشجعی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابویحییٰ مدنی القزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”198ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۶۷)۔
- عبید اللہ بن عبد الصمد مہدی باللہ ابو عبد اللہ ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”323ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۰/۳۵۱)۔
- محمد بن بدر ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”364ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲/۱۰۸)۔
- بکر بن سہل بن اسماعیل بن نافع ابو محمد ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) الدمیاطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۳/۴۲۵)۔



## حیض کے احکام

لفظ ”حیض“ کا لغوی معنی کسی چیز کا بہنا ہے۔

حیض کے احکام کے بارے میں اہل علم نے مختلف حوالوں سے اختلاف کیا ہے۔

حیض کے احکام کے بارے میں ”اصل“ قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔“

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ احادیث بھی منقول ہیں۔

اس بات پر تمام اہل ایمان کا اتفاق ہے کہ حیض کی وجہ سے چار چیزیں منع ہو جاتی ہیں:

(۱) نماز کی ادائیگی، حیض والی عورت پر نماز فرض ہی نہیں ہوتی، یعنی یہ مخصوص مدت گزر جانے کے بعد وہ عورت اس

دوران رہ جانے والی نمازوں کی قضاء ادا نہیں کرے گی۔

(۲) روزہ رکھنا، حیض والی عورت کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے البتہ بعد میں وہ رمضان کے روزوں کی قضاء ادا کرے

گی، اس کی دلیل مستند طور پر منقول یہ حدیث ہے جسے امام احمد بن حنبل، امام دارمی، امام مسلم، امام نسائی، امام ابوداؤد، امام ترمذی رحمہم اللہ اور دیگر محدثین نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم خواتین کو روزے کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا، نمازوں کی قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا گیا

تھا۔

(۳) حیض والی عورت کے لیے تیسری ممنوع چیز بیت اللہ کا طواف ہے اس کی دلیل بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے

منقول ایک روایت ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ حج کے دوران (حیض آنے کی وجہ سے) بیت اللہ کے طواف کے علاوہ دیگر تمام ارکان ادا کر لیں۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مالک رحمہما اللہ سمیت کئی جلیل القدر محدثین نے نقل کیا ہے۔  
(۴) حیض والی عورت کے لیے چوتھی ممنوع چیز صحبت کرنا ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:  
”خواتین (کے) حیض کے دوران تم اُن سے الگ رہو۔“

حیض کی کم از کم مدت کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔  
مشہور قول کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی کوئی مخصوص حد نہیں ہے۔  
امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی کم از کم حد ایک دن اور ایک رات ہے۔  
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں۔  
اسی طرح حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں بھی اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔  
امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔  
امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔  
دوسرے حیض آنے کے درمیانی عرصے کو طہر کہا جاتا ہے۔

طہر کی کم از کم مدت کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔  
امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ طہر کی کم سے کم مدت دس دن ہے۔  
امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک یہ مدت پندرہ دن ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سے اہل بغداد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اسی طرح طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔  
عام فقہاء کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔  
نفاس اس خون کو کہا جاتا ہے جو بچے کی پیدائش کے بعد کچھ دنوں تک خارج ہوتا ہے۔  
نفاس کی کم از کم مدت کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔  
امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔  
امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مدت پندرہ دن ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مدت گیارہ دن ہے۔  
اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ ساٹھ دن ہے۔  
امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔



صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر اہل علم کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔  
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

### استحاضہ کی تعریف

حیض یا نفاس کے مخصوص اوقات کے علاوہ جو خون عورت کی شرم گاہ سے کسی بیماری یا خرابی کی بدولت خارج ہوتا ہے اسے استحاضہ کہا جاتا ہے۔

اس کی درج ذیل چھ صورتیں ہوں گی:

- (i) ایسی کم سن بچی کا خون نکلنا جو ابھی حیض کی عمر تک نہ پہنچی ہو۔
- (ii) کسی بالغ لڑکی یا عورت کو حیض کی کم از کم مدت سے کم خون آنا۔
- (iii) کسی بالغ لڑکی یا عورت کو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد بھی خون آنا۔
- (iv) کسی بالغ لڑکی کی مخصوص عادت کے بعد بھی اتنے دن تک خون آئے جو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت سے تجاوز کر جائے۔

- (v) بچے کی پیدائش کے بعد نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت گزر جانے کے بعد خون آنا۔
  - (vi) حاملہ عورت کا خون خارج ہونا یہ صرف احناف اور حنابلہ کے نزدیک استحاضہ شمار ہوگا۔
- استحاضہ کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

(1) بلوغت کے آغاز میں استحاضہ شروع ہو جائے اس کی مزید دو قسمیں ہیں:

(i) اس کا آغاز حیض کے ذریعے ہو۔ (ii) اس کا آغاز حمل کے دوران ہو۔

(2) بلوغت کے بعد لڑکی کی ماہانہ عادت بن جائے اور اس کے بعد استحاضہ شروع ہو جائے اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(i) استحاضہ کا آغاز حیض کی مخصوص عادت سے متعلق ہو۔

(ii) استحاضہ کا آغاز نفاس کی مخصوص عادت سے متعلق ہو۔

### پہلی قسم کا حکم

جو استحاضہ بلوغت کے آغاز میں حیض کے بعد شروع ہو یعنی لڑکی کو خون آنا شروع ہو پھر مسلسل جاری رہے ایسی صورت میں خون کی آمد کے ابتدائی دس دن جو احناف کے نزدیک حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ہیں حیض شمار ہوں گے اور ان کے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا اور اس کے بعد اگر مسلسل یہی شکایت باقی رہ گئی ہے تو ہر ماہ میں اسی حساب سے دس ایام کو حیض اور بقیہ بیس ایام میں استحاضہ قرار دیا جائے گا۔

یہ حکم بیان کرنے کی حکمت یہ ہے کہ عورت کو لگاتار خون آتا رہے گا لیکن خون کی اس آمد کے دوران جو دس دن حیض کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں ان میں عورت کو نماز ترک کرنا ہوگی اور اس پر حائضہ کے مخصوص احکام جاری ہوں گے یعنی قرآن کو چھوٹا مسجد میں داخل ہونا وغیرہ لیکن بقیہ بیس دنوں میں وہ عورت نماز پڑھے گی وضو کرے گی قرآن چھو سکے گی مسجد میں داخل ہو

سکے گی وغیرہ۔ اگرچہ خون کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری رہے۔

### دوسری قسم کا حکم

دوسری قسم یہ ہے کہ حیض میں کسی عورت کی عادت مخصوص ہو جائے اس کی دو صورتیں ہیں:

(i) وہ عادت حیض کے زیادہ سے زیادہ ایام کے مطابق ہو۔

(ii) وہ عادت زیادہ سے زیادہ ایام سے کم ہو۔

شرعی طور پر حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت احناف کے نزدیک دس دن ہے بالفرض کسی عورت کی عادت پانچ دن ہو اور اسے یہ پانچ دن گزرنے کے بعد بھی خون آتا رہے تو اگر خون کی آمد کا یہ سلسلہ دس دن تک جاری رہے اور پھر ختم ہو جائے تو یہ دس دن حیض شمار ہوں گے لیکن اگر خون کی آمد کا سلسلہ دس دن کے بعد بھی جاری رہے تو پھر ابتدائی پانچ دن حیض شمار ہوں گے جو اس کی مخصوص عادت ہوگی اور بقیہ تمام ایام استحاضہ شمار ہوں گے۔

### استحاضہ والی عورت کے مخصوص احکام

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: مستحاضہ عورت جسے پیشاب کے قطرے آنے کی تکلیف ہو جس کی نکیر پھوٹی رہتی ہو اور جس کے زخم سے خون نکلتا بند نہ ہو یہ سب ہر نماز کے لیے وضو کریں گے اور پھر اس وضو کے ذریعے اس وقت میں جتنے چاہیں فرائض یا نوافل ادا کر سکتے ہیں۔

**776 -** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ - وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنِي أَبِي - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَقَادِعُ الصَّلَاةِ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضِ فَإِذَا أَقْبَلْتَ حَيْضُكَ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَذْبَرْتَ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ اغْتَسِلِي . هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ يَحْيَى وَابْنُ أُسَامَةَ أَقَادِعُ الصَّلَاةِ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِالْحَيْضِ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَذْبَرْتَ فَاغْتَسِلِي وَصَلِي . وَقَالَ يَحْيَى وَإِذَا أَذْبَرْتَ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِي . زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ هِشَامُ قَالَ أَبِي ثُمَّ تَوَضَّعْتُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو استحاضہ میں مبتلا ہے، میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ

۱۔ حصکفی 'علاء الدین' "در مختار" (224) 'شرنبلالی' حسن بن حماد "مرآۃ الفلاح" (25) 'الماکلی' احمد بن محمد درود "الشرح الکبیر" (207/1)

شری بنی 'محمد الخطیب' "معنی المحتاج" (108/1) 'کشاف القناع' (226/1)

۲۔ الرغینانی 'برہان الدین علی بن ابوبکر' "الہدایہ" (27/1)

نے فرمایا: نہیں! یہ ایک (دوسری) رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔

جب حیض آئے تو نماز پڑھنا ترک کر دو جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا (کرنا شروع) کرو۔

یہی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: جب وہ رخصت ہو جائے تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کر لو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ہشام بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے۔ پھر تم ہر نماز کے لیے وضو کرو یہاں تک کہ وہ وقت آجائے۔

III- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ.

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا: جب حیض کا خون آئے تو وہ زیادہ ہوگا جو پہچانا جائے گا جب ایسی صورت حال ہو تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو لیکن جب دوسری صورت حال ہو تو تم وضو کر کے نماز ادا کیا کرو کیونکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”145ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۶/۲)۔

778- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ بِهَذَا إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بَعْدَ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تَسْتَحَاضُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش استحاضہ میں مبتلا تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے جب وہ ہو تو تم نماز کو ترک کر دو اور جب دوسری رنگت کا ہو تو وضو کر کے نماز ادا کر لو۔

۷۷۷- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۹۶/۱) رقم (۲۲۹) من طريق الدارقطني: به- وأخرجه أبو داود (۷۵/۱) كتاب الطهارة: باب من قال: إذا قبلت العيصة نزع الصلوة الحديث (۲۸۶) وفي (۸۲/۱) كتاب الطهارة: باب من قال: توضأ لكل صلاة الحديث (۲۰۴) ومن طريقه البيهقي في السنن (۲۲۵/۱) والحاكم (۱۷۶/۱) من طريق محمد بن المنثري بسندنا الاستاذ- وسباني في الحديث الفارم عن عروة عن عائشة ان فاطمة .. الحديث-

۷۷۸- أخرجه النسائي (۱۸۵/۱) كتاب الحيض والاستحاضة: باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة: واسن حبان في صحيحه (۱۸۰/۴) رقم (۱۲۱۸) من طريق ابن أبي عمير: به- وفي إسناده والذي قبله (محمد بن عمرو): صدوق له إمام: كما في التقریب (۱۹۶/۲)۔



779- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يَعْرِفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ. قَالَ أَبُو مُوسَى هَكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ وَحَدَّثَنَا بِهِ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ قَدَّكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَطْ.

☆☆ عروہ سیدہ فاطمہ بنت ابوحیش کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا ہوئیں نبی اکرم ﷺ نے اُن سے یہ فرمایا: جب حیض کا خون ہوگا تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا جب یہ خون ہو تو تم نماز پڑھنے سے باز آ جاؤ اور جب دوسری رنگت کا خون ہو تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے۔ ایک روایت میں یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے فاطمہ بنت ابوحیش نے (اس کے بعد حسب ثابت حدیث ہے)۔

اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ منقول ہیں: خون جب دوسری طرح کا ہو تو تم وضو کر کے نماز ادا کر لیا کرو۔ 780- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زَيْبَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْخُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ دَمًا أَسْوَدَ يَعْرِفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ الْعِرْقُ.

☆☆ عروہ سیدہ فاطمہ بنت ابوحیش کے بارے میں یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: جب حیض کا خون ہوگا وہ سیاہ ہوگا جو پہچانا جائے گا تو تم نماز سے رُک جاؤ جب دوسری طرح کا ہو تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن اسحاق، ابو جعفر بجلی حلوانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "296ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲۱۲/۵)۔

○ خلف بن سالم مخزومی ابو محمد مہلسی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "231ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب الجہدیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۲۵/۱)۔

**781-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِنْتَظُرَ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ وَقَدَّرَهُنَّ مِنَ الشُّهُورِ فَلَتَرُكِ الصَّلَاةَ لِذَلِكَ فَإِذَا خَلَفْتَ ذَلِكَ فَلَتَغْتَسِلْ وَلَتَبَوِّضَا وَلَتَسْتَفْرِثُ ثُمَّ تُصَلِّي.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ہیں بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش کو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں استحاضہ کی شکایت ہوئی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے مہینوں میں جتنے دن تک اُسے حیض آیا کرتا تھا وہ اس تعداد کا شمار کرے اور اس دوران نماز کو ترک کرے جب وہ وقت گزر جائے تو وہ غسل کر کے وضو کر لیا کرے اور کپڑا رکھ کے نماز ادا کر لیا کرے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبد الرحمن بن حسان، ابوسعید، ابو عبد اللہ مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”249ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۰/۱)۔

**782-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِفَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ فَقَالَ تَدْعُ الصَّلَاةَ قَدَرِ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي. وَرَوَاهُ وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهِذَا وَقَالَ تَنْتَظِرُ أَيَّامَ حَيْضِهَا فَتَدْعُ الصَّلَاةَ.

☆☆ سلمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت ابوحبیش کے لیے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ حیض کی مخصوص میعاد کے دوران نماز ترک کرے گی اور اس کے بعد غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے تاہم اُس میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ہیں وہ اپنے حیض کے ایام کا انتظار کرے گی اور نماز ترک کر دے گی۔

۷۸۱ امرجہ ابو داؤد (۷۲/۱) کتاب الطہارۃ: باب فی المرأة تستحاض ومن قال: تدع الصلوة: الحديث (۲۷۸) واصلہ (۲۲۲/۶) والعبیدی (۱۶۶/۱) رقم (۲۰۲) والطبرانی فی الکبیر (۲۷۰/۲۳) رقم (۵۷۵) من طریق ابوب عن سليمان بن يسار: به - وقد رواد مالك في الموطأ (۶۲/۱) کتاب الطہارۃ: باب المستحاضة: الحديث (۱۰۵) ومن طريقه احمد في المسند (۲۲۰/۶) وابو داؤد (۷۱/۱) کتاب الطہارۃ: باب فی المرأة تستحاض ومن قال: تدع الصلوة في عدة الايام: الحديث (۲۷۶) والنسائي (۱۸۲-۱۱۹/۱) ورواد احمد (۲۹۲/۶) وابن ماجة (۲۰۶/۱) کتاب الطہارۃ: باب ما جاء في المستحاضة: الحديث (۶۲۳) وغيرهما من طريق عبید اللہ بن عمر: قال: اخبرني طابع عن سليمان به -

**783-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتَحِيضَتْ حَتَّى كَانَ الْمِرْكَنُ يُنْقَلُ مِنْ تَحْتِهَا وَأَعْلَاهُ الدَّمُ قَالَ فَأَمَرْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَسْأَلُ لَهَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَسْتَغْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي.

☆ ☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی یہاں تک کہ اُن کے لیے ایک بڑا برتن رکھا جاتا تھا جس میں خون ہی خون ہو جاتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: وہ حیض کے ایام کے دوران نماز ترک کرے گی، پھر غسل کرے کپڑا باندھ کر نماز ادا کیا کرے گی۔

**784-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتَحِيضَتْ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوْ قَالَ فَسُئِلَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَمَرَهَا أَنْ تَدْعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا وَأَنْ تَغْتَسِلَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَتَسْتَغْفِرَ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي. فَقِيلَ لِسُلَيْمَانَ أَيْغَشَاهَا رُؤُوسَهَا فَقَالَ إِنَّمَا نَقُولُ فِيمَا سَمِعْنَا.

☆ ☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (راوی کو شک ہے یہ الفاظ ہیں:) اُن کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی: وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کرے اس کے علاوہ غسل کر لیا کرے گی اور کپڑا باندھ کر نماز ادا کر لیا کرے گی۔

سلیمان نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا اُن کے شوہر اُن سے صحبت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم وہی بات بیان کریں گے جو ہم نے سنی ہے۔

--- ❖ --- ❖ --- ❖ ---

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن مہدی بن عبد الرحمن، ابو جعفر بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”244ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱)۔

**785-** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ

۷۸۵ اخرجه البیہقی فی الخلائیات (۱/۵۱۱) وفی الکبریٰ (۱/۳۳۱) من طریق دارقطنی: ج۲۔ وخرجه البیہقی ایضاً فی السنن (۱/۳۳۱) کتاب العیض: باب اکثر العیض من طریق ابن اسیر من مفضل: ج۲۔ وخرجه فی الخلائیات (۱/۵۱۱) من طریق الربیع عن عطاء: قال: (وفت العیض خمسة عشر: فان زاد فوی مستحاضة)۔

۷۸۶ اخرجه ابن الجوزی فی التمهید (۱/۱۹۲) رقم (۳۲۸) من طریق دارقطنی: ج۲۔ وانظر: العیض (۷۸۱)۔





عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَكْثَرَ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ..

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اشعث بن عبد الملك حمرانی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”146ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۰/۱)۔

789- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا النَّفِيلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ أَدْنَى وَقْتُ الْحَيْضِ يَوْمٌ .

قال أبو إبراهيم إلى هذين الحديثين كان يذهب أحمد بن حنبل وكان يحتج بهما .

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان فرماتے ہیں: حیض کا کم از کم وقت ایک دن ہے۔

ابو ابراہیم بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے ان دونوں روایات کو اختیار کیا ہے اور ان کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل ابو جعفر، نفيلي حرائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”234ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۴۸/۱)۔

○ معقل بن عبید اللہ جزری، ابو عبد اللہ عیسیٰ، بالموحدة، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”166ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۶۴/۲)، سقط فی (۱)۔

790- حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ عِنْدَنَا

۷۸۹ اخرجه الدارقطني (۲۱۱/۱): اظهرنا الحكم بن المبارك: انا مغلله بن يزيد عن معقل ابن عبید اللہ عن عطاء: قال: (ادنى وقت الحيض يوم) - واخرجه البيهقي (۲۲۰/۱) كتاب الحيض: باب اقل الحيض من طريق النفيلي: قال: قرأت على معقل عن عطاء: قال: (ادنى وقت الحيض يوم) -

۷۹۰ اخرجه البيهقي (۲۲۲/۱) كتاب الحيض: باب اكثر الحيض: وفي الطائفة (۵۱۲/۱) من طريق الدارقطني: به-

امْرَأَةٌ تَحِيضُ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ حَيْضًا مُسْتَقِيمًا صَحِيحًا.

☆☆ شریک بیان کرتے ہیں: ہمارے ہاں ایک خاتون تھی جسے ہر مہینے پندرہ دن حیض آیا کرتا تھا اور وہ حیض بالکل درست اور ٹھیک تھا۔

791- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ عِنْدَنَا هَاهُنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ غَدْوَةً وَتَطْهَرُ عَشِيَّةً.

☆☆ اوزاعی بیان کرتے ہیں: ہمارے ہاں ایک خاتون تھی جسے صبح کے وقت حیض آتا تھا اور شام کے وقت وہ پاک ہو جاتی تھی۔

792- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ شَرِيكَ وَحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ أَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ حسن بن صالح بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

793- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ زِيَادٍ الْقُسَيْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٌ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ فَإِنْ زَادَ فِيهِ مُسْتَحَاضَةٌ لَمْ يَرَوْهُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ هَارُونَ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ الْحَدِيثُ وَلَيْسَ لِهَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْكُوفِيِّينَ أَصْلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود (بن مسعود) بیان کرتے ہیں: حیض (کم از کم) تین دن ہو سکتا ہے یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ یا نو یا دس دن تک ہو سکتا ہے اس سے زیادہ ہو تو وہ مستحاضہ ہوگا۔

اس روایت کو اس سند کے ہمراہ اعمش کے حوالے سے ہارون بن زیاد کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا اور یہ راوی ضعیف ہے۔ اور اعمش سے منقول ہونے کے اعتبار سے اہل کوفہ کے نزدیک اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یزید بن عبد الرحمن بن محمد بن یزید، ابو محمد الکاتب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”327ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب

791- أخرجه ابن الجوزي في التحف (١٩٦/١) رقم (٢٢٢) وأخرجه البيهقي (٢٢٠/١) كتاب الحيض: باب أقل الحيض من طريق محمد بن يعقوب الطحطاوي ثنا العباس بن محمد الدوري به۔

792- أخرجه البيهقي في الكبرى (٢٢٢/١) كتاب الحيض: باب أكثر الحيض - وفي الخلافيات (٥١٢/١) من طريق الدارقطني به۔

793- أخرجه ابن هبان في المجروحين (٩٤/٣) في ترجمة هارون بن زياد القسيري قال: أخبرنا ابن زهير بنسنت قال: حدثنا أبو سعيد اللاتج به قال ابن هبان في هارون لفظاً: (شيخ يروي عن الأعمش يروي عنه خالد بن حيان الرقي كان ممن يصح الحديث على الثقات لا بهل كتابه حديثه ولا الرواية عنه إلا على سبيل الاعتبار) - قال الذهبي في الميزان (٦١/٧) بعد أن نقل كلام ابن هبان: (قال الأزدي: ضعيف - وقال أبو حاتم: متروك الحديث) -



بغدادی“ (۳۵۵/۱۳)۔

○ خالد بن حیان رقی، ابو زید کنڈی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”191ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۲/۱)۔

○ ہارون بن زیاد قشیری، ابن حبان نے ان کا تذکرہ مجروحین میں کیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ایضاً ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۳۵/۶)۔

**794-** حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُليَّةَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْقُرُوءُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٌ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ. ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض یا تین دن ہو سکتا ہے یا چار دن یا پانچ دن یا چھ دن یا سات دن یا آٹھ دن یا نو دن یا دس دن ہو سکتا ہے۔

→ → → → →

راویان حدیث کا تعارف:

○ جلد بن ایوب بصری، عن معاویہ بن قرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک اور ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۵۲/۲)۔

**795-** حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ النَّهْدِيُّ الْمَلَائِيُّ حَدَّثَنَا الْجَلْدُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٌ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ. ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو دس (دن تک ہو سکتا ہے)۔

**796-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَذْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَأَقْصَاهُ عَشْرَةٌ. قَالَ وَكِيعٌ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ إِلَى عَشْرِ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض کی مدت کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہو سکتی ہے۔

۷۹۴ امرمہ البیرونی فی السنن (۲۲۲/۱) کتاب العیض: باب اکثر العیض: وفي المعرفة (۲۸۲/۱) کتاب العیض: باب أقل العیض من طریق ابن علیة عن الجلد بن ایوب: به۔ وانظر التالي۔  
۷۹۵ امرمہ ابن عساکر (۱۷۷/۲) فی ترجمة جلد بن ایوب من طریق عبد السلام بن حرب عن العلاء: به۔ وامرمة البیرونی فی الخلاصات (۵۱۲/۱) من طریق حماد بن زید عن الجلد بن ایوب عن معاویة عن انس بن مالك قال: (المستحاضة تنظر: ثلاثاً فصلاً: يوماً عسراً)۔

وکیج بیان کرتے ہیں: حیض تین دن سے لے کر دس دن تک ہو سکتا ہے جو اس سے زیادہ ہو تو وہ عورت مستحاضہ ہے۔

**797-** حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ

عَنْ مَنْ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ لَا يَكُونُ الْحَيْضُ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض دس دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

**798-** حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ سُفْيَانَ

قَالَ أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَأَكْثَرُهُ عَشْرٌ .

☆☆ سفیان ثوری فرماتے ہیں: حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

--- -- -- -- --

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن ابوعثمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۳۸۹/۵)۔

**799-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

بْنُ الْمُنْدَرِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ هِيَ حَائِضٌ فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَشْرَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت اُس وقت تک حائض شمار ہوگی جب تک حیض دس دن تک ہو اُس سے زیادہ دن ہو جائیں تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی۔

--- -- -- -- --

### راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن داؤد بن عبد اللہ بن محراق، محراقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۱۶۷/۲)۔

○ عبدالعزیز بن محمد بن عبید درادردی، ابو محمد جہنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”187ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۲/۱)۔

**800-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ رَأَيْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُنْكِرُ

حَدِيثَ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ هَذَا وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَوْ كَانَ هَذَا صَحِيحًا لَمْ يَقُلْ أَنَّهُ سِيرِيْنُ اسْتَحْيَضَتْ أُمُّ وَلَدٍ لَأَنَسَ بْنِ مَالِكٍ فَأَرْسَلُونِي أَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۸۰۰- أخرجه البيهقي في العلل (۵۱۲/۱) من طريق دارقطني به۔

☆☆ شیخ ابوزرعہ دمشقی فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا، انہوں نے جلد بن ایوب کی اس روایت کو تسلیم نہیں کیا، میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت مستند مان لی جائے تو ابن سیرین نے یہ نہیں کہا ہوگا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ام ولد کو استحاضہ ہو گیا تو اُن لوگوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ میں یہ مسئلہ دریافت کروں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن عمرو بن عبداللہ بن صفوان نصری ابوزرعہ دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”281ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۹۳/۱)۔

**801-** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيْقٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَابٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ذَهَبْتُ أَنَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ إِلَى الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا خَمْسًا سَبْعًا عَشْرًا فَلَدَّهْنَا نُوقِفُهُ فَإِذَا هُوَ لَا يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالْإِسْتِحَاضَةِ.

☆☆ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں اور جریر بن حازم جلد بن ایوب کے پاس گئے تو انہوں نے مستحاضہ عورت کے بارے میں یہ روایت سنائی: مستحاضہ عورت تین دن پانچ دن یا سات دن یا دس دن تک انتظار کرے گی (یعنی ان ایام کو حیض سمجھے گی)۔ پس ہم گئے اور ہم نے انہیں منع کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے حیض اور استحاضہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن رشیق عسکری، مصری مشہور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۳۸/۲)۔

**802-** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسَعِيدٌ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْحَائِضُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً أَوْ خَمْسَةً إِلَى عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَإِذَا جَاوَزَتْ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حائضہ عورت تین دن چار پانچ دن سے لے کر دس دن تک انتظار کرے گی اگر دس دن سے زیادہ خون آئے تو وہ مستحاضہ ہوگی اور وہ غسل کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دے گی۔

**803-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ



الْحَسَنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ لَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ مُسْتَحَاضَةً فِي يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى تَبْلُعَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرَةَ أَيَّامٍ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً.

☆ عثمان بن ابوالعاص بیان کرتے ہیں: ایک یا دو یا تین دن کی وجہ سے عورت مستحاضہ شمار نہیں ہوگی، یہاں تک کہ وہ دس دن تک پہنچ جائے جب دس دن تک پہنچ جائے تو اس کے بعد عورت مستحاضہ شمار ہوگی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم، ابوبکر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”249ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۴۲/۸)۔

○ اشعث بن سوار کوفی، کندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”130ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۲۷/۱)۔

○ عثمان بن ابوالعاص ثقفی، طاہی، ابوعبد اللہ، یہ مشہور صحابی رسول ہیں ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰/۲)۔

804- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّانَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ قَالَ الْحَائِضُ إِذَا جَاوَزَتْ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

☆ عثمان بن ابوالعاص ثقفی بیان فرماتے ہیں: جس حائضہ عورت کو دس دن کے بعد (خون آتا رہے) تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

805- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ الْحَيْضُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

☆ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حیض (کی زیادہ سے زیادہ مدت) تیرہ دن ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن مسور ابن مخرمة، زہری، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”256ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد

۸۰۵- اخرجہ الدارمی فی سنہ (۲۰۹، ۱) کتاب الطہارة والوضوء: باب ما جاء فی انحر العیض: اخبرنا ابو سعید: ثنا عمار بن عبد اللہ: مرسلًا (العیض الی ثلاث عشرة فما زاد فہی مستحاضة)۔

بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۳۷)۔

○ محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب العمری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۴۰۴)، وقال حافظ فی ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱۶۲)۔

806- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرٍ أَمْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا ذَاكَ عِرْقٌ فَانْظُرِي أَيَّامَ أَقْرَانِكَ فَإِذَا جَاوَزَتْ فَاغْتَسِلِي وَاسْتَنْقِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ -

تَفَرَّدَ بِهِ عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ - وَهُوَ ضَعِيفٌ - عَنْ أَبِي يُوْسُفَ وَالَّذِي عِنْدَ النَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابو حبیشؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں استحاضہ کا شکار عورت ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے تو تم اپنے حیض کے ایام کا حساب رکھو جب اُس سے زیادہ دن ہو جائیں تو غسل کر کے صفائی کر کے نماز ادا کر لیا کرو۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عمار نامی راوی منفرد ہے یہ ضعیف ہیں۔ جبکہ محدثین کے نزدیک اسماعیل سے منقول ہونے کے اعتبار سے یہ روایت موقوف ہے۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں:) استحاضہ کا شکار عورت اپنے حیض کے ایام شمار کرے گی اُس کے بعد وہ غسل کر لے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عبد الصمد بن ابو خدّاش اسدی، موصلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الراویون کے ”تیار ہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”255ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۲۳) (۳۴۱۵)۔

○ عمار بن مطر، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں انہیں ثقة قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳/۳۱۷)۔

○ قمر بنت عمرو کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۸۰۶ أخرجه البيهقي في الكبرى (۲۶۶/۱) كتاب العیض: باب النفاس من طريق عبيد الله ابن عتبة ثنا عبد الله بن عبد الصمد روى عنه ايضا في الخلافيات (۵۲۸/۱) من طريق عبد الملك بن مبصرة ومجاله ورجلان اسوم سمعوا الشعبي يحدث عن قمر بنه - والصمد روى ابو داود (۸۰/۱) كتاب الطهارة: باب من قال: اغتسل من طهر الى طهر الحديث رقم (۲۰۰)۔

”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۷۶۳)۔

807- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

هَاشِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحِضْتُ فَمَا أَطْهَرُ فَقَالَ ذَرِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

تَابِعَهُ وَكِيعٌ وَالْخُرَيْبِيُّ وَقُرَّةُ بْنُ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَرَقَعُوهُ وَوَقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَأَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُمْ أَثْبَاتٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیشؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں تو میں کیسے پاک ہوں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے حیض کے ایام شمار کر لو اس میں نماز کو ترک کر دو اس کے بعد غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ بعض راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ راوی بھی مستند ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ہاشم بن برید عابدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوحسن کوفی، ان کا انتقال ”180ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۵۸)۔

808- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحِضْتُ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ تَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک انصاری عورتؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو ہدایت کی کہ وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز ادا نہ کرے پھر اس کے بعد غسل کر لے اور ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز ادا کر لیا کرے اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

۸۰۷- أخرجه أبو داود (۸۰/۱) كتاب الطهارة: باب من قال: تغتسل منظر الی طهر العیبت (۲۹۸)۔ وابن ماجة (۱۶۰/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المستحاضة التي قد عرفت أيام أفراستها: العیبت (۱۶۲/۶) واحمد (۱۶۲/۶) والطحاوي (۱۶۲/۱) والبیہقی فی الخلاصة (۵۳۱/۱) وانظر العیبت (۷۷۵)۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ علاء بن سالم طبری، ابوحسن الحذاء، نزل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”258ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۶۰) (۵۲۷۵)۔

809- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ ☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحیشؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو استحاضہ میں مبتلا ہے میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم حیض کے ایام کے دوران نماز پڑھو اس کے بعد غسل کر لیا کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

810- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ دَعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ . وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ وَكِيعٍ وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحیشؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نماز کو اپنے حیض کے ایام کے دوران ترک کر دو اس کے بعد غسل کرو اور نماز پڑھنا شروع کر دو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو۔

811- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ہیں: تم پھر غسل کر لو پھر

ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو اور نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

812- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَقَالَ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيصِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ قَطْرًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوجہشؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے حیض کے ایام کو شمار کر لو اور ان کے دوران نماز نہ پڑھو پھر اس کے بعد غسل کر لو پھر ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

813- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ الثَّقَفِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ نُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةَ وَإِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيرِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن محمد وراق ثقفی، ابوحسن کوئی، نزہل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۸۷)، (۲۴۰۰)۔

814- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيِّ إِلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ قُلْنَا مِنْ عِنْدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ. فَقَالَ مَا حَدَّثَكُم قُلْنَا حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ الْحَدِيثِ. فَقَالَ يَحْيَى أَمَا إِنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهَذَا زَعَمَ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا.

☆☆ عبدالرحمن بن بشر بیان کرتے ہیں: ہم عبداللہ بن داؤد کے پاس سے اٹھ کر یحییٰ بن سعید کے پاس آئے تو انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: عبداللہ بن داؤد کے پاس سے آ رہے ہیں انہوں نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں سے حدیث سنائی؟ تو ہم نے جواب دیا: انہوں نے اعمش کے حوالے سے حبیب کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنائی تو یحییٰ بولے: اس بارے میں سفیان ثوری کو سب

سے زیادہ علم ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ حبیب نامی راوی نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

815- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيَّ يَقُولُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ

الْأَعْمَشِ هَذَا أَنَّ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ وَقَفَّهَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا وَقَفَّهَ أَيْضًا سَبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا أَوْلَهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَدَلَّ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ أَيْضًا أَنَّ الزُّهْرِيَّ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ فِيهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ هَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي دَاوُدَ.

☆☆ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: اعمش سے منقول حدیث ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے: حفص نامی راوی نے اُسے موقوف روایت کے طور پر اعمش سے نقل کیا ہے اور اس بات کا انکار کیا ہے یہ روایت مرفوع ہے اور اس بات کا بھی انکار کیا ہے اس میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا ذکر ہے حدیث کی عروہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے ضعیف ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے۔ زہری نے اس روایت کو عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ اور اُس میں یہ الفاظ ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھی۔

یہ تمام بیان امام ابو داؤد کا ہے۔

816- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى حَصِيرِهَا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ لَمْ يَرْفَعَهُ حَفْصٌ وَتَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی اگرچہ اُس کے خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

حفص نامی راوی نے اس حدیث کو مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا جبکہ اُسامہ نامی راوی نے اس کی متابعت کی

ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص بن غیاث نخعی کوئی، ان کا انتقال "222ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة

(۲۶۷/۲)۔

○ حفص بن غیاث ابن طلق بن معاویہ نخعی، ابو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا

انتقال "194ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۳۱/۱)۔

817- حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبِشَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ

۸۱۵ اضرحه ذلك البهيمى في السنن (۲۶۵/۱) كتاب العیض: باب النفاس عن ابی داؤد نعروہ۔



قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَنْ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَتْ لَا تَدْعُ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيرِ. تَابَعَهُمَا أَشْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: اُن سے مستحاضہ عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ نماز ترک نہیں کرے گی، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

818- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ وَذَكَرَ حَدِيثَ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةَ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ. فَقَالَ وَكِيعٌ يَرْفَعُهُ وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ وَحَفْصُ بْنُ يُوْقَفَانِيهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

وکیع نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ علی بن ہاشم اور حفص نامی راوی نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

--->|<--->|<--->|<---

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن ادريس بن مبارک بن یثیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”301ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۱۳/۱۳)۔

819- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ حَدِيثَيْنِ وَلَيْسَ هُمَا بِشَيْءٍ.

☆☆ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حبیب بن ثابت نامی راوی نے عروہ کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں، لیکن ان دونوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

--->|<--->|<--->|<---

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن معین بن عون، غطفانی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو زکریا بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”233ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۵۸/۲)۔

۸۱۹- قال المزني في تهذيب الكمال (۳۶۲/۵): (قال احمد بن محمد بن ابي مريم عن يحيى بن معين: ثقة حمدة قبل ليحيى: حبیب بن ثابت؛ قال نعم: انما روى حديثين - قال اظن يحيى برید: منكرين -: حبیب: (تصلي المستحاضة وان قطر الدم) وحبیب: (القبلة للصائم) ولم يسمع ذلك من عروة -) ۵۱-

820- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصُومِي وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ لَا يَنْقُطِعُ الدَّمُ عَنِّي قَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَذْبَرَ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِّي.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحیش آئی اور بولی: مجھے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز ادا نہ کرو اس کے بعد غسل کرو اور پھر روزے بھی رکھو نماز بھی پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

اُس خاتون نے عرض کی: میں استحاضہ میں مبتلا ہوں میرا خون نہیں رکتا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے یہ حیض کا خون نہیں ہے جب حیض آجائے تو تم نماز کو ترک کر دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن فرج بن عبد اللہ بن عبید، ابوعلی جشمی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۴۱/۴)۔

821- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّمَا الْأَفْرَاءُ الْأَطْهَارُ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ فرمایا کرتی تھیں: قروء سے مراد طہر ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ایوب بن بادی علاف، خوانانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "289ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۴۳/۲)۔

○ سعید بن حکم بن محمد بن سالم بن ابومریم جمحی بالولاء، ابو محمد مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "244ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۵) (۲۲۹۹)۔

۸۲۱ اخرمه الطهر في نفسه (۵۰۶/۱) رقم (۷۷۸) من طريق ابن وهب عن عبد الله ابن عمر به۔

○ عبد الرحمن بن قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق، تمیمی، ابو محمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”126ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۹۵/۱)۔

**822- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْتَحَاضُ حَيْضَةً شَدِيدَةً كَثِيرَةً فَجِئْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَسْتَفْتِيهِ فَأَخْبَرَهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا فَقَدْ مَنَعْتَنِي الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ قَالَ أَنْعَتْ لِكَ الْكُرْسُفِ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ . قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ . قَالَ فَتَلْجِمِي . قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ . قَالَ اتَّخِذِي ثَوْبًا . قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَتُجُّ نَجًّا . فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا مَرُّكَ بِأَمْرَيْنِ آتِيَهُمَا فَعَلْتِ فَقَدْ أَجَزَا عَنْكَ مِنَ الْآخِرِ فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هَذِهِ رَكُضَةٌ مِنْ رَكُضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحْيِضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَيْتِ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيكَ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطَهْرِهِنَّ فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلِينَ حَتَّى تَطْهُرِي ثُمَّ تُصَلِّيَنَّ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَصَلِّي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ .**

۸۲۲- المخرجه الشافعي في المسند (۱۷/۱) كتاب الطهارة: الباب العاشر في احكام المبيض والاستحاضة الحديث (۱۴۱) واحد (۱۶۹/۶) وابو داود (۱۹۹/۱-۲۰۱) كتاب الطهارة: باب من قال: (اذا قبلت المبيضة نزع الصلوة) الحديث (۲۸۷) والترمذي (۲۲۱/۱-۲۲۵) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المستحاضة انما تجمع بين الصلاتين غسل واحد الحديث (۱۲۸) وابن ماجه (۲۰۵/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في البكر اذا ابتدئت مستحاضة الحديث (۱۲۷) والحاكم (۱۷۲-۱۷۳) كتاب الطهارة: والبصيرفي كتاب الطهارة: باب المبيضة لـ حمزة بن الدرمين: من طريق عبد الله بن محمد بن عقييل عن ابراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه: عمران بن طلحة عن امه: حمزة به- قال ابو داود: (رواه عمرو بن ثابت عن ابن عقييل قال: فقالت حمزة: هذا اعجب الامرين الي- لم يجعله من قول النبي صلى الله عليه وسلم: جعله كلام حمزة)- قال ابو داود: (وكان عمرو بن ثابت رافضيا- قال: وسمعت احمد يقول: حديث ابن عقييل في نفسي به شي- قال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح) ورواه محمد بن اسماعيل يعني: البخاري عنه فقال: حديث حسن ولقد قال احمد بن حنبل: (هو حديث حسن صحيح)- وقال الحاكم: (وعبد الله بن محمد بن عقييل بن ابي طالب من اشرف قريش واكثرهم روية عبر انفسهم لم يحتاج به- لكن له شواهد- ثم ذكرها)- قال الحافظ في (التلخيص) (۱۶۳/۱): وقال ابن مندة: (حديث حمزة لا يصح عندكم من وجه من الوجوه: لانه من رواية ابن عقييل وقد اجمعوا على ترك حديثه)- وتعقبه ابن الترمذي في الجوهر النقي (۲۲۹/۱): (بان احمد واسماعيل والحميدي كانوا يمتنعون بحديثه وحسن البخاري حديثه وصححه ابن حنبل والترمذي: كما تقدم) وتعقبه ابن دقيق العيد: كما في (التلخيص) (۱۶۳/۱) واستنكر منه هذا الاطلاق: وذكره ابن ابي حاتم في العلل (۵۱/۱) رقم (۱۲۳) وانه قال اباه عنه: فوافقه ولم يقر انشاده-





حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

824- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ثابت، وہو ابن ابو مقدم کوئی، مولیٰ بکر بن وائل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”172ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶/۲)۔

ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ اسلمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”184ھ“ میں ہوا۔

اسحاق بن شاہین بن حارث واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ“ میں ہوا۔

825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَالِكٍ الْإِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن احمد بن مالک، ابو بکر اسکافی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

”352ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۱۹/۳)۔

○ حارث بن محمد بن ابو اسامۃ، ابو محمد تمیمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

”281ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۱۸/۸)۔

○ زکریا بن عدی بن صلت تمیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو یحییٰ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”212ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے

لئے ملاحظہ ہو۔ ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۸) (۲۰۳۵)۔

826- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي

يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ، الاسلمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”184ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۵) (۲۳۳)۔

827- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بَشِيرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتَحْيَضَتْ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا. قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْتَجْلِسْ فِي مِرْكَنِي. فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتَّى رَأَتْ الصُّفْرَةَ فَوْقَ الْمَاءِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ لِلظَّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَوَضَّأُ بَيْنَ ذَلِكَ.

☆ ☆ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابوحشیش کو اتنے عرصے سے استحاضہ کی شکایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے! یہ شیطان کی طرف سے ہے اُسے کسی بڑے برتن میں بیٹھنا چاہیے۔ وہ خاتون اس پر بیٹھی تو اس کے حیض کی زردی غالب آ گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ظہر اور عصر کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے پھر فجر کے لیے الگ سے غسل کرے اور اس کے درمیان میں وضو کر لیا کرے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن شاہین بن حارث واسطی، ابو بشر بن ابوعمران، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۹) (۳۶۲)۔

— جہ ابو داؤد (۲۰۷/۱) ۲۰۸ کتاب الطہارة: باب من قال: تجمیع بین الصلواتین وتغتسل لوما غسل واحد: الحدیث (۲۹۶)

والطحاوی فی معانی الآثار (۱۰۰/۱) ۱۰۸ کتاب الطہارة: باب المستحاضة: کیف تنظرون للصلاة والہیو فی (۲۵۲/۱) ۲۵۶ کتاب المبیض:

باب غسل المستحاضة: وابن حزم (۲۱۲/۲) ۲۱۳۔



828- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُسْلِمٍ الصَّيرَفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

عَاصِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لَمْ تُصَلِّ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا . قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَذَكَرَ كَلِمَةً بَعْدَهَا أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ مِنَ الظُّهْرِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعَصْرِ وَتَغْتَسِلُ لَهَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعِشَاءِ وَتَغْتَسِلُ لَهَا غُسْلًا وَتُصَلِّي .

☆☆ سیدہ اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابوحبیش نے اتنے عرصے سے نماز ادا نہیں کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ کسی اور رگ کا خون ہے پھر اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے حیض کے ایام کے بارے میں کوئی بات ارشاد فرمائی پھر فرمایا: وہ ظہر کو مؤخر کرے عصر کو جلدی کرے پھر اُن کے لیے غسل کر کے دونوں کو ایک ساتھ نماز ادا کرے مغرب کو مؤخر کرے عشاء کو جلدی کرے اور اُن دونوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کر کے نماز ادا کرے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد الواحد بن زیاد بن مسلم، صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲/۳۵۵)۔

829- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتَحِضَتْ فَلَبِثَتْ زَمَانًا لَا تُصَلِّي فَآتَتْ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ خَافَتْ أَنْ تَكُونَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَا يَكُونُ لَهَا فِي الْإِسْلَامِ حَظٌّ أَلَبْتُ زَمَانًا لَا أَقْدِرُ عَلَى صَلَاةٍ مِنَ الدَّمِ . فَقَالَتْ لَهَا امْكُثِي حَتَّى يَدْخُلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَسَالِينَهُ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَدَخَلَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ ذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ وَتَلْبُكُ الزَّمَانَ لَا تَقْدِرُ عَلَى الصَّلَاةِ وَتَخَافُ أَنْ تَكُونَ قَدْ كَفَرَتْ أَوْ لَيْسَ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ فِي الْإِسْلَامِ حَظٌّ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُولِي لِفَاطِمَةَ تُمْسِكُ فِي كُلِّ شَهْرٍ عَنِ الصَّلَاةِ عِدَّةَ قُرْنِهَا فَإِذَا مَضَتْ تِلْكَ الْأَيَّامُ فَلَتَغْتَسِلْ غُسْلَةً وَاحِدَةً تَسْتَدْخِلُ وَتَنْظِفُ وَتَسْتَنْفِرُ ثُمَّ

۸۲۹- احمد بن حنبل، البیروقی، فی الکبریٰ (۱/۲۵۱-۲۵۵) من طریق صارقطنی: بہ۔ والحدیث أخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۱۷۵) والبیروقی

(۱/۲۵۱) کتاب المیص: باب غسل المستحاضة: وهو عند الامام احمد في المستدرک بنحو (۶/۱۶۶) کلهم من طریق عثمان بن سعد

القرنبي: حدثنا ابن ابي مليكة به۔ قال الحاكم: (هذا حديث صحيح) ولم يخرجاه بهذا اللفظ: وعثمان بن سعد الكاتب: بهري ثقة عمري

الحدیث: بجمع حديثه)۔ (قلت صورته مرسل)۔ (وفي إسناده عثمان بن سعد التميمي: قال العافظ في التفسير

(۹/۲): (ضعيف)۔ وقال الذهبي في الكاشف (۲/۲۵۰): (لينة غير واحد)۔

الطُّهُورُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ فَإِنَّ الَّذِي أَصَابَهَا رَكْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ أَوْ دَاءٌ عَرَضَ لَهَا .  
 قَالَ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ فَسَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي بِنَحْوِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ . وَقَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ فِي  
 الْإِسْنَادِ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ خَالَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ .

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوئی انہوں نے اتنے عرصے سے نماز ادا نہیں کی کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اے ام المؤمنین! مجھے یہ اندیشہ ہے میں جہنمی نہ ہو جاؤں اور ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہ رہے ایک بڑا عرصہ گزر چکا ہے جس میں میں نے نماز نہیں پڑھی مجھے استحاضہ کا خون خارج ہوتا ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم ٹھہرو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح دریافت کرنا جس طرح مجھ سے کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت ابی حبیش ہے اس نے مجھ سے ذکر کیا ہے اس کو استحاضہ کی شکایت ہے اور یہ کافی عرصے سے نماز ادا کرنے پر قادر نہیں ہو سکی اسے یہ اندیشہ ہے کہیں یہ کافر نہ ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہ رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فاطمہ سے کہو کہ وہ ہر مہینے میں اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کر دے جب وہ مخصوص ایام گزر جائیں تو وہ ایک مرتبہ غسل کر کے اپنی شرم گاہ پر روئی رکھ کر اس پر ایک چوڑی پٹی باندھ لے تاکہ (خون باہر نہ نکلے) پھر ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے اسے جو چیز لاحق ہوئی ہے وہ شیطان کا ٹھونگا ہے یا کوئی رگ ہے جو منقطع ہو گئی ہے یا کوئی بیماری ہے جو اسے لاحق ہو گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

830 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ جَاءَتْ خَالَتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَقَعَ فِي النَّارِ إِنِّي أَدْعُ الصَّلَاةَ سَتَيْنِ أَوْ سِتَيْنِ لَا أَصَلِّي . فَقَالَتْ أَنْتَظِرِي حَتَّى يَجِيءَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَاءَ فَقَالَتْ هَذِهِ فَاطِمَةُ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا . فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُولِي لَهَا فَلْتَدْعِ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامَ قُرْنِهَا ثُمَّ لَتَغْتَسِلْ فِي كُلِّ يَوْمٍ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ الطُّهُورُ بَعْدَ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلَتَنْظِفَ وَلَتَحْتَشِي فَإِنَّمَا هُوَ دَاءٌ عَرَضَ أَوْ رَكْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ .

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: مجھے یہ اندیشہ ہے میں جہنم میں چلی جاؤں گی کیونکہ میں نے دو برس سے (راوی کو شک ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:) کئی برس سے نماز ادا نہیں کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم انتظار کرو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں تو (ان سے دریافت کرنا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: یہ فاطمہ ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کر دیا کرو پھر روزانہ ایک مرتبہ غسل کر لیا کرو اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو اور اپنی شرم گاہ کو ڈھانپ کر رکھو کیونکہ یہ ایک بیماری ہے جو لاحق ہوئی ہے یا یہ شیطان کا ٹھونگا ہے یا کوئی رگ

ہے جو منقطع ہو گئی۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن سعد کاتب، ابو بکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶۲) (۲۵۰۳)۔

**831-** حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ دَعِي قَدْرَ الْآيَامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتَ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَفِرِّي وَصَلِّي.

★★ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میں استحاضہ کا شکار ہوں میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم ان مخصوص ایام میں نماز پڑھنا ترک کرو جن میں تمہیں حیض آتا تھا، پھر اس کے بعد تم غسل کرو اور کپڑا باندھ لو اور نماز پڑھ لیا کرو۔

**832-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ دَمًا لَا يَفْتُرُ عَنْهَا فَسَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لَتَنْظُرُ عِدَّةَ الْآيَامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ ذَلِكَ وَعِدَّةَ هُنَّ فَلَتَرْكِ الصَّلَاةِ قَدْرَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَتَغْتَسِلَ وَتَسْتَفِرَّ بِتَوْبٍ وَتُصَلِّي.

★★ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون کا خون بہتا تھا، وہ رکتا نہیں تھا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عورت مخصوص ایام کا جائزہ لے گی، جس میں پہلے اسے حیض آتا تھا وہ اتنے دن تک نماز ترک کرے گی پھر جب نماز کا وقت ہوگا تو وضو کر کے کپڑا باندھ کر نماز ادا کر لے گی۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ صحر بن جویریہ، ابو نافع، مولیٰ بنی تمیم او بنی بلال، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۵۰) (۲۰۹۲)۔

**833-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ



عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَكُونُ الْحَيْضُ لِلْجَارِيَةِ وَالثَّيِّبِ الَّتِي قَدْ  
 آيَسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ أَقَلُّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَا أَكْثَرُ مِنْ عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَإِذَا رَأَتْ الدَّمَ فَوْقَ عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ  
 فَمَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ أَقْرَانِهَا قُضْتُ وَدَمُ الْحَيْضِ أَسْوَدُ خَائِرٌ تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ أَصْفَرُ رَقِيقٌ فَإِنْ  
 غَلَبَهَا فَلَتْ حُتَشَى كُرْسُفًا فَلِنْ غَلَبَهَا فَلْتُعْلِيهَا بِأُخْرَى فَإِنْ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعْ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ . لَا  
 يَثْبُتُ عَبْدُ الْمَلِكِ وَالْعَلَاءُ ضَعِيفَانِ وَمَكْحُولٌ لَا يَثْبُتُ سَمَاعُهُ.

☆☆ حضرت ابو امامہ بابلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کم سن لڑکی اور وہ عورت جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو اس کا حیض تین دن سے کم نہیں ہوگا اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوگا اگر دس دن کے بعد بھی اسے خون نظر آئے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی اس کے ایام مخصوص سے زیادہ جو دن ہوں گے ان کی (نمازوں کی وہ) قضاء کرے گی۔ (نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) حیض کا خون سیاہ اور گاڑا ہوتا ہے جس میں سرخی غالب ہوتی ہے جبکہ استحاضہ کا خون زرد اور پتلا ہوتا ہے اگر زیادہ خون خارج ہو رہا ہو تو وہ روئی رکھ لیا کرے اگر اور زیادہ ہو تو کوئی پٹی وغیرہ رکھ لے اگر وہ نماز کے دوران بھی خارج ہو رہا ہو تو وہ عورت نماز نہ چھوڑے اگرچہ اس سے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

یہ روایت ثابت نہیں ہے اس کے دو راوی عبدالملک اور علاء دونوں ضعیف ہیں جبکہ مکحول نامی راوی کا سماع ثابت نہیں ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عون واسطی، دھوا بن عون بن ادس، ابو عثمان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۶/۲۵۲)۔

○ حسان بن ابراہیم بن عبد اللہ کرمانی، ابو ہشام عنزی قاضی کرمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۱)۔

○ علاء بن کثیر دمشقی، ابوسعید، انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن مدینی نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۱۳۹)۔

○ مکمل شامی، ابو عبد اللہ، یہ شام کے مشہور فقیہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”110ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔

٨٢٢ اصرحه الطبراني في الكبير (١٥٢/٨) رقم (١٧٥٨٦) وفي الاوسط: كما في مجمع البحرين (٢٩١/١) رقم (٥٠٢) من طريق هسان بن ابراهيم عن عبد الملك بن محمد الاسدي: لكن بلفظ: (اقل البيض ثلاث واكثره عشر) - قال السجستاني في المجمع (٢٨٥/١): (رواه الطبراني في الكبير واللاوسط وفيه عبد الملك الكوفي عن العلاء بن كثير: لا تدري من هو) - (١) - قلت: بل العلاء هو ابن كثير الدمشقي - قال ابن المديني: ضعيف - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال احمد وغيره: ليس بشي - وقال ابن عدي: له من مكحول صحيح عن الصحابة كثرها - محفوظة: كذا في الميزان (١٢٩ ج ١) - وبيان في مرآة ائمة عند المصنف -

”تقریب التجذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن جر عسقلانی (۹۶۹) (۶۹۳)۔

834- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ وَ عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصْبِصِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقَلُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَحِيضِ لِلْجَارِيَةِ الْبُكَرِ وَالثَّيِّبِ ثَلَاثٌ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَحِيضِ عَشْرَةُ أَيَّامٍ فَإِذَا رَأَتْ الدَّمَ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَقْضِي مَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ أَقْرَانِهَا وَدَمُ الْحَيْضِ لَا يَكُونُ إِلَّا دَمًا أَسْوَدَ غَيْطًا تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ رَقِيقٌ تَعْلُوهُ صُفْرَةٌ فَإِنْ كَثُرَ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ فَلْتَحْتَشِي كُرْسُفًا فَإِنْ ظَهَرَ الدَّمُ عَلَيْهَا بِأُخْرَى فَإِنْ هُوَ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعْ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَضُمُّ . عَبْدُ الْمَلِكِ هَذَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ وَالْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي أُمَامَةَ شَيْئًا.

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کنواری لڑکی یا شیبہ کی حیض کی مقدار کم از کم تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے، اگر وہ دس دن کے بعد بھی خون دیکھتی ہے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہو گی، وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام سے زیادہ دنوں کی قضاء کرے گی، حیض کا خون صرف سیاہ ہوتا ہے اور گاڑھا ہوتا ہے اور اس پر سرخی غالب ہوتی ہے جبکہ مستحاضہ عورت کا خون پتلا ہوتا ہے جس پر زردی غالب ہوتی ہے اگر نماز کے دوران خون بکثرت خارج ہو تو وہ روئی رکھ لے اگر پھر بھی خون باہر نکل رہا ہو تو کوئی دوسرا کپڑا یا پٹی رکھ لے اگر اس پر نماز کے دوران غالب ہو تو نماز نہ چھوڑے اگرچہ اس سے قطرے ٹپک رہے ہوں مرد اس سے صحبت بھی کر سکتا ہے اور وہ عورت روزے بھی رکھے گی۔

اس روایت کا راوی عبد الملک مجہول ہے جبکہ علاء نامی راوی حلاء بن کثیر ہے اور یہ حدیث میں ضعیف ہے جبکہ کحول نامی راوی نے حضرت ابو امامہ سے کوئی بھی حدیث نہیں سنی ہے۔

— 卷之六 —

### راہ بیان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن مہدی مصیعی، بغدادی الاصل، مہمدیہ کے نام پر انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 124ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۶) (۱۵۶)۔

835- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هِزْزُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي السَّامِيِّ حَدَّثَنَا حَقَّادُ بْنُ

٨٢٤ أخرجه ابن العزقي في مستنصرين (١) ١٦٧ رقم ٣٩٤ وفي بعض النسخ (١) ٢٦٢ رقم ٦٦٢ أخره طريق - رضي الله عنه والحق  
الحديث السابق -

٨٢٥ أصدره من العراق في الثاني ١١ ١٩٧٠ رقم ٢٢٢ وفي العدد السادس ١٩٧٠ رقم ٢١٢ من طريق الدار القضيائية - ومعه من راسد - قال ابن مكيان في المجرورين (٢ ٢٥٢) : لأن من أهل الجوع - حلت - من ساعة العتية من برودة قلان باني - على على العتية - ويحدث على التوالف - فكثر المال في رواج - حتى - في رواج - الله - وأخرى حسب الرأية (١٩١/١ - ١٩٢) -

الْمِنْهَالِ الْبَصْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَأَكْثَرُهُ عَشْرَةُ أَيَّامٍ - حَمَّادُ بْنُ مِنْهَالٍ مَجْهُولٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ ضَعِيفٌ.

☆ ☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

اس روایت کا راوی حماد بن منہال مجہول ہے جبکہ محمد بن احمد بن انس ضعیف ہے۔

— 文 學 —

**راویان حدیث کا تعارف:**

○ حماد بن منہال۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر مسقلانی (۲/۴۰۰)۔

○ محمد بن راشد کھولی خزاعی، دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقہ" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "161ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقریب (۱۶۰/۲)۔

836- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا قَطْنُ بْنُ نُسَيْرٍ أَبُو عَبَّادٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَعُدُّ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ وَتُصَلِّي. تَفَرَّدَ بِهِ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَلَا يَصِحُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَهَمَّ فِيهِ وَإِنَّمَا هِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ.

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فاطمہ بن قیس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ میں عورت کا مسئلہ دریافت کیا کہ اُسے کیا کرنا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کا شمار کرے۔ پھر جب وہ پاک ہو جائے تو غسل کر لے اور نماز ادا کیا کرے۔

اس روایت کو نقل کرے میں جعفر بن سلیمان نامی راوی مفرد ہے ابن جریج نے ابوزبیر کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ درست نہیں ہے اس میں راوی کو وہم ہوا ہے کیونکہ اس خاتون کا نام فاطمہ بنت ابوجہش تھا۔

— 2024 —

٨٩٦ أخرجه البيهقي في السنن (٣٥٥/١) كتاب العقبين باب عمل المسحاة من طريق الدارقطني - هـ - وقد روى أبو يعقوب  
عنه الراية (٢٠٤ ٢٠٣/١) قال: فرى علي بن ربيعة البجلي وأما هاشم بن عبد الله بن يوسف الفاضل عن عبد الله بن  
أبي أيوب الدارقطني عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن هاشم بن أبي السري عن علي بن عبد الله بن يوسف  
عن أبيه عن علي بن أحمد البيهقي في معرفة السنن (٣٨٠ ٣٨١) رقم (١٤٨٩) قال البيهقي: وأبو يوسف ثقة إذا كان مروياً عن نفسه أو  
الدارقطني لم يحتج به صاحب الصحيح - وأبو عقيل مصنف في حواله الاستحاج به - هـ -



### راویان حدیث کا تعارف:

○ قطن بن نسیر - ابو عباؤ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۰۲) (۵۵۹۱)۔

○ جعفر بن سلیمان ضبعی ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۹) (۹۵۰)۔

**837-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شاذَانَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ مَطْرِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَتْ الْحَامِلُ لَا تَحِيضُ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: ایسی حاملہ عورت جس کو خون نظر آئے، اس کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: اس کو حیض نہیں آ سکتا، وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن احمد بن غثاب بن محمد بن ابو الورقاء، فایہ بن عبد الرحمن، ابو بکر عبدی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "344ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲۵۲/۵)۔

○ یعقوب بن قعقاع بن اعلم از دی، ابو حسن خراسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ ”تقریب المتہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر مستقانی (۱۰۸۹) (۷۸۲)۔

838- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَحْمَرُ نَا هِشَامُ بْنُ

٨٢٧- أخرجه المصنف في سنة (١٢٢٦) كتاب القيلود والقصائد حيث في العنقلى ادراكات الدم من شريعه سعيد عن مطهر هـ - ورواد مراد  
اخرى من طريق المصنف عن مطهر - والحديث رواد انما اس السمر في الروايات (٢) ١٢٢٩ رقم (١٩٢٠)

٨٢٨ اخرجه اسر ابي نبيه (٩٢/١) والظهيراني في التفسير (٢٥١/٦٤) رقم (١٥٣١) وابن المنذر في الموطأ (٢/٢٢٦) رقم (٨١٨) من صرح  
 انضمام من هسان عن حفصة - واخرجه ابو داود (١٩٣/١) كتاب الطهارة - كتاب في المراد يرى التمرة والتمررة الحديث (٢٠٧) من  
 طريق قتادة عن حفصة واس مائة (٩٢/١) كتاب الطهارة - كتاب ما جاء في الخائف ترى بعد الظهور التمرة والحديث (٦٤٧) من  
 طريق ابوسب عن حفصة عن ام عطية - واحصل الحديث اخرجه الهارثي في صحيحه (٥٦٦/١) كتاب العيوض - كتاب التمررة والحديث في  
 غير اسام الحديث (٢٢٦) وابو داود (٨٢/١) كتاب الطهارة - كتاب في المراد يرى التمرة والتمررة الحديث (٢٠٨) والبيهقي



841- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِسَانِي لَا تَشَوَّقَنَّ لِي دُونَ الْأَرْبَعِينَ وَلَا تُجَاوِزَنَّ الْأَرْبَعِينَ يَغْنَى فِي النِّفَاسِ .

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ اپنی بیویوں سے یہ کہا کرتے تھے: چالیس دن گزرنے سے پہلے تم میرے سامنے آراستہ نہ ہو چالیس دن سے تجاوز نہ کرو ورنہ ان کی مراد نفاس کی حالت تھی۔

842- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلَحِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ الْهَذَلِيِّ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ امْرَأَةً عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ لَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا قَرَبَتْ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَنَا أَنْ نَعْتَزِلَ النِّفَاسَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَفَعَهُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْهُ وَخَالَفَهُ وَكَيْعٌ .

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ کی زوجہ بیان کرتی ہیں جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو انہوں نے زیب و زینت کی تو حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہدایت کی تھی: ہم نفاس والی عورتوں سے چالیس دن تک الگ رہیں۔

عمر بن ہارون نامی راوی نے اس کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ وکیع نامی راوی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے۔

843- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِسَانِي إِذَا نَفَسْتُ امْرَأَةً مِنْكُمْ فَلَا تُقَرِّبِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ .

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَشْعَثُ بْنُ سَوَّادٍ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَهَشَامٌ وَآخِثُفٌ عَنْ هِشَامٍ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ مَوْقُوفًا وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ قَوْلِهِمْ .

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ اپنی بیویوں سے یہ کہا کرتے تھے: جب تم میں سے کسی عورت کو نفاس آجائے تو وہ چالیس دن تک میرے قریب نہ آئے البتہ اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو اس کا حکم مختلف ہے۔

۸۸۱- اصرجه الحاكم (۱۷۶/۱) من طريق ابي بلال الاسعري: ثنا ابو شهاب عن هشام بن عثمان بن الحسن عن عثمان بن - ومباني عمر المارقطني رقم (۸۸۱) واصرجه عبد الرزاق (۲۱۲/۱) رقم (۱۲۰۱) والسماعي (۲۲۹/۱) وابن العارور رقم (۱۱۸) - من طريق عثمان التوري عن يونس عن الحسن عن عثمان بن ابي العاص به - رواد البيهقي (۲۵۱/۱) كتاب العیض: باب النفاس من طريق ابي هريرة عن الحسن عن عثمان بن ابي العاص به - قال الحاكم: (لهذه سنة عزيزة) فان سلم لهذا الاسناد من ابي بلال فانه مرسل صحيح فان الحسن به يسلم من عثمان بن ابي العاص - ووافقه الذهبي - قال النسب: تاكر في تعليقه على المهدي (۲۵۲/۲): (و المرسل لا يكون صحيحاً ولا حجة) ومراسيل الحسن اصعب من مراسيل غيره (۱) - الله -



اس روایت کو نقل کرنے میں بھی اختلاف ہے بعض راویوں نے اسے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ تک موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اسی طرح یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے اُن کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

**844-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلنِّسَاءِ فِي نَفَاسِهِنَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

☆ ☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورتوں کی مدت چالیس دن مقرر کی ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد ربہ بن نافع کنانی حناط نزیل المدائن، ابوشہاب الاصغر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”172ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۶۸) (۳۸۱۴)۔

**845-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ. أَبُو بِلَالٍ الْأَشْعَرِيُّ هَذَا ضَعِيفٌ وَعَطَاءٌ هُوَ ابْنُ عَجَلَانَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے۔

اس روایت کا ایک راوی ابوبلال اشعری ضعیف ہے۔

جبکہ دوسرا راوی عطاء بن عجلان متروک الحدیث ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حبان بن موسیٰ بن سوار سلمی، ابو محمد مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”233ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب

۸۴۴ اخبرہ ابن الجوزی فی التمهید (۲/۱) رقم (۲۴۱) وفي الملل المتناهیة (۲۸۶/۱) رقم (۶۶۷) من طریق الدارقطني سدا

الاسناد وانظر رقم (۸۴۱)۔

۸۴۵ اخبرہ ابن الجوزی فی التمهید (۲/۱) رقم (۲۴۲) وفي الملل المتناهیة (۲۸۶/۱) رقم (۶۶۸) من طریق الدارقطني سدا

الاسناد وانظر رقم (۸۵۲)۔

الہندیہ "از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی" (۲۱۷) (۱۰۸۵)۔

**846-** حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلَاتَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَنْتَظِرُ النَّفْسَاءُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَإِنْ رَأَتْ الطُّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ فَهِيَ طَاهِرَةٌ وَإِنْ جَاوَزَتْ الْأَرْبَعِينَ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ - عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَابْنُ عَلَاتَةَ صَعِيفَانِ مَتْرُو كَانَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی اگر وہ پہلے طہر دیکھ لے پاک ہوگی اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی مستحاضہ عورت کی طرح وہ بھی غسل کر کے نماز ادا کرے گی اگرچہ خون زیادہ جاری ہو رہا ہو تو وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

اس روایت کا راوی عمرو بن حصین اور ابن علاشہ دونوں ضعیف اور متروک ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن زکریا تبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵۴۱/۶)۔

**847-** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْجَلِيدِ بْنِ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ الْجَلِيدِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِدَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَتَهُ نَفَسَتْ وَأَنَّهَا رَأَتْ الطُّهْرَ بَعْدَ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَتَطَهَّرَتْ ثُمَّ أَتَتْ فِرَاشَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَتْ قَدْ طَهَّرْتُ قَالَ فَضَرْبَهَا بِرِجْلِهِ وَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَلَسْتُ بِأَلْتِي تُغْرِينِي عَنْ دِينِي حَتَّى تَمْضِيَ لَكَ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً .

وَقَالَ هِشَامُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَائِدَةَ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَحْتَ الشَّجَرَةِ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ غَيْرُ الْجَلِيدِ بْنِ أَيُّوبَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

۸۴۶- أخرجه ابن الجوزي في التلخيص (۲۰۵/۱) رقم (۲۴۳) وفي التحقيق (۲۸۶/۱) رقم (۶۲۹) من طريق الدارقطني بهذا الإسناد وأخرجه الحاكم في المستدرک (۱۷۶/۱) من طريق أبي بكر محمد بن عبد الله بن الجبير ثنا موسى بن زكريا بهذا الإسناد - وقال الحاكم: (عمرو بن الحصين ومحمد بن علانة ليسا مشرطين فيخفين) وإنما ذكرت لهذا الحديث تالفاً منعاً (۱) - الله - وانظر نصب الرعية (۲۰۵/۱)۔

۸۴۷- أخرجه ابن المنذر في الأوسط (۲۴۹/۲) رقم (۸۲۹) من طريق حماد ثنا الجليل بن ابوجبہ - ورواه الدارمي (۲۳۰/۱) من طريق حماد عن معاوية بن قرة عن امرأة لعائذ بن عمرو نفست فجاءت بعدما نفست عشرين ليلة فدخلت في لعافه فقال: من لعده؟ قالت: أنا فلانة: التي قد طهرت فركضها برجله فقال: لا تغريني عن ديني حتى تمضي أربعين ليلة۔

☆☆ عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ان کی اہلیہ کو نفاس آ گیا، انہوں نے بیس دن کے بعد طہرہ دیکھ لیا وہ پاک صاف ہو کر ان کے بستر پر آئی تو انہوں نے کہا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اُس نے کہا: میں پاک ہو چکی ہوں تو انہوں نے اُس خاتون کو اپنے پاؤں سے مارا اور کہا: مجھ سے دور ہو جاؤ! تم ایسی چیز نہیں ہو جو مجھے میرے دین سے الگ کر سکے جب تک چالیس دن نہیں گزر جاتے (تم میرے قریب نہیں آ سکتی ہو)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی۔

اس روایت کو جہد بن ایوب کے حوالے سے صرف معاویہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عائذ بن عمرو بن ہلال مزی، ابو ہیرۃ بصری، یہ صحابی رسول ہیں، ان کا انتقال "71ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۹۰/۱)۔

**848-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَجَلَّسُ النَّفْسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نفاس والی عورت چالیس دن تک بیٹھی رہے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**849-** حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَمْعِيُّ وَلَقَبَهُ سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا مَضَى لِلنَّفْسَاءِ سَبْعٌ ثُمَّ رَأَتْ الطَّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَصَلِّ.

قَالَ سُلَيْمٌ فَلَقِيتُ عَلِيَّ بْنَ عَلِيٍّ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ

۸۴۸ اخرجه ابن المنذر في الاوسط (۲۶۹/۲) رقم (۸۲۶) من طريق يحيى بن اسرائيل عن حمار عن عبد الله بن يسار عن سعيد بن المسيب عن عمر بن الخطاب به - ورواه عبد الرزاق في المصنف (۲۱۲/۱) (۱۱۹۷) قال: اخرنا معمر بن حمار العمري قد روى نحوه - واما ابن اسر: فقد روى عبد الرزاق (۲۱۲/۱) رقم (۱۱۹۸) ومن طريقه ابن المنذر في الاوسط (۲۵۰/۲) رقم (۸۲۰) وقد تقدم في الحديث رقم (۸۱۰)۔

۸۴۹ اخرجه البيهقي في السنن (۲۴۲/۱) من طريق الدارقطني به - وخرجه الحاكم في المستدرک (۱۷۶/۱) - اخرنا ابو سيرر احمد بن محمد بن زياد الهروي ببغداد - ثنا ابو اسماعيل محمد بن اسماعيل السلمي - ثنا عبد السلام بن محمد العمري قد روى - ومن طريقه البيهقي ايضا في السنن (۲۴۲/۱) ثم قال الحاكم: (وقد استشهد مسلم ببغداد بن الوليد - واما الاسود بن نعله، فانه شامي معروف - والحديث عرس في الباب ا - ا)۔



مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ - الْأَسْوَدُ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ شَامِيٌّ -

— — — — —

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب نفاس والی عورت وضو کرے اور پھر وہ طہرہ دیکھ لے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دے۔  
اس کے راوی سلیم بیان کرتے ہیں۔ بعد میں میری ملاقات علی بن علی محدث سے ہوئی، انہوں نے اسود عبادہ اور عبد الرحمن کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی روایت کی مانند سنائی۔  
اس روایت کے راوی اسود یہ ابن ثعلبہ شامی ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابی علی قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول اور منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۱۷۷)۔

○ اسود بن ثعلبہ کنذی، شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۵) (۵۰۴)۔

○ عبد الرحمن بن غنم اشعری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”78ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۹۵) (۴۰۰۴)۔

**850- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّفْسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقْعُدُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِي وَجُوهَنَا بِالْوَرُسِ مِنَ الْكَلْفِ.**

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نفاس والی عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چالیس دن تک بیٹھی

۸۵۰- امرہ امیر (۶/۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۴، ۴۰۶) وابو داؤد (۸۳/۱) کتاب الطہارۃ: باب ما ہاء فی وقت النفساء: الحدیث (۱۴۱) والترمذی (۲۵۶/۱) کتاب الطہارۃ: باب ما ہاء فی کس نکلت النفساء: الحدیث (۱۲۹) وابن ماجہ (۲۱۴/۱) کتاب الطہارۃ: باب النفساء کس نکلت! الحدیث (۱۶۸) والحاکم (۱۷۵/۱) والبغوی رقم (۲۳۲) والبیہقی (۲۶۱/۱) کتاب العیض: باب النفساء: وابن العسقلانی (۲۰۴/۱) رقم (۲۳۹) وابن السمر فی اللوط (۲۵۰/۲) رقم (۸۴۱) من طریق علی بن عبد الاعلی عن ابی سہل عن مسۃ الازدیۃ عن ام سلمۃ بہ قال الترمذی: لقہا حدیث غریب لا نعرفہ الذ من حدیث ابی سہل عن مسۃ الازدیۃ عن ام سلمۃ واسم ابی سہل: (کنیر من زیار): قال محمد بن اسماعیل: (علی بن عبد الاعلی ثقة وابو سہل ثقة ولم یعرف محمد لقہا الحدیث الذ من حدیث ابی سہل)۔ الذ قال العافظ فی التلخیص (۲۰۴/۱): (وابو سہل وثقہ البخاری وابن معین وضعفہ ابن حبان وام مسۃ: مسۃ معریۃ الحال۔ قال الدارقطنی لا تقوم سہا حجۃ۔ وقال ابن القطان: لا یعرف حالہا۔ وغریب ابن حبان وضعفہ بکنیر بن زیار فلم یجب)۔

متن تجزئہ، ہم نشانی کے وجہ سے چرے پر درس مل لیا کرتے تھے۔

— — — — —

### راویان حدیث

○ علی بن عبد الاعلیٰ ثعلبی کوئی الاحول، حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر مستدانی، (۷۰۰) (۴۷۹)۔

○ کثیر بن زیاد، ابوسہل برسائی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۸۰۷) (۵۶۴۵)۔

**851** - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَأَبُو غَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرُ أَبُو خَيْثَمَةَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَهْلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَقَعُدُ بَعْدَ نَفَاسِهَا - أَبُو سَهْلٍ هَذَا هُوَ كَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ الْبَرْسَائِيُّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے نفاس کے بعد بیٹھتی تھی۔

اس روایت کا راوی ابوسہل اس کا نام کثیر بن زیاد برسائی ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ مالک بن اسماعیل نہدی، ابوغسان کوئی، سبط حماد بن ابوسلیمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”217ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۹۱۳) (۶۴۶۴)۔

○ زبیر بن معاویہ بن حدتج، ابوخیثمہ، جعی کوئی، نزیل جزیرہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”174ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی۔

**852** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعَ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ النَّفْسَاءِ كَمْ تَقَعُدُ إِذَا رَأَتْ الدَّمَ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ .

☆☆ عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا ان سے نفاس والی عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: اگر وہ خون دیکھ لے تو کتنا عرصہ بیٹھی رہے تو انہوں نے جواب دیا: چالیس دن تک اس کے بعد وہ غسل کرے گی۔

**853-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْمَكِّي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تُمْسِكَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَطَهَّرُ فَتُصَلِّيَ عَطَاءٌ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆☆ عبد اللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقاس والی عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا: چالیس دن تک ٹھہری رہے گی پھر غسل کر کے پاک ہو کر نماز ادا کرنا شروع کرے گی۔

اس روایت کا راوی عطاء موقوف الحدیث ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن زید بن سلمہ بن ربیع بن جابر تھمی ابو عثمان معدل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”340ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریخ اصہبان (۱/۲۶۵) (۳۳۹)۔

○ سعد بن صلت بن برد بن اسلم، القاضی الامام محدث، ان کا انتقال ”196ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۹/۳۱۷) (۱۰۰)۔

**854-** حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُرْزَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهَا سَأَلَتْهُ كَمْ تَجْلِسُ الْمَرْأَةُ إِذَا وَلَدَتْ قَالَ تَجْلِسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطَّهَرَ قَبْلَ ذَلِكَ .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بیان کرتی ہیں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: جب عورت بچے کو جنم دیتی ہے تو وہ کتنا عرصہ بیٹھی رہے گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی عورت چالیس دن تک بیٹھی رہے گی اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو (اس کا حکم مختلف ہوگا)۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن اسماعیل بن جریر، بجلی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لیث الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی

۸۵۴- علفہ السرقسی فی السنن (۱/۲۶۳) قتال: (ورداد العرزمی محمد بن عبید اللہ بن مایہ لہ عن مسہ عن ام سلمہ) - قال العلامة النبی محمد بن شاکر فی تعلیقه علی الترمذی (۱/۲۵۷): (هذا اسار ضعيف: لضعف محمد بن عبید اللہ العرزمی) - الہ - واسطر العیبت رقم (۱۸۵۰)۔



بن حجر مستدانی (۷۵۵۴)۔

○ عبد الرحمن بن محمد بن عبید اللہ عززی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۱۲/۴) (۴۹۵۶)۔

○ محمد بن عبید اللہ بن میسرۃ عززی کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 155ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۲۴۷/۶) (۷۹۱۱)۔

855- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُسْرِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلنِّسَاءِ إِذَا رَأَتْ الطُّهْرَ إِلَّا أَنْ تَغْتَسِلَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نفاس والی عورت طہر دیکھ لے تو اب اس کے لیے نماز کو ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

(۱) عمر بن عبد اللہ بن یعلیٰ بن مرۃ ثقفی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر مستدانی (۵۹/۲) (۴۶۸)۔

## 2- باب مَا يَلْزَمُ الْمَرْأَةَ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا طَهَرَتْ مِنَ الْحَيْضِ.

باب: جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر کون سی نماز لازم ہوگی؟

856- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَأَلْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عَنِ الْحَائِضِ تَطْهُرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ بِقَلِيلٍ قَالَ تُصَلِّيُ الْعَصْرَ. قُلْتُ قَبْلَ ذَهَابِ الشَّفَقِ قَالَ تُصَلِّيُ الْمَغْرِبَ. قُلْتُ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَالَ تُصَلِّيُ الْعِشَاءَ. قُلْتُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَالَ تُصَلِّيُ الصُّبْحَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْمُرُنَا أَنْ نُعَلِّمَ نِسَاءَنَا. لَمْ يَزُوهُ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆ عبد الرحمن بن غنم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایسی حائضہ عورت کے بارے میں دریافت کیا جو سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے پاک ہو جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا: وہ عصر کی نماز ادا کرے گی میں

۸۵۵ اسرحہ البیہقی فی الکبریٰ (۲۱۲/۱) کتاب الحيض: باب النفساء من طريق الدارقطني به وفي اساره عمر بن يعلى الثقفي: قال المافظ في الترمذي (۵۹/۲): (ضعيف) - وثيقه عرفجه بن عبد الله: قال المافظ في الترمذي (۱۹/۲): (مقبول) - قلت: اي عند المتابعة والافلاس: كما هو معروف عن المافظ -

نے دریافت کیا: جو شفق غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جائے انہوں نے فرمایا: وہ مغرب کی نماز ادا کرے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ صبح صادق ہونے سے پہلے پاک ہو گئی؟ انہوں نے فرمایا: وہ عشاء کی نماز ادا کرے۔ میں نے دریافت کیا: جو سورج طلوع ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو انہوں نے فرمایا: وہ صبح کی نماز ادا کرے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہی ہدایت کی تھی: ہم عورتوں کو یعنی اپنی خواتین کو اس بات کی تعلیم دیں۔

اس روایت کو محمد بن سعید نامی راوی نے نقل کیا ہے: یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن حسان حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آنھویں طبع“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن جعفر عسقلانی (۱۶۴/۲) (۶۴۹)۔

### 3- باب جَوَازِ الصَّلَاةِ مَعَ خُرُوجِ الدَّمِ السَّائِلِ مِنَ الْبَدَنِ.

باب: جسم سے خون بہہ رہا ہو تو اس کے ہمراہ نماز ادا کرنا جائز ہے

857- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي صَدْقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَافِلًا أَتَى رَوْجَهَا وَكَانَ غَائِبًا فَلَمَّا أَخْبَرَ الْخَبَرَ خَلَفَ أَنْ لَا يَنْتَهِيَ حَتَّى يُهْرِقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَجَ يَتَّبِعُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْزِلًا - وَقَالَ الْقَاضِي فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْزِلًا - قَالَ مَنْ رَخِلَ يَكْلُونَا لَيْلَتَنَا هَذِهِ. قَالَ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا نَعْمَ السَّعْبُ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هُوَ وَأَصْحَابُهُ قَدْ نَزَلُوا الشَّعْبَ مِنَ الْوَادِي فَلَمَّا حَرَّحَ الرَّحْلَانِ إِلَى فَمِ الشَّعْبِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ أَيُّ اللَّيْلِ تُحِبُّ أَنْ أَكْفِيكَ أَوَّلَهُ أَوْ آخِرَهُ قَالَ نَبِيَّ أَكْفِيكَ أَوَّلَهُ. قَالَ فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّيُ وَآتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى شَخْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيبَةُ الْقَوْمِ

857- أخرجه اسر دافد (۱/ ۵۰، ۵۱) كتاب الطهارة: باب الوضوء من الدم الحديث (۱۹۸) وأحمد (۲/ ۴۱۲، ۴۱۳) واسر صريحه في صحيحه

رفعه (۲۶۱) واسر حسان في صحيحه (۲/ ۲۷۵-۲۷۶) رقم (۱۰۹۶) ولفظ في الموارد رقم (۲۵۰) والجبرتي في السري (۱/ ۱۶۰، ۱۶۱)

الطهارة باب ترك الوضوء من خروج الدم من غير مخرج المعتد - الحديث - من طريق محمد بن اسحاق - والعديد خلفه اسناد

(۲۷۵/۱) كتاب الوضوء: باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين: القل والبر - قال: (وقال حسان بن عبد الله - قد روي عنه الله

فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَاَنْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتْ قَائِمًا ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اُخَرَ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَاَنْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتْ قَائِمًا ثُمَّ عَادَ لَهُ بِالثَّالِثِ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ اَهْبَ صَاحِبَهُ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَقَدْ اَتَيْتُ فَوَثَبَ فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ اَنْ قَدْ نَذَرُوا بِهِ فَهَرَبَ فَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيَّ مَا بِالْاَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ قَالَ سَحَانَ اللّٰهِ اَفَلَا اَهْبَيْتَنِي وَقَالَ اَبُو كُرَيْبٍ اَفَلَا اَنْهَيْتَنِي اَوَّلَ مَا رَمَاكَ قَالَ كُنْتُ فِي سُورَةٍ اَقْرُوْهَا فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ اَقْطَعَهَا حَتّٰى اُنْفِذَهَا فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَاَذْنُتُكَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ اُصْبِحَ ثَغْرًا اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِحِفْظِهِ لَقُطِعَ نَفْسِي قَبْلَ اَنْ اَقْطَعَهَا اَوْ اُنْفِذَهَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں شریک ہوئے اس دوران ایک شخص نے ایک مشرک عورت کے ساتھ صحبت کر لی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لارہے تھے تو اس کا شہ بہ بھی آگیا جو پہلے وہاں موجود نہیں تھا اس نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اس وقت تک باز نہیں آئے گا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کا خون نہیں بہائے گا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے روانہ ہوا جہاں نہیں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑاؤ کرتے۔ (فاضل نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج رات کو ہماری پہرے داری کون کرے گا تو ایک انصاری اور ایک مہاجر شخص آگے بڑھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں گھائی کے کنارے پر رہنا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے وادی کی گھائی میں پڑاؤ کیا جب یہ دونوں حضرات گھائی کے سرے پر پہنچے تو انصاری شخص نے مہاجر سے کہا: تم رات کے کون سے حصے میں (سونا پسند کرو گے پہلے حصے میں یا آخری حصے میں) اس نے کہا: پہلے حصے میں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ مہاجر شخص ہٹ کر سو گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا۔ وہی شخص (مشرک) آیا جب اس نے ایک شخص کا چہرہ دیکھا تو اسے پتہ چل گیا کہ یہ لوگوں کی حفاظت کے لیے ہے تو اس نے اس انصاری کو تیر مارا جو اسے لگا اس انصاری نے اس تیر کو نکالا کھڑا رہا پھر اس شخص نے دوسرا تیر مارا جو اسے لگا تو انصاری نے اسے بھی نکال دیا اور خود نماز پڑھتا رہا اس شخص نے تیسرا تیر مارا جو اس انصاری کو لگا تو اس انصاری نے اسے نکال کر رکھ دیا پھر وہ انصاری رکوع میں گیا پھر سجدے میں گیا پھر اس نے اپنے ساتھی کو اٹھا دیا اور اس سے کہا اٹھ جاؤ! کیونکہ میرا بہت زیادہ خون بہہ گیا ہے۔ جب اس مشرک شخص نے ان دونوں حضرات کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ اب یہ اسے ماریں گے جب مہاجر نے انصاری کا خون بہتا ہوا دیکھا تو بولا سبحان اللہ! تم نے مجھے پکٹ دیا۔ یہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب اس نے تمہیں پہلے تیر مارا تھا تم نے اس وقت مجھے کیوں نہیں بتایا تو اس انصاری نے کہا میں ایک ایسی سورت پڑھ رہا تھا اسے ختم کرنے سے پہلے مجھے درمیان میں چھوڑنا اچھا نہیں لگا لیکن اب اس شخص نے مسلسل میری طرف تیر اندازی کی تو پھر میں رکوع میں چلا گیا۔ (نماز ختم کرنے کے بعد) پھر میں نے تمہیں بتا دیا یا اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس چیز کی حفاظت کی ہدایت دی تھی اس میں اس کو ضائع کرنے والا نہ آتا تو (میری یہ خوش قسمتی) اس کو ختم کرنے سے پہلے میں مر جاتا۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد الجبار بن محمد عطار دی، ابو عمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”272ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۳) (۶۳)۔

○ صدقہ بن یسار جزری، نزیل مکتہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶۶/۱) (۹۲)۔

○ عقیل ابن جابر بن عبد اللہ انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۹/۲) (۲۶۳)۔

858- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ يَغْنِي الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى وَجُرْحُهُ يَتَعَبُ دَمًا.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز ادا کرتے رہے جب کہ ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

859- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مسور بن مخرمہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن شاذب خراسانی، ابو عبد الرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”157ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۴۰۸)۔

## 4-باب فِي بَيَانِ الْعَوْرَةِ وَالْفَحْذِ مِنْهَا.

باب: ستر عورت کا بیان، ان اس کا حصہ ہے

860- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الرَّبَادِ

حَدَّثَنِي أَبُو جَرَّهْدٍ عَنْ جَرَّهْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنْهُ بُرْدَةٌ قَدْ انْكَشَفَتْ فَيَحْذُهُ فَقَالَ إِنَّ الْفَيْحَ عَوْرَةٌ.

☆☆ حضرت جرہد بن النعمان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے وہ اُس وقت مسجد میں تھے انہوں نے اُس وقت ایسی چادر لی ہوئی تھی جس میں سے اُن کی ران ظاہر ہو رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ران پردے کی چیز ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ بسر بن مطر بن ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۳۶۸/۲)۔

○ جرہد بن رزاح اسلمی مدنی ایک قول کے مطابق یہ صحابی رسول ہیں اور اہل صفہ میں سے ہیں۔ ان کا انتقال ”61ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۶/۱) (۵۰)۔

**861-** حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن جرہد اسلمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجهول الحال“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۵/۱) (۸۹)۔

**862-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْرَجٍ أَحْسَرُ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفُ فَيْحَكَ فَإِنَّ الْفَيْحَ مِنَ الْعَوْرَةِ.

۸۶۰ احمد بن محمد بن داؤد الطائسی ص (۱۶۲ ۱۶۳) الحديث (۱۱۷۶) واحد (۲) ۲۶۷۸ والدرامي (۲۸۱/۴) كتاب الاسناد باسمه في ان المسند عمود والنعاري في التاريخ الكبير النخبة (۲۲۵) واسم داؤد (۲۰۲/۶) كتاب العمام باسم السري عن العمري الحديث (۱۰۱۵) والدرمي (۱۱۰/۵) كتاب الاربع باب ما جاء ان المسند عمود الحديث (۲۷۹۵) والمبرقي (۲۴۸/۴) كتاب المسند باسم عمود الرسل مسند بن جرهد بن رزاح عن النبي صلى الله عليه وسلم مرثية وهو كائن من عمود فقال اما علي بن ان المسند عمود (۱) واحد اس همان (۲۵۲) والمبرقي (۲۶۹/۲) رقم (۱۸۵۷) واسم ابی نخبه (۱۱۸/۹) والعاظم (۱۸۰/۱) من طريق عن جرهد

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی ران پر پردہ رکھنا، کیونکہ ران پردے کی چیز ہے۔

863- حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفُ عَنْ فَيْحِكَ وَلَا تَنْظُرَ إِلَى فَيْحِكَ حَتَّى وَلَا مَيِّتٍ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی ران کو بے پردہ نہ کرنا، اور کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کی طرف نہ دیکھنا۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد المجید بن عبد العزیز بن ابو رواد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”206ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعجزیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۱/۵۱۷) (۱۲۸۹)۔

## 5- باب جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ.

### باب: پٹی پر مسح کرنا جائز ہے

864- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَهُوَ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

864- أخرجه أبو داود (۱۹۶/۲) كتاب الجنائز: باب في ستر الميت عند غسله الحديث (۲۶۴۰) وفي (۱۰/۱) كتاب اللباس: باب النسوي عن التميمي الحديث (۱۰۱۵) وابن ماجه (۱۶۹/۱) كتاب الجنائز: باب ما جاء في غسل الميت الحديث (۱۱۶۰) وعبد الله بن احمد في روايه المسند (۱۱۶/۱) والحاكم (۱۸۰/۱) والبزار كما في تلخيص الحبير (۵۰۱/۱) من طريق ابن جريج عن حبيب بن ابي ثابت في رواية: اخبرنا عن حبيب بن ابي ثابت (وفي اخرى: اخبرني حبيب بن ابي ثابت عن عاصم بن صمرة) به وقال ابو داود: هذا الحديث فيه تكرار- قال العاقظ في التلخيص (۵۰۱/۱): وفيه ابن جريج عن حبيب- وفي رواية ابي داود من طريق هجاج بن محمد عن ابن جريج قال: اخبرنا عن حبيب بن ابي ثابت- وقد قال ابو حاتم في العلل: ان الوسطة بينهما هو الحسن بن زكوان- قال: ولا يشك حبيب رواية عن عاصم- فوردت عدة اخرى- وكذا قال ابن معين: ان حبيباً لم يسمعه من عاصم وان بينهما رهناء ليس بشقة وبين المراد: ان الوسطة بينهما هو عمرو بن خالد الراشدي- ووقع في زيادات المسند وفي المارقطني ومسنده الرضوين كليب- نصح ابن جريج باخبار حبيب له وهو وهم في نقدي- وقد تكلمت عليه في الاملاء على اماريت مختصر ابن العاصم-

864- أخرجه ابن الجوزي في التحف (۱۶۷/۱) رقم (۲۷۵) من طريق المارقطني بسند الاسناد وعلقه البيهقي في السنن (۱۲۸/۱) فقال: (ومروا ابو الوليد خالد بن يزيد الكوفي باشار آخر عن يزيد بن علي عن علي مرسل) وابو الوليد حبيب ولا يشك عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب تبي- (۱)- قال ابن الجوزي: (خالد بن يزيد ضعيف- وقال ابو حاتم الرازي يحيى بن معين: كتاب)- (۱)- ووافقه ابن عبد البرادي في التلخيص- وانظر نصب الرية (۱/۱۸۷ ۱۸۸)-



عَنْهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْجَبَائِرِ تَكُونُ عَلَى الْكَسِيرِ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ صَاحِبُهَا وَكَيْفَ يَغْتَسِلُ إِذَا أَجْنَبَ قَالَ يَمْسَحَانِ بِالْمَاءِ عَلَيْهَا فِي الْجَنَابَةِ وَالْوُضُوءِ . قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِي بَرْدٍ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ إِذَا اغْتَسَلَ قَالَ يُمِرُّ عَلَى جَسَدِهِ . وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) يَتِمُّ إِذَا خَافَ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اُس پٹی کے بارے میں دریافت کیا جو کسی زخم وغیرہ پر باندھی جاتی ہے ایسا شخص کس طرح وضو کرے گا؟ اگر وہ جنبی ہو جائے تو وہ غسل کس طرح کرے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا شخص جنابت کی حالت میں پانی کے ذریعے اُس پر مسح کر لے گا میں نے عرض کی: اگر سردی ہو یا اپنی جان کا اندیشہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے پورے جسم پر مسح کر لے گا پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ”تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں رحم کرنے والا ہے۔“ (تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص کو جب اندیشہ ہو تو وہ تیمم کر لے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابوطالب، ابو محمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں“ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”168ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۶) (۲۷۵)۔

○ زید بن حسن بن علی بن ابوطالب، ہاشمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”120ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۷۴) (۱۷۲)۔

865 - حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . أَبُو الْوَلِيدِ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ ضَعِيفٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے اس کا راوی ابوالولید خالد بن یزید مکی ضعیف ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن ابوالموالی زید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں“ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”173ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۵۰۰)۔

866- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَرَ إِحْدَى زَنْدَيَّ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ . عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ مَتْرُوكٌ.

☆☆ امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اپنے دادا (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرا ایک جوڑنوٹ گیا اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی: میں پٹی پر مسح کر لوں۔  
اس روایت کا راوی عمرو بن خالد واسطی متروک ہے۔

867- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ  
عُمَرَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.  
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن خالد واسطی سے منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد وراق واسطی۔ سکن بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”265ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۷۹/۷) (۳۶۳۵)۔

6- باب بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَجُوزُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَمَا يَجُوزُ فِيهِ مِنَ النَّيَابِ.

باب: اُس جگہ کا بیان جس میں نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے

868- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَوَارِزْمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ

٨٦٦- أخرجه ابن الجوزي في التحف (١٦٧/١) رقم (٢٧٦) من طريق المارقيطي به- وأخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٦١/١) رقم (١٦٢٢) ومن طريقه المصنف أيضاً وابن ماجه (٢٣٥/١) كتاب الطهارة باب المسح على الجبائر الحديث (١٦٥٧) وأبو الحسن الفطان في نقائده على ابن ماجه فرواه البيهقي (٢٣٨/١) كتاب الطهارة باب المسح على العتائب والجبائر من طريق سعيد بن سالم القداح حدثني اسرائيل به- قال البيهقي: وقد تابع عمرو بن خالد عليه عمر بن موسى بن وجيه فرواه عن زيد بن علي مثله- وابن وهب مشروك منسوب الى الوضئ - اله- قال الزيلعي في نصب الراية (١٨٧/١): قال ابن أبي حاتم في (علمه): سالت ابي عن حديث رواد عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن أماته حديث فقال: لهذا حديث باطل لا اصل له وعمر بن خالد مشروك الحديث- انتهى- وقال ابن القلان في كتابه: قال: اسحاق بن راهويه: عمرو بن خالد كان يضع الحديث- وقال ابن معين: هو كذاب غير ثقة ولا مأمون- ورواه السفياني في صفاته وأعله بعمر بن خالد وقال: لا يتابع عليه ولا يعرف الا به ونقل تكذيبه عن جماعة - اله- وأطر الحديث رقم (٧٧٢)-

الْأَبَارُ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الْحَائِطِ تُلْقَى فِيهِ الْعَذْرَةُ وَالتَّنُّ قَالَ إِذَا سُقِيَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلَّ فِيهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایسی جگہ جہاں پر گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اُس جگہ کو تین مرتبہ سیراب کر لیا جائے (یعنی دھویا جائے) تم اس میں نماز ادا کر لو۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن جعفر بن بکر بن ابراہیم، ابوشیبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”326ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵۳/۱۰) (۵۶۱۶)۔

○ عمر بن عبدالرحمن بن قیس الابارکونی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۹/۲) (۳۷۳)۔

869- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سِيلَ عَنْ هَذِهِ الْحَيْطَانِ الَّتِي تُلْقَى فِيهَا هَذِهِ الْعَذْرَاتُ وَهَذَا الزَّبَلُ أَيُّصَلِّي فِيهَا قَالَ إِذَا سُقِيَتْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلَّ فِيهَا وَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . اِخْتَلَفَا فِي الْإِسْنَادِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی جگہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: جہاں گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہے کیا وہاں نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تین مرتبہ اسے سیراب کر لو تو تم وہاں نماز ادا کر لو۔ انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم اس روایت کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے واللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے!



### راویان حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک بالسکون، ابوالقاسم کونی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”258ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵۳/۱۰) (۵۶۱۶)۔

۸۶۸ امرحہ ابن ماجہ (۲۵۵/۱) کتاب المساجد والجماعات باب ابن جعوز بناء المساجد الحديث (۷۱۱) من طريق محمد بن اسحاق نافع عن ابن عمر ومنزل عن العيطان تلقى فيها العذرات فقال: (إذا سقيت مرارا فصلوا فيها) برفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بصير في الزوائد (۲۶۳/۱): (اسناد ضعيف: لم يسمع ابن اسحاق) - الله - وهو الذي بعد هذا -



ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۱۱) (۲)

870 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحُ النَّوْبِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ لِلْحَجَّاجِ إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اخْتَجَمَ فَدَفَعَ دَمَهُ إِلَى ابْنِي فَشَرِبَهُ فَاتَّاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ . قَالَ كَرِهْتُ أَنْ أَصِيبَ دَمَكَ . فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَمَسَّكَ النَّارُ . وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ وَيْلُ لِلنَّاسِ مِنْكَ وَوَيْلُ لَكَ مِنَ النَّاسِ .

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے حجاج بن یوسف سے یہ کہا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچھپے لگوائے، آپ نے اپنا (ٹکلا ہوا خون) میرے بیٹے کو دیا، تو میرے بیٹے نے اُسے پی لیا، تو حضرت جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے بیٹے سے) دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے عرض کی: مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کے خون کو بہا دوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم تمہیں کبھی نہیں چھوئے گی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کے لئے بربادی ہے جو تمہارے حوالے سے (جرم کے مرتکب ہوں گے یعنی تمہیں شہید کریں گے)۔ ان لوگوں کے لئے بربادی ہے جو تمہارے حوالے سے (جرم کے مرتکب ہوں گے یعنی تمہیں شہید کریں گے)۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن مجاہد بن مسلم القاضی، الکاملی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”280ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعجم“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۴۳) (۴۰۳)۔

○ رباح نوبی، عن اسماء بنت ابی بکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الحمیزان (۵۹/۳) (۲۷۲۹)۔

٨٧- أخرجه ابن عساكر في تاريخه كما في كنز العمال (٤٧٢/١٢) رقم (٢٧٢٣٤) وأبو نعيم في الحلية (٢٢٠/١) من طريق علي بن مجاهد به. وعلي بن مجاهد: قال الحافظ في التقریب (٤٢/٢): (عزوك من التامة ليس في نيوخ أحمد اضعف منه) - اهـ - وثيفه: رباح النوسي: قال الذهبي في السبازان (٥٩/٢): (لا يمدى من هو) -

## کتاب الصلوة

## نماز کا بیان

## ۱- باب

## باب: بلا عنوان

## 871- قُرءَ عَلٰی اَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا

۸۷۱- اخرجہ ابو داؤد (۲۶۱/۴) کتاب الادب باب السوي في الكلام حديث (۱۸۴۰) وابن عاصم (۶۱۰/۱) کتاب النکاح باب خطبة النکاح حديث (۱۸۹۶) واحمد (۲۵۹/۲) والنسائي في (عمل اليوم والليلة) رقم (۱۹۹۴) وابن حبان (۳۵۷۸) موارد ۶ ويرقم (۲۱) الاحسان ۶ والبيهقي (۲۰۹-۲۰۸/۳) کتاب الجمعة باب ما يستعمل به على وجوب التعميد في خطبة الجمعة كل يوم من طريق الدواعي عن قره عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة به - قال ابو داؤد: رواه بونس وعقيل وشبيب ومحمد بن عبد العزيز عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل - الله - وكذا قال البيهقي وجميع المرسل ايضا الدارقطني في (العلل) (۲۰-۲۹/۸) فقال: يرويه الدواعي واختلف عنه: فرواه عبيد الله بن موسى وابن ابي العثيمين والوليد بن مسلم وابن المبارك وابو الفيرة عن الدواعي عن قره عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم - ورواه محمد بن كثير عن الدواعي عن الزهري كذلك لم يذكر قره - ورواه وكيع عن الدواعي عن قره - ورواه وكيع عن الدواعي عن قره عن الزهري قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرسل - الله -

اما الحاكم - رحمه الله - فقد صحح لقرة بن عبد الرحمن - على شرط مسلم - حديث: (حذف السلام سنة) ووافقه الذهبي - قلت: ولقدنا من اولها مرسل - رحمه الله - فان قره بن عبد الرحمن لم يرو له مسلم احتجاجاً ولكن روى له في المتابعات فلا نستطيع مثلاً ان نصحح لفظ بن نسير او غيره من روى له مسلم في المتابعات على شرط مسلم - والعجب من الذهبي في موافقته للحاكم اكثر! لانه اورد قره بن عبد الرحمن في ميزانه (۱۷۰/۵) بتحقيقنا وقال: خرج له مسلم في الشواهد - الله - قلت: ودار الحديث على قره بن عبد الرحمن فالبك اقوال الائمة فيه: قال ابو حاتم: ليس بقوي - وقال ابو زرعة: الاحاديث التي يروونها منا كبر - وقال احمد: منكر الحديث جدا - وقال ابن معين: ليس بقوي الحديث - وقال المجلي: يكتب حديث - وقال ابن شاذان لم يحمي: ليس به باس عدي - وقال النسوي: ثقة - وقال ابن عدي: له باس به - وقد لغض الحافظ هذه الاقوال فقال: صدوق له منا كبر - بنظر: السمع والتفصيل (۱۳۲/۷) واحوال الرجال ص (۱۶۵) مرالات ابن طوسان (۱۶۲۹) وثقات المجلي (۱۲۸۵) وثقات ابن شاذان (۱۱۶۲) والمعرفة والتاريخ (۱۴۶۰/۲) والكمال (۲۰۷۷/۶) والتفريب (۱۲۵/۲) - قلت: وعلى انراض ان قره ثقة فقد خالفه اكثر من اصحاب الزهري ولهم بونس وعقيل وشبيب ومحمد بن عبد العزيز ولهم بلل ذلك اكثر واكثر من قره بن عبد الرحمن ولقد الذي رجحه الدارقطني وابو داؤد والبيهقي - ثم ان قره قد اضطراب في لفظ هذا الحديث: فمرة يرويه بلفظ: (ابن) ومرة بلفظ: (اجزم) ومرة بلفظ: (انقطع) ومع كل ما تقدم فقد حكم النوري في (المجموع) (۷۲/۱) بانه حديث حسن وكذلك ابن الصلاح فيما نقله عنه السبكي في (طبقات لانا فية الكبرى) (۹/۱) - وقد حكم السبكي ايضا بصحته: تبعاً لابن حبان - اما الطريق الآخر الذي ذكره المصنف وهو طريق صدقة عن محمد بن سعيد عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن ابيه فقد اثار اليه - رحمه الله - في (العلل) (۲۰/۸) فقال: ورواه محمد بن سعيد بقال له: الوصيف عن الزهري عن ابن كعب بن مالك عن ابيه - والصحيح عن الزهري المرسل - الله - قلت: وللحديث اسناد آخر اخرج الطبراني في (الكبير) (۷۲/۱۹) رقم (۱۴۱) من طريق صدقة بن عبد الله عن محمد بن الوليد الزبيدي عن الزهري عن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم - ومن طريق الطبراني اخرج السبكي في (الطبقات) (۱۴/۱) - وفي هذا الحديث نرى ان صدقة بن عبد الله خالف قره في اسناد هذا الحديث: فلا نعد هذه البخالفة طريقاً لتفوية الحديث - والحديث من هذا الطريق ذكره البونيم في (المجموع) (۱۹۱/۲) وقال: وفيه صدقة بن عبد المؤمن ضعه احمد والبخاري ومسلم وغيرهم ورفقه ابو حاتم ورواه في رواية -





آدمی کو یہ بات پتہ ہونی چاہیے نماز کا بنیادی مقصد یہ ہے انسان کے ذہن پر اس کائنات کے خالق کی عظمت کے نقش کو پختہ کر دیا جائے اور وہ (اللہ تعالیٰ کے عذاب) سے ڈرتے ہوئے اس کے احکامات کی تعمیل کرے اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا ہے اس سے اجتناب کرے۔ اسی میں تمام بنی نوع انسان کا فائدہ ہے کیونکہ جو شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہو اور برائیوں سے لائق اختیار کرے اس سے صرف بھلائی اور نفع کا عمل سرزد ہوگا اس کے برعکس جو شخص نماز پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا دل خدا سے غافل ہوتا ہے اور وہ نفسانی اور جسمانی خواہشات کی پیروی میں مشغول رہتا ہے تو بعض علماء بقول اس شخص کے ذمے سے فرض ادا ہو جائے گا لیکن درحقیقت مطلوبہ مقصد حاصل نہیں ہوگا اصل نماز وہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اہل ایمان فلاح پا گئے وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں۔“

نماز کا بنیادی مقصد یہ ہے انسان نیاز مندی کے ساتھ اس زمین اور آسمان کے خالق کی عظمت کا اعتراف کرے اور اس کی اس عظیم عظمت اور غیر فانی عزت کے آگے اپنے سر کو جھکا دے اس لیے کوئی بھی شخص درحقیقت اس وقت تک نمازی قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک اس کا ذہن مکمل طور پر حاضر نہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے معمور نہ ہو اور باطل وسوسوں اور نقصان پہنچانے والے خیالات سے خالی نہ ہو اور نجات کا طلبگار نہ ہو اس لیے جب انسان اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ایسی حالت میں کھڑا ہوتا ہے اس کا دل خشوع اور خضوع سے معمور ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کو زبردست قدرت رکھنے والا زبردست طاقت رکھنے والا عظیم بادشاہی کا مالک بے پناہ قدرت رکھنے والا سمجھتا ہے اور پھر اس کے سامنے عاجزی اور انکساری کے ساتھ حاضر ہوتا ہے تو وہی شخص ایسا شخص ہوگا جس اپنے گناہوں سے توبہ کر رہا ہوگا اور اپنے پروردگار کی طرف مائل ہوگا اور اسی کے نتیجے میں اس شخص کے ظاہری اور باطنی اعمال کی درستگی ہو سکے گی چونکہ اس کا رابطہ اپنے پروردگار کے ساتھ مضبوط ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان دین کے مقرر کردہ حدود پر قائم رہے گا اور ان تمام امور سے باز رہے گا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔“

حقیقی معنی میں مسلمان ہونے کی صورت یہی ہے۔

### سابقہ امتہوں میں نماز کی فرضیت

قرآن مجید کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے نماز ادائیگی کا حکم سابقہ انبیاء کی شرائع میں موجود تھا جیسا کہ سورت مبارکہ ابراہیم میں قرآن مجید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اے میرے پروردگار! تو مجھے نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد کو بھی (نماز قائم کرنے والا) بنا دے۔“

اسی طرح قرآن مجید میں سورہ مریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے:

”اور وہ اپنے اہل خانہ کو نماز کی ادائیگی کا حکم دیا کرتا تھا۔“

اسی طرح قرآن مجید فرقانِ حمید نے سورۃ طہ میں یہ بات ذکر کی ہے:  
”تم میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔“

بعض مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے یہاں پہ خطاب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے۔  
اسی طرح سورۃ مریم میں قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:  
”اور اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھے نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔“

احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ کی امت کی یہ امتیازی خصوصیت ہے اُن پر دن اور رات پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں بنی اسرائیل پر صرف دو نمازیں فرض کی گئی تھیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے عشاء کی نماز کی فرضیت نبی اکرم ﷺ کی امت کی خصوصیت ہے یہ صرف ان پر فرض ہوئی ہے اور انہوں نے اپنے اس موقف کی تائید میں وہ روایت نقل کی ہے جسے امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم اس نماز (عشاء) کو تاخیر سے ادا کرو کیونکہ تمہیں اس نماز کے حوالے سے سابقہ امتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔“

### نماز کی فرضیت کی تاریخ

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے امت محمدیہ پر نمازوں کی فرضیت کا حکم واقعہ معراج میں نازل ہوا تھا لیکن احادیث کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے نبی اکرم ﷺ کے معراج پر تشریف لے جانے سے پہلے بھی مسلمان نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

اس کی پہلی دلیل یہ ہے سورۃ مزمل جو مکہ مکرمہ میں ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی اس میں نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے:

”اے چار اوڑھنے والے اٹھو اور رات کے وقت قیام کرو لیکن تھوڑی دیر کے لیے نصف حصہ یا اس سے بھی کم کر لو یا اس سے تھوڑا بڑھالو اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو۔“

لیکن ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ واقعہ معراج سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں یہ سوال سامنے آتا ہے کیا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب بھی معراج کے واقعہ سے پہلے نمازیں ادا کیا کرتے تھے یا نہیں؟ تو اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کی وجہ سے کفار بہت پریشان ہوتے تھے کہ ان کی قرأت کی آواز سن کر کچھ لوگ مسلمان نہ ہو جائیں۔ انہوں نے آپ کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لیے روانہ ہو گئے۔

اس روایت میں بڑا لمبا واقعہ منقول ہے۔

اسی طرح علامہ ابن ہشام رحمہ اللہ نے ”سیرت ابن ہشام“ میں یہ بات نقل کی ہے۔

ابن اسحاق نے یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب مختلف گھاٹیوں میں چھپ کر نمازیں ادا کر رہے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ مکہ کی کسی گھاٹی میں نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران کچھ کفار وہاں آئے اور انہوں نے نماز کی بُرائی کرنا شروع کی اور مسلمانوں کے ساتھ اس بارے میں تکرار شروع کی تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی ایک بڑی ہڈی پکڑ کر ایک کافر کو ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔ (راوی کہتے ہیں:) اسلام کی راہ میں کسی کافر کا بہایا جانے والا یہ پہلا خون تھا۔

ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب واقعہ معراج سے پہلے بھی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

**872- حَدَّثَنِي أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَغْيَنَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِذِكْرِ اللَّهِ أَقْطَعُ.**  
☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ذی حیثیت کام جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے وہ ناکمل ہوتا ہے۔

→ → → → →

### راویان حدیث کا تعارف:

- حافظ امام شہب احمد بن نصر بن طالب بغدادی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”323ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تذکرہ حافظ (۸۳۲/۳)۔
- عمرو بن عثمان بن سیار الکلائی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، الرقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”219ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۴/۲)۔ (۶۳۳)۔

۸۷۲- تفسر الدارقطنی بهذا الطريق - وينظر: طرق الحديث وتخرجها في الحديث السابق - والعرب لنا لفظه: (انقطع) مما يدل على اضطراب فرة في لفظ الحديث كما اشتهاه النفا - والله الموفق -



○ موسیٰ بن اعمین جزری، مولیٰ قریش، ابوسعید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”177ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المجذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۸۱) (۱۳۳۲)۔

## 2- باب الصَّلَوَاتِ الْفَرَايِضِ وَأَنَّهُنَّ خَمْسٌ .

باب: فرض نمازوں کا بیان، وہ پانچ ہیں

873- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ خَمْسٌ صَلَوَاتٍ . قَالَ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ قَالَ افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا . فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللَّهِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اس نے دریافت کیا: کیا اس سے پہلے اور ان کے بعد بھی کوئی فرض کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں تو اُس شخص نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ جنت میں جائے گا۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ نوح بن قیس بن رباح ازدی، ابوروح بصری، اخو خالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”184ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۸۷۲- أخرجه أحمد (۲/۲۶۷) والنسائي (۱/۲۳۸) كتاب الصلوة: باب كم فرضت في اليوم والليلة! حديث (۱۵۹) وأبو يعلى (۵/۲۱۶) رقم (۲۹۳۹) وابن حبان (۲۵۱) - مؤلفه (۱/۲۰۱) من طريق نوح بن قيس بهذا الإسناد - وقال الحاكم: صحيح على الصحيحين - وصححه ابن حبان - قلت: وأصل الحديث في الصحيحين مطولاً من طريقين مختلفين عن انس بن مالك - رضي الله عنه - فأخرجه البيهقي (۱/۲۰۱) كتاب العلم: باب ما جاء في العلم: حديث (۶۳) وأبو داود (۱/۴۸۶) والنسائي (۱/۱۲۳-۱۲۴) وأحمد (۲/۱۶۸) وابن ماجة (۱۶۰۲) من طريق السليمان بن سعيد البغوي عن شريك بن أبي نمر عن انس مطولاً وفيه: سؤال الأعرجي للنبي صلى الله عليه وسلم: (أشرك بالله الله أمرك أن تعطي الصلوات الخمس في اليوم والليلة؟ قال: لا نعم) - وأخرجه مسلم (۱/۱۲۶) (الاسي) كتاب الإيمان: باب السؤال عن إركان الإسلام: حديث (۱۲/۱۰) والترمذي (۱/۶۱۹) والنسائي (۱/۱۲۳-۱۲۴) والدارمي (۱/۱۶۶) وأحمد (۲/۱۶۲) وأبو عوانة (۱/۲-۳) والبغوي في (شرح السنة) (۱/۶۳) - بتحقيقنا: كلهم من طريق سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس وفيه: ان أعرجي قال للنبي صلى الله عليه وسلم: (فرغم رسولك ان علينا خمس صلوات في يومنا وليلتنا؟ قال: صدق) قال: فبالدي لرسولك الله أمرك بهذا؟ قال نعم ..... (في آخر الحديث)

”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۰۸) (۱۶۸)۔

○ خالد بن قیس بن ربیع ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مرید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۱۷) (۶۸)۔



## نماز کے مشروع قرار دیئے جانے کی حکمت

مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمان جزیری بیان کرتے ہیں:

ما تقدم من مباحث الطهارة انما هو وسيلة للصلاة وقد علمت ان هذه الوسائل كلها منافع للمجتمع الانساني لان مدارها على نظافة الابدان وطهارة اماكن العبادة من الاقدار التي تنشأ عنها الامراض والروائح القذرة نعم ان في بعض الوسائل ما قد يخلو عن هذا المعنى ولكن ذلك لحكمة ظاهرة: وهي ان الغرض من العبادات انما هو الخشوع لله سبحانه باتباع اوامره واجتناب نواهيه اما الصلاة فهي اهم اركان الدين الاسلامي فقد فرضها الله سبحانه على عباده ليعبدوه وحده ولا يشركوا معه احدا من خلقه في عبادته قال تعالى: (ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا) اي فرضا محدودا باوقات لا يجوز الخروج عنها وقال عليه الصلاة والسلام: ”خمس صلوات كتبهن الله على العباد فمن جاء بهن ولم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد ان يدخله الجنة“ وقد وردت احاديث كثيرة في تعظيم شأن الصلاة والحث على ادايتها في اوقاتها: والنهي عن الاستهانة بامرها والتكاسل عن اقامتها فمن ذلك قوله صلى الله عليه وسلم: ”مثل الصلوات الخمس كمثل نهر عذب غمر بباب احدكم يقتحم فيه كل يوم خمس مرات فما ترون ذلك يبقى من درنه؟ قالوا: لا شيء قال صلى الله عليه وسلم: ”فان الصلوات الخمس تذهب الذنوب كما يذهب الباء الدرن“ ومعنى ذلك ان الصلوات الخمس تطهر النفوس وتنظفها من الذنوب والآثام كما ان الاغتسال بالباء النقي خمس مرات في اليوم يطهر الاجسام وينظفها من جميع الاقدار وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاعمال افضل؟ قال: ”الصلاة لمواقيتها“ فالصلاة هي افضل اعمال الاسلام واجلها قدرا واعظمها شانا

(الفقه على المذاهب الاربعة كتاب الصلاة حكمة مشروعيها)

اس سے پہلے طہارت کا ذکر کیا جا چکا ہے جو نماز کی ادائیگی کا وسیلہ ہے اور یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ تمام وسائل انسانی

معاشرے کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے اس کا بنیادی مقصد جسم کو صاف ستھرا رکھنا ہے اسی طرح عبادت کی جگہ کو بھی پاک و صاف رکھنا ہے کیونکہ اگر وہ گندی ہوگی تو اس سے امراض اور تعفن پیدا ہو سکتا ہے البتہ نماز میں بعض ایسے امور بھی شامل ہیں جن کا بظاہر ان فوائد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے لیکن ان میں سے بھی ایک حوالے سے حکمت شامل ہے جسے یوں بیان کیا جاسکتا ہے اس کا بنیادی مقصد یہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر تسلیم خم کر دے اور اس کا طریقہ یہ ہے انسان کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ اس کی پیروی کرے اور جس بات سے منع کیا گیا ہے اس سے اجتناب کرے۔

نماز کو اسلام کے تمام ارکان میں سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اس عبارت میں کسی مخلوق کو شامل نہ کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بے شک نماز (کی ادائیگی) اہل ایمان پر مقررہ اوقات میں لازم قرار دی گئی ہے۔“

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے جو شخص انہیں ادا کرے گا اور ان میں سے

کوئی بھی چیز ضائع نہیں کرے گا یعنی ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے (ضائع نہیں کرے گا) تو اس شخص کے لیے اللہ

تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔“

نماز کی خوبیاں نماز کو مقررہ اوقات میں ادا کرنے کی ترغیب اس حکم کی بجا آوری میں کوتاہی اور اسے بخوبی سرانجام دینے

میں کاہلی کا ارتکاب کرنے کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی بہت سی احادیث منقول ہیں جن کو مختلف محدثین نے نقل کیا ہے۔

ان میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

”پانچ نمازوں کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص کے دروازے پر میٹھے پانی کی نہر بہہ رہی ہو اور وہ شخص روزانہ

اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو تمہارا کیا خیال ہے اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا لوگوں نے

عرض کی: اس کا میل کچیل بالکل نہیں رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پانچ نمازیں گناہوں کو اسی طرح

ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی (انسانی جسم یا کسی بھی چیز) کے میل کو ختم کر دیتا ہے۔“

(مصنف فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے پانچ نمازیں انسانی نفس کو پاکیزہ بنا دیتی ہیں اور اسے نافرمانی اور گناہ سے

اس طرح پاک کر دیتی ہیں جس طرح صاف ستھرے پانی میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرنے سے جسم پر لگی ہوئی میل دور ہو جاتی

ہے اور وہ صاف ستھرا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بعض روایات میں یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ

فضیلت رکھتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا۔

مختصر یہ کہ نماز انسان کے اعمال میں سب سے بہترین عمل ہے اور اس کا رتبہ دیگر تمام اعمال پر فوقیت رکھتا ہے۔



## ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان

والصلوات المكتوبات خمس في اليوم واللييلة، ولا خلاف بين المسلمين في وجوبها، ولا يجب غيرها الا بنذر، للاحاديث السابقة، ولحديث الاعرابي: خمس صلوات في اليوم واللييلة قال الاعرابي بهل على غيرها؟ قال: لا، الا تطوع (1) ولقوله صلى الله عليه وسلم لمعاذ حين بعثه الى اليمن: اخبرهم ان الله تعالى فرض عليهم خمس صلوات في كل يوم ولييلة (2).

وقال ابو حنيفة رحمه الله: الوتر واجب، لقوله صلى الله عليه وسلم: ان الله قد زادكم صلاة،

وهي الوتر (3) وهذا يقتضي وجوبه، وقال عليه السلام: الوتر واجب على كل مسلم (4).

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض قرار دی گئی ہیں ان کی فرضیت کے بارے میں مسلمان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے ان کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا لازم نہیں ہے البتہ اگر کوئی شخص نوافل ادا کرنے کی نظر مان لے تو اب ان کی ادائیگی ان پر لازم ہو جائے گی اس کی دلیل یہ حدیث ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے (ایک دیہاتی سے) یہ فرمایا تھا:

”دن اور رات میں پانچ نمازیں (پڑھنا فرض ہے) تو اس نے عرض کی: کیا ان کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا بھی

مجھ پر فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نقلی طور پر پڑھنا چاہو تو (تمہاری مرضی

ہے)۔“

اس طرح ایک روایت میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا تو ان سے یہ

فرمایا تھا:

”تو تم انہیں بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھنا فرض قرار دیا ہے۔“

البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں وتر کی نماز پڑھنا واجب ہے انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل

پیش کی ہے:

”اور اللہ تعالیٰ نے ایک مزید نماز عطاء کی ہے جو وتر کی نماز ہے۔“

وہ یہ کہتے ہیں: ان الفاظ کا تقاضا یہ ہے اس کو واجب قرار دیا جائے ویسے بھی نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ”وتر ہر

مسلمان پر لازم ہیں۔“

(2) متفق علیہ عن ابن عباس: وكانت تلك البعثة سنة عشر قبل حج النبي صلى الله عليه وسلم (سبل السلام 120/2).

(3) رواه ثمانية من الصحابة: خارجه بن حذافة، وعمر بن العاص، وعقبة بن عامر، وابن عباس، وابو بصرة الغفاري، وعمر بن

بن شعيب عن ابيه عن جده، وابو سعيد الخدري، وكلها معلولة (نصب الراية 109/1).

(4) رواه ابو داود والسناني، وابن ماجه واحمد وابن حبان والحاكم عن ابي ايوب (نصب الراية 112/1).

۱۔ راجع الفقہ الاسلامی وادلتہ: الباب الثانی: الصلوة الفصل الاول: تعریف الصلوة، ومشروعیتها وحکمة تشریعها لخصتها

ودراسها، حکم تارك الصلوة

### 3- باب الأمر بتعليم الصلوات والضرب عليها وحيد العورة التي يجب سترها

باب: نماز کی تعلیم دینے کا حکم اس (کو چھوڑنے کی وجہ سے) مارنے کا حکم

اور ستر کا حکم جس کا چھپانا لازم ہے

874- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا بَلَغَ أَوْلَادُكُمْ سَبْعَ سِنِينَ فَفَرِّقُوا بَيْنَ فُرْشِهِمْ وَإِذَا بَلَغُوا عَشَرَ سِنِينَ فَأَضْرِبُوهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ.

☆☆ عبد الملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو ان کے بستر الگ کر دو جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز (چھوڑنے) کی وجہ سے ان کی پٹائی کرو۔



#### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن ربیع بن سبرہ بن معبد جہنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۹/۱) (۱۳۰۹)۔

#### نماز نہ پڑھنے پر بچوں کی پٹائی کرنا

ڈاکٹر وہبہ تحریر کرتے ہیں:

وهي فرض عين على كل مكلف (بالغ عاقل) ، ولكن تؤمر بها الاولاد لسبع سنين ، وتضرب عليها لعشر ، بيد ، لا بخشبة ، لقوله صلى الله عليه وسلم : «مروا صبيانكم بالصلاة لسبع سنين ،

۸۷۴- اخرجہ ابو داؤد (۲۳۲/۱) کتاب الصلوة: باب من یومر بالفلاحة بالصلوة: حدیث (۱۹۶) والترمذی (۲۵۹/۲) کتاب الصلوة: باب ما جاء من یومر الصبی بالصلوة: حدیث (۱۰۷) والدارمی (۲۷۲/۱) وابن ابی شیبہ (۲۴۷/۱) واحمد (۲۰۱/۲) وابن العارور (۱۱۷) وابن خزيمة (۱۰۲/۲) والطحاوي في (مشكل الآثار) (۲۳۲/۲) والحاكم (۲۰۱/۱) والبيهقي (۱۱۷/۲) من طريق عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن ابيه عن حماد بن - وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح - وقال الحاكم: صحیح علی شرط مسلم - ووافقه الذهبي وصححه ابن خزيمة - قلت: اما علی شرط مسلم فلا: فان عبد الملك بن الربيع لم يرو له مسلم الا في موضع واحد في الكلام: مناعة وليس احتجاجاً - وقال ابو الحسن بن الفطان: لم تثبت عدالته وان كان مسلم اخرج له فغير محتج به - وقال ابن معين: امارت عبد الملك بن الربيع عن ابيه عن حماد بن ضفاف - ينظر: (التبيين) (۲۹۳/۶) و (التفريب) (۵۱۹/۱) و (الكشاف) (۱۸۶/۲) لكن للحدیث نواهد يخفى بها - وينظر الحديث الذي -

واضربوهم عليها لعشر سنين، وفرقوا بينهم في المضاجع.

نماز ہر مکلف (یعنی عاقل اور بالغ) پر فرض ہے بچہ جب تک سات سال کا نہ ہو جائے اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا (لیکن اس بارے میں اس کے ساتھ سختی نہیں کی جائے گی) لیکن جب وہ دس سال کا ہو جائے اور پھر بھی نماز ادا نہ کرے تو اس پر اس کی پٹائی کی جلمے کی البتہ اسے ہاتھ کے ذریعے مارا جائے گا چھڑی کے ذریعے نہیں مارا جائے گا۔ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال ہو جائے تو اگر وہ نماز نہیں پڑھتا تو اس کی پٹائی کرو اور ان کے بستر الگ کر دو۔“

875- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ رَاجَّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْرَةَ الصَّبْرِيُّ وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعٍ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرِ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَنَةً أَوْ أَجِيرَةً فَلَا تَنْظُرُ الْأَمَةُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ عَوْرَتِهِ فَإِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ مِنَ الْعَوْرَةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کہ سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو اس وجہ سے (یعنی نماز ترک کرنے کی وجہ سے) ان کی پٹائی کروڑ اور ان کے بستر الگ کر دو اور جب کوئی شخص اپنے غلام یا ملازم کی شادی اپنی کنیز سے کر دے تو وہ کنیز اس کے ستر کی طرف نہ دیکھے کیونکہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک ستر ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سوار بن داؤد ابو حمزہ۔ وقیل: داؤد بن سوار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الحمیزان (۳/۳۴۱)۔ (۳۶۱۶)۔

876- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الشَّيْلَمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

١. رواه احمد وابوداؤد والحاكم والترمذى والدارقطنى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده (نيل الاوطار 1/298).

٨٧٥- أخرجه أبو داود (١٢٣/١) كتاب الصلوة باب من يوتر الفلام بالصلوة حديث (١٤٩٥) وأحمد (١٨٧/٢) وابن أبي شيبة (٢٤٧/١)  
والسجستاني في (الكشي) (١٥٩/١) والمقبلي في (الضعفاء) (١٦٧/٢) والحاكم (١٩٧/١) وأبو نعيم في (حلية الأولياء) (١٠/١)  
والبيرقي في (السنن الكبرى) (٨٤/٢) و(٩٤/٧) والخطيب في (تاريخ بغداد) (٢٧٨/٢) كلهم عن طريق سوار بن داود أبي حمزة  
الصيرفي به - وقال المقبلي: سوار لا يتابع على هذا الحديث - قلت: لا يظهر انفراد ما دام قد وثق - فقال أبو طالب عن أحمد بن  
حنبل: شيخ صري لا بأس به روى عنه وكيع فقلب اسمه وهو شيخ يوشى بالبصرة لم يرو عنه غير هذا الحديث يعني حديثه عن عمر  
بن شعيب عن أبيه عن جده: (علموا أولادكم الصلوة ولهم أبناء سبع سنين) - وقال ابن معين: ثقة - وقال المصنف: بضميره - وذكر  
استنبان في (النعات) وكذلك ابن خالوين - وقال الحافظ في (التقریب): صدوق - فحديثه حسن إن شاء الله - ينظر: (الملل) للفلام أحمد  
(١٢٧/١) و(٢٥٧-٢٤٩) و(٢٣٦/١٢) و(٢٢٧) ونزهة الخليل (٢٦٧/١) والنسريب (٢٢٩/١) والحلاصة (٢٨٢/٥) -

٨٧٦ - امره الخليل في (تاريخ بغداد) (٢٧٨/٢): أخبرنا القاضي أبو الطيب طاهر بن عبد الله الطبري قال: أجازنا علي بن عمر الحافظ





دوسری حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران آپ ﷺ نے اپنے زانوں مبارک سے کپڑا ہٹا دیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند زیادہ مضبوط ہے جبکہ حضرت جبرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: (مرد کے) ستر میں پیچھے والی اور آگے والی شرمگاہ اور زانوں شامل ہوں گے۔

### عورت کے ستر کی حدود

وهي حد العورة في المرأة فاكثر العلواء على ان بدنھا كله عورة ما خلی الوجه والكفین وذهب ابو حنیفة الى ان قدمھا لیست بعورة وذهب ابو بکر بن عبد الرحمن واحمد الى ان المرأة كلها عورة. وسبب الخلاف في ذلك احتمال قوله تعالى (ولا یبدین زینتھن الا ما ظهر منها) هل هذا المستثنی المقصود منه اعضاء محدودة ام انما المقصود به ما لا یملك ظهوره؟ فمن ذهب الى ان المقصود من ذلك ما لا یملك ظهوره عند الحركة قال: بدنھا كله عورة حتی ظهرھا واحتج لذلك بعموم قوله تعالى (یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین) الآية ومن رای ان المقصود من ذلك ما جرت به العادة بانه لا یستر وهو الوجه والكفان ذهب الى انها لیسا بعورة واحتج لذلك بان المرأة لیست تستر وجهھا فی الحج۔

اکثر اہل علم کی یہ رائے ہے عورت کا پورا جسم ستر ہے صرف چہرہ اور دونوں ہاتھ اس میں شامل نہیں ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں عورت کے پاؤں بھی ستر میں داخل نہیں ہوں گے۔

شیخ ابو بکر بن عبد الرحمن رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں عورت کا پورا جسم ستر ہوگا۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کا سبب یہ آیت ہے:

”اور وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں ماسوائے اس حصے کے جو ویسے ہی ظاہر ہوتا ہے۔“

(اس آیت کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے) کیا یہاں مراد یہ ہے؟ متعین اعضاء کو مستثنیٰ قرار دیا جائے یا یہاں یہ

مراد ہے صرف ان کو مستثنیٰ قرار دیا جا رہا ہے جن کے ظاہر ہونے کو روکنا عورت کے بس میں نہ ہو۔

جن فقہاء نے آیت سے یہ مفہوم قرار لیا ہے اس سے مراد وہ اعضاء ہیں حرکت کے وقت جسے چھپانا ممکن نہ ہو اور

یہاں ان اعضاء کا استثنیٰ کیا گیا ہے۔

ان فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے عورت کا پورا جسم ستر ہے یہاں تک کہ اس کی پیٹھ بھی ستر میں شامل ہوگی۔

ان حضرات نے دلیل کے طور پر درج ذیل آیت کو پیش کیا ہے جس کے حکم میں عموم پایا جاتا ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

ل بدایة المجتہد کتاب الصلاة الباب الرابع من الجملة الثانية الفصل الاول

”اے نبی! تم اپنی بیویوں بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پتوں کا لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب ہے تاکہ اس طرح ان کی شناخت ہو جائے اور انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

جن فقہاء نے آیت کے یہ الفاظ ”ماسوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو“ سے یہ مراد لیا ہے عام طور پر عام معمول میں جسم کے جو حصے کھلے رہتے ہیں انہیں مستثنیٰ کیا گیا ہے یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ۔ ان حضرات کی یہ رائے ہے یہ دونوں حصے ستر میں شامل نہیں ہوں گے۔ ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے حج میں بھی ان کو چھپانا لازم نہیں ہے بلکہ کھلا رکھنا لازم ہے۔

877- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَبَلِيُّ الصَّرَّابُ رَفِيقُ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَنْوَبِ - قَالَ مُوسَى اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ - قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رُكْبَةٌ مِنَ الْعَوْرَةِ - أَبُو الْجَنْوَبِ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھٹنا ستر کا حصہ ہے۔ اس روایت کا راوی ابوالجانب ضعیف ہے۔

— ❖ — ❖ — ❖ —

راویان حدیث کا تعارف:

○ نصر بن منصور ذہلی ابو عبد الرحمن کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۳/۲) (۱۰۲)۔

878- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

877- تفسیر دہبہ المصنف و ذکرہ الذہلی فی (نصب الرایۃ) (۲۹۷/۱) من طریق المصنف وقال: قال شيخنا الذهبي في ميزانه: النظر بن منصور واه قال ابن حبان: لا يثبت به - وعقبه بن علقمة لهذا ضعفه المارقطني وابو هانم الرازي - وفي (الاسام) قال ابو هانم الرازي: عقبه ضعيف الحديث والنظر بن منصور مجهول - انتهى - والحديث ذكره العافظ ابن حجر في (المداية) (۱۲۲/۱) وقال: المارقطني ضعيف علي باسناد ضعيف -

878- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۹/۲) كتاب الصلوٰۃ باب عورة الرجل من طريق المارقطني وعبد السميعي: سعيد بن ابي رانم - وضعفه البيهقي واهله بسعيد - وذكره العافظ في (التلخيص) (۵۰۵/۱) وقال: (واسناده ضعيف فيه عباد بن كثير ولعمرو منورك) - وفاته انا بعله ايضا بسعيد بن رانم ولعمرو: ابو محمد المازني البصري السماع - قال البخاري: منكر الحديث - وقال السائي والمارقطني: منورك - وكذا قال ابو هانم وقال مرة: ضعيف الحديث - وذكره ابو زرعة في (الضعفاء) - وقال يعقوب بن سفيان: ضعيف ليس حديثه يثبت - ينظر: (التاريخ الكبير) (۲/۱۵۷۲) و (التاريخ الصغير) (۱۸۵/۲) و (الضعفاء الصغير) (۱۲۳) و (الضعفاء) و (المتروكن) للنسائي (۲۸۰) و (المارقطني) (۲۷۵) و (مسائل البرقاني) (۱۷۹) و (علل الحديث) (۲۳۶) و (الاسامي الضعفاء) (۱۱۹) و (المعرفة والتاريخ) (۱۲۳/۲) (۱۶۶) -



يَقُولُ مَا فَوْقَ الرُّكْبَتَيْنِ مِنَ الْعَوْرَةِ وَمَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ مِنَ الْعَوْرَةِ .

☆☆ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھٹنوں کے اوپر کا حصہ ستر ہے، ناف کے نیچے کا حصہ ستر ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن راشد مازنی سماک۔ امام بخاری نے انہیں ”متروک الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۸/۳) (۳۱۷۲)۔

## نماز کے دوران ستر کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے ستر کو چھپانا مطلق طور پر فرض ہے۔

اتفق العلماء على ان ستر العورة فرض باطلاق واختلفوا هل هو شرط من شروط صحة الصلاة ام لا ؟ وكذلك اختلفوا في حد العورة من الرجل والمرأة وظاهر مذهب مالك انها من سنن الصلاة وذهب ابو حنيفة والشافعي الى انها من فروض الصلاة وسبب الخلاف في ذلك تعارض الآثار واختلافهم في مفهوم قوله تعالى ( يا بني آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد ) هل الامر بذلك على الوجوب او على الندب ؟ فمن حمله على الوجوب قال : المراد به ستر العورة واحتج لذلك بان سبب نزول هذه الآية كان ان المرأة كانت تطوف بالبيت عريانة وتقول :

اليوم يبدو بعضه او كله ... وما بدا منه فلا احله

فانزلت هذه الآية "وامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان" ومن حمله على الندب قال: المراد بذلك الزينة الظاهرة من الرداء وغير ذلك من الملابس التي هي زينة واحتج لذلك بما جاء في الحديث من انه كان رجال يصلون مع النبي عليه الصلاة والسلام عاقدين ازرهم على اعناقهم كهيئة الصبيان ويقال للنساء لا ترفعن رؤوسكن حتى يستوى الرجال جلوسا قالوا: ولذلك من لم يجد ما به يستر عورته لم يختلف في انه يصلي واختلف فيمن عدم الطهارة هل يصلي ام لا يصلي؟

البتہ اہل علم میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے نماز کے درست ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے نہیں ہے؟  
اسی طرح اہل علم کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے مرد اور عورت کے ستر کی حدود کیا ہیں؟

! بداية البحث: كتاب الصلاة الباب الرابع من الجملة الثانية

امام مالک رحمہ اللہ کا بظاہر یہ مسلک سامنے آتا ہے ان کے نزدیک نماز میں ستر کو چھپانا سنت ہے۔ جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے فرض قرار دیا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اس بارے میں منقول احادیث میں تعارض پایا جاتا ہے اور قرآن کی درج ذیل آیت کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے:

”تم ہر نماز کے وقت زیب و زینت اختیار کرو۔“

(اختلاف یہ ہے) آیت کا حکم واجب ہے یا مستحب ہے؟ جن لوگوں نے اسے واجب قرار دیا ہے انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے نماز میں قابل ستر اعضاء کو چھپانا لازم ہے اور انہوں نے اپنے اس موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: اس آیت کا شان نزول یہ ہے پہلے زمانے میں خواتین برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی تھیں اور یہ کہا کرتی:

”آج جسم کا کچھ حصہ کھل جائے یا پورا کھل جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے حالانکہ ان دنوں میں اس کا بے پردہ ہونا مجھے گوارا نہیں ہوگا۔“

تو اس فعل کو روکنے کے لیے یہ آیت نازل ہوئی یہی وجہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا:

”آج کے بعد کوئی مشرک شخص حج نہیں کر سکے گا اور کوئی شخص برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کرے گا۔“

جن فقہاء نے آیت کے الفاظ کو استحباب پر محمول کیا ہے ان کا یہ کہنا ہے: یہاں آیت میں اضافی لباس اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ظاہری زیب و زینت کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔

ان حضرات نے اپنے اس موقف کی تائید میں دلیل کے طور پر وہ حدیث پیش کی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کچھ لوگ نماز ادا کرتے ہوئے اپنے تہبند گردن پر اس طرح باندھ لیا کرتے تھے جیسے چھوٹے بچے باندھتے ہیں تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ سجدے سے اپنے سر کو اس وقت اٹھائیں جب مرد پوری طرح بیٹھ چکے ہوں۔

ان فقہاء کا یہ کہنا ہے: اگر کسی شخص کو ستر کے لیے کپڑا نہیں ملتا تو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے وہ شخص نماز پڑھے گا البتہ اگر کسی شخص کو (نماز کے لیے وضو کرنے کے لیے) پانی نہیں ملتا تو اس شخص کے نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ (اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے نماز کے دوران زیب و زینت اختیار کرنے یا ستر کو چھپانے کا حکم اضافی طور پر ہے۔)

لباس کے بارے میں مزید تحقیق

کیونکہ بعض روایات میں بعض مخصوص قسم کے لباس کو پہن کر نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے اس لئے اس موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

اما اللباس فالاصل فيه قوله تعالى (خذوا زينتكم عند كل مسجد) والنهي الوارد عن هيئات

بعض اللباس فی الصلاة وذلك انهم اتفقوا فیما احسب علی ان الهیئات من اللباس التي نهی عن الصلاة فیها مثل اشتمال الصباء وهو ان یتحتی الرجل فی ثوب واحد لیس علی عاتقه منه شیء وان یتحتی الرجل فی ثوب واحد لیس علی فرجه منه شیء وسائر ما ورد من ذلك ان ذلك كله سد ذریعة الا تنكشف عورته ولا اعلم ان احدا قال لا تجوز صلاة علی احدی هذه الهیئات ان لم تنكشف عورته وقد كان علی اصول اهل الظاهر یجب ذلك واتفقوا علی انه یجزء الرجل من اللباس فی الصلاة الثوب الواحد لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد سئل ایصلی الرجل فی الثوب الواحد؟ فقال "او لکلکم ثوبان؟" واختلفوا فی الرجل یصلی مکشوف الظهر والبطن فالجمهور علی جواز صلاته لكون الظهر والبطن من الرجل لیساً بعورة وشذ قوم فقالوا: لا تجوز صلاته لنهیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی الرجل فی الثوب الواحد لیس علی عاتقه منه شیء وتبسك بوجوب قوله تعالیٰ (خذوا زینتکم عند کل مسجد) لباس کے بارے میں قرآن کی آیت ہے:

"ہر نماز کے وقت زینت کو اختیار کرو۔"

اس بارے میں دوسری بنیاد وہ روایات ہیں جو جس میں نماز کے دوران مختلف قسم کے لباس کو پہننے کی ممانعت کیب ارے میں ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جس مخصوص قسم کے لباس کو نماز کے دوران پہننے سے منع کیا گیا ہے جیسے چادر کو جسم پر لپیٹ لینا یعنی مرد کا چادر کو جسم پر اس طرح لپیٹنا کہ اس کے کندھے پر کچھ بھی موجود نہ ہو یا مرد کا چادر کو اس طرح لپیٹنا کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی چیز نہ ہو اور اس نوعیت کی دیگر تمام احادیث جو ہیں ان میں بنیادی مقصد یہ ہے ستر کے بے پردہ ہونے سے بچا جائے۔ میرے علم کے مطابق کوئی بھی شخص اس بات کا قائل نہیں ہے اگر ایسی صورت میں انسان کا ستر پردہ میں رہتا ہے تو کسی شخص نے نماز کو ناجائز قرار دیا ہو البتہ اہل ظاہر کے اصول کے مطابق ایسا کرنا واجب شمار ہوگا۔

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے اگر مرد صرف ایک لباس پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا (کیونکہ حدیث میں یہ بات منقول ہے)۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا: کیا کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے ہر ایک کے پاس دو لباس ہوتے ہیں؟

اہل علم نے ایسے مرد کے بارے میں اختلاف کیا ہے جس کے پیٹ اور پیٹھ پر کپڑا موجود نہ ہو۔

جمہور کے نزدیک ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے کیونکہ مرد کے لیے اس کی پیٹھ اور اس کا پیٹ ستر میں داخل نہیں ہے البتہ بعض کے نزدیک رائے یہ ہے ایسے لوگوں کی نماز نہیں ہوگی۔

چونکہ نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے کو جسم پر ایسے لپیٹ کر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے جب کندھے پر کچھ بھی موجود نہ ہو





880- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ قَدْ حُرِّمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . وَكَذَلِكَ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں اُس وقت تک جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو پھر اُن کے خون اور مال مجھ پر حرام ہو جائیں اُن حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے جبکہ ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح منقول ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ هِلَالِ بْنِ اسَدٍ، الامام حافظ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے ان کا انتقال ”273ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/۵۱) (۳۸)۔

○ سعید بن کثیر بن عبید تمیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۴/۱) (۲۴۳)۔

○ کثیر بن عبید بن نمیر مدنی، ابوحسن حمصی الحذاء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”260ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۲/۲) (۱۸)۔

— — — — —

۸۸۰ اخرجه احمد (۲/۲۶۵) والبخاري في (التاريخ الكبير) (۲۶-۲۵/۷) وابن خزيمة (۸/۶) رقم (۲۲۶۸) والحاكم (۱/۲۸۷) كلهم طريقهم سعيد بن كثير بن عبید بن نمیر بن عبد بن كثیر ثقة وثقه ابن معين والمصنف وابن حبان - وقال ابو حاتم: صالح الحديث - والمصنف في (التقریب): ثقة - ومنظر: (توضیح الكمال) (۱/۳۶) و (توضیح التوضیح) (۷۲/۶) و (التقریب) (۱/۲۰۶) - قول المصنف (و كذلك رواه ابو جعفر الرازي عن يونس عن الحسن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم) - قلت: لهذا الطريق المصنف في كتاب الزكاة واخرجه ابو نعيم في (الحلية) (۱۵۹/۲) (۲۵/۲)

## کفار شرعی احکام کے پابند ہیں؟

اس ترجمۃ الباب کے تحت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں ان سب میں صرف ایک ہی بات کا ذکر ہے اور وہ یہ کہ کفار کا جان و مال اس وقت محفوظ شمار ہوگا جب وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یعنی وہ کفار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور ساتھ میں نماز بھی ادا کریں اور زکوٰۃ بھی دیں۔

اس سے ضمنی طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے اگر کوئی شخص نماز کا انکار کر دیتا ہے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیتا ہے تو اس کی جان اور مال محفوظ نہیں رہیں گے۔ ان کے خلاف جنگ کی جائے گی۔ جس طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والوں کے خلاف جنگ کی تھی۔

اس حدیث میں اہل علم نے ایک ضمنی مسئلے پر بحث کی ہے اور وہ یہ کہ کیا کفار شریعت کے احکام پر عمل پیرا ہونے کے پابند ہیں یا نہیں؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اے ایمان والو! تم اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔“

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور مفسر امام بیضاوی نے یہ بات تحریر کی ہے۔

اس آیت میں اگرچہ کفار کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن یہ حکم کفار کے ساتھ مخصوص نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے عبادت کرنے کا حکم اس میں عبادت کا آغاز عبادت میں اضافہ اور ہمیشہ عبادت کرنا یہ تینوں مفہوم پائے جاتے ہیں تو کفار سے صرف اس بات کا تقاضا کیا جائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس کی عبادت شروع کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے عبادت کے درست ہونے کے لیے ایمان لانا بنیادی شرط ہے جب آپ کسی چیز کو واجب قرار دیتے ہیں تو جو چیز اس کا مقدمہ ہوتی ہے اور جس پر وہ چیز موقوف ہوتی ہے وہ بھی واجب ہو جاتا ہے جس طرح کسی شخص کا بے وضو ہو جانا اس پر نماز کے واجب ہونے کے منافی نہیں قرار دیا جائے گا اسی طرح اگر کوئی شخص کافر ہے تو یہ بات اس پر عبادت کے وجوب کے منافی نہیں ہوگی بلکہ اس پر ایسا کرنا واجب ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس کی بندگی اختیار کرنا شروع کر دے جبکہ اہل ایمان سے یہ تقاضا کیا گیا ہے وہ عبادت کرنے کے کام میں ثابت قدم رہیں اور اس میں مزید اضافہ کریں۔

اسی موضوع پر بحث کرتے ہوئے علامہ آلوسی نے یہ بات تحریر کی ہے:

اس مسئلے کے بارے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صراحت کے ساتھ کوئی رائے منقول نہیں ہے لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے یہ بات واضح ہوتی ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں صراحت کے ساتھ اس لیے بیان نہیں کیا ہے کیونکہ اس اختلافات کا دنیاوی معاملات کے ساتھ کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ جب وہ لوگ کافر ہیں تو وہ لوگ اسلام کے فروعی احکام پر عمل نہیں کر سکتے ہیں اسی طرح اگر وہ بعد میں مسلمان ہو جاتے ہیں تو اب آپ ان سے یہ تقاضا نہیں کریں گے کہ وہ ان فروعی



احکام کی قضاء ادا کریں اس اختلاف کا تعلق صرف آخرت کے ساتھ ہے۔

(آلوسی کہتے ہیں:) یعنی جن حضرات کے نزدیک کفار شریعت کے فروعی احکام کے مخاطب اور پابند ہیں ان کے نزدیک آخرت میں کفار کو ان احکام پر اعتقاد نہ رکھنے اور ان پر عمل نہ کرنے دونوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا اور جن حضرات کے نزدیک کفار شریعت کے فروعی احکام کے مخاطب نہیں ہیں یعنی ان پر عمل کرنے کے مخاطب نہیں ہیں صرف ان پر عقیدہ رکھنے کے پابند ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک کفار کو اس اعتقاد سے انکار کرنے کی وجہ سے آخرت میں عذاب دیا جائے گا۔

**881-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبَلَتَنَا وَآكَلُوا ذَبَائِحَنَا حُرِّمَتْ عَلَيْنَا أَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَلَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں مشرکین کے ساتھ اُس وقت تک لڑائی کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں وہ ہماری طرح نماز ادا کریں اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ بھی کریں ہمارے ذبائح کو کھائیں تو ان کے اموال اور خون ہم پر حرام ہو جائیں گے البتہ ان کا حق برقرار رہے گا ان کو ہر وہ چیز ملے گی جو مسلمان کو حاصل ہوگی ان پر ہر وہ چیز لازم ہوگی جو مسلمان پر لازم ہوتی ہے۔

**882-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت نبی اکرم ﷺ سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

— — — — —

۸۸۱- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲/۲۶۵): حدثنا يونس بن عبد الأعلى به وأخرجه أبو داود (۲/۴۶) كتاب الجهاد باب عطاء من يقاتل المشركين حديث (۲/۳۶۴): حدثنا سليمان بن داود السجستاني أخبرنا ابن وهب به - وقال البخاري في (صحيحه) (۲/۵۶) حديث (۲/۲۹۲): وقال ابن أبي مريم: أخبرنا يحيى حدثنا حماد: حدثنا أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم ... - قلت: وهذا التعليل قد وصله البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۹۲) من طريق يحيى بن أيوب عن حماد ابن أبي مريم عن يحيى بن أيوب عن حماد الطويل عن أنس بن مالك به - وهذا الحديث رواه ابن المبارك عن حماد عن أنس - ونظره الحديث الذي -

۸۸۲- أخرجه البخاري (۲/۵۲) كتاب الصلوة: باب فضل استقبال القبلة: حديث (۲/۲۹۲) وأحمد (۲/۶۹۹-۲۲۵-۲۲۵) وأبو داود (۲/۴۶) كتاب الجهاد: باب عطاء من يقاتل المشركين: حديث (۲/۳۶۴) والترمذي (۵-۱/۵) كتاب الديات: باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: (أمرت أن يقاتلوا) ... حديث (۲/۳۶۸) والنسائي (۷/۷۶) كتاب تحرير الدم: حديث (۲/۲۹۶) وفي (۱/۹/۸) كتاب الديات: باب عطاء من يقاتل الناس: حديث (۲/۵۰۲) وابن حبان (۵۸۹۵) وأبو نعوم في (الحلية) (۸/۱۷۲) والخطوب في (تاريخه) (۱۰/۱۶۶) كلهم من طريق ابن المبارك به - وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح) -



☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

886- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَرْعَرَةَ الْوُاسِطِيِّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ اپنے خون اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے، البتہ اسلام کے حق کا حکم مختلف ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، بھملات، سامی بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”231ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

○ واقد بن محمد بن زید بن عبداللہ عدوی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳/۱۲۷) (۷۷۸۵)۔

887- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

888- حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۸۸۶- أخرجه ابن حبان (۲۱۹/۱۷۵): أخبرنا أحمد بن علي بن المثنى بالموصل: حدثنا إبراهيم بن محمد بن عرعره: به- وأخرجه البخاري (۱۰۶/۱) كتاب الإيمان: باب (فان نابوا وأقاموا الصلوة وأنوا الزكوة فخلوا بيهلوسم) حديث (۲۵) وابن منعم في (الإيمان) رقم (۲۵) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۶۷/۲) و(۱۷۷/۸) والبيهقي في (شرح السنة) (۹۵/۱) بنحيفتنا) من طريق عبد الله بن محمد السندي عن حرمي بن عمار به- وأخرجه مسلم (۵۲/۱) كتاب الإيمان: باب (الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله) حديث (۲۲/۳) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۹۲/۲) من طريق عبد الملك بن الصباح عن شعبة به- وقال ابن حبان: تفرد به شعبة- قلت: هذا للبيان وليس للأعلام كما بظن البعض: فالتفرد لا يفتر ما دام المتفرد ثقة- وقد نقل الحافظ في (الفتح) (۱۰۷/۱) كلام ابن حبان وقال: وهو عن شعبة عن يزيد بن عمار عن حرمي هذا وعبد الملك تفرد به عنه أبو غسان مالك بن عبد الواحد شيخ مسلم: فأنفق الشبان على الحاكم بصحته مع غرابته وليس هو في مسند أحمد على صفته-

۸۸۸- أخرجه أحمد (۲۵۵/۵) مطولاً وابن ماجه (۲۸/۱) المقدمة: باب في الإيمان: حديث (۷۲) من طريق عبد الحميد بن بهرام به- وقال البوصيري في (الزوائد) (۵۶/۱) هذا إسناد حسن: ۵- قلت: شهر بن حوشب مختلف في الاحتجاج به فيمنع من وثقه ومنع من ضلته-



وَمَلَّمْ قَالَ أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَيَشْهَدُوا . مِثْلَهُ سَوَاءٌ .  
 ☆ ☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں سے اُس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اور گواہی دیں۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ منصور بن ابومزاحم ترکی، مولیٰ ازہ، ابونصر بغدادی الکاتب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔  
 ان کا انتقال ”235ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۵۸/۳) (۷۲۱۶)۔  
 ○ عبد الحمید بن بھرام فزاری مدائنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۷۸/۲) (۳۹۶۸)۔

## 5- باب فِي ذِكْرِ آذَانِ أَبِي مَحْذُورَةَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ.

باب: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کا تذکرہ اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

889- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصْبِصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح  
 وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو أُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا  
 رَوْحٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ  
 ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَبَّرٍ أَخْبَرَهُ - وَكَانَ يَتِيمًا  
 فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ - قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ أَيَّ عِمَةٍ إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَإِنِّي  
 أَخْشَى أَنْ أَسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ نَعَمْ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا فِي بَعْضِ طَرِيقٍ حُنَيْنٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ  
 رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّلَاةِ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ مُتَنَكِّبُونَ فَصَرَخْنَا نَحْكِيهِ  
 وَنَسْتَهْزِئُ بِهِ فَسَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا إِلَى أَنْ وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيُّكُمْ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدْ ارْتَفَعَ . فَأَشَارَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ إِلَيَّ وَصَدَّقُوا فَأَرْسَلَ كُلُّهُمْ

۸۸۹- أخرجه احمد (۲/۶۰۹) والشافعي في (السند) (۱/۵۹) كتاب الصلوة: باب في الاذان حديث (۱۷۷) واسو داود (۱/۱۳۷) كتاب  
 الصلوة: باب كيف الاذان حديث (۲/۵۰۳) والنسائي (۲/۵۰) كتاب الاذان: باب كيف الاذان: حديث (۶۲۳) وابن ماجة  
 (۱/۲۳۵-۲۳۶) كتاب الاذان: باب الترمذ في الاذان: حديث (۷۰۸) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۰) وابن خزيمة (۱/۱۹۶)  
 رقم (۳۷۹) وابن حبان رقم (۱۶۸۰) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۲۹۳) كتاب الصلوة: باب الترمذ في الاذان: وفي (معرفة  
 السنن والآثار) (۱/۴۲۳-۴۲۴) كتاب الصلوة: باب حكاية الاذان حديث (۵۵۵) والبخاري في (شرح السنة) (۴/۵۸-۵۹) كلهم من طريق  
 ابن جريج بهذا الاسناد - وعبد العزيز بن عبد الملك بن ابي معنفة: قال العافظ في (التقريب) (۱/۵۱۰): مقبول يعني عند المنفعة  
 والله فليين الحديث ومع ذلك فقد صححه ابن خزيمة وابن حبان -







## اذان کا مفہوم اور اس کی فضیلت

ڈاکٹر وہبہ تحریر کرتے ہیں:

الاذان لغة: الاعلام، ومنه قوله تعالى: (واذان من الله ورسوله الى الناس) (التوبة 9/3)، اي اعلام (واذن في الناس بالحج) (الحج 22/27) اي اعلیهم. وشرعاً: قول مخصوص يعلم به وقت الصلاة المفروضة (1). او هو الاعلام بوقت الصلاة بالفاظ مخصوصة (2).

مشروعیتہ وفضلہ:

دل القرآن والسنة والاجماع على شرعية الاذان؛ لان فيه فضلاً كثيراً واجراً عظيماً.

فمن القرآن: قوله تعالى: (واذا ناديتهم الى الصلاة ...) (البقرة 5/58).

ومن السنة: احاديث كثيرة، منها خبر الصحيحين: اذا حضرت الصلاة، فليؤذن لكم احدكم، وليؤمكم اكبركم (3)، ودل حديث عبد الله بن زيد على كيفية الاذان المعروف بالرؤيا التي ايدها فيها عمر بن الخطاب في حديث طويل، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: انها لرؤيا حق ان شاء الله، فقم مع بلال فالتق عليه ما رايت، فانه اندي صوتاً منك (4).

وليس مستند الاذان الرؤيا فقط، بل وافقها نزول الوحي، فقد روى البزار: ان النبي صلى الله عليه وسلم اُرى ليلة الاسراء، واسمعه مشاهدة فوق سبع سموات، ثم قُتعه جبريل، فأمّ اهل السماء، وفيهم آدم ونوح عليهم افضل الصلاة والسلام، فأكمل له الله الشرف على اهل السموات والارض، لكنه حديث غريب، والخبر الصحيح ان بدء الاذان كان بالمدينة كما اخرجہ مسلم عن ابن عمر (5). وعلى هذا كانت رؤيا الاذان في السنة الاولى من الهجرة، وايده النبي صلى الله عليه وسلم.

(1) وفي الاذان ثواب كبير، بدليل قوله صلى الله عليه وسلم: لو يعلم الناس ما في النداء، والصف الاول، ثم لم يجدوا الا ان يستهوا عليه، لاستهوا عليه (6) وقوله عليه السلام: اذا

(مغنی المحتاج 1/133:

(2) نيل الاوطار 2/31، المصاب شرح الكتاب 1/62، كشف القناع 1/266:

(3) من رواية مالك بن الحويرث (نيل الاوطار 2/32):

(4) رواه احمد والبوداد (نيل الاوطار 2/35: وما بعده).

(5) انظر نصب الراية 1/260: وما بعده.

(6) متفق عليه عن ابي هريرة، والنداء: هو الاذان، والقف الاول: يراود المهاجرة الى الجماعة، والاستهتام: الاقتراع.

كنت في غيبك او باديتك، فاذنت بالصلاة، فارفع صوتك بالنداء، فانه لا يسمع صوت المؤذن جن ولا انس ولا شيء، الا شهد له يوم القيامة (1).

وفي حديث آخر: المؤذنون اطول الناس اعناقاً يوم القيامة (2).

واعتبر الاذان مع الاقامة عند الشافعي في الاصح والحنابلة افضل من الامامة، لقوله تعالى: (ومن احسن قولاً ممن دعا الى الله وعمل صالحاً) (نصت 33/41): قالت عائشة: هم المؤذنون، وللأخبار السابقة في فضيلته، ولقوله عليه الصلاة والسلام: الامام ضامن، والمؤذن مؤتمن، اللهم ارشد الائمة، واغفر للمؤذنين (3) والامانة اعلى من الضمان، والمغفرة اعلى من الارشاد، ولم يتوله النبي صلى الله عليه وسلم ولا خلفاؤه لضيقت وقتهم عنه (4).

وقال الحنفية: الاقامة والامامة افضل من الاذان؛ لان النبي صلى الله عليه وسلم وخلفاءه

تولوا الامامة، ولم يتولوا الاذان!

لغت میں "اذان" کا مطلب کسی چیز کا اعلان کرنا ہے۔

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لیے اعلان ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔"

شریعت کی اصطلاح میں اذان سے مراد وہ مخصوص الفاظ ہیں جو فرض نماز کا وقت بتانے کے لیے ادا کیے جاتے ہیں یا اس سے مراد وہ مخصوص الفاظ ہیں: جن کے ذریعے نماز کے وقت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اذان کی حجیت کتاب و سنت سے ثابت ہے اور اجماع سے بھی ثابت ہے اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور بہت زیادہ اجر ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور جب تم نماز کے لیے بلاؤ۔"

(یہاں نماز کے لیے بلانے سے مراد اذان دینا ہے لہذا اس کی حجیت قرآن سے ثابت ہوگئی۔)

اس طرح اس بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ دونوں نے یہ روایت

(1) أخرجه البخاري عن أبي سعيد الخدري.

(2) رواه مسلم واحمد وابن ماجه عن معاوية (نيل الاوطار 2/39) . عن ابن ماجه عن ابن عباس مرفوعاً: من اذن سبع سنين خست بها، كقبت له براءة من النار.

(3) رواه الشافعي واحمد وابو داود والترمذي . عن ابن حبان وابن خزيمة عن ابى هريرة (المصدر السابق) وروى الحاكم باسناد صحيح . ان خيار عباد الله الذين يراعون الخمس والتمروا بالخروج والاطلعة لذكر الله.

(4) المغني 1/403 . لشاف القناع 1/267: المغني المحقق 1/138:

راجع الحق الاسلامي وادلتها الباب الثاني: الصلاة الفصل الثالث: الاذان والاقامة

نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان کہے جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

اذان کی کیفیت کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت سے ہوتا ہے جس میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے انہوں نے خواب میں اذان دینے کا طریقہ دیکھا تھا اور پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید کر دی تھی۔ اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا:

”اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ سچا خواب ہوگا تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے خواب میں دیکھا ہے اسے بتاتے جاؤ کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے (اس لیے اذان وہ دے گا)۔“

(تاہم یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے) اذان کا دارودار صرف خواب پر نہیں ہے بلکہ اس کے بارے میں اس کی تائید میں وحی بھی نازل ہوئی تھی جیسا کہ ”مسند بزار“ کی روایت میں یہ بات ہے: نبی اکرم ﷺ نے معراج کی رات اذان سنی اسی طرح آپ ﷺ کو سات آسمانوں کے اوپر اذان سنوائی گئی پھر حضرت جبرائیل نے آپ کو آگے کر دیا اور آپ نے آسمان میں سکونت پذیر افراد کو نماز پڑھائی جن میں حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام بھی شامل تھے تو اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان دونوں پر آپ کی عظمت کا سکہ قائم کر دیا۔

(ڈاکٹر وہبہ کہتے ہیں: یہ روایت غریب ہے۔)

صحیح روایت وہ ہے جس کے مطابق اذان کا آغاز مدینہ منورہ میں ہوا تھا جیسا کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس بنیاد پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں اذان کو خواب میں دیکھنے کا واقعہ ہجرت کے اگلے سال پیش آیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اس خواب کی تائید کر دی تھی۔

اذان دینے میں بہت ثواب پایا جاتا ہے یہ بھی احادیث میں مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر لوگوں کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر (نماز باجماعت ادا کرنے) میں کیا فضیلت ہے تو اگر ان لوگوں کو اس کام کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ بھی کر لیں گے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”جب تم بکریاں چرا رہے ہو اور جنگل میں موجود ہو تو بلند آواز میں اذان کہہ کر پھر نماز ادا کرو کیونکہ جو بھی چیز جو بھی جن جو بھی انسان اس اذان کی آواز کو سنے گا وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گا۔“

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے:

”قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔“

(یعنی وہ بلند تر حیثیت کے حامل ہوں گے)



امام شافعی رحمہ اللہ اور حنابلہ کے نزدیک اذان دینا اور اقامت کہنا امامت کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔  
امام شافعی رحمہ اللہ سے صحیح روایت یہی منقول ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”اس شخص سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے۔“  
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے یہ آیت اذان دینے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔  
اسی طرح پہلے جو احادیث ذکر کی گئی ہیں ان سے بھی اذان دینے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔  
ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امانت دار ہوتا ہے اے اللہ! اماموں کو راہ راست پر ثابت قدم رکھنا اور اذان دینے والوں سے درگزر کرنا۔“

(علماء یہ کہتے ہیں:) کیونکہ امانت کا درجہ ذمہ داری سے زیادہ ہوتا ہے اور مغفرت راہ راست پر ثابت قدم رہنے سے اگلا ہے۔ (تو اس لیے اذان دینا امامت کرنے کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔)

(لیکن اس پر یہ اشکال پیش کیا جاسکتا ہے اگر یہ زیادہ فضیلت والا عمل ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کو امت کرنے کی بجائے اذان دینی چاہیے تھی اس کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ نے یہ بات بیان کی ہے امام شافعی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے) چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اپنی مصروفیات کی زیادتی اور تکی کی وجہ سے خود یہ عمل نہیں کر سکتے تھے اس لیے ان حضرات نے ایسا نہیں کیا۔

تاہم احناف کے نزدیک امامت کرنے کو زیادہ فضیلت حاصل ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء نے امامت ہے اذان نہیں دی۔

**890-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ وَآذَرَكَتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ يُؤَذِّنُ كَمَا حَكَى ابْنُ مُحَيْرِيزٍ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ ابْنِ مَحْذُورَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَعْنَى مَا حَكَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَسَمِعْتُهُ يَقِيْمُ فَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَخْبَسَهُ يَحْكِي الْإِقَامَةَ خَبَرًا كَمَا يَحْكِي الْآذَانَ.

★★ ربحی بیان کرتے ہیں: امام شافعی نے یہ بات بتائی ہے: میں نے ابراہیم بن عبد العزیز کو پایا انہوں نے اسی طرح اذان دی جس طرح ابن محیریز نے بیان کیا ہے میں نے انہیں اپنے والد کے حوالے سے ابن محیریز کے حوالے سے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی مفہوم کی روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے جیسی ابن

۸۹۰- لخصه الشافعي في (السند) (۶۱/۱) كتاب الصلوة: باب الاذان: حديث (۱۷۷) وفي (اللام) (۸۵/۱) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۹۲/۱) كتاب الصلوة: باب الترجيع في الاذان: وفي (المعرفة) (۱۶۱/۱) كتاب الصلوة: باب حكاية الاذان: حديث

جرتج نے بیان کی ہے میں نے انہیں اقامت کہتے ہوئے سنا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

میرا یہ خیال ہے انہوں نے اس اقامت کو اسی روایت کے طور پر بیان کیا ہے جس طرح انہوں نے اذان کا واقعہ بیان کیا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابو محذورة جلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التجذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۹) (۲۳۶)۔

— — — — —

### اذان کے بارے میں فقہی اختلافات

اذان کے کلمات کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رشد اندلسی تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في الاذان على اربع صفات مشهورة: احداها تثنية التكبير فيه وتربيع الشهادتين وباقيه مثنى وهو مذهب اهل المدينة مالك وغيره واختار المتأخرون من اصحاب مالك الترجيع وهو ان يثنى الشهادتين اولا خفيا ثم يثنيهما مرة ثانية مرفوع الصوت. والصفة الثانية اذان المبكّين وبه قال الشافعي وهو تربيع التكبير الاول والشهادتين وتثنية باقى الاذان والصفة الثالثة اذان الكوفيين وهو تربيع التكبير الاول وتثنية باقى الاذان وبه قال ابو حنيفة. والصفة الرابعة اذان البصريين وهو تربيع التكبير الاول وتثليث الشهادتين وحى على الصلاة وحى على الفلاح ويبدأ بأشهد ان لا اله الا الله حتى يصل الى حى على الفلاح ثم يعيد كذلك مرة ثانية: اعنى الاربع كلمات تبعا ثم يعيدهن ثالثة وبه قال الحسن البصرى وابن سيرين. والسبب في اختلاف كل واحد من هؤلاء الاربع فرق اختلاف الآثار في ذلك واختلاف اتصال العمل عند كل واحد منهم وذلك ان المدنيين يحتجون لمذهبهم بالعمل المتصل بذلك في المدينة والمبكيون كذلك ايضا يحتجون بالعمل المتصل عندهم بذلك وكذلك الكوفيون والبصريون ولكل واحد منهم آثار تشهد لقوله. اما تثنية التكبير في اوله على مذهب اهل الحجاز فردى من طرق صحاح عن ابى محذورة وعبد الله بن زيد الانصارى وتربيعة ايضا مردى عن ابى محذورة من طرق اخر وعن عبد الله بن زيد. قال الشافعي: وهى زيادات

يجب قبولها مع اتصال العمل بذلك بركة. واما الترجيع الذي اختاره المتأخرون من اصحاب مالك فروى من طريق ابى قدامة: قال ابو عمر: و ابو قدامة عندهم ضعيف. واما الكوفيون فبحديث ابى لیلی وفيه "ان عبد الله بن زيد راى فى المنام رجلا قام على خرم حائط وعليه بردان اخضران فاذن متنى واقام متنى وانه اخبر بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بلال فاذن متنى واقام متنى" والذى خرجه البخارى فى هذا الباب انها هو من حديث انس فقط وهو "ان بلالا امر ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة الا قد قامت الصلاة فانه يشيها" وخرجه مسلم عن ابى محذورة على صفة اذان الحجازين ولمكان هذا التعارض الذى ورد فى الاذان راى احمد بن حنبل ودانود ان هذه الصفات المختلفة انها وردت على التخيير لا على ايجاب واحدة منها وان الانسان مخير فيها لـ

اذان کے بارے میں چار حوالے سے اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، تکبیر کے کلمات کو دہرانا شہادت کے کلمات کو چار مرتبہ ادا کرنا اور بقیہ کلمات کو دو مرتبہ ادا کرنا۔ امام مالک رحمہ اللہ اور اہل مدینہ کے نزدیک یہ اذان دینے کا طریقہ ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے متاخر اصحاب نے ترجیح کو اختیار کیا ہے، یعنی شہادت کے الفاظ کو پہلی مرتبہ پست آواز میں دہرانا اور دوسری مرتبہ بلند آواز میں ادا کرنا۔

اذان کا دوسرا طریقہ اہل مکہ کا ہے، جس کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ نے فتویٰ دیا ہے، یعنی پہلی تکبیر اور شہادت کے کلمات کو چار مرتبہ ادا کرنا اور پھر اذان کے بقیہ کلمات کو دو مرتبہ ادا کرنا۔

اذان کا تیسرا طریقہ اہل کوفہ کا ہے، یعنی پہلے چار مرتبہ تکبیر کہنا اور پھر اذان کے کلمات کو دو مرتبہ ادا کرنا، یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔

چوتھا طریقہ اہل بصرہ کا ہے، یعنی پہلی مرتبہ تکبیر کو چار مرتبہ کہنا، پھر اس کے بعد شہادت کے کلمات اور بعد والے کلمات کو تین مرتبہ دہرانا، یعنی مؤذن پہلے ایک مرتبہ شہادت کے کلمات سے لے کر اذان کے آخر تک کلمات کو ادا کر لے، پھر اس کے بعد ان چار جملوں کو دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ دہرائے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ اور شیخ ابن سیرین رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ان چاروں مکاتب فکر میں اختلاف کی وجہ احادیث میں منقول ہونے والا فرق اور ان یک نزدیک ان کے علاقوں کے تعامل کا اختلاف ہے۔

اہل مدینہ نے اپنے موقف کی تائید میں مدینہ منورہ کے رواج کو پیش کیا ہے، اہل مکہ نے اپنے ہاں کے رواج کو پیش کیا ہے، کوفہ اور بصرہ والوں کا بھی یہی حال ہے، اور ان میں ہر گروہ کی تائید میں احادیث موجود ہیں۔

لـ بدایۃ المجتہد کتاب الصلوة الباب الثانی فی معرفة الاذان والاقامة



پہلی تکبیر کو دہرانے کے بارے میں اہل حجاز کا جو موقف ہے وہ مستند اسناد کے ساتھ حضرت ابو محذورہ اور حضرت عبد بن زید انصاری رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

پہلی تکبیر کو چار مرتبہ دہرانا دوسری اسناد کے ساتھ حضرت ابو محذورہ اور حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

ان کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ کہا ہے روایت کے الفاظ میں یہ وہ اضافہ ہے جسے قبول کرنا ضروری ہے۔ مزید یہ کہ اہل مکہ کا عمل بھی اس کے مطابق ہے (یعنی ان کا رواج بھی اس کے مطابق ہے)۔ امام مالک رحمہ اللہ کے متاخرین اصحاب نے ترجیح کا جو مسلک اختیار کیا ہے وہ ابو قتادہ سے مروی ہے۔ مشہور مالکی فقہی شیخ ابو عمرو بن عبد البر رحمہ اللہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

اہل کوفہ کے مسلک کی تائیدی روایت وہ ہے جو ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے منقول ہے جس کے یہ الفاظ ہیں: "حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا تھا ایک آدمی ایک دیوار کی منڈیر پر کھڑا تھا اس کے جسم پر دو چادریں تھیں اس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کیے اور اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے پھر اگلے دن صبح حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب سنایا تو حضرت بلال کھڑے ہوئے اور انہوں نے اذان کے کلمات دو مرتبہ ادا کیے اور بعد میں اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے۔"

اس بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے جو حدیث نقل کی ہے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں ادا کریں البتہ "قد قامت الصلوة" کا حکم مختلف ہے۔"

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس سے اہل حجاز کے رواج کی ثابت ہوتی ہے۔

اذان کے کلمات کے سلسلے میں منقول احادیث میں مذکور اس تعارض کی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ابو داؤد رحمہ اللہ نے یہ رائے پیش کی ہے یہ مختلف صفات ایجاب کے طور پر نہیں ہیں بلکہ اختیار دینے کے حوالے سے ہیں ان کے بارے میں انسان کو یہ اختیار حاصل ہے (کہ وہ ان میں سے کسی ایک کے مطابق اذان دے)۔

### اذان کا حکم

مشہور مالکی فقیہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في حكم الاذان هل هو واجب او سنة مؤكدة وان كان واجبا فهل هو من فروض الاعيان او من فروض الكفاية ؟ فقيل عن مالك ان الاذان هو فرض على مساجد الجماعات وقيل سنة مؤكدة ولم يره على المنفرد لا فرضا ولا سنة . وقال بعض اهل الظاهر هو واجب على الاعيان . وقال بعضهم : على الجماعة كانت في سفر او في حضر . وقال بعضهم :

فی السفر . واتفق الشافعی وابو حنیفة علی انه سنة للمنفرد والجماعة الا انه أكد فی حق الجماعة . قال ابو عمر : واتفق الكل علی انه سنة مؤكدة او فرض علی المصری لما ثبت " ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا سمع النداء لم یفر واذا لم یسمعه اغار . " والسبب فی اختلافهم معارضة المفهوم من ذلك لظواهر الآثار وذلك انه ثبت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لمالك بن الحویرث ولصاحبه " اذا كنتما فی سفر فاذا واقیما ولیؤمکما اکبرکما " وكذلك ما روى من اتصال عمله به صلی الله علیه وسلم فی الجماعة فمن فهم من هذا الوجوب مطلقا قال انه فرض علی الاعیان او علی الجماعة وهو الذی حکاه ابن المغلس عن دائود ومن فهم منه الدعاء الی الاجتماع للصلاة قال انه سنة المساجد او فرض فی المواضع التي یجتمع الیها الجماعة . فسبب الخلاف هو تردده بین ان یشکل قولاً من اقایل الصلاة المختصة بها او یشکل المقصود به هو الاجتماع

اذان کے حکم کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے: یہ واجب ہے یا سنت مؤکدہ ہے۔

اگر اس کو لازم قرار دیا جائے تو یہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ سے یہ روایت منقول ہے: ان کے نزدیک جن مساجد میں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہو وہاں اذان دینا فرض ہے البتہ ان کا دوسرا قول یہ منقول ہے: ایسا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

جو شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو اس کے لیے اذان دینا نہ تو فرض ہے اور نہ ہی سنت ہے۔

بعض اہل ظاہر نے یہ موقف پیش کیا ہے یہ واجب عین ہے۔

بعض دیگر حضرات نے یہ موقف پیش کیا ہے جب لوگ جماعت کی شکل میں ہوں تو ان پر اذان دینا واجب ہوگا خواہ وہ سفر کی حالت میں ہوں یا قیام کی حالت میں ہوں۔

بعض اہل ظاہر نے صرف سفر کے دوران جماعت کے لیے اذان دینے کو واجب قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ دونوں اس بات پر متفق ہیں اذان دینا تنہا شخص اور زیادہ لوگوں دونوں کے لیے سنت ہے البتہ زیادہ لوگوں کے لیے (یعنی جب انہوں نے باجماعت نماز ادا کرنا ہو) یہ سنت مؤکدہ ہوگا۔

شیخ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے اس بات پر سب کا اتفاق ہے یہ سنت مؤکدہ ہے یا پھر یہ ہے: یہ فرض ہے اس کی دلیل یہ ہے احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ جب کسی جگہ سے اذان کی آواز سنتے تو وہاں حملہ نہیں کرتے تھے اور جب اذان کی آواز نہیں آتی تھی تو وہاں حملہ کر دیتے تھے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اس بارے میں منقول احادیث کے مفہوم میں تعارض پایا جاتا ہے۔

ایک مستند طور پر منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت مالک بن حویرث اور ان کے ساتھی سے







892 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ مَوْلَى لَهُمْ عَنْ أَبِيهِ السَّائِبِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بِنِ أَبِي مُحَدَّوْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ أَبِي مُحَدَّوْرَةَ قَالَا قَالَ أَبُو مُحَدَّوْرَةَ خَرَجْتُ فِي عَشْرَةِ فِتْيَانٍ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى حُنَيْنٍ وَهُوَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيْنَا فَقُمْنَا نُوذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اتُّوْنِي بِهِؤُلَاءِ الْفِتْيَانِ . فَقَالَ آذِنُوا فَأَذِنُوا فَكُنْتُ أَحْرَهُمُ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَعَمْ هَذَا الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ أَذْهَبَ فَأَذِنَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَقُلَّ لِعَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ أُؤَذِّنَ لِأَهْلِ مَكَّةَ . وَمَسَحَ عَلَيَّ نَاصِيَتِي وَقَالَ قُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ارْجِعْ فَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَأَذِنْتُ بِأُأُولَى مِنَ الصُّبْحِ فَقُلِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ انْبَعَثَ . قَالَ فَكَانَ أَبُو مُحَدَّوْرَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَيْهَا .

☆ ☆ حضرت ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دس نوجوانوں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حنین کے لیے روانہ ہوا، اُس وقت آپ ﷺ ہمارے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخصیت تھے، ہم اُٹھ کر اذان دینے لگے، ہم (دراصل ان لوگوں کا) مذاق اڑا رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان نوجوانوں کو میرے پاس لاؤ، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اذان دو! ان لوگوں نے اذان دی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! یہ وہ شخص ہے جس کی میں نے اذان سنی تھی، تم جاؤ اور اہل مکہ کے لیے اذان دیا کرو۔ اور تم عتاب سے کہو کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے: میں اہل مکہ کے لیے اذان دوں، پھر نبی اکرم ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور کہا: تم یہ کہو۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

یہ کلمات دو مرتبہ ہیں

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

تم دوبار یہ پڑھو

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ دَوْمَرْتَه

٨٩٢- أخرجه عبد الرزاق (٤٥٨ ٤٥٧/١) رقم (١٧٧٩) ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أبو داود (١٣٦/١) كتاب الصلوة باب كونه  
الاذان حديث (٥٠١) وأحمد (٤٠٨/٢) وابن خزيمة (٢٨٥) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٢٩٣-٢٩٤) كتاب الصلوة باب التردد  
في الاذان-

حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ دُورْتَبَه  
 اللَّهُ اكْبَرُ اللَّهُ اكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 جب تم صبح کی پہلی اذان دو تو یہ کہو  
 الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ  
 یہ کلمات دو مرتبہ ہیں جب تم اقامت کہو  
 تو ان کلمات کو دو مرتبہ کہو قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ  
 کیا تم نے بات سن لی ہے؟





لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
ان کی اقامت کے الفاظ یہ ہیں: اقامت کے الفاظ ایک ایک ہو گئے اسی طرح یہ جملہ بھی ایک مرتبہ کہا جائے گا۔  
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: اے سعد! جب تم بلال کو میرے ساتھ نہ دیکھو تو تم اذان دے دیا کرو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر پھیرا اور ارشاد فرمایا: اے سعد! اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے! جب تم بلال کو میرے ساتھ نہ دیکھو تو اذان دے دیا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قباء میں نبی اکرم ﷺ کے لیے تین مرتبہ اذان دی۔  
راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے (اس وقت کے خلیفہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے بلال! اب میں اذان کا کام کس کے سپرد کروں؟ تو انہوں نے جواب دیا: سعد کے کیونکہ انہوں نے قباء میں نبی اکرم ﷺ کے لیے اذان دی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اذان دینے کا کام تمہارے سپرد ہے اور تمہاری اولاد کے سپرد ہوگا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ نیزہ عطاء کیا جسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے لیے اٹھا کر لے جایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم اسے لے کر میرے آگے چلا کرو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے آگے چلا کرتے تھے اور اسے عید گاہ میں گاڑ دیا کرتے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔



### راویان حدیث کا تعارف:

- عبد اللہ بن محمد بن عمار بن سعد القرظ - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۸۲/۴) (۳۵۵۵)۔
- عمار بن حفص بن عمر بن سعد قرظ المؤذن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۹/۵) (۵۹۹۰)۔
- عمار بن سعد مؤذن، عن ابی عبیدہ بن محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۹/۵) (۵۹۹۴)۔

### اذان کا حکم

اذان کے حکم پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

الاذان والاقامة عند الجمهور (غير الحنابلة) ومنهم الخرقى الحنبلى: سنة مؤكدة للرجال جماعة في كل مسجد للصلوات الخمس والجمعة، دون غيرها، كالعيد والكسوف والتراويح

وصلاة الجنابة، ويقال فيها عند ادائها جماعة: الصلاة جامعة لها روى البخارى ومسلم عن عبد الله بن عمرو وقال: لما انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، نودي: الصلاة جامعة ۱۔

اما الاذان والاقامة، فلان المقصود منهما الاعلام بدخول وقت الصلاة المفروضة، والقيام اليها. ولاتسن للنافلة والمندورة. ودليلهم على السنية الحديث السابق: لو يعلم الناس ما فى النداء والصف الاول، لاستهوا عليه ولانه صلى الله عليه وسلم لم يأمر بها فى حديث الاعرابي، مع ذكر الوضوء والاستقبال واركان الصلاة. وبناء عليه: لم يات اهل بلدة بالاجتماع على ترك الاذان اذا قام به غيرهم ولم يضربوا ولم يحبسوا. واذاف الشافعية والبالكية انه يستحب الاقامة وحدها لا الاذان للمرأة او جماعة النساء، منعاً من خوف الفتنة برفع المرأة الصوت به. وقال الحنفية: انه تكره الاقامة كالاذان للنساء؛ لما روى عن انس وابن عمر من كراهتها لهن، ولان مبنى حالهن على الستر، ورفع صوتهن حرام. جمهور فقهاء کے نزدیک اذان اور اقامت پانچوں نمازوں کے لیے اور جمعہ کے دن باجماعت نماز کے لیے مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔

جبکہ دوسری نمازوں جیسے نماز عید سورج گرہن کی نماز تراویح یا نماز جنازہ کے لیے اذان نہیں دی جائے گی البتہ ان مواقع پر اعلان کیا جاسکتا ہے جیسے یہ کہا جاسکتا ہے (نماز ہونے والی ہے)۔ اس کی دلیل یہ ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہو گیا تو یہ اعلان کیا گیا: نماز ہونے والی ہے۔“ جہاں تک اذان اور اقامت کا تعلق ہے تو اس کا بنیادی مقصد یہ ہے فرض نماز کا وقت شروع ہونے اور فرض نماز کی جماعت کا وقت قریب ہونے کے بارے میں اعلان کیا جائے۔ اس لیے نفل نماز یا نذر (یعنی منت) کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جائے گی اور اقامت نہیں کی جائے گی۔

اذان اور اقامت کے مسنون ہونے کی دلیل وہ حدیث ہے جو پہلے ذکر کی جا چکی ہے یعنی اگر لوگوں کو اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر (نماز باجماعت ادا کرنا) کی فضیلت کا پتہ چل جائے اور اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ یہ بھی کر لیں گے۔

۱۔ طرح ایک دیہاتی کے بارے میں منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے وضو کرنے اور قبلہ کی طرف رخ کرنے اور نماز ادا کرنے کے ارکان کی تعلیم دی لیکن نبی اکرم ﷺ نے اسے اذان دینے یا اقامت کہنے کے بارے میں نہیں فرمایا۔

(۱) فتح القدیر ۱/ 167، 172، 178، الدر المختار ۱/ 358، البدائع ۱/ 146، وما بعدہا، المہذب ۱/ 63-62، الشرح الصغیر ۱/ 133، وما بعدہا، المہذب ۱/ 55، بدایۃ المجتہد ۱/ 103، نہایۃ المحتاج ۱/ 300، المجموع ۳/ 8، 131۔



یہی وجہ ہے اگر شہر کے سارے لوگ مل کے اذان دینا چھوڑ دیں، لیکن وہ دیگر اسلامی فرائض اور احکام اور اعمال کو سرانجام دیتے ہوں تو ان کو تعزیر کے طور پر مارا نہیں جائے گا اور قید نہیں کیا جائے گا۔  
فقہاء شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک خواتین کے لیے صرف اقامت کہنا مستحب ہے۔ اذان دینے کا حکم ان کے لیے نہیں ہے خواہ اکیلی خاتون ہو یا ایک سے زیادہ خواتین ہوں اس کی وجہ یہ ہے: خاتون کی آواز بلند کرنے کے نتیجے میں فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

احناف کے اس بات کے قائل ہیں خواتین کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا دونوں مکروہ ہیں۔  
کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے خواتین کے لیے اذان دینے اور اقامت کہنے کو مکروہ قرار دیا ہے ویسے بھی خواتین کے لیے پردے کا اہتمام ضروری ہے اور ان کا آواز بلند کرنا جائز نہیں ہے۔

## 7- باب ذکر الإقامة واختلاف الروایات فیہا

باب: اقامت کا تذکرہ اس بارے میں روایات کا اختلاف

895- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْدُورَةَ قَالَ أَدْرَكْتُ جَدِّي وَأَبِي وَأَهْلِي يُقِيمُونَ فَيَقُولُونَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

☆ ☆ ابراہیم بن عبدالعزیز یہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے جد امجد اپنے والد اور اپنے دیگر رشتہ داروں کو یہ کہتے ہوئے پایا ہے: وہ ان الفاظ میں اقامت پڑھا کرتے تھے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

اقامت کے بارے میں فقہی اختلافات

علامہ ابن رشد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

اختلفوا في الإقامة في موضعين في حكمها وفي صفتها . اما حكمها فانها عند فقهاء الامصار في حق الاعيان والجماعات سنة مؤكدة اكثر من الاذان وهي عند اهل الظاهر فرض ولا ادري هل هي فرض عندهم على الاطلاق او فرض من فروض الصلاة ؟ والفرق بينهما ان على القول

بأن الفقه الاجلامي وادلتة

۸۹۵- أخرجه البيهقي في (مصرفة السنن والاشعار) (۱/۲۳۸) كتاب الصلوة باب حكاية الإقامة حديث (۵۷۹): أخرنا ابو سعيد

المصنف ابن سني أخرنا ابو بكر البربروري حدثنا بشر بن موسى به-

الاول لا تبطل الصلاة بتركها . وعلى الثاني تبطل . وقال ابن كنانة من اصحاب مالك : من تركها عامدا بطلت صلاته . وسبب هذا الاختلاف اختلافهم هل هي من الافعال التي وردت بيانا لمجمل الامر بالصلاة فيحمل على الوجوب لقوله عليه الصلاة والسلام "صلوا كما رايتموني اصلي" ام هي من الافعال التي تحيل على النيب ؟ وظاهر حديث مالك بن الحويرث يوجب كونها فرضا اما في الجماعة واما على المنفرد . واما صفة الاقامة فانها عند مالك والشافعي . اما التكبير الذي في اولها فمثنى . واما ما بعد ذلك فمرة واحدة الا قوله قد قامت الصلاة فانها عند مالك مرة واحدة وعند الشافعي مرتين . واما الحنفية فان الاقامة عندهم مثنى مثنى وخير احمد بن حنبل بين الافراد والتشية على رايه في التخيير في النداء . وسبب الاختلاف تعارض حديث انس في هذا المعنى وحديث ابي ليلي المتقدم وذلك ان في حديث انس الثابت امر بلال ان يشفع الاذان ويفرد الاقامة الا قد قامت الصلاة . وفي حديث ابي ليلي انه عليه الصلاة والسلام امر بلالا فاذن مثنى واقام مثنى . والجمهور انه ليس على النساء اذان ولا اقامة . وقال مالك : ان اقمن فحسن وقال الشافعي : ان اذن واقمن فحسن وقال اسحاق : ان عليهن الاذان والاقامة . وروى عن عائشة انها كانت تؤذن وتقيم فيما ذكره ابن المنذر والخلاف آيل الى هل تؤم المرأة او لا تؤم ؟ وقيل الاصل انها في معنى الرجل في كل عبادة الا ان يقوم الدليل على تخصيصها ام في بعضها هي كذلك وفي بعضها يطلب الدليل ؟

اس کا طریقہ کیا ہوگا؟

اس کے حکم کے بارے میں فقہاء کی یہ رائے ہے آدمی تنہا ہو یا جماعت کی شکل میں ہوں اذان کے مقابلے میں اقامت کہنا زیادہ مؤکد سنت ہے۔

اہل ظاہر نے اسے فرض قرار دیا ہے البتہ ہمیں یہ علم نہیں ہو سکا اہل ظاہر کے نزدیک یہ مطلق طور پر ایک فرض ہے یا نماز کے فرائض میں شامل ایک فرض ہے۔

ان دونوں کے درمیان فرق اس اعتبار سے ہوگا اگر پہلا قول مراد لیا جائے تو اقامت نہ کہنے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوگی لیکن اگر دوسرے موقف کو اختیار کیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

امام مالک رحمہ اللہ کے اصحاب میں سے شیخ ابن کنانہ نے یہ بات کہی ہے : جو شخص جان بوجہ کر اقامت نہیں کہتا اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اہل علم کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کیا اقامت ان افعال میں شامل ہے جو نماز کے حکم کی اجمال کی وضاحت کے لیے منقول ہوئے ہیں تو یوں اسے وجوب پر محمول کیا جائے کیونکہ یہ نبی

اکرم ﷺ کا حکم ہے:

”تم اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

یا پھر اقامت کو ان افعال میں سے ایک قرار دیا جائے جنہیں استحباب پر محمول کی گیا ہے۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کا ظاہری مفہوم یہی ہے چاہے انسان اکیلا ہو یا جماعت کی شکل میں ہو

اقامت کو ہر ایک کے لیے لازم قرار دیا جائے۔

اقامت کے طریقے کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے پہلی تکبیر دو دو مرتبہ کہی جائے

گی اس کے بعد کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کیے جائیں گے صرف قدامت الصلوٰۃ کے کلمات کو دو مرتبہ ادا کیا جائے گا

البتہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کلمے کو بھی ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا لیکن امام شافعی کے نزدیک دو مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے جائیں گے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس بارے میں اختیار دیا ہے آدمی چاہے تو ایک مرتبہ ادا کرے چاہے تو دو مرتبہ ادا کرے

جس طرح اذان کے بارے میں بھی ان کی یہی رائے ہے (مختلف طریقوں میں سے کسی بھی طریقے کے مطابق اذان دینے کا

انسان کو اختیار ہے)۔

اس اختلاف کا سبب وہ روایت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور وہ روایت ہے جو حضرت ابو یعلیٰ

کے حوالے سے منقول ہے جن میں بظاہر تعارض پایا جاتا ہے (جو اس سے پہلے ذکر کی جا چکی ہیں)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: وہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک

ایک مرتبہ ادا کریں البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةَ کا حکم مختلف ہے۔“

جبکہ حضرت ابو یعلیٰ رحمہ اللہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو

بھی دو دو مرتبہ ادا کریں۔“

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں خواتین پر اذان دینا یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ اقامت کہہ لیتی ہیں تو یہ بہتر ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ رائے پیش کی ہے: اگر وہ اذان دیں اور اقامت بھی کہہ لیں تو یہ بہتر ہوگا۔

امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے یہ کہا ہے: ان پر اذان دینا اور اقامت کہنا دونوں لازم ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ اذان بھی دیتی تھیں اور اقامت بھی کہہ کرتی تھیں جیسا

کہ شیخ ابن منذر نے اس کو روایت کیا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی اصول یہ ہے کیا کوئی خاتون اقامت کر سکتی ہے یا نہیں کر سکتی ہے؟

اس بارے میں یہ بات کہی گئی اصول تو یہ ہے وہ ہر عبادت میں مرد کے حکم میں ہے ماسوائے ان احکام کے جس میں





أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقَامَةُ هَكَذَا مَثْنَى مَثْنَى لَا يَعُودُ مِنْ ذَلِكَ الْمَوْضِعِ.

☆☆ حضرت ابو محمد ورہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اقامت کے انیس کلمات سکھائے تھے اذان کے الفاظ یہ ہیں:

اسی طرح اقامت کے الفاظ دو مرتبہ ادا کیے جائیں گے اور اور دہرائے نہیں جائیں گے۔

898- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَأَذْنْتُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ حُنَيْنٍ الْفَجْرَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْحَقُّ فِيهَا الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ حضرت ابو محمد ورہ بی بی بی بیان کرتے ہیں: میں کم سن لڑکا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے فجر کی اذان دی یہ حنین کا واقعہ ہے جب میں ان کلمات پر پہنچا ”حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ“ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں یہ جملہ شامل کرلو: ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ (نماز نیند سے بہتر ہے)۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن احمد بن منصور بن اسماعیل، ابو حسن صوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”322ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۲۸/۴)۔

○ عباد بن ولید بن خالد غمری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”258ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۸۳) (۳۱۶۸)۔

○ ابوبکر بن عیاش بخاری و مجتہد، ابن سالم، اسدی کوئی مقبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”194ھ“ کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۹۹/۲) (۶۵)۔

— — — — —

۸۹۸- مصریہ الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱۳۷/۸) کتاب الصلوٰۃ: باب قول المودن فی اذان الصبح: الصلوٰۃ خیر من النوم والطبرانی فی (المعجم) (۲۰۹/۷) - رقم (۶۷۳۹) وابو نعیم فی (الحلیۃ) (۳۰۹/۸) - ۳۸۰ من طریق ابی بکر من عیاش سرمدی السمری - ودار الفکر - لم یروہ عن عبد المریر الا ابو بکر - فیما اعلم -

## الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ كَهْنِ كَالْعِلْمِ

واختلفوا في قول المؤذن في صلاة الصبح الصلاة خير من النوم هل يقال فيها ام لا ؟ فذهب الجمهور الى انه يقال ذلك فيها . وقال آخرون : انه لا يقال لانه ليس من الاذان المسنون وبه قال الشافعي . وسبب اختلافهم هل قيل ذلك في زمان النبي صلى الله عليه وسلم ؟ او انما قيل في زمان عمر ؟

فجر کی نماز میں یہ کلمہ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنے کے بارے میں بھی فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے اسے ادا کیا جائے گا یا نہیں۔

جمهور فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے۔

کچھ اہل علم نے یہ رائے پیش کی ہے اس کلمے کو نہ کہا جائے کیونکہ وہ مسنون اذان کا حصہ نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اختلاف کا سبب یہ ہے یہ کلمہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ادا کیا جانے لگا تھا یا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت

میں اس کا آغاز ہوا تھا۔

899- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ يَتَعَيَّنُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا فَكَلَّمُوهُ يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بُوْقًا مِثْلَ بُوْقِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا تَبْعَثُونَ رِجَالًا يَنَادُونَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو نماز کے وقت اکٹھے ہو جایا کرتے

تھے انہیں اس کے لیے (باقاعدہ طور پر) بلایا نہیں جاتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو کسی نے کہا: تم لوگ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ناقوس بجایا کرو کچھ نے کہا: یہودیوں کی طرح بوق بجایا کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم لوگ کچھ لوگوں کو بھیجتے کیوں نہیں؟ تاکہ وہ نماز کے لیے اعلان کر دیا کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے

ابدلیے الجعبد کتاب الصلوة الباب الثانی فی معرفۃ الاذان والاقامۃ

۸۹۹- أخرجه البخاري (۲۷۸/۲) كتاب الاذان: باب بدء الاذان: حديث (۶۰۸) ومسلم (۲۸۵/۱) كتاب الصلوة: باب بدء الاذان: حديث

(۲۷۷/۱) واحمد (۱۸۸/۲) من طريق عبد الرزاق وهو في مصنفه (۵۵۷-۵۵۶/۱) رقم (۱۷۷۶) بسند الاسناد - وأخرجه الترمذي

(۳۶۲-۳۶۳/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في بدء الاذان: حديث (۱۹۰) والنسائي (۲/۲) كتاب الاذان: باب بدء الاذان: حديث (۶۲۶)

وابن خزيمة (۲۶۱) من طريق حجاج بن محمد عن ابن جريج: به - وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر

وأخرجه مسلم (۲۸۵/۱) كتاب الصلوة: باب بدء الاذان: حديث (۲۷۷/۱) واحمد (۱۸۸/۲) من طريق محمد بن بكر عن ابن جريج: به -

وأخرجه ابن خزيمة (۲۶۱) من طريق أبي عاصم عن ابن جريج بسند الاسناد -



بلال! تم اٹھو اور اذان دو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”257ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲/۳۳۵) (۸۴۸)۔

900- حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ يَغْيِي الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهُ يَا أَبَا مَحْذُورَةَ ثِنِّي الْأُولَى مِنَ الْأَذَانِ مِنْ كُلِّ صَلَاةٍ وَقُلْ فِي الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الصَّلَاةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

★★ عبد الملک اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو محذورہ ہر نماز کی اذان میں کلمات دو مرتبہ پڑھو۔ اور صبح کی اذان میں کہو ”نماز نیند سے بہتر ہے“۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابراہیم واسطی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”274ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعجزین“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۸۹) (۴۷۲۰)۔

901- حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْيَمَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْيَمَنِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرِ الْأَخْوَلِ أَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْأَذَانَ بِسَعَةِ عَشْرٍ كَلِمَةً بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

★★ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اذان کے انیس کلمات سکھائے تھے یہ مکہ فتح ہونے کے بعد کی بات ہے جب کہ اقامت کے سترہ کلمات تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الغافر بن سلامہ بن احمد بن عبد الغافر بن سلامہ بن ازہر۔ ان کا انتقال ”303ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۱/۱۳۶) (۵۸۲۹)۔

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی، ابو جعفر حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیر ہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”274ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۷/۲) (۵۹۹)۔

902- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ مُؤَذِّنَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ أَبَا مَحْذُورَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَهُ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

☆☆ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔

903- حَدَّثَنَا الْخُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ التَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْمُرُنَا أَنْ نُرْقِلَ الْأَذَانَ وَنَحْذِفَ الْإِقَامَةَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہدایت کیا کرتے تھے: ہم اذان ٹھہر ٹھہر کر دیا کریں اور اقامت کے کلمات تیزی سے ادا کیا کریں۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن حکم بن کثیر عرنی ابو احمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”280ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۶/۲) (۱۱)۔

○ عمران بن مسلم جعفی کوفی الاعلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۴/۲) (۷۴۱)۔

904- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرْفَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مُؤَذِّنِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جَاءَنَا عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِذَا أَدْنَتْ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْذِمْ. رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ مَرْحُومٍ.

☆☆ بیت المقدس کے مؤذن ابو زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر دو جب تم اقامت کہو تو تیزی سے کہو۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ مرحوم بن عبد العزیز بن مہران عطار اموی، ابو محمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”188ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۳۷) (۹۹۷)۔

905- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْكَعْبِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُؤَذِّنٌ يُطَرِّبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْإِذَانُ سَمْعٌ سَهْلٌ فَإِنْ كَانَ أَذَانُكَ سَهْلًا سَمِعَ وَإِلَّا فَلَا تُؤَذِّنُ.

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک مؤذن تھا جو تیزی سے اذان دیتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان نرمی اور آسانی کا راستہ ہے اگر تم نے نرمی اور آسانی کے ساتھ اذان دینی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ نہ دیا کرو۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن معبد بن شداد رقی، نزہیل مصر، فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۳۷)۔

○ اسحاق بن ابویحییٰ کعمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: البحر والتعذیل (۱/۶۵)۔

906- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ أَبُو

۹۰۵- أخرجه ابن حبان في (المروعي) (۱/۱۲۷): حدثنا مكحول ببغداد ثنا يونس بن عبد الأعلى عن علي بن معبد بهذا الإسناد. ومن طريق ابن حبان أخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (۲/۱۸۷) قال ابن حبان: (وليس لهذا الحديث أصل من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم) وقال: اسحاق بن أبي يحيى الكعمي يروي عن ابن جريج يروي عنه علي بن معبد ينفرد عن التفات بما ليس من حديث الأنبياء ورواني عن الأئمة المرضيين ما لم يرو من حديث الضعفاء والكذابين لا يعمل الاحتجاج به ولا الرواية عن د الأعلى سبل الاعتبار) - ۱- قال البيهقي في (اللائحة المصنوعة) (۲/۱۱): (ورجع ابن حبان وذكره في التفات) - قلت: لم يرجع ابن حبان لأنه نقله في (التفات) واسحاق له ترجمة مقلدة في (اليزان) (۱/۳۶۰) وأورد له الذهبي (۱/۲۶۱) لهذا الحديث من أوردته - وقال ابن عميرة (يروي نحو عشرة أحاديث متأكرا) -

۹۰۶- أسنده ضعيف جدا: خالد بن عبد الرحمن بن خالد بن سلمة المخزومي: قال البخاري: ذاهب الحديث - وقال أبو حاتم: تركوا حديثه - وقال العافظ ابن حجر: متروك - ينظر: (اليزان) (۲/۱۸۶) و (التقريب) (۱/۲۶۵) -



مَحْذُورَةٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ وَيَسْتَدِيرَ فِي إِقَامَتِهِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی گئی تھی: وہ اذان کے کلمات جہت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھیں اقامت کہتے ہوئے دائیں بائیں مڑ کر پکاریں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الصمد بن فضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۵۵/۴)۔

○ خالد بن عبد الرحمن بن خالد بن سلمہ مخزومی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”212ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۵/۱)۔

○ کامل بن علاء تمیمی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۱/۲)۔

907- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّهَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ ہوتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن مسیر، ابو عثمان مصیسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”220ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۶/۱)۔

908- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَسَنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۹۰۷- أخرجه أبو حنيفة في (المسند) (۲۳۹/۱) من طريق سعيد بن مسير عن أبي هريرة عن النبي (صلى الله عليه وسلم) قال كان الأذان في (المناسك) (۱/۱) والصلوة بعده (۱) قلنت: ولبيان هذا الرقص ينظر في تاريخ العمريين (الذي).

ابن جعفر قال سمعت ابا المثنیٰ یحدث عن ابن عمر قال کان الاذان علی عهد رسول الله (صلی الله علیه وسلم) مثنیٰ مثنیٰ والاقامة واحدة غیر ان المؤذن کان اذا قال قد قامت الصلوة قال قد قامت الصلوة مرتین۔  
 ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ ہوتے تھے البتہ جب مؤذن "قد قامت الصلوة" پڑھتا تھا تو اسے دو مرتبہ پڑھتا تھا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن مسلم بن مہران بن ثنی الموزن، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۱/۲)۔

○ مسلم بن ثنی، (اور ایک قول کے مطابق:) ابن مہران بن ثنی، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۳۶/۲)۔

909- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَمَّاكِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔  
 ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھیں البتہ "قد قامت الصلوة" (دو مرتبہ پڑھیں)۔

— — — — —

۹۰۸- أخرجه أبو داود (۱۵۱/۱) كتاب الصلوة: باب في الإقامة: حديث (۵۱۰) والنسائي (۲/۲) كتاب الاذان: باب تشبيه الاذان: حديث (۶۲۸) وأحمد (۲۸۷/۲) وابن خزيمة (۱۹۲/۱) رقم (۲۷۶) وأبو داود الطيالسي (۷۹/۱) نسخة رقم (۲۳۶) والدارمي (۲۷۰/۱) كتاب الصلوة: باب الاذان من مثنیٰ مثنیٰ والحاكم (۱۹۷/۱-۱۹۸) وابن حبان (۱۶۷۶-۱۶۷۷) والبيهقي (۱۰۶/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۲/۱) كتاب الصلوة: باب تشبيه قوله: (قد قامت الصلوة) وفي (السنن الكبرى) (۱۰۰/۱) كتاب الصلوة: باب السنة في الاذان والاقامة للصلوة المكتوبة: حديث (۱۵۱/۲۵۶) وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۵۱/۱) كتاب الصلوة: باب حكاية الإقامة: حديث (۵۸۹) والبيهقي في (شرح السنة) (۵۷/۲) بتحقيقنا: كلهم من طريق شعبة بن جابر اللامع: صححه ابن خزيمة وابن حبان - وقال الحاكم: صحيح اللامع: فان ابا جعفر هنا: غير بن يزيد بن حبيب الخطمي: ووافقه الذهبي - قلت: قد وثقا في ذلك - اي: نعميد ابي جعفر المؤذن - وقد ثبت على هذا الوجه الحفاظ في (التلخيص) (۲۵۱/۱) - وقد عين ابن حبان اسمه وقال: ابو جعفر هذا هو امام مسجد الانصار بالكوفة: اسمه: محمد بن مسلم بن مهران بن المثنیٰ - وابو المثنیٰ اسمه: مسلم بن المثنیٰ -

۹۰۹- أخرجه البخاري (۲۸۴/۲) كتاب الاذان: باب الاذان: باب الاذان من مثنیٰ مثنیٰ: حديث (۶۰۵) واسو داود (۱۵۱/۱) كتاب الصلوة: باب في الإقامة: حديث (۵۰۸) والدارمي (۲۷۱/۱) كتاب الصلوة: باب الاذان من مثنیٰ مثنیٰ والاقامة مرة: واسو عوانة (۲۲۷/۱) وابن خزيمة (۱۹۴/۱) رقم (۲۷۶) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۲/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۲/۱-۱۱۳) كتاب الصلوة: باب افراد الإقامة: وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۵۰/۱) كتاب الصلوة: باب حكاية الإقامة: حديث (۵۸۵) واسن العارور في (السنن) رقم (۱۶۰) كلهم من طريق حماد بن زيد بن جابر اللامع -





### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار، ابو عبد الرحمن نسائی، (یہ صحاح ستہ کی پانچویں کتب سنن نسائی کے مؤلف ہیں) علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”303ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۱/۱۶)۔

913- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

914- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ كُسَيْبٍ  
الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِإِلَاقَةِ الْآذَانِ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھیں۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حماد بن سفیان، ابو عبد الرحمن کوفی قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”297ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۳۴/۴)۔

○ حسن بن حماد بن کسب حضرمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”241ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۵)۔

○ اسماعیل بن ابراہیم الاحول، ابو یحییٰ تیمی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد

٩١٢- أخرجه البيهقي في (السنن الصغير) (٩٩/١) كتاب الصلوة: باب السنة في الاذان والاقامة للصلوة المكتوبة: حديث (٢٥٥/١٢٣) وفي (معرفة السنن والآثار) (١٤٠/١) كتاب الصلوة: باب حكمية الاقامة: حديث (٥٨٢): أخرنا أبو عبد الله الحافظ: حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب: حدثنا العباس بن محمد الدوري بروا الأستاد: ويتظر: تفسير الحديث السابق -

٩٤- أخرجه البخاري (٢٨٦/٢) كتاب الاذان: باب الإقامة واحدة الاقوله: (قد قامت الصلوة: حديث (٦٠٧) ومسلم (٢٣٥٢) (الاسي)  
كتاب الصلوة: باب الامر برفع الاذان وايقار الإقامة: حديث (٣٧٨/٢) واحمد (١٨٩/٢) وابو داود (١٤١/١) كتاب الصلوة: باب في  
الإقامة: حديث (٥٠٩) وابو عروبة (٣٢٨/١) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١٣٣/١) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٤١٣/١) كتاب  
الصلوة: باب افراد الإقامة: كسروم من طريق اسماعيل بن ابراهيم بن علي بن مهزيار الامام -

بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶/۱)۔

915- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُشَيِّ الْأَذَانَ وَيُوتِرُ الْإِقَامَةَ إِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ

پڑھا کرتے تھے البتہ ”قد قامت الصلوة“ کے الفاظ (دو مرتبہ پڑھا کرتے تھے)۔

916- حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْغَزَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا

خَارِجَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِبِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات دو

مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھیں۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عثمان بن جبلة ابن ابی رواد عسقلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”221“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۳۲/۱)۔

○ خارجہ بن مصعب بن خارجہ، ابو حجاج، سرخی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”168ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۱۰/۱)۔

917- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ

916- للمحدث انس طرق اخرى لم يتعرض لها المصنف فاخرجه مسلماً (۲۳۷/۲- الدبی) کتاب الصلوة: باب الامر بشفع الاذان

واينشاء الاقامة حديث (۲۷۸/۵) وابو يعلى (۲۸۰۸) والبوسقي في (السنن الكبرى) (۱۱۲/۱) من طريق عبد الوارث بن سعيد عن ايوب

عن ابي قلابة عن انس به- واخرجه ابو داود (۱۸۱/۱) كتاب الصلوة: باب في الاقامة حديث (۵۰۸) وابو يعلى (۲۷۹۲) وابو عوانة

(۲۲۷/۱) من طريق وهيب عن ايوب به- واخرجه ابو عوانة (۲۲۷-۲۲۸) وابن حبان (۱۶۷۵) من طريق ثعبة عن ايوب به- واخرجه

الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۲/۱) من طريق عبيد الله بن عمرو الجزولي عن ايوب به-

917- اخرجه الحاكم (۲۰۵/۱) ومن طريقه البوسقي في (السنن الكبرى) (۱۱۲/۱) كتاب الصلوة: باب الترتيب في الاذان من طريق

طاهر وابي الربيع قالوا ثنا ابن وهب... به قلنا وهذا اسناد رجاله رجال الصحيح: خلا عبد الله بن لهيعة! فقد استشهد به مسلم- ك

الحاكم ودانقه الذهبي- لكن هذا الحديث من قديم حديث ابن لهيعة! لان عبد الله بن وهب قد روى عنه قبل الاختلاف وفي

-... له واهن المحدث وابن يزيد المقرئ وعليه فوات من صحيح حديث ابن لهيعة- والله اعلم- وانما نخرجه؛

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ أَذَانٍ سِتُونَ حَسَنَةً وَبِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بارہ برس۔۔۔ اذان دیتا رہے گا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور ہر اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی ہر ایک اقامت کے عوض تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن ابوجعفر مصری، ابوبکر فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”132ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۳۱/۱)۔

918- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ مَرَّةٍ سِتُونَ حَسَنَةً وَبِإِقَامَتِهِ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا رہے گا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اس کے اذان دینے کی وجہ سے ہر اذان کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔



۹۱۸- أخرجه ابن ماجه (۲۵۱/۱) كتاب الاذان: باب فضل الاذان وثواب المودنين حديث (۷۲۸) والحاكم (۲۰۵/۱) وابن عدي في (الكامل) (۱۵۳۲/۱) وابن حبان في (المجروحين) (۱۱۲/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۲۲/۱) كتاب الصلوة: باب الترغيب في الاذان وابن الجوزي في (العلل المتناهي) (۲۹۶/۱-۲۹۷) رقم (۶۶۸) كسروم من طريق عبد الله بن صالح: كاتب الليث بهذا الاسناد - قال ابن عدي: (لا اعلم روى عن ابن جريج غير يحيى بن ايوب ولا عن يحيى بن ايوب صالح) - وقال الحاكم: (صحيح على شرط البخاري) ووافقه الذهبي - وقال السندي في (الترغيب) (۲۵۱/۱): (وهو كما قال الحاكم: فان عبد الله بن صالح كاتب الليث وان كان فيه كلام فقد روى عنه البخاري في الصحيح) - (وقد خالفهم ابن الجوزي في (العلل) (۲۹۷/۱) فقال: (هذا حديث لا يصح) - قال احمد بن حنبل: (ابو صالح ليس بشيخ) وقال النسائي: (ليس بنق) وقال البقوي في (شرح المسند) (۷۲/۲): (عبد الله بن صالح ابو صالح الجعفي مصري كاتب الليث صدوق غير انه وقع في حديثه من اكبر) - وقال النجاشي في (فيض القدير) (۱۶/۶): (اخرجه السيوطي في مسنده لضعفه واورده الذهبي في (الميزان) من من اكبر عبد الله كاتب الليث) - (والحديث ضعفه ايضا المصيري في (الروايد) والمصنف ابن حجر في (التلخيص) (۲۷۲/۱) فقال: (وفيه عبد الله بن صالح عن يحيى بن ايوب عن ابن جريج عن نافع عنه وهذا الحديث لا يصح ما انكر عليه) - (والحديث علة اخرى: وهي عن عبد الله بن جريج: فقد كان مدلسا فرواه يحيى بن السوكل عن ابن جريج عن منتهى نافع عن ابن عمر به) - وقال البخاري: (هذا انه) - ينظر: (التلخيص الكبير) (۲۰۶/۸) و (تلخيص العبير) (۲۷۲/۱)۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن داؤد بن یزید قطری الآدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”272ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶/۲)۔

919- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنِي مَثْنِي وَالْإِقَامَةُ فَرْدًا.

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ ہوتے تھے۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ادریس منذر حنفی، ابو حاتم رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”حافظ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”277ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۴۳/۲)۔

○ عمر بن علی بن ابوبکر کندی، اسفندی رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۱۲۵/۶)۔

○ محمد بن سعدان بن حیان، انہوں نے یزید بن ابوعبید کے حوالے سے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان کے حوالے سے محمد بن عمر اور علی بن ابوبکر الکتانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: کتاب الثقات از ابن حبان صفحہ نمبر 432/7۔

○ یزید بن ابوعبید اسلمی، مولی سلمہ بن اکوع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶۸/۲)۔

○ سلمہ بن عمرو بن اکوع اسلمی، ابو سلم، مشہور صحابی رسول ہیں۔ انہیں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ ان کا انتقال ”74ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۸/۱)۔

920- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا لَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ مَعَ الْقَوْمِ أَذَّنَ وَأَقَامَ وَيَتَنَى الْإِقَامَةَ . مَوْقُوفًا.

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب وہ باجماعت ادا نہیں کر پاتے تھے تو وہ (خود نماز پڑھنے کے لئے) اذان دیتے تھے اور اقامت کہتے تھے وہ اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہتے تھے۔  
یہ روایت موقوف ہے۔

921- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ صَالِحٍ الْمَخْزُومِيُّ بِالْمَدِينَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْإِقَامَةِ مُفْرَدًا وَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْإِذَانَ مَثْنِي مَثْنِي.

☆☆ امام محمد بن علی اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جبرائیل اقامت کے کلمات الگ سے لے کر نازل ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں کلمات دو دو مرتبہ پڑھنا مسنون قرار دیا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۶۷)۔  
○ عثمان بن عبد الرحمن بن عمر بن سعد بن ابودقاص زہری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۱۷)۔

922- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَنِي بِهِ أَبِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَرَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنِي مَثْنِي وَيُقِيمُ فُرَادَى.

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے وہ (اذان کے کلمات) دو دو مرتبہ کلمات پڑھتے تھے جبکہ اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھتے تھے۔

۹۲۰- ابن الجندی: أبو إسرائيل بن عبد الله بن الجندی الغنلي ثقة روى عن سليمان بن حرب وزيهبي بن كبر وزيهبي بن عدي وغيرهم. ولم يذكر المزني في (تزيين الكمال) في ترجمة أبي عاصم النبيل أن ابن الجندی روى عنه لكن روايته عنه مكية: روى عن سليمان بن حرب وهو من الناسة على تصنيف المافظ ابن حجر وأبو عاصم النبيل أيضًا من هذه الطبقة والله أعلم - والآخر مرجه ابن المنذر في (الدرر) (۶۱/۲) من طريق يحيى قال: ثنا أبو عاصم عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع - هـ - قلت: وقد ورد لهذا النص في نسخة الأوسط مرفوعاً نهرخاً فاحتسب فقد ورد هكذا: ثنا عاصم بن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة بن الأكوع. (انه كان ادا قاته الصلوة اذن واقامو بيني الاقامة) هكذا -

۹۲۲- مرجه ابن ماجه (۲۱۲/۱) كتاب الاذان: باب افراد الاقامة: حديث (۷۳۳) من طريق معمر بن محمد بن عبيد الله بن أبي رافع سريدا المناد - قال ابو صبري في (الزوائد) (۲۵۸/۱): هذا ائثار ضعيف لا يثقونهم على ضعف معمر بن محمد بن عبيد الله وابيه محمد - هـ - والحيث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۷۱/۱) وقال: قال في الامام: ومعمر لهذا متلهم فيه -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابورافع، ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۶۷۲/۱)۔

○ محمد بن عبید اللہ ابن ابی رافع، ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۸۷/۲)۔

○ ابورافع قبلی، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور مشہور صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۴۳) (۸۱۵۰)۔

923- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُورَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالنَّافُوسِ أَطَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَأَلْقَى عَلَيَّ قَدْ كَرَّ الْأَذَانُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٍّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقُمَ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقَى عَلَيَّ مَا رَأَيْتُ فَإِنَّهُ أُنْذِيَ صَوْتًا مِنْكَ . فَسَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلِلَّهِ الْحَمْدُ .

☆☆ محمد بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ نے (نماز کے لئے) ناقوس کا حکم دیا تو میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو میرے پاس آیا اُس نے مجھے یہ چیز سکھائی اُس نے اذان کے کلمات کو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک مرتبہ ذکر کیا صبح کی نماز کے وقت میں نبی

۹۲۳- أخرجه أحمد (۱۲/۱) وأبو داود (۱۳۵/۱) كتاب الصلوة: باب كيف الاذان: حديث (۱۹۹) وابن ماجه (۲۲۲/۱) كتاب الاذان: باب بدء الاذان: حديث (۷۰۶) والدارمي (۲۶۹/۱) كتاب الصلوة: باب في بدء الاذان: وعبد الرزاق (۱۶۰/۱) رقم (۱۷۸۷) وابن خزيمة (۱۹۲/۱) رقم (۲۷۱) وابن حبان (۲۸۷-موارد) وابن المنذر في (الوسط) (۱۲/۲) والبخاري في (خلق افعال العباد) ص (۲۶) وابن الجارود في (المنتقى) (۱۵۸) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۹۱-۲۹۰/۱) كتاب الصلوة: باب بدء الاذان: وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۱۵/۱-۱۱۶) كتاب الصلوة: باب حكاية الاقامة: حديث (۵۹۲) وفي (السنن الكبرى) (۹۸-۹۷/۱) كتاب الصلوة: باب موافقة الصلوات الخمس: حديث (۱۳۹/۲۸۸) كسوم من طريق محمد بن اسماعيل بسند الاثر: وأخرجه الترمذي برقم (۱۸۹) من طريق ابن اسحاق: ولكن مختصراً وقال: (حسن صحيح) - وقال ابن خزيمة: (سند محمد بن يحيى يقول: ليس في اخبار عبد الله بن زيد في قصة الاذان خبر أصح من هذا: لأن محمد بن عبد الله بن زيد سمعه من أبيه) - وقال أيضاً: (هذا حديث صحيح ثابت من جهة النقل: لأن محمد بن اسمعيل سمع من أبيه وابن اسحاق سمع من النبي وليس هذا مما دللنا - اهـ - والحدیث صحیحہ ایضاً ابن حبان وقال البیهقی فی السنن الكبرى) (۲۹۱/۱) وفي كتاب (العلل) لا بی عیسی الترمذی قال: سالت محمد بن اسماعیل البخاری عن هذا الحديث فقال: (هو عنده صحيح) - اهـ - وقال ابن المنذر: (وليس في إسناده خبر عبد الله بن زيد أصح من هذا الاثر) -



اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس خواب کے بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ خواب سچ ثابت ہوگا۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور بلال کو وہ چیز سکھاؤ جو تم نے دیکھی ہے کیونکہ اُس کی آواز تمہارے مقابلے میں زیادہ بلند ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو وہ بولے: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح کا اس نے دیکھا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح حمد مخصوص ہے (جس نے ہمیں توفیق دی ہے)۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن عبد ربہ انصاری، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۶۱) (۶۰۵۸)۔

○ عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ بن ثعلبہ انصاری، خزر جی، یہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۰۸) (۳۳۵۲)۔

924- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ سَيِّءُ الْحِفْظِ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يَثْبُتُ سَمَاعُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَالْمُسْعُوذِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ. وَلَا يَثْبُتُ. وَالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مُرْسَلًا. وَحَدِيثُ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ مُتَّصِلٌ وَهُوَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ الْكُوفِيُّونَ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اذان اور اقامت کے کلمات جفت ہوتے تھے۔

اس روایت کے راوی ابن ابی لیلیٰ، قاضی محمد بن عبد الرحمن ہے، علم حدیث میں ضعیف سمجھے جاتے تھے کیونکہ ان کا حافظہ کمزور تھا اسی طرح ابن ابی لیلیٰ کا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

۹۲۴- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۹) من طريق عبد الله بن داود عن الأعمش عن عمرو بن مرة سندا حسنا - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۴۶۱) من طريق حسين بن سعيد ثنا ابن أبي ليلى عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن عبد الله بن زید - وقال البيهقي: وكذلك رواد شريك وعبد بن العوام عن حسين بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن عبد الله بن زید قال: انتشر رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس في الدان - فذكر الحديث - فقلت: أما حديث معاذ، فسباني تخريجه في الحديث الثاني -

دیگر راویوں نے اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یہ بات بھی ثابت نہیں ہے صحیح روایت وہ ہے جسے ثوری اور شعبہ نے اپنی سند کے ہمراہ ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ جبکہ ابن اسحاق نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ متصل ہے اور اس روایت کے خلاف ہے جسے کوفہ والوں نے نقل کیا ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عقبہ بن خالد بن عقبہ سکونی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”188ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۸۳) (۴۶۷۰)۔

**925- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ يَغْنِي إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ نَزَلَ عَلَى جِذْمٍ حَائِطٍ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَذَّنَ مَشْنَى مَشْنَى ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَشْنَى مَشْنَى - قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَلَى نَحْوِ مَنْ أَدَانَا الْيَوْمَ - قَالَ عَلِمَهَا بِلَالًا - فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي.**

☆☆ عبدالرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک انصاری شخص عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے نازل ہوا اُس نے دو چادریں اوڑھی ہوئی تھیں وہ مدینہ منورہ کی ایک دیوار پر اُترا اُس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہنے پھر وہ بیٹھ گیا پھر وہ کھڑا ہوا پھر اُس نے وہ کلمات دو دو مرتبہ کہے۔

ابوبکر بن عیاش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہ اسی کی مانند ہے جس طرح آج کل اذان دی جاتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ بلال کو سکھا دو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس

۹۲۵- أخرجه احمد (۲۲۲/۵): حدثنا اسود بن عامر قال: انبا ابو بكر بن عياش بسند الاسناد: وأخرجه احمد (۲۲۲/۵) وابو داود (۱۶۰/۱) كتاب الصلوة: باب كيف الاذان: حديث (۵۰۷) وابو خزيمة (۲۸۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۱۲۰-۱۲۱) كتاب الصلوة: باب ما روي في تشييع الاذان والاقامة: كلهم من طريق السعدي: ثنا عمرو بن مرة بسند الاسناد: ولفظه: (أقبلت الصلوة ثلاثة احوال الحديث) - وفيه: ثم ان رجلاً من الانصار: يقال له: عبد الله بن زيد: اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! اني رايت فيما يرى النائم - فذكره - وقال ابن خزيمة: (فهذا خبر العراقيين الذين احتجوا به عن عبد الله بن زيد في تشييع الاذان والاقامة: وفي اسنادهم من التلخيص ما بينته - وعبد الرحمن بن ابي ليلى لم يسمع من معاذ بن جبل: ولا من عبد الله بن زيد بن عبد ربه صاحب الاذان: فغير جائز ان يفتح بخبر غير ثابت على اخبار ثابتة) - ۱- وقال البيهقي: والسميت مع الاختلاف في اسناده مرسل: لان عبد الرحمن بن ابي ليلى لم يسمع من معاذ ولا عبد الله بن زيد: ولم يسمع من حمته عنهما ولا عن احدهما -

شرح اس نے دیکھا ہے لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن یونس بن مہران، ابو علی الزیاتی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۵۵/۷)۔

926- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا يَزَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَائِيُّ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بِلَالَ أَذَّنَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَنْئِي بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَأَقَامَ مِثْلَ ذَلِكَ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دی جس میں کلمات دو دو مرتبہ کہے پھر اسی طرح اقامت بھی کہی۔

927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْوَاسِطِيُّ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطُّفَيْلِ عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بِلَالَ كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنِي مَثْنِي وَيُقِيمُ مَثْنِي مَثْنِي. وَقَالَ أَبُو عَوْنٍ بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَأَقَامَ مِثْلَ ذَلِكَ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دی جس کے کلمات دو دو مرتبہ تھے اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ تھے۔

ابوعون نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت بھی اس کی مانند تھی۔

928- حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ بِلَالَ كَانَ يُثْنِي الْأَذَانَ وَيُثْنِي الْإِقَامَةَ وَأَنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ بِالتَّكْبِيرِ وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيرِ.

☆☆ ابراہیم نخعی اسود کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ پڑھتے تھے اور اقامت

۹۲۶- أخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۲۰۳/۱) والطبراني في (الكبير) (۱۰۱-۱۰۰/۲۲) رقم (۲۴۷-۲۴۶-۲۴۵) وفي (اللوحة) (۱۰۱/۸) رقم (۷۸۱۶) من طريق زياد بن عبد الله البكائي بسندنا الاثنا عشر وقال ابن حبان: ما أقام مثل ذلك قط إنما كان يثني مثنى وإقامته فرادى- وقال الطبراني: لم يروها الحديث عن إسماعيل الأثنا عشر بن عبد الله والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۶۹/۱)

۹۲۷- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۰۱-۱۰۰/۲۲) رقم (۲۴۶-۲۴۵) وفي (اللوحة) (۷۸۱۶) وابن حبان في (المجروحين) (۲۰۳/۱) رقم (۷۸۱۶) من طريق زكريا بن يحيى بسندنا الاثنا عشر- وينظر علته في الحديث السابق-

۹۲۸- أخرجه عبد الرزاق (۱-۱۶۲-۱۶۳) رقم (۱۷۹۰) ومن طريقه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۴/۱) كتاب الصلوة: باب الإقامة كيف هي! قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۶۹/۱): (قال ابن الجوزي في التحقيق: والاسود لم يمدك بلالاً قال صاحب (التنقيح): وفيما قاله نظر وقد روى النسائي للاسود عن بلال حديثاً)- انتهى-



کے الفاظ دو دو مرتبہ پڑھتے تھے وہ تکبیر کے ذریعے اذان دیا کرتے تھے تکبیر کے ذریعے ہی ختم کرتے تھے۔

929- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ آذَانُهُ وَأَقَامَتُهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

☆ ☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کی اذان اور ان کی اقامت کے کلمے دو دو مرتبہ

ہوتے تھے۔

930- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

زِيَادِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بِلَالٍ مِثْلَهُ. قَالَ الرَّمَادِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ سُفْيَانُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

رمادی کہتے ہیں: سفیان نے ان سے سماع نہیں کیا۔

931- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

أَنَّهُ حِينَ أَرَى الْآذَانَ أَمَرَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِإِلَّا فَاذَنْ وَأَمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ فَأَقَامَ.

☆ ☆ عبد اللہ بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

جب انہوں نے خواب میں اذان کا طریقہ دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی پھر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اقامت کہی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عتبہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن مسعود ہذلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی

بن حجر عسقلانی (۶۵۸) (۴۶۳)۔

932- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السَّنَةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي آذَانِ الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنْ

۹۲۹- أخرجه عبد الرزاق (۱/۱۶۲) رقم (۱۷۹۱) وذكره ابن التوكماني في (الجوهر النقي) (۱/۱۲۵) من طريق عبد الرزاق وقال: هذا

سند حسن۔

۹۳۱- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۱۲) كتاب الصلوة باب الرجلين يوزن احداهما وريقم الآخر والعاظمي في

(الاعتبار) ص (۱۹۱) من طريق المعلى بن منصور به- وأخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۱۲) والبيهقي في (السنن

الكبرى) (۱/۲۹۹) كتاب الصلوة باب الرجل يوزن وريقم غيره: كلاهما من طريق محمد بن عبد الله صبيحاني قال: حدثنا عبد السلام

بن حرب به- وقال البيهقي: هكذا رواه أبو العباس- وأخرجه أيضا ابن شاذان في (كتاب الأذان) كما في (نصب الراية) (۱/۲۷۰) من

طريق محمد بن عبد الله صبيحاني: ثنا عبد السلام بن حرب: بهذا الإسناد-

النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے جب مؤذن فجر کی اذان دے تو اس میں ”حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ“ کے بعد ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ دو مرتبہ کہے اور پھر ”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہہ دے۔

933- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرْفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ التَّوْبُّ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ فَلْيَقُلِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تہویب صبح کی نماز میں ہوگی جب مؤذن فجر کی اذان میں ”حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ“ کہے گا تو ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ کہے گا۔

934- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنََّّهُ قَالَ لَمُؤَذِّنِهِ إِذَا بَلَغْتَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ فِي الْفَجْرِ فَقُلِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے مؤذن سے یہ کہا تھا: تم فجر کی اذان میں ”حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ“ پر پہنچو تو یہ کہو: ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“۔

935- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ أَبُو مَسْعُودٍ الزَّجَّاجُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ أَتُوبَ فِي الْفَجْرِ وَنَهَانِي أَنْ أَتُوبَ فِي الْعِشَاءِ

☆☆ عبدالرحمن بن ابولیلی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی: میں فجر کی اذان میں تہویب کہوں آپ نے مجھے عشاء کی اذان میں تہویب کہنے سے منع کیا تھا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح بن عمیر، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین

۹۳۲- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۷) كتاب الصلوة: باب قول المؤذن في اذان الصبح: (الصلوة خير من النوم) وابن خزيمة (۲/۱) رقم (۲۸۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۱۳۳) كتاب الصلوة: باب التتويب في اذان الصبح: كل يوم من طريق محمد ابن سيرين به- وأخرجه البيهقي أيضا في (المعرفة) (۱/۱۱۹) رقم (۵۹۷) وقال البيهقي: رواه جماعة عن أبي أمامة وهو اسناد صحيح- وصححه ابن خزيمة-

۹۳۳- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۷) كتاب الصلوة: باب قول المؤذن في اذان الصبح: (الصلوة خير من النوم) من طريق هشيم بن خالد الاسنار- وينظر الحديث السابق-

۹۳۴- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۱۳۳) كتاب الصلوة: باب التتويب في اذان الصبح: من طريق الدارقطني به- وأخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۷) من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين: ثنا سفيان عن محمد بن عجلان به-

نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”239ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۲۹) (۳۵۱۷)۔  
○ عبد الرحمن بن حسن، ابو مسعود موصلی الزجاج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۷۲/۳)۔

○ سعید بن مرزبان عیسیٰ مولیٰ حذیفہ، ابو سعد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”140ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۸۹/۱)۔

**936- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ صَعِدْتُ إِلَى ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ مَا أَذَّنَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ أَذَانِ أَبِيكَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَ يَبْدَأُ فَيَكْبِرُ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى الْخَيْرِ الْأَذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفَرَّدَ بِهِ دَاوُدُ.**

☆☆ مالک بن دینار بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اذان دے کر فارغ ہوئے تو میں بھی ان کے پیچھے مسجد حرام (کے مینار) تک چڑھا اور میں نے ان سے کہا: مجھے اس اذان کے بارے میں بتائیں جو آپ کے والد نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے دی تھی تو انہوں نے جواب دیا: انہوں (یعنی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے) اذان کے آغاز میں تکبیر کہی پھر یہ کلمات پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

یہ ایک مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد دوبارہ یہ کلمات پڑھے  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ  
رَسُولُ اللَّهِ

یہاں تک کہ اذان کے آخر میں یہ کلمات پڑھے:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

اس روایت کو نقل کرنے میں داؤد نامی راوی منفرد ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عبد العزیز بن مرزبان بن سابور، ابو حسن بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔

۹۳۶- اخرجہ الطبرانی فی (المعجم الکبیر ۲۰۸/۷) رقم (۶۷۳۶) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِسُوءِ الْإِسْنَادِ -



ان کا انتقال ”286ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۳۳۸/۱۳)۔

○ مسلم بن ابراہیم ازدی فراہیدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابو عمرو بصری حافظ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”122ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۳/۳)۔

○ داؤد بن ابو عبد الرحمن، ابوسلیمان قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۲۸۸/۶)۔

○ مالک بن دینار، یہ مشہور صوفی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”130ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۶)۔

**937-** حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحْمِلِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكُوكَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُخَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَّمَهُ هَذَا الْإِذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابو محمد ورہ رحمہ اللہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اذان کے یہ کلمات سکھائے تھے۔  
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

پھر انہوں نے دوبارہ یہ کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یہ کلمات دو مرتبہ تھے

أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

یہ کلمات بھی دو مرتبہ تھے

حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ

یہ کلمات بھی دو مرتبہ تھے

حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

—→❖❖❖←—→❖❖❖←—→❖❖❖←—

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن قاسم بن جعفر بن محمد بن خالد بن بشر، ابوعلی کوکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

ان کا انتقال "327" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بـ  
 "خطیب بغدادی" (۸۶/۸)۔

○ عبدالرحمن بن محمد بن منصور حارثی کریمان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے  
 مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۱۴/۴)۔

938- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي

أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
 الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ إِخْرُ أَذَانِ بِلَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا اختتام ان کلمات پر ہوتا تھا۔  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

939- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ بِلَالَ قَالَ إِخْرُ الْأَذَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات کہتے تھے: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

940- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

الْأَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ إِخْرُ أَذَانِ بِلَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆☆ حضرت بلال کے بارے میں اسود نے یہ بات بیان کی: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات

ہوتے تھے: "اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

941- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ إِخْرُ الْأَذَانِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات ہوتے تھے: "اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

942- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

۹۴۸- أخرجه النسائي (۱۶/۲) كتاب الاذان: باب آخر الاذان: حديث (۶۵۰) وابن أبي شيبة (۱۸۸/۱) كتاب الاذان والاقامة: باب

قالوا: آخر الاذان ما لقوا كذا نصا من طريق سفیان بن عيينة -

۹۴۹- أخرجه عبد الرزاق (۱۵۷/۱) رقم (۱۷۷۸) عن معمر بن - وأخرجه النسائي (۱۶/۲) كتاب الاذان: باب آخر الاذان: حديث (۶۵۹)

طريق زهير وابن أبي شيبة (۱۸۷/۱) من طريق أبي معاوية: كذا نصا عن الاعمش -

۹۵۰- أخرجه ابن أبي شيبة (۱۸۸/۱) كتاب الاذان: باب ما قالوا آخر الاذان ما لقوا حديث (۶۵۹) من طريق وكيع -

۹۵۱- أخرجه النسائي (۱۶/۲) كتاب الاذان: باب آخر الاذان: حديث (۶۵۹) من طريق الحسن بن عيينة قال: حدثنا زهير: بهذا الاذان

۹۵۲- أخرجه ابو داود (۱۶۶/۱۰) كتاب الصلوة: باب في الاذان قبل دخول الوقت: حديث (۵۲۲) والطحاوي في (شرح معاني الاذان)

(۱۳۹/۱) كتاب الصلوة: باب التناوين للفجر: وعبد بن حميد في (المنتخب من السنن) رقم (۷۸۲) والبيهقي في (السنن الكبر)

(۲۸۲/۱) كتاب الصلوة: باب رواية من روى النسوي عن الاذان قبل الوقت: وابن الجوزي في (العلل الشافعية) (۲۹۲/۱) رقم (۶۶۱)

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالَ أَدْنَى قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ إِلَّا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَرَجَعَ فَنَادَى إِلَّا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ زُرَيْبٍ وَكَانَ ضَعِيفًا عَنْ أَيُّوبَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا: وہ واپس جا کر تین مرتبہ یہ اعلان کریں: خبردار! بندہ سو گیا تھا (یعنی اس سے غلطی ہو گئی) وہ واپس گئے اور بلند آواز میں یہ کہا: خبردار! بندہ سو گیا تھا۔ یہ کلمات انہوں نے تین مرتبہ کہے۔ ایک اور راوی نے اس کی متابعت کی ہے تاہم یہ راوی ضعیف ہے۔

نماز کے وقت سے پہلے اذان دینے کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن رشد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

فاتفق الجميع على انه لا يؤذن للصلاة قبل وقتها ما عدا الصبح فانه اختلفوا فيها فذهب مالك والشافعي الى انه يجوز ان يؤذن لها قبل الفجر ومنع ذلك ابو حنيفة وقال قوم: لا بد للصبح اذا اذن لها قبل الفجر من اذان بعد الفجر لان الواجب عندهم هو الاذان بعد الفجر . وقال ابو محمد بن حزم: لا بد لها من اذان بعد الوقت وان اذن قبل الوقت جاز اذا كان بينهما زمان يسير قدر ما يهبط الاول ويصعد الثاني . والسبب في اختلافهم انه ورد في ذلك حديثان متعارضان: احدهما الحديث المشهور الثابت وهو قوله عليه الصلاة والسلام "ان بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن ام مكتوم وكان ابن مكتوم رجلا اعمى لا ينادي حتى يقال له اصبحت اصبحت . والثاني ما روى عن ابن عمر "ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامرہ النبي صلى الله عليه وسلم ان يرجع فينادي: الا ان العبد قد نام" وحديث الحجازيين اثبت وحديث الكوفيين ايضا خرجه ابو داود وصححه كثير من اهل العلم فذهب الناس في هذين الحديثين اما مذهب الجمع واما مذهب الترجيح فاما من ذهب مذهب الترجيح فالحجازيون فانهم قالوا: حديث بلال اثبت والمصير اليه اوجب . واما من ذهب مذهب الجمع فالكوفيون وذلك انهم قالوا: يحتمل ان يكون نداء بلال في وقت يشك فيه في طلوع الفجر لانه كان في بصره ضعف ويكون نداء ابن ام مكتوم في وقت يتيقن فيه طلوع الفجر ويدل على ذلك ما روى عن عائشة انها قالت "لم يكن بين اذانيهما الا بقدر ما يهبط هذا ويصعد هذا" واما من قال انه يجمع بينهما: اعني ان يؤذن قبل الفجر وبعده فعلى ظاهر

الادلة الجته ونهاية المقصد



ماروی من ذلك في صلاة الصبح خاصة اعني انه كان يؤذن لها في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنان بلال وابن امر مكتوم

اس بارے میں تمام اہل علم کا اتفاق ہے نماز کا (شرعی وقت) شروع ہونے سے پہلے اذان نہیں دی جائے گی البتہ فجر کی اذان کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں فجر کا (شرعی وقت) شروع ہونے سے پہلے فجر کی نماز کے لیے اذان دینا جائز ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسے بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

ایک گروہ نے یہ رائے پیش کی ہے جب فجر کی نماز کے لیے اذان دی جائے تو اس کے لیے یہ ضروری ہے وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد ہو کیونکہ جب صبح صادق ہو جائے گی تو اس کے بعد ہی اذان دینا لازم ہوگا (کیونکہ فجر کی نماز کا وقت ہی تب شروع ہوگا)۔

شیخ ابن حزم کہتے ہیں: یہ بات ضروری ہے نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد اذان دی جائے۔

البتہ وقت سے پہلے اگر اذان دے دی جاتی ہے تو یہ جائز ہے لیکن اس کے لیے یہ شرط ہے کہ ان دونوں کے درمیان اتنا وقفہ ہو جو اتنا معمولی ہو کہ جیسے ہی اذان ختم ہو وقت شروع ہو چکا ہو۔

اس بارے میں اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اس بارے میں دو متعارض احادیث منقول ہیں۔

ایک مستند طور پر منقول مشہور حدیث ہے:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے تم لوگ کھاتے پیتے رہو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے۔“

(ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) حضرت ابن ام مکتوم نابینا آدمی تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب

تک ان سے یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا کہ جناب صبح صادق ہو چکی ہے۔

جبکہ دوسری روایت میں یہ بات منقول ہے:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: وہ واپس جا کر یہ اعلان

کریں: ”خبردار! بندہ سو گیا تھا (یعنی اس نے نیند میں وقت سے پہلے اذان دے دی)۔“

اہل حجاز کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے ویسے اہل کوفہ کی بھی روایت مستند ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور بہت سے اہل علم نے اسے مستند قرار دیا ہے۔

بعض فقہاء نے ان دونوں روایات کے حوالے سے جمع و تطبیق کا طرز عمل اختیار کیا ہے جبکہ بعض فقہاء نے ترجیح کا پہلو

اختیار کیا ہے۔

ترجیح کے طریقہ کو اہل حجاز نے اختیار کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث زیادہ مستند



”طبقة“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”197ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۷) (۲۸۱۲)۔

○ عبد العزیز بن ابورواد واسمہ میمون، عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”159ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۱۲) (۴۱۲۳)۔

944- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ أَذَّنَ بِلَالٌ مَرَّةً بَلِيلٍ هَذَا مُرْسَلٌ.

☆ ☆ ایوب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت اذان دیدی یہ روایت مرسل ہے۔

945- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَّانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُيَيْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ أَنَّ بِلَالَ أَذَّنَ لَيْلَةً بِسَوَادٍ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَقَامِهِ فَيُنَادِيَ إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ فَرَجَعَ وَهُوَ يَقُولُ لَيْتَ بِلَالَ كَمْ تَلَذُّهُ أُمُّهُ وَبُلٌّ مِنْ نَضْحِ دَمٍ جَبِينِهِ.

☆ ☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت ہی اذان دے دی تو اُن اکر مصلیٰ علیہ السلام نے انہیں یہ حکم دیا: وہ اپنی جگہ پر واپس جا کر بلند آواز میں یہ اعلان کریں: خبردار! بے شک بندہ سو گیا تھا (یعنی اس سے غلطی ہو گئی) تو وہ واپس گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: کاش! بلال کی ماں نے اسے جہنم نہ دیا ہوتا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یونس بن عبید عبدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابو عبد اللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”140ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۹۳/۳)۔

946- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُذْرِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالَ أَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ . فَوَجَدَ بِلَالَ وَجَدًا شَدِيدًا . وَهُمْ فِيهِ عَامِرُ بْنُ مُذْرِكٍ وَالصَّوَابُ قَدْ تَقَدَّمَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مُؤَدِّنٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ .

۹۴۶- أخرجه عبد الرزاق (۲۸۲/۱) حبیث (۱۸۸۸) وقال العاصم في (الفتح) (۳۱۱/۲): ورواه عبد الرزاق عن معمر عن أيوب لكنه اعطاه فلم يذكره نفماً ولا ابن عمر -

۹۴۵- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۸۵-۲۸۶/۱) كتاب الصلوة: باب رواية من روى النسي من الأذان قبل الوقت من طريقه بن موسى: ثنا المقرئ: أنا سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال: به - وقال البيهقي: هكذا رواه جماعة عن حميد بن هلال مرسل -

۹۴۶- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۰۸/۱) وفي (العلل المتناهية) (۲۹۲/۱-۲۹۱) من طريق الدارقطني: به - وذكره البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۸۲/۱) وقال: ضعيف لا يصح - وعاصم بن حماد عن الحسن بن علي: وعبد العزيز صدوق عابد ربما وهم - بخلاف (التقریب) (۲۸۹/۱) (۵۰۹) -





قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "331ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۵۸/۱۲)۔

○ محمد بن سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد بن جنادہ، ابو جعفر عوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "276ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۲۲/۵)۔

○ سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ بن سعد، عوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۲۶/۹)۔

948- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ بِلَالَ أَدْنَى . وَلَمْ يَذْكُرْ آتِسًا . وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ .

☆☆ قنادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اس کی سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے اس کا مرسل ہونا درست ہے۔

949- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُقَاسِمٍ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَدْنَى بِلَالٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُعِيدَ فَرَّقَى بِلَالٌ وَهُوَ يَقُولُ لَيْتَ بِلَالًا لِكَلَّتْهُ أُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمٍ جَبِينِهِ يَرِدُّ ذَهَابًا حَتَّى صَعِدَ ثُمَّ قَالَ لَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ مَرَّتَيْنِ . ثُمَّ أَدْنَى حِينَ أَصَاءَ الْفَجْرُ . مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ ضَعِيفٌ جَدًّا .

☆☆ حسن بصری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: وہ دوبارہ اس کو ذہرائیں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ مینار پر چڑھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: کاش! بلال کی ماں اسے روتی اور ان کی پیشانی عرق آلود ہوگئی۔ وہ اس جملے کو ذہراتے ہوئے مینار پر چڑھے اور یہ کہا: خبردار! بندہ سو گیا تھا انہوں نے یہ جملہ دو مرتبہ ذہرایا پھر جب صبح صادق ہوگئی تو انہوں نے اذان دی۔

اس روایت کا راوی محمد بن قاسم اسدی نہایت ضعیف ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عثمان بن حکیم بن دینار اور دی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "261ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۳/۱)۔

۹۴۹- أخرجه ابن الجوزي في (المنهاج) (۲۰۸/۱) وفي (المعلل) (۲۹۴/۱) - رقم (۶۶۴) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي في (المعلل): وأما حديث أنس الثاني فلهذا الإسناد قال أحمد بن حنبل: إسناده موضوع ليس بشيء - وقال الدارقطني: يكذب - وقال في (المنهاج): ومحمد بن القاسم مجروح قال أحمد بن حنبل: إسناده موضوع ليس بشيء - رتبنا حديثه - وقال النسائي: منكر الحديث - وقال الدارقطني: يكذب - وفي إسناده أيضا الربيع بن صبيح قال عفان: إسناده كسرها مقلوبة - وقال ابن معين: ضعيف





امام ابو داؤد فرماتے ہیں: راوی محمد بن عمرو مدنی اور ابن مہدی نے بصری راوی سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

### اذان کا جواب دینے کا حکم

اذان سننے والا مؤذن کو کیا جواب دے؟ اس بارے میں علامہ ابن رشد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء فيما يقوله السامع للمؤذن فذهب قوم الى انه يقول ما يقول المؤذن كلمة بكلمة الى آخر النداء وذهب آخرون الى انه يقول مثل ما يقول المؤذن الا اذا قال حي على الصلاة حي على الفلاح فانه يقول: لا حول ولا قوة الا بالله. والسبب في الاختلاف في ذلك تعارض الآثار وذلك انه قد روى من حديث ابي سعيد الخدري انه عليه الصلاة والسلام قال "اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول" وجاء من طريق عمر بن الخطاب وحديث معاوية ان السامع يقول عند حي على الفلاح لا حول ولا قوة الا بالله. فمن ذهب مذهب الترجيع اخذ بعموم حديث ابي سعيد الخدري ومن بنى العام في ذلك على الخاص جمع بين الحديثين وهو مذهب

مالك بن انس

سامع (یعنی اذان سننے والا) اذان دینے والے کے جواب میں کیا کہے؟ اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف

پایا تا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے اذان سننے والا ان ہی کلمات کو آخر تک دہراتا چلا جائے گا جو وہ مؤذن کی زبانی سنے گا۔

دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے اذان سننے والا شخص مؤذن کے الفاظ کو دہراتا رہے گا لیکن یہ مؤذن حی علی

الصلوة کہے گا اس وقت سننے والا: لا حول ولا قوة الا بالله پڑھ لے گا۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب اجادیت میں مذکور تعارض ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم اذان دینے کو سنو تو اسی طرح کہو جو وہ کہتا ہے۔"

جبکہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے سننے والا شخص حی علی

الفلاح سننے کے بعد لا حول ولا قوة الا بالله پڑھے گا۔

جن فقہاء نے ترجیح کے مسلک کو اختیار کیا ہے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں عموم کو

اختیار کیا ہے اور جن فقہاء نے اس بارے میں خاص کو عام پر ترجیح دی ہے انہوں نے دونوں روایات کے درمیان تطبیق پیدا کر

۹۵۴ اضرجه ابن ابي نجيبة (۲۵۵/۲) وابن نجر في (قيام الليل) ص (۷۹) والهيزار (۳۲۸/۱) رقم (۷۰۲) والهيوسفي في (السنن الكبرى)

(۱۶۶-۱۶۵/۲) كتاب الصلوة: باب من لم يسمع بعد الفجر الا ركعتي الفجر: كالموع من طرف عهد الرحمن بن زياد بن انعم

الافريقي بسند لا منار - قال الهيوسفي: عهد الرحمن الافريقي لا يحنج به - والعميد ذكره الهيوسفي في (المجمع الزوائد) (۲۹۱/۲) وقال

رواه الهزار والطهراني في (الكبير) ۱۰ في عهد الرحمن بن زياد بن انعم: واختلف في الاحتجاج به - ۵۱ -

دی ہے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

## 8- باب النہی عن الصلّٰۃ بعد الصلّٰۃ الفجر وبعّد صلاۃ العصر

باب: فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت

952- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَانِ مِنَ الدَّهْرِ لَا تَصُومُوهُمَا وَسَاعَتَانِ مِنَ النَّهَارِ لَا تَصَلُّوهُمَا فَإِنَّ النَّصَارَى وَالْيَهُودَ يَتَحَرَّوْنَهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَبَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو دن ایسے ہیں جن میں تم روزے نہ رکھو اور دو گھنٹیاں ایسی ہیں جن میں نماز ادا نہ کرو کیونکہ عیسائی اور یہودی اس وقت (میں عبادت) کے متلاشی ہوتے ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن (روزہ رکھنے کے لیے منع ہے) اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک (نماز پڑھنا منع ہے)۔



## راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حنبل بن ثابت، ابو جعفر برجلانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۳۳/۴)۔

○ خلف بن تميم بن ابوعتاب، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۹۱/۱)۔

○ ابوبکر نہشلی کوفی، ان کا نام: عبد اللہ بن قطف او ابن ابوقطف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۱/۲)۔



## فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کا حکم

فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کی رائے کے بارے میں ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”صبح کی نماز پڑھ لینے کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا اور عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا۔“

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی۔“

یہ دونوں اوقات نماز کی ممانعت کے ساتھ مختص ہیں۔

(ڈاکٹر زحیلی تحریر کرتے ہیں:) صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد نوافل ادا کرنے کی ممانعت کا تعلق وقت سے نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے یہ بوقات حکمی اعتبار سے فرض عبادت کے لیے مخصوص ہے اور فرض ادا کرنا نفل ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے ان دونوں نمازوں کے بعد نوافل ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ اس وقت فجر کی دو سنتیں ادا کی جائیں یا عصر سے پہلے ادا کی جانے والی سنتیں ادا کی جائیں جو کسی وجہ سے پڑھی نہ جاسکی ہوں یا تحیۃ المسجد کی نماز پڑھی جائے یا نذر کی نماز ادا کی جائے یا طواف کے نوافل ہوں یا سجدہ سہو ہو یا اپنی نفل نماز جسے درمیان میں توڑ دیا گیا ہو یا ان کی قضاء کی گئی ہو (ان سب کو ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے) لیکن کراہیت تحریمی کے ساتھ ایسی نماز ادا ہو جائے گی۔

ان دونوں اوقات میں فرض نماز کی قضاء یا وتر نماز کی قضاء یا سجدہ تلاوت کرنا یا نماز جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے کیونکہ ان اوقات کی کراہت اس لیے تھی کیونکہ یہ اصل فرض کی ادائیگی کے لیے معروف وقت تھا جب اصل فرض ادا ہو گیا تو کسی دوسرے فرض یا واجب عین کی ادائیگی میں مصروف ہونا مکروہ نہیں ہوگا البتہ عصر کے بعد قضاء نماز اس وقت تک ادا کی جاسکتی ہے جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا اس کے زرد ہو جانے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا بھی جائز نہیں ہوگا خواہ انسان نے ابھی عصر کی نماز ادا نہ بھی کی ہو۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک ان دونوں اوقات میں نوافل ادا کرنا مکروہ تنزیہی ہے اس وقت تک جب تک سورج طلوع ہو جانے کے بعد ایک نیزے کے برابر بلند نہیں ہو جاتا اور (شام کے وقت) مغرب کی نماز ادا نہیں کر لی جاتی البتہ صبح صادق ہو جانے کے بعد روشنی پھیلنے سے پہلے اور عصر کے بعد سورج کی رنگت تبدیل ہونے سے پہلے نماز جنازہ ادا کرنا یا سجدہ تلاوت کرنا مکروہ نہیں ہے بناءً مستحب ہے صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کے دو سنتیں ادا کرنا مکروہ نہیں ہے کیونکہ احادیث میں ان کی ترغیب منقول ہے اگر کوئی شخص اس وقت میں نماز پڑھنا شروع کرتا ہے تو اب اس کے لیے اس نماز کو توڑ دینا لازم ہوگا البتہ اگر اس نے کسی ایسے وقت میں نماز پڑھنا شروع کی تھی جس میں نماز ادا کرنا مکروہ تھا تو اب اس نماز کو توڑنا اس شخص کے مستحب ہوگا اور نماز کی قضاء اس شخص پر لازم نہیں ہوگی۔

953 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَنِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَنْعَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ.







سُلَيْمَانُ ذَكَرَ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبُّ هَذِهِ الدَّارِ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا الْأَوَّلِ .

☆☆ ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: اس گھر کے مالک نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے، ان کی مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا میں نے عرض کی: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبدہ ابن موسیٰ ضعی، ابو عبد اللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”245ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۳/۱)۔

○ حجاج بن ابوعثمان کندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”143ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۹۷/۱)۔

○ سلیمان بن ابوسلیمان شیبانی، ابواسحاق کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”138ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۴۱۳/۱)۔

958- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَيْرُ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بہترین عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی ابوزکریا مصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”228ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۶/۳)۔

○ یعقوب بن ولید ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۸۴/۳)۔

۹۵۷- أخرجه الطبراني في (المعجم الكبير) (۲۵/۱۰) رقم (۹۸۱۰): حدثنا سليمان بن الحسين الطائري: ثنا احمد بن عبد الله بن مسعود الزناد-

۹۵۸- أخرجه الحاكم (۱۸۹/۱) من طريق يحيى بن عثمان بن صالح بهذا الإسناد: وقال الحاكم: يعقوب بن الوليد هذا شيخ من أهل المدينة سكن بغداد وليس من شرط هذا الكتاب إلا أنه شاهد عن عبيد الله - وقال الذهبي: يعقوب كذاب-





احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۶۲۳/۲)۔

961- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ قُرُوءَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا .

وَقَالَ وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ عَنْ أُمِّ قُرُوءَةَ - وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ - عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ .

☆☆ سیدہ اُم فروہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لینا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ بات بھی مذکور ہے: سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے ایک ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن سلیمان قیسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”100ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۷۳/۱)۔

962- وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ أَبِيهِ الدُّنْيَا عَنْ جَدِّهِ أُمِّ قُرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

963- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ جَدَّتِهِ الدُّنْيَا أُمِّ أَبِيهِ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ قُرَّةَ وَكَانَتْ مِنْ بَايَعَتِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَذْكُرُ الْأَعْمَالَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَعَجُّيلُ الصَّلَاةِ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا.

٩٦١- أخرجه أبو داود (١١٥/١) كتاب الصلوة: باب في المحافظة على وقت الصلوات: حديث (٤٢٦): حدثنا محمد بن عبد الله الخزازي وعبد الله بن مسلمة قالوا: ثنا عبد الله بن عمر العمري بهذا اللفظ: ومن طريق أبي داود أخرجه البيهقي في (معركة السن واللائحة) (٤٥٤/١) كتاب الصلوة: باب تعجيل الصلوات: حديث (٦٠٥) وخظر: الحديث السابق.

٩٦٢- أخرجه أحمد (٢٧٤/٦) قال: حدثنا الخزازي قال: أخبرنا عبد الله بن عمر العمري به - ونظره: العمري الساجي -

٩٦٢- أخرجه الطبراني في (الكبير) (٨٢/٢٥) رقم (٢٠٨) من طريق عبد الله بن صالح حدثني الليث بن سعد بهذا الإسناد - لكن أخرجه الحاكم (١٩٠/١) من طريق عمرو بن الربيع بن طارق ثنا الليث بن سعد عن عبيد الله بن عمر - المصنف - عن القاسم بن غمام به - ونقل الحاكم بسنده عن يحيى بن معين يقول: قد روى عبد الله بن عمر عن القاسم بن غمام ولم يرو عنه أخرجه عبيد الله بن عمر -

حدیث 964: سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا جو ان خواتین میں سے ایک ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا تھا وہ بیان کرتی ہیں: میں نے ایک دن نبی اکرم ﷺ کو اعمال کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لینا ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ آدم بن ابویاس عبدالرحمن عسقلانی، اصل خراسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویر طبع“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”221ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعجزات“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۲) (۱۳۳)۔

964- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ الْعَتَكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أُمِّ قُرَّةَ - كَذًا قَالَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ فَقَالَ الصَّلَاةُ لَأَوَّلِ وَقْتِهَا.

☆☆ سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہی تھی آپ ﷺ سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

965- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ أُمِّ قُرَّةَ وَكَانَتْ بِأَيْمَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَحْتَ الشَّجَرَةِ ح. وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا قَزْعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِيهِ عَنْ أُمِّ قُرَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةُ لَأَوَّلِ وَقْتِهَا - لَفْظُ الْعَمَرِيِّ.

☆☆ سیدہ ام فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا ہے۔  
روایت کے یہ الفاظ عمری نامی راوی کے ہیں۔

۹۶۴- أخرجه الطبراني في (المعجم) (۸۲/۲۵) رقم (۲۱۰) من طريق محمد بن يحيى بن ميمون العتكي بسند الإسناد لكن عنده عبيد الله بن عيسى ورواه عنه الرواية ما قاله الحاكم في (المستدرک) (۱۸۹/۱) (۱۹۰) (هذا حديثه رواه الطبراني في المعجم بن سليمان وقرعة بن سويد ومحمد بن بشر العبدي عن عبيد الله بن عمر عن القاسم بن غنام) -  
۹۶۵- أخرجه عبد بن عبد في (المنتخب من المسند) رقم (۱۵۶۹) من طريق محمد بن بشر بالإسناد الأول - وأخرجه الطبراني في (المعجم) (۸۲/۲۵) رقم (۲۰۹) من طريق قزعة بن سويد به - وأورد الحاكم في (المستدرک) (۱۸۹/۱) (۱۹۰) إلى هذه الروايات -



966- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْحَارِثِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَدَيْكٍ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ.

☆☆ قاسم بن غنام نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! پھر اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔

967- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَصَلِّي الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ وَقَدْ تَرَكَ مِنْ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی شخص نماز کو اس کے وقت کے اندر ادا کر لیتا ہے لیکن اس کے ابتدائی وقت میں ادا نہیں کرتا (جس نے اس نماز کو ادا کیا) اس شخص کے لیے اس کے اہل خانہ اور مال سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

968- حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ إِلَّا مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زندگی بھر کبھی بھی نماز آخری وقت میں ادا نہیں کی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ صرف دو مرتبہ ایسا ہوا۔

969- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ أَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ إِلَّا مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی نماز آخری وقت میں ادا نہیں کی یہاں

۹۶۶- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۸۲/۲۵) رقم (۲۱۱) من طريق يعقوب بن حميد: ثنا ابن أبي قديك بروا لا إسناده.

۹۶۸- أخرجه الترمذي (۲۲۸/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل: حديث (۱۷۶) والحاكم (۱۹۰/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۲۵/۱) كتاب الصلوة: باب الترغيب في التعجيل بالصلوات في اوائل الاوقات: كسرهم من طريق قتيبة بن سعيد بروا لا إسناده. قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب وليس إسناده بتصل وقال البيهقي: وهذا مرسل: اسماه بن عمر: لم يردك عائشة. قلت: ولعل الترمذي حسنه باعتبار طريقه: كما سيأتي. وضعف الإسناد: ليس للانقطاع المذكور فقط: فاسماه بن عمرو: فذكره الدارقطني في (الميزان) (۲۴۷/۱) وذكره له هذا الحديث وقال: تركه الدارقطني - اهـ - وجعله ابو هاتم وابن عبد البر - واعلمه ابن القطان في (كتاب) بالانقطاع وجعله اسماه بن عمر - وينظر: (نصب الراية) (۲۴۴/۱) -

تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

970- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَائِدِيُّ

حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ وَقَّابٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آخِرَ صَلَاةٍ إِلَى الْوَقْتِ الْآخِرِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم ﷺ کو کوئی نماز آخری وقت میں ادا کرتے

ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

971- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ

رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کو اس کے ابتدائی

وقت میں ادا کر لینا اللہ کی رضامندی کے حصول کا باعث ہے اور آخری وقت میں ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی

معافی کا باعث ہے۔

972- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِي فَرْجُ بْنُ عُبَيْدٍ

الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَوْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (نماز کا) ابتدائی

وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی (کے حصول کا باعث) ہے اور اس کا آخری وقت اللہ تعالیٰ کی (معافی کے ملنے کا) باعث ہے۔

۹۷۰- أخرجه الحاكم (۹۰/۱) من طريق اسمعيل بن ابي اسحاق الصنفار ثنا الوائدي بسندنا الدمشقي والواقدی: فهو محمد بن عمر متروك  
لذا قال الحاكم: وله شاهد آخر من حديث الوائدي وليس من شرط هذا الكتاب-

۹۷۱- أخرجه الترمذي (۲۲۱/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل: حديث (۱۷۲): حدثنا احمد بن منيع: بسندنا الدمشقي  
ومن طريق الترمذي أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۱۷/۱) رقم (۲۶۶) وأخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۶۶/۷) (۲۶۶/۷): ثنا ابراهيم بن

اسباط وابن صاعد قال: حدثنا احمد بن منيع: بسندنا الدمشقي: ومن طريق ابن عدي أخرجه الهيثمي في (السنن الكبرى) (۱/۱) (۱/۱): قال  
الترمذي: هذا حديث غريب- وقال ابن عدي: هذا الحديث بسندنا الدمشقي باطل- وقال الهيثمي: هذا حديث يرفعه يعقوب بن الوليد

السمرقاني: ويعقوب بن منكر الحديث ضعفه يحيى بن معين: وكذا احمد بن حنبل وماتر الحفاظ ونسبوه الى الوضع - اه- وضعه ايضا ابن  
الجوزي في (التحقيق) - وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۴۲/۱): وانكر القفطان في كتابه على ابي محمد عبد الصمد كونه اهل الحديث

بالمصري: وسكت عن يعقوب: قال: ويعقوب هو علة الحديث: فان احمد قال فيه: كان من الكذابين الكبار: وكان يضع الحديث: وقال ابو  
صانم: كان يكذب: والحديث الذي رواه موضوع: وابن عدي انما اعلم به وفي باب ذكره - اه- والحديث ذكره العاقلة ابن حجر في

(التلخيص) (۲۲۱/۱-۲۲۲) وتكلم عليه وذكره اقوال اللثة في يعقوب-

۹۷۲- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۱۷/۱-۲۱۸) رقم (۲۶۸) من طريق المارظني: به- وقال ابن الجوزي: واما حديث جرير: فله  
الحسين بن سعيد - قال المطين: كذاب- وينظر: (نصب الراية) (۲۴۲/۱) - وقال العاقلة في (التلخيص) (۲۲۲/۱): وفي نسخة من له يعرف-

973- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى الْقَامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَهْلِ عَبْدِ سَيْدِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَخْدُورَةَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَوَسْطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللَّهِ.

☆☆ ابراہیم بن عبد الملک اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (نماز کا) ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی درمیانہ وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور آخری وقت اللہ تعالیٰ کی معافی (کے حصول کا باعث ہوتا) ہے۔

## 10- باب ذِكْرِ بَيَانِ الْمَوَاقِيتِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَلِكَ

باب: نماز کے اوقات کا تذکرہ اور اس کے بارے میں روایات کا اختلاف

974- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ شَيْئًا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَمَا إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اغْلَمْ مَا تَقُولُ . قَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بِشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ نَزَلَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ . بِحَسَبِ بِأَصَابِعِهِ خُمُسَ صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً بَيَضاءَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفَ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأَفْقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ - قَالَ الرَّبِيعُ سَقَطَ مِنْ كِتَابِي حَتَّى فَقَطُ - وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً

974- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٤٢٥/١-٤٣٦) من طريق عثمان بن أحمد الدقاق بسند الدمشقي - وقال البيهقي: إبراہیم بن زكريا هذا هو العجلي الضرير، يكنى: أبا اسحاق، حدث عن الثقات بالبواطيل - وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (٢١٩/١): وأما حديث أبي مسعود، ففيه إبراہیم بن زكريا، قال أبو حاتم الرازي: هو مجهول، والحديث الذي رواه منكر، وقال ابن عمير: حدث عن الثقات بالبواطيل، ومثل أحمد عن هذا الحديث: قال: من روى هذا: ليس هذا بثبت - أ - ونظرة: (نعم، الراية) (٢٤٣/١) ولا تلخيص العسير (٣٣٣/١) -

974- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (٣٣٠/١) رقم (٣٧١) من طريق الدارقطني بسند - وأخرجه ابن خزيمة (٢٥٢) وابن حبان (١٩٤٩) ١٩٩٤ في (السنن الكبرى) (٣٦٤-٣٦٢/١) كتاب الصلوة: باب جماع أبواب المواقيت وفي (معرفة السنن والآثار) (٢٩٦/١) ٢٩٧ كتاب الصلوة: باب جماع مواقيت الصلوة: حديث (٥١١) من طريق الربيع بن سليمان بسند الدمشقي - قلت: وقد خالف أسامة بن عبد الطيب جماعاً من أصحاب الزهري رواه هذا الحديث فلم يذكره هذا التفصيل وإنما رواه مختصراً - وبإني الكلام عليه في الحديث الآتي -



بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَاسْفَرَ ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْغَلَسِ حَتَّى مَاتَ ثُمَّ لَمْ يَعُدَّ إِلَى أَنْ يُسْفَرَ .

☆ ☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے (یعنی خطبہ دے رہے تھے) انہوں نے عصر کی نماز میں ذرا تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر بولے: حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تھا عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا: آپ ذرا سمجھنے کی کوشش کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تو عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابوسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ جبرائیل نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی پھر میں نے ان کے ساتھ (اگلی نماز) ادا کی پھر میں نے ان کے ساتھ اگلی نماز ادا کی انہوں نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا حساب لگا کر بتایا۔

(حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کر لیتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا البتہ جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو آپ اس نماز کو مؤخر کر دیا کرتے تھے میں نے آپ ﷺ کو عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جب سورج بلند اور روشن ہوتا تھا ابھی اس میں زردی نہیں آئی ہوتی تھی (یعنی دھوپ ماند نہیں ہوئی ہوتی تھی) اور کوئی شخص نماز ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا عشاء کی نماز آپ ﷺ اس وقت ادا کرتے تھے جب افق سیاہ ہو جاتا تھا بعض اوقات آپ ﷺ اسے اتنی دیر تک مؤخر کر دیتے تھے تاکہ لوگ اکٹھے ہو جائیں۔

(راوی کہتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) صبح کی نماز کبھی آپ ﷺ اندھیرے میں ادا کر لیتے تھے اور کبھی روشنی میں ادا کیا کرتے تھے لیکن پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے اس کو اندھیرے میں ہی ادا کرنا شروع کر دیا اور آپ ﷺ کے وصال تک یہی معمول رہا دوبارہ آپ ﷺ نے کبھی روشنی میں یہ نماز ادا نہیں کی۔

### نمازوں کے اوقات کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت

نمازوں کے اوقات کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

#### فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے صبح صادق اُس روشنی کو کہتے ہیں جو مشرق کی سمت سے ظاہر ہو کے پورے افق پر پھیل جاتی ہے اس کے مقابلے میں صبح کاذب ہوتی ہے جو لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی کو کہتے ہیں جو بلند ہو کر آسمان کے وسط کی طرف سیدھی سفر کرتی ہے اور چیتے کی دُم کی طرح ہوتی ہے اس کے بعد دوبارہ تاریکی آ جاتی ہے تمام تر شرعی احکام جیسے روزے کا آغاز فجر کی نماز کا ابتدائی وقت عشاء کی نماز کا انتہائی وقت ان سب کا تعلق صبح صادق سے ہے صبح کاذب کے ساتھ کسی بھی شرعی حکم کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”فجر (یعنی صبح صادق) دو طرح کی ہوتی ہے ایک فجر وہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے روزہ دار کے لیے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور صبح کی نماز ادا کرنا اس وقت جائز ہو جاتا ہے جبکہ دوسری فجر (یعنی صبح صادق) وہ ہوتی ہے اس وقت صبح کی نماز ادا کرنا حرام ہوتا ہے اور سحری کھانا جائز ہوتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح مسلم میں یہ روایت بھی منقول ہے۔

”صبح کی نماز کا وقت صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر سورج نکلنے (تک رہتا ہے) سے پہلے تک رہتا ہے۔“  
سورج کے نکل آنے کے بعد سے لے کر ظہر کی نماز تک کے وقت کو مجمل شمار کیا گیا ہے اس دوران کوئی نماز فرض نہیں ہے۔

### ظہر کا وقت

ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اُس کے اصلی سائے کے علاوہ اُس چیز کی ایک مثل ہو جائے اصلی سائے سے مراد وہ سایہ ہوتا ہے جو زوال کے وقت موجود ہوتا ہے یہ صاحبین اور تینوں ائمہ کی رائے ہے البتہ ظاہر الروایت میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی یہ رائے منقول ہے: ظہر کا وقت اُس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اُس چیز سے دوگنا نہیں ہو جاتا تاہم اس بات پر اتفاق یہ کہ یہ عصر کا وقت ہوتا ہے اس لیے اس سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لینی چاہیے کیونکہ عبادت میں احتیاط بہتر ہوتی ہے۔

سورج کے ڈھلنے سے مراد یہ ہے سورج آسمان کے وسط سے (مغرب کی جانب بڑھ جائے) جس وقت سورج عین آسمان کے وسط میں ہوتا ہے اُس وقت کو شمس کہتے ہیں جب وہ تھوڑا سے آگے مغرب کی سمت میں ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے سورج ڈھل گیا ہے۔

سورج کے ڈھلنے کے عمل کو اس طرح جانا جاسکتا ہے کوئی ایسا شخص جو سیدھا کھڑا ہو یا کوئی سیدھا ٹیلا ہو یا ستون ہو جو ہموار زمین پر موجود ہو اُسے دیکھا جائے اگر اُس کا سایہ کم ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے یہ زوال سے پہلے کا وقت ہے اگر سایہ رُک گیا ہے نہ ہی کم ہو رہا ہے نہ ہی زیادہ ہو رہا ہے تو یہ عین دوپہر کا وقت ہوگا اور اگر سایہ بڑھنا شروع ہو گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا سورج ڈھلنا شروع ہو گیا ہے۔

جب کسی چیز کا سایہ اس کے سائے سے بڑھنے لگے تو یہ عین دوپہر کا وقت تھا اور جب سورج مغرب کی طرف ڈھلنے لگا تو ظہر کا وقت شروع ہو جائے گا اور جب کسی چیز کا سایہ دوپہر کے سائے کے علاوہ لمبائی میں اس چیز کے برابر ہو جائے تو تب ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے جمہور اس بات کے قائل ہیں۔

جمہور نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو اس وقت ظہر کی نماز پڑھائی تھی جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو چکا

تھا۔

(ڈاکٹر زحلی کہتے ہیں:) یہ اس حوالے سے بہت قوی دلیل ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان تحریر کیا ہے:

”ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش کا حصہ ہے۔“  
 اور ان علاقوں میں جب چیز کا سایہ ان کی مثل ہوتا ہے اس وقت گرمی شدید ہوتی ہے۔  
 تمام اہل علم کے نزدیک ظہر کے وقت کی آغاز کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے:  
 ”سورج کے زوال کے وقت نماز ادا کرو۔“

### عصر کا وقت

سابقہ سطور میں مذکور اختلاف کے اعتبار سے جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے اس وقت عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور یہ سورج غروب ہونے پر ختم ہوتا ہے۔ یعنی جمہور کے نزدیک جب کسی چیز کا سایہ ایک مثل سے ذرا بڑھ جائے گا تو عصر کا وقت شروع ہو جائے گا جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب دو مثل بڑھ جائے اس وقت عصر کا وقت شروع ہوگا۔

اس بات پر اتفاق ہے یہ غروب آفتاب سے ذرا پہلے ختم ہو جاتا ہے اس کی دلیل یہ حدیث ہے:  
 ”جو شخص سورج کے نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالیتا ہے اس نے فجر کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پالیتا ہے اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔“  
 اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو اس وقت عصر کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”یہ منافق کی نماز ہے وہ بیٹھا سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے اور جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے تو اس وقت وہ منافق شخص کھڑا ہو کر چار مرتبہ ٹھونگے مار لیتا ہے اور وہ ان رکعات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتا ہے۔“

ایک اور حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے:  
 ”عصر کا وقت اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک سورج کا رنگ زرد نہیں ہو جاتا ہے۔“  
 اکثر اہل علم کے نزدیک عصر کی نماز درمیانی نماز ہے اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول وہ روایت ہے جس میں انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:  
 ”اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بطور خاص درمیانی نماز کی۔“  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ثوری رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز

کیونکہ دن اور رات کی درمیانی نمازوں میں ہوتی ہے۔

اسے درمیانی نماز اس لیے کہا گیا ہے یہ دن اور رات کی دو نمازوں کے درمیان ہوتی ہے۔



امام مالک رحمہ اللہ سے مشہور یہ روایت منقول ہے: درمیانی نماز سے مراد صبح کی نماز ہے۔  
 امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات نقل کی ہے:  
 ”نبی اکرم ﷺ ساری رات سفر کرتے رہے اور صبح کے قریب سو گئے آپ کی آنکھ نہیں کھلی یہاں تک کہ سورج  
 نکل آیا آپ نے وہ نماز ادا نہیں کی پھر جب سورج بلند ہو گیا تو آپ ﷺ نے وہ نماز ادا کی اور فرمایا: یہ درمیانی  
 نماز بھی۔“

(مصنف کہتے ہیں:) تاہم پہلی رائے زیادہ درست ہے چونکہ اس کی روایات زیادہ مستند ہیں۔

### رب کی نماز کا وقت

اس بات پر اتفاق ہے مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے یعنی جب سورج کی نکیہ مکمل  
 پر غائب ہو جاتی ہے۔

جمہور کے نزدیک مغرب کی نماز کا وقت شفق کے غروب ہونے تک برقرار رہتا ہے کیونکہ حدیث میں یہ بات منقول  
 ”مغرب کا وقت شفق کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔“

صاحبین حنابلہ اور شوافع کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے  
 فرمایا ہے: شفق سے مراد سرخی ہے۔

احناف کے نزدیک فتویٰ صاحبین کے قول کو دیا جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا تھا۔  
 حنفی مذہب میں ہی یہی حکم شمار ہوگا۔

تاہم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے غائب ہو جانے کے بعد موجود رہتی ہے اور  
 اس کے بعد سیاہی شروع ہو جاتی ہے۔

سرخ شفق اور سفید شفق کے درمیان تین درجوں کا فرق ہوتا ہے اور ایک درجہ 4 منٹ کا ہوتا ہے (یعنی ان کے  
 میان 12 منٹ کا فرق ہوتا ہے)۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”مغرب کا آخری وقت افق کے سیاہ ہونے تک برقرار رہتا ہے۔“

اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیقؓ سیدہ عائشہ صدیقہؓ حضرت معاذ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے روایت  
 کیا ہے۔

مالکیہ کا مشہور مذہب اور امام شافعی رحمہ اللہ کا جدید مذہب جو ظاہر نہیں ہے لیکن شوافع کے نزدیک اس پر عمل کیا جاتا ہے  
 حنفی کا مذہب یہ ہے مغرب کا وقت اتنا ہوتا ہے جس میں وضو کر کے لباس سے جسم کو حانپ کر اذان اور اقامت کہہ کر پانچ  
 رکعت ادا کی جائیں اس کا مطلب یہ ہے مغرب کا وقت بہت مختصر ہوتا ہے اس میں وضعت اور گنجائش نہیں ہوتی اس کی وجہ

یہ ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے دونوں دنوں میں نبی اکرم ﷺ کو ایک ہی وقت میں نماز پڑھائی تھی جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ذکر کردہ حدیث میں ہم اس سے پہلے یہ بات نقل کر چکے ہیں۔

اگر مغرب کے وقت میں کوئی گنجائش موجود ہوتی تو اسے بھی ذکر کر دیا جاتا جیسا کہ ساری نمازوں کے اوقات میں گنجائش کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس دلیل کو اس طرح سے مسترد کیا جاسکتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے ہر نماز کا مستحب وقت بیان کیا تھا جو فضیلت کا وقت ہوتا ہے جہاں تک اُس وقت کا تعلق ہے جس میں کوئی نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے تو یہی چیز وجہ اختلاف ہے اور اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں ہے۔

### عشاء کی نماز کا وقت

احناف کے اس قول کے مطابق جس پر فتویٰ دیا جاتا ہے: سرخ شفق کے غائب ہو جانے سے ہی عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے یعنی صبح صادق کے طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے تک رہتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مذکورہ بالا قول میں سرخی کو شفق قرار دیا گیا ہے لہذا جیسے ہی شفق غائب ہوگی عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جائے گا۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابوقتیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

”نہیں کوتاہی کا باعث نہیں ہوتی“ کوتاہی یہ ہوتی ہے آدمی نماز ہی ادا نہ کرے یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آ جائے۔“

اس حدیث سے بظاہر یہ بات پتہ چلتی ہے ہر نماز کے وقت میں اتنی گنجائش ہوتی ہے اُس کے ختم ہونے کے ساتھ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے البتہ صرف فجر کی نماز کا حکم اس سے مستثنیٰ ہوگا۔ اس کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے اس کا وقت ختم ہونے کے بعد دوسری کسی بھی نماز کا وقت شروع نہیں ہوتا ہے۔

عشاء کی نماز کا مسنون وقت ایک تہائی رات یا نصف شب تک برقرار رہتا ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:)

”اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز کو ایک تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیا کریں۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو نصف شب تک مؤخر کر دیا پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ نماز ادا کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث نقل کی ہے:

”عشاء کی نماز کا وقت نصف رات تک برقرار رہتا ہے۔“

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ اُس حدیث کا تعلق ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کافی دیر تک عشاء

کی نماز ادا نہیں کی یہاں تک کہ رات کا بہت سا حصہ گزر گیا نمازی لوگ مسجد میں سو گئے اُس کے بعد آپ ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے وہ نماز ادا کی اور ارشاد فرمایا۔

”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا خیال نہ ہوتا تو اس نماز کا یہی وقت ہے۔“

لیکن اس حدیث سے یہ واضح کرنا مقصود ہے عشاء کی نماز کا وقت نصف شب گزرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے اسی طرح اس روایت میں یہ الفاظ کہ رات گز گئی اس کا مطلب یہ ہے رات کا خاصہ حصہ گزر گیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے رات کا کثر حصہ گزر گیا تھا۔

وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے۔

**975-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَلَيْتُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ الشَّمْسُ بَيَظَاءَ مُرْتَفَعَةً يَسِيرُ الرَّجُلُ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَالَ فِيهِ أَيْضًا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَغْلِسُ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا يَوْمًا آخَرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ لَمْ يَعُدَّ إِلَى الْإِسْفَارِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ نَوْمًا وَجَلَّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

جب آپ عصر کی نماز ادا کرتے تھے اس وقت سورج روشن اور بلند ہوتا تھا کوئی شخص چلتا ہوا چاتا تو نماز سے فارغ

۹۷۵- أخرجه للمصنف (۱۹۴-۱۹۵/۱) والطبرانی في (الكبير) (۲۵۹/۱۷-۲۶۰) رقم (۱۷۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۱/۱) كتاب الصلوة: باب نمجیل صلاة العصر من طريق الليث بن سعد بسند الإسناد - وأخرجه أبو داود (۱۰۸-۱۰۷/۱) كتاب الصلوة: باب في موافقت حديث (۲۹۴) ومن طريقه ابن عبد البر في (المستدرک) (۱۸/۸) من طريق محمد بن سلمة المرادي ثنا ابن ولعب عن أسامة بن زید الطیسی بسند الإسناد قال أبو داود: روى لهذا الحديث عن الزهري ممر ومالك وابن عيينة وشعيب بن أبي حمزة والليث بن سعد وغيرهم لم يذكروا الوقت الذي صلى فيه ولم يفسرود - الله - والحديث من هذا الطريق ذكره الخطابي في (معالم السنن) (۱۳۳/۱): حديث صحيح الإسناد - أما الحديث بدون تفسير الأوقات ونحوه الحديث عن الوقت الذي صلى فيه: فقد رواد جماعة عن الزهري: لکما ذکره أبو داود انفاً فأخرجه البخاري (۱۸۲/۲) كتاب موافقت الصلوة: باب موافقت الصلوة وفضلها والطبرانی في (الكبير) (۲۵۷/۱۷-۲۵۸) رقم (۷۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۶۴/۱) كلهم من طريق مالك وهو في (موطنه) (۲-۱/۱) كتاب وقوف الصلوة: حديث (۱) عن الزهري بسند الإسناد مختصراً -

وأخرجه البخاري (۲۰۵/۶) كتاب بدء الخلق: باب ذكر الملائكة حديث (۲۲۲۱) ومسلم (۲۴۵/۱) كتاب المساجد: باب أوقات الصلوات الخمس حديث (۶۱۰/۱۶۶) والنسائي (۲۴۵-۲۴۶/۱) كتاب موافقت حديث (۱۹۴) وابن ماجه (۲۱۹-۲۲۰/۱) كتاب الصلوة: باب موافقت الصلوة: حديث (۲۶۸) والطبرانی (۲۵۹-۲۵۸/۱۷) رقم (۷۱۵) وابن عبد البر في (المستدرک) (۱۳-۱۲/۸) من طريق الليث بن سعد عن الزهري - أخرجه البخاري (۲۱۷/۷) كتاب المغازي: حديث (۱۰۰۷) من طريق شعيب عن الزهري -

وأخرجه أحمد (۱۲۱-۱۲۰/۱) وعبد الرزاق (۵۴۱-۵۴۰/۱) رقم (۵۴۱) والطبرانی في (الكبير) (۲۵۶/۱۷-۲۵۷) رقم (۷۱۱) من طريق مسمر عن الزهري - قلت: وحديث أبي مسعود ذكره المصنف في (الملل) (۱۸۷-۱۸۶/۶) وقال: لقو حديث برويه عروة بن الزبير عنه واختلف عنه في الإسناد والسنن: فرواد الزهري عن عروة عن بشير بن أبي مسعود عن أبيه: ان جبريل نزل فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى عمر خمسين - كذلك رواد اصحاب الزهري وذكر فيه موافقت الصلوة الخمس وأخرجه في حديث أبي مسعود - الله -



ہونے کے بعد ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا جو چھ میل کے فاصلے پر تھا اور وہ سورج غروب ہونے سے پہلے وہاں پہنچ سکتا تھا۔  
اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: صبح کی نماز آپ ﷺ اندھیرے میں ادا کیا کرتے تھے پھر کسی دن آپ ﷺ اسے  
روشنی میں بھی ادا کر لیتے تھے (لیکن پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے اندھیرے میں ہی ادا کرنے کا معمول اختیار کیا)  
دوبارہ کبھی روشنی میں آپ ﷺ نے یہ نماز ادا نہیں کی اور آپ ﷺ کے وصال تک آپ کا یہی معمول رہا۔

976- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ - يَعْنِي الْقَطَانَ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَالْكُوفَةِ يَوْمَئِذٍ أَخْصَاصٌ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِلْعَصْرِ فَقَالَ اجْلِسْ. فَجَلَسَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ جُلُوسًا فَجَثَوْنَا لِلرُّكْبِ لِنُزُولِ الشَّمْسِ لِلْمَغِيبِ نَتَرَاءُ أَمَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ مَجْهُولٌ لَمْ يَرَوْهُ عَنْهُ غَيْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ.

☆ ☆ زیاد بن عبد اللہ نخعی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد اعظم میں بیٹھے ہوئے تھے کوفہ ان دنوں اخصاص تھا مؤذن ان کے پاس آیا اور بولا: امیر المؤمنین! عصر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گیا اس نے پھر دوبارہ یہی عرض کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گدھا ہمیں سنت کی تعلیم دے گا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر اسی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے جہاں پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے گھٹنوں کے بل اٹھ کر اس بات کا جائزہ لینے کی کوشش کی کہ سورج غروب تو نہیں ہو گیا۔

اس روایت کا راوی زیاد بن عبد اللہ نخعی مجہول ہے اس کے حوالے سے صرف عباس نامی راوی نے روایت نقل کی ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ذریح الکفی کوئی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے

ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۳/۲)۔

○ زیاد بن عبد اللہ نخعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۹۷۶- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۳۵/۱-۲۳۶) رقم (۲۸۲) من طريق الدارقطني به - ونقل ابن الجوزي كلام الدارقطني وافر - وأخرجه الحاكم في (المستدرک) (۱۹۲/۱) من طريق محمد بن شاذان الجوهري بسند الإسناد وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه ودافعه الذهبي - قلنا: هذا من إرفاسه خاصة الذهبي؛ فقد ذكر زياد بن عبد الرحمن في (الميزان) ونقله تاج الدين الدارقطني له - قال الريفي في (نصب الرتبة) (۲۵۶/۱): وهذا الإسناد في حكم المرفوع؛ هو قريب منه لذكر السنة فيه - اه - قلنا: ان صح



حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۹۷/۴)۔

978- حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ الْوَاحِدِ أَبَا الرِّمَاحِ الْكِلَابِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ بْنُ خَدِيجٍ وَأَذَنُ مَوْذَنُهُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَكَانَهُ عَجَلَهَا فَلَامَهُ وَقَالَ وَيَحَكَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْمُرُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعَصْرِ .

وَرَوَاهُ حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ هَذَا وَقَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نَفْعٍ خَالَفَ فِي نَسَبِهِ وَهَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ مِنْ جِهَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ هَذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ غَيْرُهُ وَقَدْ اخْتَلَفَ فِي اسْمِ ابْنِ رَافِعٍ هَذَا وَلَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَافِعٍ وَلَا عَنْ غَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ . وَالصَّحِيحُ عَنْ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ضِدُّ هَذَا وَهُوَ التَّعْجِيلُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَالتَّبَكُّيرُ بِهَا .

☆☆☆ عبد الرحمن بن رافع کے بارے میں منقول ہے: ایک مرتبہ مؤذن نے عصر کی اذان دی اس نے اذان ذرا جلدی دے دی تو حضرت عبد الرحمن بن رافع نے اسے ملامت کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہوا میرے والد نے (جو صحابی رسول تھے) مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے جبکہ بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے برعکس منقول ہے اس سے ثابت ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز جلدی ادا کرنے کی ہدایت کی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح روایت یہ (درج ذیل) ہے۔

979- فَأَمَّا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ . فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ

الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَّاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ تَنَحَّرُ الْجُزُورُ فَتُقَسَّمُ عَشْرَ قِسْمٍ ثُمَّ تُطَبَّخُ وَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ .

أَبُو النَّجَّاشِيِّ هَذَا اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ لِقَّةٌ مَشْهُورٌ صَحِبَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ سِتِّ سِنِينَ وَرَوَى عَنْهُ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَأَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ وَغَيْرُهُمْ وَحَدِيثُهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَوَّلِي مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

ابو نجاشی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز ادا کرتے تھے پھر اس کے بعد اونٹ قربان کیا جاتا تھا اس کے گوشت کے دس حصے کیے جاتے تھے پھر انہیں پکایا جاتا تھا اور سورج غروب ہونے سے پہلے ہم کھانا ہوا گوشت کھا بھی لیتے تھے۔

۹۷۹ احرمہ البخاری (۱۲۵/۵) کتاب التمرکة: باب التمرکة فی الطعام: حدیث (۱۲۸۵) و مسلم (۵۵۸/۲) بشرح الدبی (کتاب المساجد) باب استصحاب التبرکیر بالعصر: حدیث (۱۹۸-۱۲۵/۱۹۹) و احمد (۱۱۲-۱۱۱/۱) و ابن ابی شیبہ (۳۲۷/۱) و ابن حبان (۱۵۱۵) و الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱۹۱/۱) و الطبرانی فی (المکبیر) (۱۱۲۶) کلہم من طریق اللہ اعلمی بہ۔



ابونجاشی نامی راوی کا نام عطاء بن صہیب ہے یہ ثقہ اور مشہور ہے یہ چھ سال تک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا ہے اس کے حوالے سے عکرمہ بن عمار امام اوزاعی ایوب اور دیگر حضرات نے احادیث نقل کی ہیں۔  
اس راوی کی نقل کردہ روایت جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ اس روایت سے زیادہ بہتر ہے جسے عبد الواحد نامی راوی نے حضرت رافع کے صاحبزادے حوالے سے نقل کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عطاء بن صہیب انصاری ابونجاشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۳۰)۔

980- وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضاءُ مُرْتَفَعَةً يَسِيرُ الرَّجُلُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ .

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْآخِرُ كُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ كَثْرُبُ الْبَقَرَةِ صَلَاحًا .

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ جب عصر کی نماز ادا کرتے تھے اس وقت سورج چمکدار اور بلند ہوتا تھا کوئی شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا جو چھ میل کے فاصلے پر تھا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں وہ عصر کی نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ گائے کے منہ مارنے کی طرح اسے ادا کرتا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا

۹۸۰- مصیبت ابی مسعود الانصاری: تقدم نخرجه برقم ( ۹۷۴ - ۹۷۵ ) - اما مصیبت رافع بن خدیج: فاضرجه ابن الجوری فی ( التحقیق )

( ۲۲۴ - ۲۲۵ ) رقم ( ۲۸۰ ) من طریق المارقلطنی به - و اضربه الماکم ( ۱۹۵ / ۱ ) من طریق عبد السلام بن عبد الحمید بسندنا الامام -

ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۳۹/۱۱)۔

**981-** وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَرَجِ أَبُو عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَتَّىٰ يَذْهَبَ الدَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَالْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى سِتَّةِ أَمْيَالٍ .

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَعُقَيْلٌ وَمَعْمَرٌ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ وَمَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الرُّصَافِيُّ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ وَالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے جب سورج ابھی بلند اور روشن ہوتا تھا اور کوئی شخص مدینہ منورہ کے کسی نواحی علاقے میں جاتے ہوئے وہاں پہنچ بھی جاتا تھا اور سورج پھر بھی بلند ہوتا تھا مدینہ منورہ کا نواحی علاقہ چھ میل کے فاصلے پر تھا۔

یہی روایت بعض دیگر راویوں کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن فرج بن سلیمان، ابو عتبہ کنذی حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۳۹/۴)۔

○ محمد بن حمیر القضاہی سلیمی حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۹۶/۲)۔

۹۸۱- أخرجه مالك (۹/۱) كتاب وقوت الصلوة: حديث (۱۱) والبخاري (۲۱۶/۲) (۲۱۵-۲۱۶) كتاب موافقت الصلوة: باب وقت العصر: حديث (۵۵۱/۵۵۰) وفي (۲۳۹/۱۵) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض علي انتهاء الليل العلم: حديث (۷۳۲۹) ومسلم (۵۵۵/۲-الاجبي) كتاب المساجد: باب استعجاب التكبير بالعصر: حديث (۶۲۱/۱۹۲) (۶۲۱/۱۹۲) وابو داود (۱۱۱/۱) كتاب الصلوة: باب في وقت صلاة العصر: حديث (۱۰۰) والنسائي (۲۵۲/۱) كتاب المواقيت: باب تعجيل العصر: وابو ماجه (۲۲۲/۱) كتاب الصلوة: باب وقت صلاة العصر: حديث (۶۸۲) واحمد (۲۱۶/۲) (۲۱۷-۲۲۲) وعبد الرزاق (۲۰۶۹) وابو داود الطيالسي (۲۰۹۲) والدارمي (۲۷۶/۱) وابو عروانة (۲۵۱/۱) وابو يعلى (۲۸۱/۶) رقم (۲۵۹۲) وابو حبان (۶۵۱۸-۶۵۱۹-۶۵۲۰) والطحاوي في (نسخ معاني الآثار) (۱۹۰/۱) وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۱۱۱/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۰/۱) كتاب الصلوة: باب تعجيل صلاة العصر: وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۵۷/۱) كتاب الصلوة: باب العصر: حديث (۶۱۴-۶۱۵) من طريق كثيرة عن الزهري عن انس بن مالك-

○ ابراہیم بن ابوعبلة شمر بن ابویقظان عقیلی ابواسماعیل او ابو العباس مقدسی او الرطبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "152ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۵۰/۱)۔

982- وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ. قَالَ أَحَدُهُمَا فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ لِأَخَرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ لُمْبَارِكٍ عَنْ مَالِكٍ بِذَلِكَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر کوئی شخص قبا چلا جاتا تھا۔ ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ شخص وہاں پہنچتا تو وہ لوگ ابھی نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس وقت سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حبان بن موسیٰ بن سوار سلمی، ابو محمد مروزی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "233ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۹۰/۱)۔

983- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي الْأَبَيْضِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضاءُ مُحَلِّقَةً فَأَتَانِي عَشِيرَتِي وَهُمْ جُلُوسٌ فَأَقُولُ مَا يُجْلِسُكُمْ صَلُّوا فَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی افتاء میں نماز عصر ادا کی تو سورج ابھی روشن تھا پھر میں اپنے خاندان میں آیا وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو نماز ادا کر چکے ہیں۔

— — — — —

982- أخرجه مالك (۸/۱) كتاب وفوت الصلوة: حديث (۱۰) ومن طريقه أخرجه البخاري (۲۶۲/۲) كتاب مواقيت الصلوة: باب وقت العصر: حديث (۵۱۸) ومسلم (۵۵۷/۲-اللابي) كتاب المساجد: باب استحباب التكبير بالمعصر: حديث (۱۹۴+۶۲۱) والنسائي (۲۵۲/۱) كتاب المواقيت: باب تعجيل المعصر: وعبد الرزاق (۲۰۷۹) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۹۰/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۴۲/۱) كتاب الصلوة: باب تعجيل صلاة المعصر-

982- أخرجه ابو داود الطيالسي (۷۱/۱-منحة) رقم (۲۸۲) والنسائي (۲۵۲/۱) كتاب المواقيت: باب تعجيل المعصر: حديث (۵۰۸) وأحمد (۲/۱۶۹-۱۸۴) والبزار (۱۸۹/۱-كشف) رقم (۲۷۲) وأبو يعلى (۲۹۰/۷) رقم (۱۴۳۸) والطحاوي في (شرح اللبيب غير لغز) ولا نعلم حديث عنه إلا رباعي- وذكره البيهقي في (المجمع الزوائد) (۲۸۱/۱) وقال: رواه أبو يعلى ورجاله رجال الصحيح: وله عند أبي يعلى والبزار: (كنا نصلّي مع النبي صلى الله عليه وسلم فأتاني عشيرتي فاقول لهم قوموا فصلوا: فقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجاله ثقات-



## راویان حدیث کا تعارف:

○ ابوالابيض غسی شامی، یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”88ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۸۸)۔

**984-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيَضاءُ مُحَلِّقَةً ثُمَّ أَتَى عَشِيرَتِي وَهُمْ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ جُلُوسٌ لَمْ يُصَلُّوا فَأَقُولُ مَا يُجْلِسُكُمْ قَوْمًا صَلُّوا فَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھا دی جبکہ سورج ابھی روشن اور چمک دار تھا پھر میں اپنے خاندان والوں کے پاس آیا وہ مدینہ منورہ کے کنارے میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تھی میں نے کہا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو اٹھو! نماز پڑھ لو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز ادا کر چکے ہیں۔

**985-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبَعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَارًا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْدِرِ وَأَهْلُهُ بِقُبَاءَ وَأَبُو عَبْسٍ بْنُ جَبْرِ وَمَسْكَنُهُ فِي بَنِي حَارِثَةَ فَكَانَا يُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلُّوا لِتَعْجِيلِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَا .

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار میں سے سب سے زیادہ دور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا گھر تھا جو قباء میں تھا اور ابو عبس کا گھر تھا جو بنو حارثہ کے محلے میں تھا یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء میں نماز ادا کرتے تھے پھر اپنی اپنی جگہ پہنچ جاتے تھے تو ان لوگوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی ہوتی تھی اس کی وجہ یہی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلد یہ نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

**986-** وَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتْ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ لَنَقَرٍ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا .

☆☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں

۹۸۵- أخرجه الحاكم في (المستدرک) (۱/۱۹۵) عن طريق احمد بن خالد الوهبي بسند الاسناد - وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي - قلت: وهذا من ارفاسهما رحمهما الله فان مصدق ابن اسحاق بن يسار لم يمتنع به مسلم انما روى له في المتنابطات فهو ليس على شرطه كما انه مدلس مشهور وقد عمن في هذا الاسناد ولم يصرح بالسناد - وهو عند الطحاوي في (المعاني) (۱/۱۸۹) عن طريق ابن اسحاق -

بتاؤں! وہ سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن عمر بن قتادة بن نعمان انصاری ظفیری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”120ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۹/۲)۔

○ علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب حرقی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”130ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۲/۲)۔

987- وَقَالَ حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ ذَلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

988- وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ

كَالْعَلَّةِ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ دھوپ ابھی میرے

حجرے میں باقی ہوتی تھی اور سایہ ڈھلا نہیں ہوتا تھا۔

989- حَدَّثَنَا الْقَاضِيَانِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَأَبُو عَمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا

۹۸۶- أخرجه مالك (۲۲۰/۱) كتاب القرآن: باب النسيء عن الصلوة بعد الصبح وبعد العصر: حديث (۱۶۶) ومسلم (۱/۱۶۴) كتاب المساجد: باب انتداب التكبير بالعصر: حديث (۱۹۵/۶۲۴) وأحمد (۲/۱۰۲-۱۰۳) وأبو داود (۱/۱۱۲-۱۱۳) كتاب العصر: باب في وقت صلاة العصر: حديث (۱۱۲) والترمذي (۱/۲۰۱-۲۰۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في تعجيل العصر: حديث (۱۶۰) والنسائي (۱/۲۵۶) كتاب المواقيت: باب التمسيد في ناخير العصر: وأبو عروانة (۱/۲۵۶) وأبو يعلى (۶/۲۶۷) رقم (۳۶۹۶) وابن خزيمة (۲/۲۲۲) وابن حبان (۱/۲۵۹-۲۶۱-۲۶۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۹۲) والبيهقي في (المسنن الكبرى) (۱/۴۴۴) كسرهم من طريق العلاء بن عبد الرحمن به- قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

۹۸۷- أخرجه أحمد (۳/۲۴۷) وأبو يعلى (۸/۱۰۵-۱۰۶) رقم (۴۶۴۲) وابن حبان (۲/۲۶۰) من طريق هارون بن معروف: ثنا ابن ولید عن أسامة بن زيد عن الزهري عن حفص بن عبيد الله بن أنس به- وصححه ابن حبان-

۹۸۸- أخرجه مالك (۱/۱) كتاب وفوت الصلوة: حديث (۲) والبخاري (۲/۲۱۰) كتاب مواقيت الصلوة: باب وقت العصر: حديث (۵۵۵) (۵۵۶) ومسلم (۲/۵۲۹-اللابي) كتاب المساجد: باب اوقات الصلوات الخمس: حديث (۱۶۸/۶۱۱) وأبو داود (۱/۱۱۱) كتاب الصلوة: باب في وقت صلاة العصر: حديث (۱۰۷) والترمذي (۱/۲۹۸) كتاب الصلوة: باب ما جاء في تعجيل العصر: حديث (۱۵۹) والنسائي (۱/۲۵۲) كتاب المواقيت: باب تعجيل العصر: وابن ماجه (۱/۲۲۲) كتاب الصلوة: باب وقت صلاة العصر: حديث (۶۸۳) وأحمد (۶/۱۸۵) والصبغي رقم (۱۷۰) وابن أبي شيبة (۱/۲۳۶) وعبد الرزاق (۲/۲۰۷) وابن حبان (۱/۱۵۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۹۲) كسرهم من طريق الزهري بسند اللسان- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح-

۹۸۹- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۲۲-۲۲۴) رقم (۳۷۸) من طريق الدارقطني به- وينظر الحديث الذي-

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يِلَالٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي جَزُورًا أُرِيدُ أَنْ أَنْحَرَهَا فَإِنَّا أَحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَانْصَرَفْنَا فَنَحَرَتِ الْجَزُورُ وَصُنِعَ لَنَا مِنْهَا وَطَعِمْنَا مِنْهَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ وَكُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَسِيرُ الرَّاكِبُ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی افتاء میں عصر کی نماز ادا کی جب آپ ﷺ نے نماز ختم کر لی تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک اونٹ ہے میں اُسے قربان کرنا چاہتا ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ بھی وہاں موجود ہوں تو نبی اکرم ﷺ وہاں سے روانہ ہو گئے ہم بھی چل پڑے پھر اس اونٹ کو قربان کیا گیا پھر اسے ہمارے لیے تیار کیا گیا تو سورج غروب ہونے سے پہلے ہی ہم نے اس کا گوشت بھی کھا لیا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم لوگ عصر کی نماز نبی اکرم ﷺ کی افتاء میں ادا کرتے تھے اس کے بعد کوئی شخص چھ میل کا فاصلہ سورج غروب ہونے سے پہلے طے کر لیا کرتا تھا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الحمید بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی اسحاق، ابو بکر بن ابی اسحاق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”202ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العندیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۶۵) (۳۷۹۱)۔

990- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ تَنْحَرَ جَزُورًا لَنَا وَنَحْبُ أَنْ تَحْضُرَنَا. قَالَ نَعَمْ. فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُورَ لَمْ تَنْحَرَ فَنَحَرْتُ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طَبَخَ مِنْهَا فَأَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

☆☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اونٹ قربان کرنا چاہتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ بھی وہاں تشریف لائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے! پھر نبی

۹۹۰- المرحوم مسلم (۵۵۸/۴) کتاب المساجد: باب استحباب التکبر بالعصر: حدیث (۱۹۷/۶۶۶) وابن حبان (۲۸۲/۶-۲۸۲) رقم (۱۵۱۶) کلاهما من طريق عبد الله ابن وهب بهذا الإسناد -



کرم ﷺ تشریف لے گئے آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی چلے گئے تو وہاں ہم نے یہ صورت حال پائی کہ اونٹ کو ابھی قربان نہیں کیا گیا تھا، پھر اسے قربان کیا گیا، پھر اس کا گوشت بنایا گیا، پھر اسے پکایا گیا، تو سورج غروب ہونے سے پہلے ہم نے سے کھا بھی لیا۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن سعید، اوسعید بن زید بن ثابت انصاری، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۸۰) (۷۰۱۳)۔

991- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لَأَنَّهَا تَعَصِرُ. ☆☆ ابو قلابہ کہتے ہیں: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اسے نچوڑ لیا جاتا ہے۔

992- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ أَنَّ الْحَسَنَ وَابْنَ سِيرِينَ وَابَا قِلَابَةَ كَانُوا يُنْسَوْنَ بِالْعَصْرِ. ☆☆ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: حسن بصری، ابن سیرین اور ابو قلابہ تاخیر سے عصر ادا کرتے تھے۔

993- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَمِي كَثِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتَعَصِرَ. ☆☆ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اسے نچوڑ لیا جاتا ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن محمد عجل۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجبول“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۹۵/۵)۔

○ عبد اللہ بن شبرمہ۔ کوئی یہ وہاں کے قاضی تھے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”144ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۶۳/۲)۔

○ محمد بن علی بن ابوطالب ہاشمی، ابو محمد الامام، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

۹۹۲- أخرجه عبد الرزاق (۵۵۱/۱) رقم (۲۰۸۸)۔

۹۹۳- اسنادہ ضعیف: ابو ہشام الرفاعی: (هو محمد بن يزيد بن محمد بن كثير العجلي ليس بالقوي وذكره ابن عدي في شيوخ البخاري وجزم الخطيب بان البخاري روى عنه لكن قال البخاري: رايتهم معجمين علي ضعفه - ينظر: التقریب (۲۱۹/۲)۔

”80ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۴۴۰)۔

994- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَخَرَّ طَاوُسُ الْعَصْرَ جَدًّا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتَعْصِرَ . ☆☆ ایک مرتبہ طاووس نے عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو وہ بولے: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اسے چھوڑ لیا جاتا ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن نافع مخزومی، ابواسحاق مکی حافظ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۵۸)۔

○ مصعب بن محمد بن عبد الرحمن بن شریل، عبدی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳/۳۲)۔

○ مصعب بن محمد بن عبد الرحمن بن شرجیل، عبدی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳/۳۲)۔

995- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ.

☆☆ عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کیا کرتے تھے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن صالح بن صالح بن حمی ہمدانی، ابو محمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 151ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۵۰)۔

11- باب إِمَامَةِ جَبْرِيلَ.

باب: حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت کا واقعہ

996 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ إِمْلَاءَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ جَاءَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى كَانَ فِي الرَّجُلِ مِثْلُهُ فَبَجَاءَ هُ الْعَصْرَ فَقَالَ قُمْ يَا

٩٩٥ اخرجته ابن ابي نبيه (٢٨٩/١) رقم (٢٢٦٠) حديثا وكيع بسنن اللخار - واخرجه عبد الرزاق (٥٥١/١) رقم (٢٠٨٩) عن الثوري عن  
 عن ابي ابي نبيه -

مُحَمَّدٌ فَصَلَ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى ذَهَبَ الشَّفَقُ فَجَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ بِالصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ فِي الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ كَانَ فِي الرَّجُلِ مِثْلِهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقَتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ قَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَهُ لِلصُّبْحِ حِينَ أَصْفَرَ جَدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ كُلُّهُ وَقْتُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت سورج ڈھل چکا تھا اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اٹھیے اور ظہر کی نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز ادا کی۔

پھر کچھ وقت گزر گیا اتنا کہ جب کسی شخص کا سایہ اس کے جتنا ہو جائے تو وہ عصر کے وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اٹھیے اور عصر کی نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بولے: اٹھیے اور مغرب کی نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے یہ نماز اس وقت ادا کی جب سورج مکمل غروب ہو چکا تھا پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ شفق رخت ہو گئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے: اٹھیے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے یہ نماز ادا کی پھر جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب صبح صادق ہو چکی تھی وہ بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اٹھیے اور نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس (ظہر کے وقت) اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے

۹۹۶- أخرجه احمد (۲۲۰/۲-۲۳۱) والترمذي (۲۸۱/۱-۲۸۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في موافقة الصلوة: حديث (۱۵۰) والنسائي (۲۵۵/۱) كتاب المواقيت: باب آخر وقت العصر: وابن حبان (۲۷۸-موارد) والحاكم (۱۹۵/۱-۱۹۶) والبيهقي (۱) السنن الكبرى (۳۸۸/۱) كتاب الصلوة: باب وقت المغرب: وابن الجوزي (۲۰۷/۱-۲۰۸) رقم (۲۶۸) كسوم من طريق عبد الله ابن المبارك بهذا الاسناد - وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح غريب) - وحديث جابر في المواقيت - رواد عطاء بن ابي رباح - وعمر بن دينار - وابو الزبير - عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم - نحو حديث ولعب - رواد عطاء بن ابي رباح - وقال محمد بن يحيى: البطلاني: اصح شيء في المواقيت حديث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم - وقال الحاكم: هذا حديث موافقة الذهبي - وقال الزيلعي (۲۳۲/۱): وقال ابن القطان: هذا الحديث يجب ان يكون مرسل: لان حاشا لم يدور من حديثه بذلك وجابر لم ينقل ذلك صيغة الاسراء: لما علم انه انصاري: اما صحب بالمدينة ولا يلزم ذلك في حديث ابي هريرة وابن عباس: فاسوسا ربما اصامة جبريل من قول النبي صلى الله عليه وسلم - وتعقبه ابن رقيق القيد كما في (حسب الراية) (۲۳۲/۱) فقال: (والصالح المرسى غير ضار: فمن ابعد البعد ان يكون جابر سمعه من تابعي عن صحابي - وقد اشهر ان مراسيل الصحابة مقبولة - وهرالة عيسى بن عيسى - فقلت: وقد صرح جابر بان هذا من كلام النبي صلى الله عليه وسلم: كما في (سنن الترمذي) فقال: عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (انني جبريل - فذكر الحديث - والحديث صحيحه ايضا ابن حبان -



جتنا ہو چکا ہوتا ہے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اٹھیے اور ظہر کی نماز ادا کیجئے، نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس سے دوگنا ہو چکا ہوتا ہے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اٹھیے اور عصر کی نماز ادا کیجئے، نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس مغرب کے وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا یہ وہی ایک ہی وقت تھا (اس میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی) وہ بولے: آپ ﷺ اٹھیے اور مغرب کی نماز ادا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس عشاء کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی اور بولے: اٹھیے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے، نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز ادا کی، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس صبح کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی اور بولے: اٹھیے اور صبح کی نماز ادا کیجئے، پھر انہوں نے بتایا: ان دونوں کے درمیان کا وقت (نمازوں کا مخصوص شرعی) وقت ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عیسیٰ بن ماسرجس۔ مولیٰ ابن مبارک، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”240ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۱۸/۱)۔

○ حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب علوی مدنی الاصفہانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۲۸/۱)۔

**997-** حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حجاج بکری، مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”221ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التجذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۸۷) (۲۳)۔

**998-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافِ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَشِيرٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُهُ الصَّلَاةَ فَجَاءَهُ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ صَارَ لِقُلٍّ مِثْلَ قَامَةِ شَخْصٍ الرَّجُلِ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ ذَكَرَ مَا فِي الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ آتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِي حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ لَوْفٍ وَاحِدٍ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتُ . قَالَ فَسَالَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى بِهِمْ كَمَا صَلَّى بِهِ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ آيْنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتُ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ ﷺ کو نماز کے بارے میں بتائیں وہ آپ کے پاس اس وقت آئے جب سورج ڈھل چکا تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے ہوئے نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے پھر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جاتا ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے ہوئے نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔

اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث ذکر کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا یہ ایک ہی وقت تھا حضرت جبرائیل آگے ہوئے نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔

اس روایت کے آخر میں یہ ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ان دونوں نمازوں کے درمیان (نمازوں کا شرعی) وقت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں (کے اوقات) کے بارے میں دریافت کیا

۹۹۸- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۳۶۸-۳۶۹) كتاب الصلوة: باب وقت المغرب من طريق دارقطني به - وأخرجه النسائي (۱/۲۵۵-۲۵۶) كتاب المواقيت: باب آخر وقت العصر: حميت (۵۱۳) من طريق قدامة بن شهاب عن برد بن سنان بهذا اللفظ وأخرجه أحمد (۲/۲۵۱) والنسائي (۱/۲۵۱-۲۵۲) كتاب المواقيت: باب أول وقت العصر حميت (۵۱۳) والظاهر في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۶۷) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۳۷۲-۳۷۳) كلهم من طريق عبد الله بن العمار عن ثور عن سليمان بن موسى عن عطاء بن رباح به -

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پڑھائی تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں (اوقات) کے درمیان نماز کا وقت ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ برد بن سنان، ابو العلاء دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۵) (۶۵۹)۔

**999- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آمَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فِي وَقْتِهَا بِالْأَمْسِ . حَدِيثُ صَالِحِ بْنِ مَالِكٍ مُخْتَصَرٌ كَتَبْتُهُ بِلَفْظِهِ بَعْدَ أَحَادِيثَ.**

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل نے مکہ میں مجھے دوبار نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے حدیث ذکر کی ہے جس میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو چکا تھا اگلے دن بھی مغرب کی نماز اسی وقت میں ادا کی جس وقت میں پہلے دن ادا کی تھی۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن مالک، ابو عبد اللہ خوارزمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۱۶/۹) (۴۸۵۲)۔

○ محمد بن یثیم بن حماد بن واقد، ثقفی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”299ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۵/۲) (۷۸۳)۔



1000- حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْبَعٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي مُخَارِقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَسْأَلُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ يَوْمًا بِهَذَا وَيَوْمًا بِهَذَا ثُمَّ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ مَا فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں اوقات میں نماز پڑھائی ایک دن اس وقت میں اور ایک دن اُس وقت میں ارشاد فرمایا: نماز کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں اوقات کے درمیان (نمازوں کا مخصوص وقت) ہے۔

1001- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَزْدِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو فَعْمَةَ الزُّبَيْرِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آمَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ نَدَى الْبَيْتِ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَقَتًا وَاحِدًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب راتیل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ مجھے نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں دوسرے دن کے بارے میں انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) انہوں نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے یہ ایک ہی وقت تھا۔

— — — — —

۱- أخرجه أبو داود (۱۰۷/۱) كتاب الصلوٰۃ باب في المواقيت حديث (۲۹۳) والترمذي (۲۷۸/۱-۲۸۰) كتاب الصلوٰۃ باب ما جاء في مواقيت الصلوٰۃ حديث (۱۲۹) وأحمد (۲۳۳/۱-۲۵۵) وعبد الرزاق (۵۲۱/۱) وابن خزيمة (۱۶۸/۱) والحاكم (۱۹۳/۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۴۷-۱۴۸) وابن العارود في (المنتقى) رقم (۱۴۹) والبيهقي (۲۶۴/۱) كتاب الصلوٰۃ كترجم من طريق عبد الرحمن بن العمارت بهذا الإسناد - وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - وقال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الدارقطني وصححه ابن خزيمة أيضًا وابن حبان: كما في (نصب الراية) (۲۲۱/۱) لكن قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۲۱/۱) وعبد الرحمن بن العمارت لهذا تكلم فيه أحمد وقال: متروك الحديث: هكذا حكاه ابن الجوزي في (كتاب الضعفاء) ولعله الساسي وابن معين وابن عديم الترمذي - ووافقه ابن سعد وابن حبان: قال في (الإمام): ورواه أبو بكر بن خزيمة في (صححه) وقال ابن عديم الترمذي (التمحيص): (۱) ولم تكلم بعض الناس في حديث ابن عباس لهذا تكلم له وجه له ورواه كترجم من طريقين بالعلم - وقد أخرجه عبد الرزاق عن الثوري وابن أبي شيرة عن عبد الرحمن بن العمار - بإسناد - وأخرجه أيضًا عن العمري عن عمر بن نافع عن جابر بن مطعم عن ابن عباس عن ابن عباس نحوه: قال السبيعي: وكناه أكتفى بتردد العلم مع عدم الجرح الثابت وأكد هذه الرواية بمتابعة ابن أبي شيرة عن عبد الرحمن بن جابر العمري عن عمر بن نافع عن جابر بن مطعم عن ابن عباس ووافقه متابعة حسنة - ۵۱ -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن حارث بن عبد اللہ بن عیاش۔ ابن ابوریعہ مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”143ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۴۷۶) (۸۹۹)۔

○ محمد بن عبد اللہ بن زبیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱۷۷) (۳۸۷)۔

○ حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف انصاری، الاوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۷۹)۔

**1002-** حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جِبْرِيلَ آتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى بِهِ الصَّلَاةَ وَقَتَّيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام نمازیں دو اوقات میں پڑھائیں البتہ مغرب کی نماز (ایک ہی وقت میں پڑھائی)۔

**1003-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا بِطَوِيلِهِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن ہشام بن خالد، ابو محمد خیاط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”326ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۰/۱۹۵) (۵۲۳۶)۔

○ زیاد بن ابوزیاد میسرۃ مخزومی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”135ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از

ما فیہ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۰۸۷)۔

**1004-** حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آمَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَجَاءَنِي فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ . فَذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ وَقَالَ ثُمَّ جَاءَنِي حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ وَكَذَلِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي وَقَتًا وَاحِدًا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے: جبرائیل نے مجھے مکہ میں دو مرتبہ نماز پڑھائی پہلی مرتبہ وہ میرے پاس آئے پھر انہوں نے نماز کے اوقات کا ذکر کیا (اس کے بعد روایت میں یہ الفاظ ہیں):

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ میرے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا انہوں نے مجھے مغرب کی نماز پڑھائی اسی طرح دوسرے دن بھی اسی وقت میں پڑھائی جو ایک ہی وقت تھا۔

**1005-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ أَلَوْا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ وَاقِدٍ مَوْلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمَرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ آتَانِي حِينَ سَقَطَ الْقُرْصُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ لِمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ آتَانِي مِنَ الْغَدِ حِينَ سَقَطَ الْقُرْصُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اس وقت آئے جب صبح صادق ہو چکی تھی۔ (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)

مغرب کی نماز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: پھر وہ میرے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اُٹھیے اور نماز ادا کیجئے تو میں نے مغرب کی تین رکعت ادا کر لیں پھر وہ اگلے دن میرے پاس اسی وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اُٹھیے اور نماز ادا کیجئے تو میں نے مغرب کی تین رکعت ادا کر لیں۔

راوی نے اس روایت کو طویل حدیث کے طور پر ذکر کیا ہے۔

**1006-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُلْهِيه عَنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ طَعَامٌ وَلَا غَيْرُهُ .

۱۰۰۵- أخرجه ابن الجوزي في (التعقيص) (۲۱۲/۱) رقم (۲۵۸) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: في إسناده حديث ابن عمر حميد بن الربيع: قال يحيى: هو كتاب وقال النسائي: ليس بشيء - وفيه محبوب بن الجهم قال أبو حاتم بن حبان: إسناده عن عبد الله بن عمر الدلباء التي ليست من حديثه -



☆☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کھانا یا کوئی اور مصروفیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مغرب کی نماز میں تاخیر نہیں کرتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن زید قرشی، ابومسکین، ابوالمحمد الرقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶۳) (۳۰۳۷)۔

1007 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرْتُ لِجَابِرٍ تَأْخِيرَ الْمَغْرِبِ مِنْ أَجْلِ عَشَائِهِ فَقَالَ جَابِرٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ لَطْعَامٍ وَلَا غَيْرِهِ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رات کے کھانے کی وجہ سے مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے یا کسی بھی اور کام کی وجہ سے (مغرب کی) نماز تاخیر سے ادا نہیں کرتے تھے۔

1008 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ التَّجِيبِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ بَادِرُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ طُلُوعَ النَّجْمِ.

☆☆ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ستارے نکلنے سے پہلے ہی مغرب کی نماز ادا کر لو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

(۱) اسلم بن یزید، ابو عمران تخیی مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے

۱۰۰۶ ذکر السوطی فی الجامع الصغیر رقم (۶۹۹۶) وعزاه للصحف ودر من الحسنہ: ولعل ذلك بطريقه - قلت: اما هذا الاسناد فضعف جدا: فان فيه طلحة بن زيد القرشي: قال احمد: ليس بذلك قد حدث باحد من ائمة الحديث وقال ايضا: كان يسمع الحديث وكذا قال ابن السدي - وقال ابو حاتم: منكر الحديث - ضعف الحديث - وقال البخاري وغيره: منكر الحديث - وقال النسائي: متروك الحديث - وقال الدارقطني: ضعيف - وينظر ترجمته في (توزيد التوزيد) (۱۵/۵) وتوزيد الكمال (۲۹۶/۱۲ - ۲۹۷) والتوزيد (۲۷۸/۱) وقد توبع علي هذا الحديث: تابعه محمد بن ميمون الزعفراني وهو صدوق له اوصاف - وينظر (التوزيد) (۲۱۲/۲) -

۱۰۰۸ اخرجه احمد (۱۱۵/۵) ومن طريقه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۱۲/۱ - ۲۱۳) رقم (۳۶۲) من طريق عبد الله بن لبيبة بسوا الاسناد - وعبد الله بن لبيبة ضعف بعد احتراي كنه - ولم تقبل روايته الا من رواية القدامي: كابن المبارك وابن وهب وعبد الله بن بريد المقرئ -

”طبقة“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۴/۱) (۳۶۳)۔

1009 - حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ إِدْرِيسُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَتَاقٍ الْفَرَّاءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَدَّارٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَكَّةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلنَّاسِ بِالصَّلَاةِ حِينَ فَرَضَتْ عَلَيْهِمْ فَقَامَ جَبْرِيلُ أَمَامَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِقِرَاءَةٍ يَأْتُمُ النَّاسُ بِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَأْتُمُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِجَبْرِيلَ ثُمَّ أَمَهَلَ حَتَّى إِذَا جَاءَ وَقْتُ الْعَصْرِ صَلَّي بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ يَأْتُمُ الْمُسْلِمُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَأْتُمُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِجَبْرِيلَ ثُمَّ أَمَهَلَ حَتَّى إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ صَلَّي بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي رَكَعَتَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الثَّلَاثَةِ ثُمَّ أَمَهَلَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ صَلَّي بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي الْأُولَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الْآخِرَتَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ أَمَهَلَ حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّي بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ.

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام مکہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج ڈھل چکا تھا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا: آپ ﷺ لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز لوگوں پر فرض ہو گئی تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے چار رکعت نماز ادا کی جس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی لوگ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے رہے اور نبی اکرم ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے پھر اس کے بعد وقت گزر گیا جب عصر کا وقت آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان لوگوں کو چار رکعت پڑھائیں انہوں نے اس میں بھی بلند آواز میں قرأت نہیں کی مسلمان نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی کرتے رہے اور نبی اکرم ﷺ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو انہوں نے لوگوں کو تین رکعت نماز پڑھائی جن میں سے پہلی دو رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی اور تیسری رکعت میں بلند آواز سے قرأت نہیں کی پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی تو انہوں نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور انہوں نے ان دونوں رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی۔

۱۰۰۹- ذکرہ عبد الحمید فی (العاکم الواسطی) (۲۵۱/۱-۲۵۲) من طریقہ الصادق قطنی: وكذلك الزيلعي في (نصب الرابة) (۲۲۵/۱) - وقال الزيلعي: قال ابن القطان في كتابه (الوفهم والابصار) ان هذا حديث برويه محمد بن سعيد بن حماد عن حمير بن حازم عن قتادة عن انس - ومحمد بن سعيد هذا موصول - والراوي عن محمد بن سعيد ابو حمزة السريسي بن يونس بن يثاق الفراء - وله يعرف للآخر حال -

1010- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهِ مُرْسَلًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1011- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى مُحَمَّدُ بْنُ

الصَّلْتِ التَّوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَدَّمَ ثُمَّ أَخَّرَ وَقَالَ بَيْنَهُمَا وَقْتُ.

☆☆ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا

گیا تو آپ ﷺ نے پہلے ابتدائی وقت میں نماز ادا کی پھر آخری وقت میں نماز ادا کی اور فرمایا: ان دونوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن ابو عثمان، ابو فضل طیلسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

”282ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۸۸/۷) (۳۶۴۰)۔

○ محمد بن صلت توزی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”227ھ“ میں ہوا۔

ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۴۱۶/۲) (۶۳۱۹)۔

○ عبدالرحمن بن نمر کھسی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے

ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۶، ۱۵۵/۲) (۴۲۷۱)۔

○ عبدالرحمن بن یزید بن قیس نخعی، ابوبکر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

”63ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۸/۲) (۴۲۸۵)۔

○ مجمع ابن جاریمہ ابن عامر، یہ صحابی رسول ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

حضرت معادیہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۲۱) (۶۵۲۹)۔

1012- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ الدَّقَّاقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

سُلَيْمَانَ سَعْدَوْنِيَّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ أَبِي



سَعُودٍ عَنْ أَبِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ ذَلَكَّتِ الشَّمْسُ - هُنِي زَالَتْ - ثُمَّ ذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ - وَقَالَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ - فَصَلَّى ثُمَّ أَتَاهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقَتًا وَاحِدًا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ - فَصَلَّى.

☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت آئے جب سورج ڈھل چکا تھا (اس کے بعد راوی نے اس میں نمازوں کے اوقات کا ذکر کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے):

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس اُس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اُٹھئے اور نماز ادا کیجئے پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی پھر وہ اگلے دن نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا (یعنی مغرب کی نماز کا) وقت ایک ہی تھا وہ بولے: اُٹھئے اور نماز ادا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ الخزاز، شیخ الامام، مقرئ، المحدث، ابو جعفر احمد بن علی بغدادی الخزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”286ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/۳۱۸) (۲۰۵)۔

1013 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّنَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَذَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَصَلَّى - ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثَ الْمَوَاقِيتِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ صَلِّ الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے کے لیے آئے تھے پھر آپ ﷺ نے نماز ادا کی۔

اس کے بعد راوی نے نمازوں کے اوقات سے متعلق روایت ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۰۱۲ - أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۶۲) رقم (۲۵۹) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: أيوب بن عتبة قال يحيى بن عيسى - وقال النسائي: موطأ عن الحديث - وقال علي بن الجنيدي: ثبت المتروك - وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۶۲): ورواه البيهقي في (كتاب المصرفة) من حديث أيوب بن عتبة - وقال البيهقي: أيوب بن عتبة ليس بالقوي - اه - قلت: والحديث من عهد الطريق ذكره البيهقي في (المجمع) (۱/۲۰۷) وقال: رواه الطبراني في (المعجم) وفيه أيوب بن عتبة والد أكثر علي نصيبه - ۱۰۱۳ - أخرجه النسائي (۱/۲۴۹ - ۲۵۰) كتاب المواقيت باب آخر وقت الظهر حديث (۵۰۲): أخبرنا الحسن بن هريث سريدا اللساني - وأخرجه الحاكم (۱/۱۹۴) من طريق يوسف بن عيسى ثنا الفضل بن موسى بسند الإسناد - وقال: صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي - ومن طريق الحاكم أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۳۶۹) كتاب الصلوة باب وقت المغرب - وينظر: (نصب الراية) (۱/۲۲۵)۔







الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفَرُ الشَّمْسُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الْآفُقُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الْآفُقُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ . هَذَا لَا يَصِحُّ مُسْنَدًا وَهُمْ فِي إِسْنَادِهِ ابْنُ نَضِيلٍ وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے ظہر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے عصر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب وہ شروع ہوتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جاتا ہے مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جاتا ہے عشاء کا ابتدائی وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جاتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب نصف رات گزر جاتی ہے فجر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب صبح صادق ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج نکل آتا ہے۔

یہ روایت مسند ہونے کے طور پر مستند نہیں ہے دیگر راویوں نے اسے مجاہد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1018- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو . حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا . ثُمَّ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ قَوْلِ ابْنِ نَضِيلٍ . وَقَدْ تَابَعَ زَائِدَةُ عَبَثُ بْنُ الْقَاسِمِ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے۔ پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت پہلے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

1019- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّالِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنصُورٍ أَخْبَرَنِي أَبُو زُبَيْدٍ - وَهُوَ عَبَثٌ - حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ بَيَضًا إِلَى أَنْ تَحْضُرَ الْمَغْرِبُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مجاہد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ

ہیں

۱۰۱۸ اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲۷۱/۱) کتاب الصلوة: باب آخر وقت العشاء: من طریق معاویہ بن عمرو بهذا الاسناد۔

واخرجہ الترمذی (۲۸۱/۱) کتاب الصلوة: باب ما جاء فی مواعیت الصلوة: من طریق ابی اسحاق الفزاري عن الأعشى عن مجاهد۔

”عصر کا ابتدائی وقت وہ ہوتا ہے جب سورج چمکدار ہوتا ہے یہاں تک کہ مغرب کا وقت آجائے۔“

1020- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابٍ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ . قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَأَذَنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ آخِرَهَا فَوْقَ ذَلِكَ الَّذِي كَانَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَاسْفَرَّ بِهَا ثُمَّ قَالَ آيَنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ . فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ .

☆☆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو دن ہمارے ساتھ نماز ادا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا اس وقت حکم دیا جب سورج ڈھل چکا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی، پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی جبکہ سورج ابھی بلند روشن اور چمک دار تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح صادق طلوع ہو چکی تھی، جب دوسرا دن آیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کریں تو انہوں نے اسے ٹھنڈے وقت میں ادا کیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی جب کہ سورج ابھی بلند تھا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس دن پہلے دن کے مقابلے میں اس نماز کو ذرا تاخیر سے ادا کیا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ابھی شفق غروب نہیں ہوئی تھی، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کے لیے اقامت اس وقت کہی جب روشنی پھیل

۱۰۲۰- أخرجه مسلم (۱/۲۸۸) كتاب الصلاة باب اوقات الصلوات الخمس: حديث (۱۷۶/۱) والنسائي (۱/۲۸۶) كتاب الصلوة: باب ما جاء في موافقة الصلوة: حديث (۱۵۲) وابن ماجه (۱/۲۶۹) كتاب الصلوة: باب موافقة الصلوة: حديث (۶۶۷) وابن جرير (۱/۱۶۸) رقم (۲۳۲) وابن حبان (۱۵۲۵-۱۵۹۲) والطحاوي في (ترغيب معاني الآثار) (۱/۱۵۸) وابن الجارود في (المستفيض) رقم (۱۵۱) والبیهقي في (السنن الكبرى) (۱/۲۷۱) كلهم من طريق احمد بن يوسف الأزرق بهذا الاسناد -

چکی تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تو اس شخص نے آپ ﷺ کو جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز کے اوقات ان دونوں کے درمیان میں ہیں جو تم نے دیتے ہیں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابوعون، واسم ابی عون محمد بن عون، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۹۸/۳) (۱۲۳۳)۔

○ علی بن حسین بن ابراہیم بن حرب بن زعلان، ابو حسن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۹۲/۱۱) (۶۲۶۹)۔

○ اسحاق بن یوسف بن محمد، ابو محمد ازرق واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 195ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۱۹/۶) (۳۳۶۵)۔

○ علقمة بن مرثد - بمثلثہ - حضرمی، ابو حارث کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۱۱/۲) (۴۷۰۷)۔

1021- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُخْتَصَرًا فِي وَقْتِي الْمَغْرِبِ. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الشَّكِينِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُسْتَنَدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1022- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْمٍ حَدَّثَنَا حَمْرَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ الْحَدِيثُ أَنَّ أَمْرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

۱.۲۱ اخرجہ النسائي (۲۵۸/۱) کتاب المواقف: باب اول وقت المغرب من طريق محمد بن يزيد بسندنا الدمشقي -

۱.۲۲ اخرجہ مسلم (۱۲۸/۱) کتاب المساجد: باب اوقات الصلوات الخمس: حديث (۶۱۲/۱۷۷) وابو عوانة (۲۷۶/۱) والبيهقي (السنن في الكبرى) (۲۷۶/۱) كلاهما من طريق حمزة بن عمار بسندنا الدمشقي -



پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں مغرب کی نماز کے لیے اقامت کا حکم دیا اس وقت جب سورج غروب ہو چکا تھا پھر اگلے  
مغرب کی نماز کے لیے اقامت کا حکم اس وقت دیا جب شفق ابھی غروب نہیں ہوئی تھی۔

1023- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ  
لَدُنَّا بِذَرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ آتَاهُ سَائِلٌ  
سَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِإِلَاقَةِ النَّاسِ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ  
عَرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ  
نَهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ  
لِلْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ  
مَ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ  
مَ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ مُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَبَعَثَ  
دُعَا السَّائِلِ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ.

☆☆ ابو بکر بن ابوموسیٰ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ واقعہ نقل کرتے ہیں: ایک شخص آپ ﷺ کی  
خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب  
نہیں دیا، آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے فجر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح  
سابق ہو چکی تھی اور اس وقت کوئی شخص (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم  
کے تحت انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج ڈھل چکا تھا اور آدمی یہ اندازہ لگاتا تھا کہ نصف  
نہار ہو چکا ہے یا نہیں ہوا، ویسے نبی اکرم ﷺ کو اس کے بارے میں زیادہ علم تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں  
نے عصر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج ابھی بلند تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے مغرب کی  
نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز  
کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی، پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا، جب  
آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی  
نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ اسے (پہلے دن کی) عصر کی نماز کے قریب میں ادا کیا، پھر نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز کو  
تاخیر سے ادا کیا، جب آپ ﷺ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو چکا ہے (یعنی دھوپ  
ماند پڑ چکی ہے)، پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ وہ شفق غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ادا  
کی، پھر نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا کہ ایک تہائی رات گزر چکی تھی، اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے

۱۰۲۳- أخرجه مسلم (۱۲۰/۳) نوری (كتاب المساجد باب اوقات الصلوات الخمس) حديث (۶۱۶/۱۷۸) وابو داود (۱۰۸/۱) (۱۰۹) كتاب  
المسئولة باب في المواقيت: حديثه (۲۹۵) والنسائي (۳۶۰/۱) كتاب المواقيت: باب آخر وقت المغرب: حديثه (۵۲۲) من طريق عن  
بن عثمان: سونا اللسان - وأخرجه احمد (۴۶۶/۴) من طريق أبي نعيم الفضل بن دكين: سونا اللسان -

سوال کرنے والے شخص کو بلوایا اور فرمایا: ان دونوں کے درمیان (ان نمازوں کا) وقت ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ بدز بن عثمان اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۴/۱)۔

○ ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری، اسمہ عمرو او عامر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”106ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۰/۲)۔

**1024 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ أَمَرَ بِإِلَاءٍ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلَّى ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزَلْ - وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ - وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ قَالَ وَصَلَّى الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَطْلُعْ - وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ - وَصَلَّى الظُّهْرَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ اخْمَرَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثَلَاثَ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ الْوَقْتَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ .**

☆ ☆ ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے صبح کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح صادق ہو چکی تھی، نبی اکرم ﷺ نے وہ نماز ادا کر لی، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب آدمی یہ سوچتا کہ سورج ڈھل چکا ہے یا ابھی نہیں ڈھلا، ویسے نبی اکرم ﷺ کو اس کے بارے میں صحیح علم تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عصر کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب سورج ابھی بلند تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی

۱۰۲۴ - مسند ابن ابی شیبہ (۲۸۱/۱) رقم (۲۲۲۱) وغنہ مسلم (۱۲۰/۲) کتاب المساجد: باب اوقات الصلوات الخمس: حدیث (۶۱۶/۱۷۹)

س طریق و کتب: بہذا الاسناد۔

اکرم ﷺ نے فجر کی نماز جس وقت ادا کی تو آدمی یہ سوچتا تھا کہ سورج نکل آیا ہے یا ابھی نہیں نکلا ویسے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں زیادہ پتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت کے قریب ادا کی جس وقت میں آپ ﷺ نے پہلے دن عصر کی نماز ادا کی تھی پھر جب آپ نے عصر کی نماز ادا کی تو آدمی یہ سوچتا تھا کہ سورج تو سرخ ہو چکا ہے (یعنی دھوپ ماند پڑ چکی ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز شفق غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ادا کی پھر عشاء کی نماز آپ ﷺ نے ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد ادا کی پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں وقتوں کے درمیان (نمازوں کا مخصوص) وقت ہے۔

1025- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا بَذْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَذَكَرَ الْحَدِيثُ قَالَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ ثُمَّ آخَرَ الْمَغْرِبَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ كَذَا قَالَ الْقَاضِي مُخْتَصَرًا. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوبکر بن ابوموسیٰ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے راوی نے اس حدیث کو ذکر کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”تو انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا۔“  
راوی کہتے ہیں: پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کے قریب تھی۔

قاضی نامی راوی نے اسے اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن سعد بن عبید، ابوداؤد حنفی نسبہ الی موضع بالکوفۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”203ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب التجذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۶/۲) (۴۳۴)۔

## 12- باب الْحَتِّ عَلَى الرُّكُوعِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَالْإِخْتِلَافِ فِيهِ.

باب: ہر نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان نوافل ادا کرنے کی ترغیب

مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل ادا کرنا اور اس بارے میں مذکور اختلاف

1026- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ حَدَّثَنَا عِنْدَ الْغَفَّارِ بْنِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا



حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ عِنْدَ كُلِّ أَذَانَيْنِ رَكْعَتَيْنِ مَا خَلَا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ .

☆ ☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب کی نماز کے علاوہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت (نفل یا سنت) ادا کی جائیں گی۔

————— ❦ ————— ❦ ————— ❦ —————

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن غلیب - ازدی مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "290ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۷۰) (۳۰۹)۔

○ حیان بن عبید اللہ بن زہیر، ابوزہیر عدوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ترجمۃ فی المیزان (۲/۴۰۰)۔

————— ❦ ————— ❦ ————— ❦ —————

### مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کا حکم

مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کی آراء کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

احناف اور مالکیوں کے نزدیک مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ عام احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے مغرب کی نماز کو جلد ادا کر لیا جائے جیسا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جیسے ہی سورج غروب ہوتا

۱۰۲۶- أخرجه البزار (۱/۲۲۶- کشف) رقم (۶۹۴) والبیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۱۷۶) کتاب الصلوة باب من جعل قبل صلاة المغرب رکعتین وابن الجوزی فی (الموضوعات) (۲/۹۲) من طرق عن حیان بن عبید اللہ بسند الاستناد - وقال البزار: لا تعلم احداً يرويه الا برودة - ولا رواه اللہ حیان - وهو بصری مشہور - یسبہ باس - وقال البیہقی: قال ابن خزيمة: حیان بن عبید اللہ قد اخطأ فی الاستناد: لدن کرمس بن الحسن - ومعبد بن ایاس الجریری - وعبد المؤمن العتکی - روى الخبر عن ابن بریدة عن عبد اللہ بن مغفل - لا عن ابيه - لهذا علمي من الحسن الذي كان الشافعي - رحمه الله - يقول: اخذ طريقه المجرى: فهذا الشيخ لما رأى اظهرا ابن بریدة عن ابيه ثم قسم ان هذا الخبر امر ابضا عن ابيه - ولعله لما رأى العامة لا يهلي قبل المغرب - ثم قسم انه لا يهلي قبل المغرب: فزاد هذه الكلمة في الخبر - فداد علما بان هذا الرواية خطأ: ان ابن المبارك قال في حديثه عن كرمس: (فكان ابن بریدة يهلي قبل المغرب - كعتين) فلم كان ابن بریدة قد سمع من ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الاستثناء الذي زاد حیان بن عبید اللہ في الخبر: (ما خلا صلاة المغرب) - لم يكن بخلاف خبر النبي صلى الله عليه وسلم - اه - وقال ابن الجوزي: لهذا حديث لا يهلي - قال الفلاس: كان حیان كذاباً - والحديث ذكره السبكي في (المجمع الزوائد) (۲/۲۲۶) وقال: رواه البزار وفيه حیان بن عبید اللہ: ذكره ابن عدي: وقيل: انه اختلط - وقد تمسك السبكي في اللآلي (۲/۱۵) ابن الجوزي فقال: (وحيان لهذا الذي كذب الفلاس ذلك حیان ابن عبد اللہ - الكوفي - ابو جيلة الدارمي - وهذا حیان بن عبید اللہ بالنسبة لابي زهير البصري - ذكره لهذا لذهبي في (الميزان) وقال في رحمه البصري: قال البخاري: ذكر الحديث عنه الاختلاف: وكذا في الصحاح - وهذا في ترجمة البصري: وقال ابو حاتم: صدوق - وقال اسحاق بن الرميرة: كان رجل صدوق - وذكره ابن حبان في الثقات - وقال ابن حزم: مجهول: فلم يهلي - اه -

تھا اور چھپ جاتا تھا، نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے (کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے):

”میری امت اس وقت تک بھلائی پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فطرت پر گامزن رہے گی جب تک

وہ مغرب میں اتنی تاخیر نہ کر دیں کہ ستارے نکل آئیں (یعنی مغرب کی نماز جلدی ادا کر لیں)۔“

کیونکہ ان نوافل کی ادائیگی کی وجہ سے مغرب کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے اور مغرب کی نماز کو جلد ادا کرنا مستحب ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے البتہ یہ سنت غیر مؤکدہ ہے۔

حنابلہ کے نزدیک یہ دو رکعت جائز ہیں انہیں سنت قرار نہیں دیا جائے گا ان کی دلیل وہ روایت ہے جیسے امام ابن حبان

نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کی تھی۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ سورج غروب ہونے کے بعد

اور مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعت ادا کر لیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کر لیا کرو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کر لیا کرو پھر آپ ﷺ نے

فرمایا: جو چاہے (وہ ان دو رکعت کو ادا کرے)۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ لوگ اسے سنت بنالیں۔

قاضی شوکانی نے یہ بات بیان کی ہے حقیقت یہ ہے مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنے کے بارے میں جو

روایات منقول ہیں انہوں نے مغرب کی نماز جلد ادا کرنے کے مستحب ہونے کے عمومی دلائل میں تخصیص پیدا کر دی ہے۔

1027 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ

اللَّهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ قُومُوا

فَصَلُّوا رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ فَإِنَّ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عِنْدَ كُلِّ آذَانَيْنِ رَكَعَتَانِ قَبْلَ

الْإِقَامَةِ مَا خَلَا آذَانَ الْمَغْرِبِ . قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ لَقَدْ أَذْرَكْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُصَلِّيُ تَبْلِكَ الرَّكَعَتَيْنِ عِنْدَ

الْمَغْرِبِ لَا يَدْعُهُمَا عَلَى حَالٍ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ ثُمَّ انْتَبَرْنَا حَتَّى خَرَجَ الْإِمَامُ فَصَلَّيْنَا

مَعَهُ الْمَكْتُوبَةَ .

خَالَفَهُ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ وَسَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ وَكُثَيْبُ بْنُ الْحَسَنِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَحَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ لَيْسَ

بِقَوِيٍّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حیان بن عبید اللہ عدوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے

مؤذن نے ظہر کی نماز کے لیے اذان دی جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اذان سنی تو فرمایا: اٹھو اور اقامت سے پہلے دو نفل ادا

کر لو کیونکہ میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب کی اذان کے علاوہ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت کے درمیان) اقامت سے پہلے دو رکعت ادا کی جائیں گی۔

عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مغرب کے وقت بھی ان دو رکعت کو ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ انہیں کسی بھی حالت میں ترک نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم اٹھے اور ہم نے اقامت سے پہلے دو رکعت ادا کر لیں پھر ہم انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ امام تشریف لائے تو ہم نے ان کی اقتداء میں فرض نماز ادا کی۔

حسین معلم، سعید جریری، کہمس بن حسن نے ان کے برخلاف روایت نقل کی ہے یہ تمام راوی ثقہ ہیں جبکہ حیان بن عبید اللہ نامی راوی زیادہ مستند نہیں ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

————— ❦ —————

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن ایاس جریری۔ ابو مسعود بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”144ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۹۱) (۱۲۷)۔

**1028- قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ. خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً. هَذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.**

☆☆ عبداللہ بن بریدہ حضرت عبداللہ مزن بن عازب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب (کے فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کر لو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: مغرب کے (فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کر لو پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغرب (کے فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کر لو یہ حکم اس کے لیے ہے جو چاہے۔ (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس اندیشے کے تحت یہ فرمایا کہیں لوگ اسے سنت کے طور پر اختیار نہ کر لیں۔

(امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ روایت پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

۱۰۲۸- اخرجہ البخاری (۷۱/۲) کتاب التَّوْحِيدِ: باب الصَّلوة قبل المغرب: حديث (۱۱۸۲) (۲۵۸/۱۲) كتاب الاختصاص بالكتاب والسنة: باب نسبي النبي صلى الله عليه وسلم على النحریم الا ما تعرف اباحتہ: حديث (۷۳۶۸) وابو داود (۱۱۰/۱) كتاب الصَّلوة: باب الصَّلوة قبل المغرب: حديث (۱۱۲۸۱) وابن حبان (۵۵۷/۶) رقم (۱۵۸۸) والبيهقي (۴/۴۷۶) كتاب الصَّلوة: وابن خزيمة (۱۲۸۹) والبغوي في (شرح السنة) (۲/۵۲۸)۔ كلهم من طريق حسين المعلم بهذا الاسناد۔



1029- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ - مَرَّتَيْنِ - لِمَنْ شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر اذان اور اقامت کے میان (نفل) نماز ادا کی جائے گی ہر اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی (یہ جملہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا اور پھر فرمایا: یہ حکم اس کے لیے ہے) جو (انہیں ادا کرنا) چاہے۔

1030- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ بْنُ حَسَنِ حَدَّثَنِي أَبِي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُرَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو چاہے وہ اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کرے۔



### ویان حدیث کا تعارف:

○ عون بن کہمس بن حسن تمیمی، ابو حسن بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۰/۲) (۸۰۳)۔

○ کہمس بن حسن تمیمی، ابو حسن بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”149ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۷/۲) (۷۵)۔

1031- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَفَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ

۱-۲- أخرجه البخاري (۲۱۱/۲) كتاب الاذان: باب كم بين الاذان والاقامة: حديث (۶۲۴) ومسلم (۵۷۴/۱) كتاب صلاة المسافرين: باب بين كل اذانين صلاة: حديث (۸۲۸) وابو داود (۲۶/۲) كتاب الصلوة: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۴۸۳) واحمد (۵۷۵) الترمذي (۲۳۶/۱) وابن ابي شيبة (۲۵۶/۲) وابو عوانة (۲۶/۲) وابن خزيمة (۱۴۸۷) وابن حبان (۱۵۶۰) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۷۷/۲) كلهم من طريق مصد ابن ابي اس الهوري: بهذا اللفظ.

۱-۲- أخرجه البخاري (۱۲۰/۲) كتاب الاذان: باب بين كل اذانين صلاة: حديث (۶۲۷) ومسلم (۵۷۴/۱) كتاب صلاة المسافرين: باب بين كل اذانين صلاة: حديث (۸۲۸) والترمذي (۲۵۱/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۸۵) والسنائي (۲۸۱/۱) كتاب الاذان: باب الصلوة بين الاذان والاقامة: وابن ماجه (۲۶۸/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب: حديث (۱۱۶۲) واحمد (۵۶۰/۵) وابن ابي شيبة (۲۵۶/۲) وابو عوانة (۲۶۵/۲) وابن خزيمة (۱۴۸۷) وابن حبان (۱۵۵۹) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۷۷/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۷۷/۲) كلهم من طريق كرمس بن حسن: بهذا اللفظ.

ورق الترمذي: (حديث حسن صحيح).

الْجُرَيْرِيُّ وَكَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ مَا بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی ہر اذان اور اقامت کے درمیان جو چاہے نفل نماز ادا کر لے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن علی بن عفان عامری، ابو محمد کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”270ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۸) (۲۹۵)۔

1032- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّرْقُفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَالِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ . لَفْظُ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعت (سنت یا نفل) ادا کی جائیں گی۔

یہ الفاظ ابن ابوداؤد نامی راوی کے ہیں۔ اسماعیل نامی راوی نے لفظ ”مکتوبہ“ کی جگہ لفظ ”مفروضہ“ نقل کیا ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۷۳) (۶۳۲)۔

○ عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”209ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۹) (۶۲)۔

○ محمد بن مہاجر انصاری، شامی، اخو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "170ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۱/۲) (۷۴۰)۔

○ سلیمان بن عامر کلاعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "130ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۰/۱) (۴۰۳)۔

**1033** - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ رَاجَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَدِيدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الْجَدِيدِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ كَانَ الْعَرِيبُ لِيَدْخُلَ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَقَدْ نُودِيَ بِالْمَغْرِبِ فَيَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا مِنْ كَثْرَةٍ مَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ،

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات کوئی اجنبی شخص مدینہ منورہ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں داخل ہوتا اور وہاں لوگ مغرب کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تو یوں محسوس ہوتا کہ شاید لوگ نماز (باجماعت) ادا کر چکے ہیں کیونکہ مغرب سے پہلے کی دو رکعت ادا کرنے والے لوگ اتنے زیادہ ہوتے تھے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن ابراہیم جدی۔ مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "204ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۷/۱) (۱۲۹۳)۔

○ عبد الملک بن شداد ازدی الحدیدی ذکرہ ابن ابوحاتم فی الجرح والتعديل (۳۵۳/۵) (۱۶۷۱)۔

**1034** - قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَيَجِيءُ الْحَاضِرُ فَيُظَنُّ أَنَّهُمْ قَدْ صَلَّوْا الْمَكْتُوبَةَ لِكَثْرَةِ مَنْ يَرَى مَنْ يُصَلِّيهَا.

☆☆ عبد العزیز بن بنانی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب مؤذن مغرب کی اذان دے دیتا تو وہ تیزی سے ستونوں کی طرف پلکتے تھے تاکہ مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کر لیں اگر کوئی شخص اس وقت وہاں ہوتا تو وہاں اتنی زیادہ تعداد میں ان دونوں ادا کرنے والے لوگوں کو دیکھتا تھا تو یہی سمجھتا کہ شاید فرض نماز ادا کی جا چکی ہے۔

۱۰۳۴- أخرجه مسلم (۲/۲۸۵) نووي (كتاب صلاة المسافرين باب انتهاب ركعتين قبل صلاة المغرب: حديث (۸۲۷/۲۰۴) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۷۵) من طريق عبد الوارث عن عبد العزيز بن مسعود عن أنس: به-



## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن صہیب بنانی۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”130ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۰/۱) (۱۲۲۸)۔

**1035-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانُوا إِذَا سَمِعُوا آذَانَ الْمَغْرِبِ قَامُوا يُصَلُّونَ كَانُوا فَرِيضَةً .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مغرب کی اذان سنتے تھے تو وہ اٹھ کر نوافل ادا کر لگتے تھے یوں جیسے یہ فرض ہیں۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن ہشام کلابی، ابوہل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”207ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۱۰) (۵۶۶۸)۔

**1036-** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . قُلْنَا لَا نَسِي رَأْسُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ رَأْنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مغرب سے پہلے دو نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے آپ لوگوں کو یہ نماز ادا کرنے ہوئے دیکھا ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن آپ ﷺ

۱۰۳۵- اخرجه احمد (۲۸۲/۲) وابن ماجه (۳۶۸/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب: حديث (۱۱۶۲) كلاًهما من طريق نسخة بهذا الاسناد -

۱۰۳۶- اخرجه ابو داود (۲۶/۲) كتاب الصلوة: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۱۸۲) وابو عوانة (۲۲/۲) كلاًهما من طريق سعيد سليمان: بهذا الاسناد - اخرجه مسلم (۲۸۲/۲) نووي (كتاب صلاة المسافرين: باب استصحاب الركعتين قبل صلاة المغرب: حديث (۸۲۶/۲۰۲) وابو عوانة (۲۶/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۵/۲) كلهم من طريق محمد بن فضال عن المختار بن فلفل به -

نے ہمیں یہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا اور اس سے منع بھی نہیں کیا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ منصور بن ابواسود لیشی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۷۵) (۱۳۷۸)۔

**1037** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ إِذَا أُذِنَ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرَ الْقَوْمُ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُرَى أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِيَتْ مِنْ كَثَرَةِ مَنْ يُصَلِّيَهَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ہمارا یہ معمول تھا جب مغرب کی اذان دی جاتی تھی تو ہم لوگ تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے اور دو رکعت (فرض سے پہلے نوافل کے طور پر) ادا کرتے تھے یہاں تک کہ کوئی اجنبی شخص مسجد میں داخل ہوتا تو اسے یہی محسوس ہوتا کہ شاید نماز ادا کی جا چکی ہے کیونکہ ان دو رکعت کو ادا کرنے والے کثیر تعداد میں ہوتے تھے۔

**1038** - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النَّفِيلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجِشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ إِلَى هَذَا أَيُّ صَلَاةٍ يُصَلِّي فَالتفت إليه فرآه فقال هذه صلاة كنا نصلِّيها على عهد رسول الله - صَلَّى الله عليه وسلم -

☆☆ شیخ ابوالخیر بیان کرتے ہیں: شیخ ابوتیم جیشانی اٹھ کر نماز مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرنے لگے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کی طرف توجہ کریں! یہ کون سی نماز پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر انہیں دیکھا اور بولے: یہ وہ نماز ہے جو ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ادا کیا کرتے تھے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عثمان بن محمد بن سعید نقیلی - حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”272ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب

۱۰۲۸- أخرجه النسائي (۲۸۲/۱) كتاب المواقبت: باب الرخصة في الصلوة قبل المغرب: حديث (۵۸۲): أخبرنا علي بن عثمان النفيلي بسندنا  
الاسناد: وأخرجه أحمد (۱۵۵/۱) والبزار (۳۷۸/۳) كتاب الترمذ: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۱۸۶) من طريق سعيد بن أبي  
إسوب: قال: حدثني سعيد بن أبي حبيب عن مؤمن بن عبد الله البزني عن عقبه بن عامر: به - وأخرجه أيضا البيهقي في (السنن الكبرى) (۷۷۵/۲) -

الہندیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱/۲) (۳۸۰)۔

○ سعید بن عسی بن سعید بن تلید۔ الریمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”219ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہندیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۳/۱) (۲۳۹)۔

○ بکر بن مضر بن محمد بن حکیم مصری، ابو محمد ابو عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”174ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہندیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۷/۱) (۱۲۷)۔

○ مرثد بن عبد اللہ یزنی۔ ابو الخیر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”90ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہندیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۳۶/۲) (۹۹۲)۔

### 13- باب مَا رَوَى فِي صِفَةِ الصُّبْحِ وَالشَّفَقِ وَمَا تَهَجَّبُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنْ ذَلِكَ.

باب: صبح صادق کی علامت، شفق کی علامت اور ان کی وجہ سے کون سی نماز فرض ہوتی ہے؟

1039- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَلْبٍ

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَأَمَّا الْفَجْرُ الَّذِي يَكُونُ كَذَنْبِ السَّرْحَانِ فَلَا يُحِلُّ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَرِّمُ الطَّعَامَ وَأَمَّا الَّذِي يَذْهَبُ مُسْتَبِيلًا فِي الْأَفْقِ فَإِنَّهُ يُحِلُّ الصَّلَاةَ وَيُحَرِّمُ الطَّعَامَ .

☆☆ محمد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق دو قسم کی ہوتی ہے: ایک وہ صبح صادق ہوتی ہے جو سانپ کی دم کی طرح (چوڑائی کی سمت میں) پھیلتی ہے ایسے وقت میں (فجر کی نماز) ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور سحری کرنے والے کے لیے کھانا حرام نہیں ہوتا البتہ جو (روشنی) افق میں لبائی کی سمت میں پھیلتی ہے وہ (فجر کی) نماز کو حلال کر دیتی ہے (یعنی اس وقت نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے) اور سحری کرنے والے کے لیے کھانے کو حرام کر دیتی ہے (یعنی اس وقت سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے)۔

— — — — —

۴۰۰

راویان حدیث کا تعارف:

○ حارث بن عبد الرحمن قرشی عامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”129ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب

۱۰۴۹ اضرمة الحاكم (۱۹۱/۱) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۷/۱) كتاب الصلوة باب الفجر فجران عن عبد الله بن مسعود السدوسي نسا بريد بن عمار بن بسطام اللخمي وقال الحاكم: انما هو صحيح موافقه الذهبي۔



الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۲/۱) (۴۲)۔

○ محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عامری، عامر قریش، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۸۲/۲) (۴۴۳)۔

### صبح صادق اور صبح کاذب میں فرق کی وضاحت

صبح صادق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

وَقْتُ الْفَجْرِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّادِقِ وَهُوَ الْبَيَاضُ النَّتِشِرُ فِي الْأَفْقِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِبْرَةَ بِالْكَاذِبِ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِي يَبْدُو طَوَّلًا ثُمَّ يَغُتُّهُ الظَّلَامُ فَبِالْكَاذِبِ لَا يَدْخُلُ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَلَا يَحْرُمُ الْأَكْلُ عَلَى الصَّائِمِ.

هَكَذَا فِي الْكَافِي اخْتَلَفَ الْمَشَايخُ فِي أَنَّ الْعِبْرَةَ لِأَوَّلِ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي أَوْ لِاسْتِطَارَتِهِ وَانْتِشَارِهِ كَذَا فِي الْمَحِيطِ وَالثَّانِي أَوْسَعُ وَإِلَيْهِ مَالُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ.

هَكَذَا فِي مُخْتَارِ الْفَتَاوَى وَالْأَحْوَاتِ هِيَ الصُّومُ وَالْعِشَاءُ اعْتِبَارُ الْأَوَّلِ دَفَى الْفَجْرِ اعْتِبَارُ الثَّانِي.

كَذَا فِي شَرْحِ النَّقَايَةِ لِلشَّيْخِ أَبِي الْمَكَارِمِ ۛ

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اس سے مراد وہ سفیدی ہے جو افق میں چوڑائی کی سمت میں پھیلتی ہے اور یہ وقت سورج نکلنے تک برقرار رہتا ہے اس بارے میں صبح کاذب کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اس سے مراد وہ سفیدی ہوتی ہے جو لمبائی کی سمت میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کے بعد پھر تاریکی آ جاتی ہے تو صبح کاذب کے وقت فجر کی نماز کا وقت شروع نہیں ہو گا اور نہ ہی روزہ رکھنے والے کے لیے کھانا حرام ہوگا۔ ”الکافی“ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

مشارح نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے دوسری صبح (یعنی صبح صادق) کے آغاز کا اعتبار کیا جائے گا یا اس کے پھیل جانے اور منتشر ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔ ”المحیط“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے۔

”مختار الفتاویٰ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے دوسرے قول میں زیادہ گنجائش پائی جاتی ہے اور اکثر اہل علم اسی کی طرف مائل ہیں۔ شیخ ابومکارم نے ”شرح نقایہ“ میں یہ بات تحریر کی ہے: زیادہ احتیاط اس میں ہے روزہ رکھنے اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے حوالے سے پہلے قول کا اعتبار کیا جائے اور فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے کے حوالے سے دوسرے قول کا اعتبار کیا جائے۔

### 14- باب فِي صِفَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ.

باب: مغرب اور صبح کا تذکرہ

1040- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَادَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ ثَوْرٍ

لِ الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَةِ كِتَابُ الصَّلَاةِ الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي التَّوَاتُؤَاتِ

بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَا الشَّفَقُ شَفَقَانِ الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضُ فَإِذَا غَابَتِ الْحُمْرَةُ حَلَّتِ الصَّلَاةُ وَالْفَجْرُ فَجُرَّانِ الْمُسْتَطِيلُ وَالْمُعْتَرِضُ فَإِذَا انْصَدَعَ الْمُعْتَرِضُ حَلَّتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: شفق دو طرح کی ہوتی ہے سرخی والی اور سفیدی والی جب سرخی والی شفق ڈوب جاتی ہے تو اس وقت نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور اسی طرح صبح صادق دو طرح کی ہوتی ہے ایک لبائی والی اور ایک چوڑائی والی جب چوڑائی ختم ہو جاتی ہے تو اس وقت نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حمزہ بن واقد حضرمی، ابو عبد الرحمن دمشقی قاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”183ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۴۶/۲) (۴۹)۔

1041 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّورِيِّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ مَوْلَى طَلْحَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفق سرخی کو کہتے ہیں۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یعقوب بن محمد بن عیسیٰ بن عبد الملک بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف، ابو یوسف زہری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”213ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۶۹/۱۳) (۷۶۳)۔

○ محمد بن ابراہیم بن دینار مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”182ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۰/۲) (۵)۔

○ محمد بن عبد الرحمن بن لہیہ - (اور ایک قول کے مطابق:) ابن ابولہیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“

۱۰۰۔ امرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲۷۲/۱) کتاب الصلوة: باب دخول وقت المساء بطریقہ الشافعی من طریق دارقطنی بہ۔  
فلس: ولقد ائنا منقطعاً مکحول الناصی لم یجدک عبادۃ بن الصامت وللا شداد بن اوس۔ وعظما (جامع التمهیل) (ص ۲۸۵)۔

از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۷۰) (۶۱۲۰)۔

1042- قَرَأْتُ فِي أَصْلِ كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَابِرِ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّبَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ فَإِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَجَبَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شفق سے مراد سرخی ہے جب شفق غروب ہو جائے تو نماز فرض ہو جاتی ہے (یعنی اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے)۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ الامام حافظ الناقد ابوبکر احمد بن عمرو بن جابر الطحان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”333ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۵/۳۶۱) (۲۶۰)۔

○ علی بن عبدالصمد، ابوحسن طرابلسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”288ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۸/۱۲) (۶۳۹۳)۔

○ ہارون بن احمد، ابوالقاسم وردانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵/۱۳) (۷۳۵۸)۔

○ عتیق بن یعقوب مدنی زبیری ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۷/۴۶۱) (۲۶۱)۔



### شفق کے مفہوم میں اہل علم کا اختلاف

شفق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مِنْهُ إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ وَهُوَ الْحُمْرَةُ عِنْدَهُمَا وَبِهِ يُفْتَى .

هَكَذَا فِي شَرْحِ الْوَقَايَةِ وَعِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ الشَّفَقُ هُوَ الْبَيَاضُ الَّذِي يَلِي الْحُمْرَةَ .

هَكَذَا فِي الْقُدُورِيِّ وَقَوْلُهُمَا أَوْسَعُ لِلنَّاسِ وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَحْوَطٌ ؛ لِأَنَّ الْأَصْلَ فِي بَابِ الصَّلَاةِ أَنْ لَا يَثْبُتَ فِيهَا رُكْنٌ وَلَا شَرْطٌ إِلَّا بِمَا فِيهِ يَقِينٌ .

كَذَا فِي النَّهَائِيَةِ نَاقِلًا عَنِ الْأَسْرَارِ وَمَبْسُوطِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ .



مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے یہ بات شرح نقایہ میں تحریر ہے۔ قدوری میں یہ بات تحریر ہے: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے مراد سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ صاحبین کا قول لوگوں کے لیے زیادہ گنجائش رکھتا ہے جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول زیادہ احتیاط پر مبنی ہے کیونکہ نماز کے باب میں اصل حکم یہ ہے اس حوالے سے کوئی رکن اور کوئی بھی شرط اس وقت ثابت ہوتے ہیں جب یقینی علم ہو یہ بات ”النبایہ“ نامی کتاب میں ”الاصرار“ اور شیخ الاسلام کی ”مبسوط“ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

1043- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْعُمَيْرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شفق سے مراد سرخی ہے۔

## 15- باب فِي صِفَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

### باب: عشاء کی نماز کا تذکرہ

1044- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي

بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي بِهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لثَالِثَةً.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس نماز یعنی عشاء کی نماز کے بارے میں سب سے زیادہ علم

رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس وقت ادا کرتے تھے جب تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الاعلی بن حماد بن نصر باہلی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

۱۰۴۲- قال البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۲/۱): وروى عن عتيق بن يعقوب عن مالك عن نافع مرفوعاً والصحيح موقوفاً- ثم أخرجه من طريق علي بن عبد الحميد بهذا الإسناد-

۱۰۴۳- أخرجه عبد الرزاق (۵۵۹/۱) رقم (۲۱۲۲) عن عبد الله بن نافع عن أبيه عن ابن عمر ومن طريق عبد الرزاق أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۲/۱) كتاب الصلوة باب دخول وقت العشاء بغيرية السقي- وأخرجه (۲۷۲/۱) من طريق عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر-

۱۰۴۴- أخرجه أبو داود (۱۱۴/۱) كتاب الصلوة باب في وقت العشاء الآخرة حديث (۱۱۹) والترمذي (۲۰۶/۱) كتاب الصلوة باب ما جاء في وقت صلاة العشاء الآخرة حديث (۱۶۵-۱۶۶) والنسائي (۳۶۱/۱) كتاب الموقبات باب السقي- وأحمد (۲۷۶/۱) والدارمي (۲۷۵/۱) والحاكم (۱۹۱/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۸/۱) كلهم من طريق أبي عوانة بهذا الإسناد- قال الترمذي: روى هذا الحديث فضيل بن عبيد عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير ولم يذكر فيه (الضميم عن بشير بن ثابت) - وحديث أبي عوانة أصح عندنا لأن يزيد بن هارون روى عن ثعبة عن أبي بشر نحو رواية أبي عوانة - ۵۱- وصححه أيضًا الحاكم وابن حبان-

”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”237ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العبدیہ“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۶۴/۱) (۷۸۰)۔

○ بشیر بن ثابت انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: خلاصۃ الخرزجی ت (۷۹۶)۔

1045- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ يَأْتِيهِ عَنْ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةٌ ثَالِثَةٌ أَوْ رَابِعَةٌ شَكَّ شُعْبَةُ. وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ وَرَقِيبٌ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ النُّعْمَانِ وَقَالُوا لَيْلَةٌ ثَالِثَةٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا أَبَشِيرًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (راوی کو شک ہے) تیسری رات کا چاند یا چوتھی رات کا چاند (ڈوب جاتا تھا)۔ بعض دیگر راویوں نے بھی اسے حضرت نعمان بن شیبہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں ”تیسری رات کا چاند“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

## 16- باب الاجتهاد في القبلة وجواز التحري في ذلك.

باب: قبلہ (کی سمت معلوم کرنے کے لیے) اجتہاد کرنا

اور اس بارے میں اندازہ لگانے کا جائز ہونا

1046- حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ الْخَلَّالُ يَعْقُوبُ بْنُ يُوْسُفَ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ - عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق اور مغرب کی درمیانی جگہ قبلہ ہے۔

— — — — —

۱۰۴۵- أخرجه احمد (۲۷۲/۴) والحاكم (۱۹۴/۱) من طريق يزيد بن هارون بسندنا الاصل - وأخرجه احمد (۲۷۰/۴) وابن أبي شيبة (۲۳۰/۱) والطحاوي (۷۹۷) والحاكم (۱۹۴/۱) من طريق قسيم عن أبي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان وصححه الحاكم ووافقه الذهبي - وأخرجه النعماني (۲۶۴/۱) كتاب المواقيت: باب النفوس: من طريق رقية بن مصقلة عن أبي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان به -

۱۰۴۶- أخرجه الحاكم (۲۰۵/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۹/۲) كتاب الصلوة: باب من طلب باجتهاده حربة الكعبة من طريق أبي يوسف الحلال يعقوب بن يوسف بسندنا الاصل - وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين: فان نعيم بن أيوب ثقة وقد اسدد - ورواه محمد بن عبد الرحمن بن مجبر وثقة عن نافع عن ابن عمر مسندا - وقال البيهقي: تفرد به يعقوب بن يوسف الحلال -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن سالم انصاری، مولیٰ نعمان بن بشیر وکاتبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۳۹) (۱۱۵)۔

1047- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكَرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق اور مغرب کی درمیانی جگہ قبلہ ہے۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ جابر بن کردی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”255ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۲۳) (۱۳)۔

○ محمد بن عبدالرحمن بن مجمر - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: البحر والتعديل (۷/۳۲۰) (۱۷۳۰)۔

1048- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعُرْزَمِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَرِيَّةً كُنْتُ فِيهَا فَأَصَابَتْنا ظُلْمَةٌ فَلَمْ نَعْرِفِ الْقِبْلَةَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَّا قَدْ عَرَفْنَا الْقِبْلَةَ هِيَ هَاهُنَا قَبْلَ الشَّمَالِ فَصَلُّوا وَخَطُّوا خَطًّا وَقَالَ بَعْضُنَا الْقِبْلَةُ هَاهُنَا

۱۰۴۷- أخرجه الحاكم (۱/۲۰۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۹) من طريق يزيد بن هارون بهذا الإسناد وصححه الحاكم - وقال البيهقي: تفرد به ابن المبرور -

۱۰۴۸- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۱-۱۲) كتاب الصلوة باب استيعان الخطا بعد الاستسار من طريق محمد بن العمار التميمي حدثني أحمد بن عبد الله بن الحسن العنبري بهذا الإسناد - وقال البيهقي: وكذلك رواه الحسن بن علي بن شبيب المعمر بن محمد بن محمد بن سليمان الباغندي عن أحمد بن عبد الله - ولم نعلم لهذا الحديث إسناداً قوياً صحيحاً والطريق التي عبد الملك العزمي عبر واصلها فيه من الوجادة وغيرها - و زاد ابن القطان اعلان الحديث بجمول حال أحمد بن عبد الله وما من به والده من المذهب وقد روى عليه العافظ ابن حجر في (اللسان) (۱/۲۱۸-۲۱۹) ونفي اعلان الحديث بتلك العلل التي ادعاها ابن القطان - وللمحدث أحمد بن العمد بن الفمري كلام حسن في تصحيحه لهذا الإسناد والكلام على الوجادة التي اعل بها البيهقي الإسناد - وينظر كتابه القيم: (الهداية في تخریج احاديث الهداية) (۲/۲۸۷-۲۸۸) -



لَ الْجَنُوبِ وَخَطُّوا خَطًّا فَلَمَّا أَصْبَحُوا وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ أَصْبَحَتْ تِلْكَ الْخُطُوطُ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَفَلْنَا مِنْ  
فِرْنَا سَأَلْنَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ذَلِكَ فَسَكَتَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ  
نَمَا تُولُوا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ) أَى حَيْثُ كُنْتُمْ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعُرْزَمِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي التَّطَوُّعِ خَاصَّةً حَيْثُ  
جَهَ بِكَ يَغِيرُكَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی میں بھی اس میں موجود تھا۔  
مرتبہ انتہائی تاریکی کے اندر ہمیں قبلہ کی سمت کا اندازہ نہیں ہو سکا تو ہم میں سے کئی لوگوں نے یہ کہا کہ ہمیں قبلہ کا اندازہ  
کیا ہے وہ اُس طرف ہے انہوں نے شمال کی طرف اشارہ کیا انہوں نے اس طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی اور یادداشت  
ے طور پر ادھر ایک لکیر لگا دی بعض لوگوں نے کہا کہ قبلہ اس سمت ہے انہوں نے جنوب والی سمت کی طرف اشارہ کیا تھا  
وں نے اس طرف ایک لکیر لگا دی جب صبح ہوئی اور سورج نکلا تو وہ دونوں لکیریں قبلہ کی سمت میں نہیں تھیں جب ہم اپنے  
رے واپس آئے اور ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا نبی اکرم ﷺ خاموش رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ  
یت نازل کی:

”مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں تم جس طرف بھی رخ کرو گے تو اسی طرف اللہ تعالیٰ کی ذات  
موجود ہوگی۔“

(اس سے مراد یہ ہے: یعنی تم جہاں کہیں بھی ہو گے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت بطور خاص نفل نماز کے بارے میں نازل ہوئی تھی یعنی تمہاری سواری کا  
رخ جس طرف بھی ہو گا تم اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہو۔

— — — — —

### اویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبید اللہ غنیری۔ ابن حبان نے ان کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے۔ (۳۱/۸)۔

○ عبید اللہ بن حسین بن حصین بن ابوالحر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات  
کے لئے ملاحظہ ہو۔ ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۳۱/۱) (۱۴۳۴)۔

— — — — —

### سمت قبلہ معلوم کرنے کے لئے تحریر کا حکم

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے تحریر کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

يجب التحرى والاجتهاد فى القبلة اى بذل المجهود لنيل المقصود بالدلائل على من كان  
عاجزًا عن معرفة القبلة، واشتبهت عليه جهتها، ولم يجد احداً ثقة يعبره بها عن علم اى

یقین و مشاہدہ لعینہا، فمن وجده اتبعه؛ لان خبره اقوى من الاجتهاد.

والدلیل علی وجوب التحری: ما روى عامر بن ربيعة انه قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة مظلمة، فلم ندر اين القبلة، فصلى كل رجل منا على حياله، فلما اصبحتنا ذكرنا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فنزلت (فاينما تولوا فثم وجه الله) (البقرة 115/2). ومن لم يجد ثقة يقلده اعتمد على الدلائل كالشفق والشمس والقطب وغيره من الكواكب، والرياح الشرقي او الغربي او الجنوبي، وغيرها كثير، واضعفها الرياح واقواها نجم القطب في الليل.

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے اندازہ لگانا اور تحری کرنا واجب ہے، یعنی کہ جس شخص کو اس بات کا علم نہ ہو کہ قبلہ کی سمت کون سی ہے اور اسے قبلہ کی جہت کے بارے میں شبہ ہو اور وہاں کوئی ایسا قابل اعتماد شخص بھی موجود نہ ہو جو اسے قبلہ کی سمت کے بارے میں صحیح طور پر بتا سکے جو اپنے یقینی علم یا مشاہدہ کی بنیاد پر قبلہ کی سمت کے بارے میں آگاہ کر سکے تو ایسے شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ دلائل کے ذریعے قبلہ کی جہت معلوم کرنے پر قادر ہو جائے اگر کوئی قابل اعتماد آدمی اسے بتا دیتا ہے تو وہ شخص اس شخص کے بتائے پر عمل کر لے گا اپنے غور و فکر کے مقابلے میں کسی شخص کی دی ہوئی اطلاع پر عمل کرنا زیادہ قوی ہے۔

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے غور و فکر کے لازم ہونے کی دلیل عامر بن ربيعة کی نقل کردہ روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انتہائی سخت رات میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا: قبلہ کس سمت میں ہے ہم میں سے ہر شخص نے اپنی تحقیق کے مطابق ایک طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی صبح جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اس بارے میں قرآن کا یہ حکم نازل ہوا:

”تم لوگ جس طرف بھی رخ کر دو گے اللہ تعالیٰ کی ذات اُسی طرف ہوگی۔“

اگر کسی کو کوئی ایسا شخص نہ مل سکے جس کے بیان پر وہ قبلہ کی سمت کے بارے میں اعتماد کر سکے تو وہ اپنے دلائل پر اعتماد کرے گا جیسے صبح صادق، شفق، سورج، قطبی ستارے وغیرہ کو دیکھ کر یا مشرق، مغرب اور جنوب کی جانب سے آنے والی ہواؤں سے اندازہ لگا کے (وہ نماز ادا کرے گا) البتہ ہوا کے ذریعے اندازہ لگانا خاصا کمزور ہے اور اس کے مقابلے میں رات کے وقت قطبی ستارے کے ذریعے اندازہ لگانا زیادہ قوی ہے۔

1049 - قُرِءَ عَلٰی اَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ

لِ الْفَقْهُ الْاِسْلَامِيَّ وَادْلَتَهُ الْبَابُ الثَّانِي: الصَّلَاةُ شُرُوطُ صَحَّةِ الصَّلَاةِ: الشَّرْطُ الْخَامِسُ - اِسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ:

۱۰۵۹ اخبره العاكم (۲۰۶/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰/۲) كتاب الصلوة: باب الاختلاف في القبلة عند التحري من طريق داود بن عمرو بهذا الاسناد واخرجه البيهقي (۱۰/۲) من طريق الدارقطني به - وقال العاكم: برواه معني يوم كسرم غير مصدق به سالم فاني له اعرفه بعدالة ولا جرح -

لَهُ وَسَلَّمَ) فِي مَسِيرٍ أَوْ سَفَرٍ فَأَصَابَنَا غَيْمٌ فَتَحَيَّرْنَا فَأَخْتَلَفْنَا فِي الْقِبْلَةِ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِدَةٍ وَجَعَلَ لَدُنَّا يَخُطُّ بَيْنَ يَدَيْهِ لِنَعْلَمَ أَمِ كُنَّا فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِالْإِعَادَةِ وَقَالَ قَدْ نَزَّاتِ صَلَاتُكُمْ . كَذَا قَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ . وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رُزِمِي عَنْ عَطَاءٍ وَهُمَا ضَعِيفَان .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے اسی دوران بادل آگیا، ہم بہت پریشان ہوئے قبلہ کے بارے میں ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا، ہم میں سے ہر شخص نے اپنی پسندیدہ سمت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی اور کچھ لوگوں نے اپنے سامنے نشان بھی لگا لیا، تاکہ ہمیں اپنی جگہ کے بارے میں یاد ہے بعد میں ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ہمیں اس نماز کو دہرانے کا حکم نہیں دیا، آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: تمہاری نماز درست ہوئی ہے۔

محمد بن سالم نامی راوی کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے جبکہ بعض دیگر راویوں نے اسے دوسری سند سے نقل کیا ہے یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔



### اویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ویس طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”228ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب جہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۲۳۳/۱) (۳۰)۔

○ محمد بن سالم ہمدانی۔ بالسکون۔ ابوسہل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۵۹۳۵)۔

1050- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَخْمَسِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ . وَحَدَّثَنَا أَشْعَثُ السَّمَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي السَّفَرِ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَذَرِ كَيْفَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِيَالِهِ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ

۱۰۵۰- أخرجه الترمذي (۱۷۶/۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الرجل يصلي لغير القبلة: حديث (۲۶۵) وابن ماجة (۱۲۶/۱) كتاب الصلوة: باب من يصلي لغير القبلة وهو لا يعلم: حديث (۱۰۲۰) وعبد بن حميد (۱) المنتخب من المسند (ص ۱۳۰) رقم (۱۲۶) والطبري في (تفسيره) (۵۲۶/۲) والمقبلي في (الفضاء) (۲۶/۱) كسرهم من طريقه اشعث السمان برواه الامامان - وقال الترمذي: ليس اسناد هذا من سمرقہ الا من حديث اشعث السمان - واتبعه ابن سيرين ابو الربيع السمان يصفى في الحديث - وقال المقبلي: ليس بروى من وجه بنسب منه - وقال الشيخ احمد ناكر في (امليقه على الطبري) (۵۲۶/۲): حديث ضعيف -



لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَزَلَّتْ (فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فَنَّمَّ وَجْهَ اللَّهِ)

☆☆ عبد اللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم نے اس سفر کے دوران ایک انتہائی تاریک رات میں نماز ادا کی، ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا کہ قبلہ کس سمت میں ہے، ہم میں سے ہر شخص نے جدھر اس کا رخ تھا، اُدھر منہ کر کے نماز ادا کر لی، اگلے دن ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو اس بار میں یہ آیت نازل ہوئی:

”تو تم جہاں بھی ہو، وہیں اللہ کی ذات موجود ہوگی۔“

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سمرۃ الحمسی - ابو جعفر السراج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۵) (۳۸)۔

○ اشعث بن سعید بصری، ابوربیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھ طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۷۹) (۵۹۸)۔

○ عاصم بن عبید اللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب عدوی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”132ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۸۴) (۱۵)۔

○ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عنزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”80ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۸۷) (۴۱)۔

○ عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک عنزی - یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۸۷) (۴۱)۔

— — — — —

1051 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى وَعَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّبِيعِ السَّامِيُّ بِهَذَا وَقَدْ فَجَعَلَ كُلُّ رَجُلٍ مَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ أَحْجَارًا يُصَلِّي إِلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا نَحْنُ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ہم میں سے ہر شخص نے اپنے سامنے کی سمت موجود پتھروں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی جب صبح ہوئی تو ہمارا رخ قبلہ کی طرف نہیں تھا، ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

1052- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ

بِهَذَا مِثْلَ قَوْلِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## 17- باب فِي ذِكْرِ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامَةِ وَأَحْقَقِهِمَا.

باب: اذان اور امامت کا حکم دینا، ان دونوں کا زیادہ حق دار کون ہوگا؟

1053- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَحِيمًا رَقِيقًا فَظَنَّا أَنَّا قَدْ اشْتَقْنَا إِلَى أَهْلِنَا وَسَأَلْنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَبَرِّوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي وَإِذَا خَضَعْتَ الصَّلَاةَ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمِكُمْ أَكْبَرُكُمْ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم جوان لوگ تھے ہماری عمریں ایک دوسرے کے قریب قریب تھیں، ہم آپ ﷺ کی خدمت میں بیس دن ٹھہرے رہے نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم طبیعت کے مالک تھے آپ ﷺ کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اب ہمارے لیے اپنے گھر سے دور رہنا مشکل ہو رہا ہے آپ ﷺ نے ہم سے اس بارے میں دریافت کیا: ہم اپنے گھر میں کیا چھوڑ کر آئے ہیں؟ ہم نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اب اپنے گھر واپس چلے جاؤ اور وہیں قیام کرو، ان لوگوں کو تعلیم دو، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اسی طرح نماز ادا کرتے رہنا، جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تم میں جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔

— — — — —

۱۰۵۲- أخرجه أبو داود الطيالسي (۱۱۵۵): ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱/۲) كتاب الصلوة: باب استئذان العظام والجنود عن أشعث بن عبيد وعمر بن قيس عن عاصم بن عبيد الله به-

۱۰۵۳- أخرجه البخاري (۵۰/۱۲) كتاب الأدب: باب رحمة الناس والبرهان: حديث (۶۰۸) وفي (الأدب المفرد) رقم (۲۱۲) ومسلم (۱۸۷/۲) كتاب المساجد: باب من أوى بالامامة: حديث (۶۷۴/۲۹۲) وأبو داود (۱۱/۱) كتاب الصلوة: باب من أوى بالامامة: حديث (۵۸۹) والنسائي (۹/۲) كتاب الأذان: باب اجتزاء المراء بالاذان غيره في السفر: واحد (۱۴۶/۲) وابن حريصة (۲۹۸) وابن حبان (۱۶۵۸) والطبراني في (الكبير) (۱۹/رقم ۶۴۰-۶۴۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷/۲) و(۱۳۰۰۵۴/۲) كلهم من طريق إسماعيل بن إبراهيم بن سنان -

## امامت کا زیادہ حقدار کون ہوگا؟

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمن یزیدی تحریر کرتے ہیں:

(الحنفية قالوا: الاحق بالامامة الاعلم باحكام الصلاة صحة وفسادا بشرط ان يجتنب الفواحش الظاهرة ثم الاحسن تلاوة وتجويدا للقراءة ثم الاورع ثم الاقدم اسلاما ثم الاكبر سنا ان كانا مسلمين اصليين ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجها ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا فان استووا في ذلك كله اقرع بينهم ان تزاحموا على الامامة والا قدموا من شأؤوا فان اختلفوا ولم يرضوا بالقرعة قدم من اختاره اكثرهم فان اختار اكثرهم غير الاحق بها اسأؤوا بدون اثم وهذا كله اذا لم يكن بين القوم سلطان او صاحب منزل اجتمعوا فيه او صاحب وظيفة والا قدم السلطان ثم صاحب البيت مطلقا ومثله الامام الراتب في المسجد واذا وجد في البيت مالكة ومستاجر فلاحق بها المستاجر

الشافعية قالوا: يقدم ندبا في الامامة الوالي بمحل ولايته ثم الامام الراتب ثم الساكن بحق ان كان اهلا لها فان لم يكن فيهم من ذكر قدم الافقه فالاقرا: فالازهد فالاورع فالاقدم هجرة. فالاسن في الاسلام فالافضل نسبا فالاحسن سيرة فالانظف ثوبا وبدنا وصنعة فالاحسن صوتا فالاحسن صورة فالتزوج فان تساودا في كل ما ذكر اقرع بينهم ويجوز للاحق بالامامة ان يقدم غيره لها ما لم يكن تقدمه بالصفة كالافقه فليس له ذلك

المالكية قالوا: اذا اجتمع جماعة كل واحد منهم صالح للامامة يندب تقديم السلطان او نائبه ولو كان غيرهما افقه وافضل ثم الامام الراتب في المسجد ورب المنزل ويقدم المستاجر له على البالك. فان كان رب المنزل امرأة كانت هي صاحبة الحق ويجب عليها ان تنيب عنها لان امامتها لا تصح ثم الاعلم باحكام الصلاة ثم الاعلم بفن الحديث رواية وحفظا ثم العدل على مجهول الحال ثم الاعلم بالقراءة ثم الزائد في العبادة ثم الاقدم اسلاما ثم الارقي نسبا ثم الاحسن في الخلق ثم الاحسن لباسا وهو لابس الجديد البياح فان يتساوى اهل رتبة قدم اورعهم وحررهم على عبدتهم فان استووا في كل شيء اقرع بينهم الا اذا رضوا بتقديم احدهم فاذا كان تزاحمهم بقصد العلو والكر سقط حقهم جميعا

الحنابلة قالوا: الاحق بالامامة الافقه الاجود قراءة ثم الفقيه الاجود قراءة ثم الاجود قراءة فقط وان لم يكن فقيها اذا كان يعلم احكام الصلاة ثم الحافظ لها يجب للصلاة الافقه ثم الحافظ لها يجب لها الفقيه ثم الحافظ لها يجب العالم فقد صلاته ثم قارئ لا يعلم فقه صلاته فان استووا في عدم القراءة قدم الاعلم باحكام الصلاة فان استووا في القراءة والافقه قدم



اکبرهم سنا ثم الاشرف نسبا فالاقدم هجرة بنفسه والسابق بالاسلام كالسابق بالهجرة ثم الاتقى ثم الاورع فان استووا فيها تقدم اقرع بينهم واحق الناس بالامامة في البيت صاحبه ان كان صالحا للامامة وفي المسجد الامام الراتب ولو عبدا فيها وهذا اذا لم يحضر البيت او المسجد ذو سلطان والافهو الاحق )

تكره امامة الفاسق الا اذا كان اماما لمثله باتفاق الحنفية والشافعية اما الحنابلة والمالكية فانظر مذهبيهما تحت الخط (الحنابلة قالوا : امامة الفاسق ولو لمثله غير صحيحة الا في صلاة الجمعة والعيد اذا تعذرت صلاتها خلف غيره فتجوز امامته للضرورة

المالكية قالوا : امامة الفاسق مكروهة ولو لمثله )  
احناف اس بات کے قائل ہیں : امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا جو نماز کے درست ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں مسائل سے زیادہ آگاہ ہو اور جو شخص گناہوں کے کھلے عام ارتکاب سے بچتا ہو۔

اس کے بعد امامت کا زیادہ حق دار وہ ہوگا جو قرآن مجید کی تلاوت تجوید کے قواعد و ضوابط کے مطابق کر سکتا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جو پہلے اسلام لایا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کی عمر زیادہ ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کی جسمانی ساخت بہتر ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جو ولی مرشدی ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کا خاندان دوسروں سے ممتاز ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کا لباس دوسروں سے زیادہ صاف ہو۔

اگر کچھ لوگ ان تمام امور کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں اور امامت کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہو جائے تو اس حوالے سے قرعہ اندازی کی جائے گی ورنہ وہ لوگ اپنے میں سے جس شخص کو اپنی امامت کے لیے آگے کر دیں گے۔

اگر لوگ قرعہ اندازی کے لیے تیار نہیں ہوتے ہیں تو جس شخص کے حق میں زیادہ لوگ راضی ہوں اسے امام مقرر کر دیا جائے گا۔

بعض اوقات اگر اکثریت کسی ایسے شخص کو امام منتخب کر لے جو مستحق نہ ہو تو انہوں نے غلط کام کا ارتکاب کیا لیکن اسے گناہ قرار نہیں دیا جائے گا۔ لیکن یہ تمام احکام اس صورت میں ہیں جب کسی علاقہ کا بادشاہ یا اس جگہ کا مالک یا باقاعدہ طور پر وظیفہ لینے والا امام موجود نہ ہو ورنہ امامت کا سب سے زیادہ حق دار حاکم وقت ہوتا ہے۔

گھر میں امامت کا زیادہ حق دار گھر کا مالک ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی مسجد میں وظیفہ کے ساتھ مقرر شدہ امام موجود ہو تو وہ امامت کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

اگر کسی گھر کے اندر گھر کا اصل مالک اور وہاں کرایہ دار کے طور پر رہنے والا شخص موجود ہوں تو جو شخص کرایہ دار کے طور پر رہ رہا ہے وہ شخص امامت کا زیادہ حق دار ہوگا (چونکہ گھر میں مقیم وہی شخص ہے)۔

فقہاء شوافع یہ کہتے ہیں: جو شخص اپنے علاقہ کا حکمران ہو زیادہ مستحب یہ ہے اسے ہی امامت کے لیے مقرر کیا جائے اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جسے کسی مسجد میں امامت کے لیے مقرر کیا گیا ہو اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جسے وہاں رہنے کا جائز حق حاصل ہو لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ شخص امامت کا اہل بھی ہو اگر ان تینوں اقسام کے افراد میں سے کوئی بھی فرد موجود نہ ہو تو علم دین میں زیادہ مہارت رکھنے والے شخص کو مقدم قرار دیا جائے گا اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو شخص قرآن کی بہتر تلاوت کر سکتا ہو اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو (نفل طور پر) زیادہ عبادت گزار ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے ہجرت پہلے کی ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو پہلے مسلمان ہوا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو دین داری کے اعتبار سے فضیلت رکھتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا اخلاق بہتر ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا لباس جسم اور پیشہ زیادہ صاف ستھرا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کی آواز زیادہ خوبصورت ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کی شکل و صورت زیادہ خوبصورت ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو شادی شدہ ہو۔

اگر کچھ لوگ ان تمام حوالوں سے یکساں حیثیت کے مالک ہوں تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کر کے کسی ایک کو امام مقرر کر دیا جائے گا۔ جس شخص کو امامت کا زیادہ حقدار سمجھا گیا ہو اور وہ امامت کے لیے کسی اور شخص کو آگے کر دیتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہوگا لیکن یہ اس وقت ہوگا جب اسے کسی خاص صفت یعنی علم دین میں مہارت وغیرہ کی وجہ سے مقدم نہ سمجھا گیا ہو اگر ایسی صورت ہوگی تو ایسا کرنا درست نہیں ہوگا۔

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر کسی جگہ پر کچھ ایسے افراد اکٹھے ہو جائیں جن میں ہر ایک امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو حاکم وقت یا اس کے نائب کو مقدم کرنا مستحب ہوگا اگرچہ علم و فضل کے اعتبار سے ان سے برتر حیثیت کا مالک کوئی شخص بھی وہاں موجود ہو۔

اس کے بعد مرتبہ اس شخص کا ہوگا جسے باقاعدہ طور پر اس مسجد کے لیے امام مقرر کیا گیا ہو۔ اسی طرح اگر گھر میں نماز ادا کی جا رہی ہو تو گھر کا مالک امامت کرنے کا زیادہ حق دار ہوگا البتہ اگر کوئی شخص کسی گھر میں کرایہ دار کے طور پر رہ رہا ہو تو مالک مکان کے مقابلے میں وہ زیادہ حقدار ہوگا البتہ اگر گھر میں باجماعت نماز ادا کرنے کی صورت میں وہ گھر کی عورت کی

ت ہو تو امامت کا حق اس عورت کے لیے مخصوص ہوگا، لیکن چونکہ عورت امامت نہیں کرکتی اس لیے وہ جسے امام مقرر کرے وہی امامت کا زیادہ حق دار ہوگا۔

اس کے بعد امامت کا زیادہ حق اس شخص کو حاصل ہوگا جو نماز کے مسائل کے بارے میں زیادہ جانتا ہو۔ پھر اس کے اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو علم حدیث میں روایت اور حفظ کے حوالے سے زیادہ مہارت رکھتا ہو پھر اس کے بعد زیادہ نیک اور بزرگوار شخص کا مرتبہ ہوگا۔

پھر اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کو علم قرأت سے زیادہ اچھی طرح سے واقفیت حاصل ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو (نقلی طور پر) زیادہ عبادت گزار ہو پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے پہلے اسلام لے لیا ہو پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو نسب کے لحاظ سے فضیلت رکھتا ہو۔

پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا اخلاق دوسروں سے زیادہ اچھا ہو۔ پھر وہ شخص ہوگا جس کا لباس دوسروں سے بہتر ہوگا۔ اور وہ شخص جس نے نیا اور مبہم لباس پہنا ہوا ہو۔

اگر ان تمام حوالوں سے سب لوگ برابر ہوں تو جو شخص زیادہ پرہیزگار ہوگا اسے مقدم کیا جائے گا اسی طرح آزاد کو غلام ترجیح دی جائے گی، لیکن اگر سب لوگوں اس حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی۔

البتہ اگر سب لوگ ایک شخص کی امامت پر راضی ہو جاتے ہیں تو اسی کو امام مقرر کیا جائے گا۔ لیکن اگر لوگوں کے درمیان یہ اختلاف تکبر اور باہمی چپقلش کی وجہ سے ہوتا ہے تو ان سب لوگوں کا امامت کا حق ختم ہو جائے گا۔

فقہاء اس بات کے قائل ہیں امامت کرنے کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا جو علم فقہیہ کا (یعنی علم دین کا) زیادہ ہر ہو قرآن کی قرأت زیادہ اچھے طریقے سے کر سکتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کو حق حاصل ہوگا جو علم دین اور علم قرأت کے حوالے سے بہتر واقفیت رکھتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو زیادہ اچھے طریقے سے قرأت کر سکتا ہو اگرچہ وہ فقہیہ نہ ہو۔ لیکن اسے نماز کے مسائل سے واقف ہونا چاہیے۔ اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوگا جسے قرآن کی اتنی آیات یاد ہوں جتنی آیات کا علم کسی فقہی کے لیے ضروری ہوتا ہے اس کے بعد حافظ شخص کا مرتبہ ہوگا جو نماز کے بنیادی مسائل سے آگاہ ہو اس کے بعد قاری کا مرتبہ ہوگا جو مسائل فقہ سے واقف نہ ہو اگر کچھ لوگ علم قرأت سے ناواقف ہونے کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو اس شخص کو فوقیت حاصل ہوگی جسے نماز کے مسائل کے بارے میں زیادہ علم ہو اگر قرأت اور علم فقہ کے حوالے سے لوگ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو اس شخص کو مقدم رکھا جائے گا جس کی عمر زیادہ ہو۔ اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوگا جو سب کے اعتبار سے بہتر سمجھا جاتا ہو اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے خود پہلے ہجرت کی ہو اسی طرح جو شخص پسے



مسلمان ہوا، اُس کی حیثیت پہلے ہجرت کرنے والے کی مانند ہوگی۔ اُس کے بعد زیادہ پرہیزگار شخص کا مرتبہ ہوگا، اُس کے زیادہ عبادت گزار شخص کا مرتبہ ہوگا اگر کچھ لوگ ان تمام حوالوں سے برابر ہوتے ہیں، اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی۔

اگر کسی گھر میں باجماعت نماز ادا کی جانے لگے تو گھر کا مالک امامت کا زیادہ حقدار ہوگا، لیکن اس کے لیے یہ بات ہے اُس میں امامت کی صلاحیت ہونی چاہیے۔

اگر مسجد میں نماز ادا کی جا رہی ہے تو مسجد کا مقرر شدہ امام امامت کرنے کا زیادہ حق دار ہوگا، اگرچہ امام یا مہتمم میں کوئی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

یہ تمام مسائل اُس صورت میں ہیں جب گھر یا مسجد میں اختیار رکھنے والا شخص موجود نہ ہو، اگر وہ موجود ہوگا تو اسی اختیار رکھنے والے شخص کو زیادہ حق حاصل ہوگا۔

فقہاء اس بات کے قائل ہیں: فاسق کی امامت درست نہیں ہے، خواہ وہ اپنے ہی جیسے دیگر فاسق لوگوں کو نماز پڑھا کر البتہ جمعہ اور عید کی نماز میں ایسا کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی صرف اُس وقت جب اُس فاسق امام کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جو ان لوگوں کی امامت کر سکتا ہو یعنی مجبوری کے عالم میں ایسا کیا جاسکتا ہے۔

فقہاء مالکیہ نے یہ بات بیان کی ہے: فاسق شخص کا امام بننا مکروہ ہے، خواہ وہ اپنے ہی جیسے فاسق افراد کی امامت کرے ہو۔

**1054** - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَنَسٍ قَالَهُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُو أُمَّيْلِي.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تم لوگ اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

**1055** - حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَبُو سَعِيدٍ الْآخُونِ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ لَلَا

۱۰۵۴ - اخرجہ البخاری (۲۲۱/۲) کتاب اللذان باب اللذان للمساقر اذا كانوا جماعة - حدیث (۶۲۶) وفی (۱۵۱/۱۵) کتاب اخبار الامم

باب ما جاء فی اجازة ظهر الراحمه العموي - حدیث (۷۲۶۶) ومسلم (۱۸۸/۳) - نووي (کتاب المساجد) باب من اصاب بالامانة

(۶۷۱/۲۹۲) والطحاوي فی (مشکل الآثار) ۲۹۶/۲ - وابن خزيمة (۲۹۷) والطبرانی فی (المکبر) (۱۹/رقم ۶۲۷) والبیہقی

(السنن الکبریٰ) (۱۱۲/۳) کلہم من طریق عبد الوہاب الثقفي بسند الامانة - وللحدیث طریق آخر من جیة خالد المصنف عن

فلاحة - ومباني تخریجها فی باب ذکر الركوع والسجود وما یجزی فیہما -

أَمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ان میں سے کوئی ایک ان کی امامت کرائے (یعنی انہیں باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے) اور ان میں سے امامت کا زیادہ حق دار وہ ہوگا جو قرأت اچھے طریقے سے کر سکتا ہو (یا زیادہ آیات کا حافظ ہو)۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ سالم بن نوح بن ابو عطاء بصری، ابوسعید عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نوویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”200ھ“ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۸۱/۱) (۲۲۱)۔

○ منذر بن مالک بن قطعة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۵/۲) (۱۳۷۲)۔

## 18- باب التَّحْوِيلِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَجَوَازِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي بَعْضِ الصَّلَاةِ.

باب: خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لینا اور نماز کے درمیان قبلہ کی طرف رخ کرنے کا جائز ہونا

1056- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ قَدَامَةَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فِي قُبَاءَ إِذْ جَاءَهُمْ

۱۰۵۵- أخرجه مسلم (۱۸۶/۲-نووي) كتاب المساجد باب من اصاب بالامامة حديث (۶۷۲/۲۸۹) والنسائي (۷۷/۲) كتاب الامامة باب اجتماع القوم في موضع لهم فيه سواء والدارمي (۲۸۶/۱) كتاب الصلوة باب من اصاب بالامامة واحد (۳۶/۳۴۰۲۶/۳) وابن ابي شيبة (۳۴۲/۱) والطحاوي (۲۱۵۲) وابو بطنى (۱۲۹۱) وابن خزيمة (۱۵۰۸) وابن حبان (۲۱۳۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۹/۳) كلهم من طريق ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري مرفوعاً۔

۱۰۵۶- أخرجه مالك في (الموطأ) (۱۹۵/۱) كتاب القبلة باب ما جاء في القبلة حديث (۶) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر - ومن طريق مالك أخرجه البخاري (۶۵/۲) كتاب الصلوة باب ما جاء في القبلة حديث (۴۰۳) وفي (۲۷/۹) كتاب التفسير باب (الذين اتبعوا من الكتاب) بمرقونه كما يرفون ابناء لهم) حديث (۲۲۹۱) وباب: (ومن حيث خرجت قول وجعلك نظر المسجد الحرام) حديث (۲۲۹۱) وفي (۱۵۲/۱۵) كتاب اخبار الامراء باب ما جاء في اجازة غير الواحد المصروف حديث (۷۲۵۱) ومسلم (۱۲/۲-نووي) كتاب المساجد باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة حديث (۵۳۶/۱۳) والنسائي (۶۱/۲) كتاب القبلة باب اثبات الغطا بعد الاجتهاد حديث (۷۲۵) والشافعي في (المسند) (۶۴/۱) وفي (اللام) (۱۱۲/۳) وابو عوانة (۲۹۱/۱) وابن حبان (۱۷۱۵) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱۲/۲) - وقد تروى مالك عليه تابعه مفيان أخرجه البخاري (۲۶/۹) كتاب التفسير باب (وما جعلنا القبلة التي كنت عليها) حديث (۲۲۵۸) والترمذي (۱۷۰/۲) كتاب الصلوة باب ما جاء في ابتداء القبلة حديث (۲۴۱) واحمد (۱۰۵/۲) وابن ابي شيبة (۲۲۵/۱) كلهم من طريق مفيان عن عبد الله بن دينار به - وتابعه سليمان بن بلال أخرجه البخاري (۲۷/۹) حديث (۲۴۹۰) والدارمي (۲۸۱/۱) من طريق سليمان بن بلال عن عبد الله بن دينار به - وتابعه ايضا عبد العزيز بن مسلم أخرجه البخاري (۲۸/۹) حديث (۲۴۹۲) ومسلم (۱۲/۲-نووي) حديث (۵۳۶/۱۳) من طريق عبد العزيز بن مسلم عن عبد الله بن دينار به - وتابعه موسى بن عفيف أخرجه مسلم (۱۲/۲-نووي) حديث (۵۳۶/۱۴) من طريق موسى بن عفيف عن عبد الله بن دينار به۔

رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ إِلَّا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وَجْوهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا مُوْجِهِينَ إِلَى الْكَعْبَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ کچھ لوگ قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے بتایا: گزشتہ رات نبی اکرم ﷺ پر قرآن کا حکم نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہ علم دیا ہے آپ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیں تو اے لوگو! تم بھی اس کی طرف رخ کر لو۔ (راوی کہتے ہیں: اس وقت ان لوگوں کا رخ شام (یعنی بیت المقدس) کی طرف تھا تو وہ اسی وقت گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف منہ (کر کے نماز ادا) کرنے لگے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن قدامتہ بن ابراہیم بن محمد بن حاطب قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المجتہدین“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۶۲) (۳۶)۔

— — — — —

### نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنا

نماز کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنے کے جواز کے بارے میں اہل علم کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

ان تیقن الخطأ فی اجتہادہ، فقال الحنفیة: ان كان فی الصلاة استدبار وبنی علیہا ای اکمل صلاتہ، فلو صلی کل رکعة لجهة، جاز. وان كان بعد الصلاة صلی الصلاة القادمة، ولا إعادة علیہ لما مضی، لاتیانہ بما فی وسعہ، قال علی: قبلۃ المتحری جهة قصده ومن صلی بلا تحریر واصاب، لم تصح صلاتہ، لتركه فرض التحری، الا اذا علم اصابته بعد فراغه، فلا یعود بالاتفاق عندهم.

ومن أمراً قوماً فی لیلة مظلمة، فتحری القبلة وصلی الی جهة اخرى، وتحری من خلفه، وصلی کل واحد منهم الی جهة، وكلهم خلف الامام، فمن علم منهم بحال امامه تفسد صلاته، ومن لم یعلم ما صنع الامام، صحت صلاته واجزاه، لوجود التوجه الی جهة التحری، ومخالفة البامومین لامامهم لا تنم صحة الصلاة، كالصلاة فی جوف الكعبة.

وقال المالکية: ان تبین المجتهد فی القبلة خطأ: یقیمًا او ظنًا، فی اثناء الصلاة، قطعها ان كان



بصیراً منحرفاً كثيراً، بان استدبر او شرق او غرب، وابتداها باقامة، ولا يكفي تحوله لجهة القبلة.

وان كان اعمى، او كان منحرفاً انحرافاً يسيراً، فلا اعادة عليه. وان كان بصيراً منحرفاً كثيراً او ناسياً للجهة التي اداها اجتهاده اليها، او التي دله عليها العارف، اعاد في الوقت على المشهور. وقال الشافعية: ان يققن الخطا في الصلاة او بعدها، استأنفها اي اعادها من جديد؛ لانه تعين له يقين الخطا فيما يامن مثله في القضاء، فلم يعتد بما مضى، كالحاكم اذا حكم ثم وجد النص بخلافه. وان تغير اجتهاده للصلاة الثانية، فاداه اجتهاده الى جهة اخرى، صلى الصلاة الثانية الى الجهة الثانية، ولا يلزمه اعادة ما صلاه الى الجهة الاولى، كالحاكم اذا حكم باجتهاده، ثم تغير اجتهاده، لم ينقض ما حكم فيه بالاجتهاد الاول.

ويجتهد لكل فرض، فان تحير، صلى كيف شاء، ويقضى وجوباً لان ذلك امر نادر. وقال الحنابلة: ان بان له يقين الخطا وهو في الصلاة، استدار الى جهة الكعبة، وبني على ما مضى من الصلاة، كما قرر الحنفية؛ لان ما مضى منها كان صحيحاً، فجاز البناء عليه، كما لو لم يبين له الخطا. وكذلك تستدير الجماعة مع الامام ان بان لهم الخطا في حال واحدة. وان تبين خطأ اجتهاده بعد الصلاة، بان صلى الى غير جهة الكعبة يقيناً لم يلزمه الاعادة، ومثل المجتهد في هذا: المقلد الذي صلى بتقليده، وهذا موافق لمذهب الحنفية.

اما من صلى في الحضر الى غير الكعبة سواء اكان بصيراً ام اعمى، ثم بان له الخطا، فعليه الاعادة؛ لان الحضر ليس بسهل الاجتهاد؛ لان من فيه يقدر على معرفة القبلة بالمحاريب، ويجد من يخبره عن يقين غالباً، فلا يكون له الاجتهاد، كالقادر على النص في سائر الاحكام. والخلاصة: ان الحنفية والحنابلة يقررون البناء على الصلاة في اثنائها، ولا يوجبون الاعادة في حال الاجتهاد. وتبين الخطا بعد الفراغ من الصلاة الا المقيم في الحضر عند الحنابلة. والمالكية والشافعية يقررون قطع الصلاة اذا عرف الخطا فيها، واعادة الصلاة اذا عرف الخطا بعدها، لكن المالكية يوجبون الاعادة في الوقت الضروري فقط. والشافعية يوجبون الاعادة مطلقاً في الوقت وبعده، لتبين فساد الاولى.

اگر نماز پڑھنے والے شخص کو اپنے اجتہاد میں غلطی کا یقین ہو تو احناف اس بات کے قائل ہیں۔ اگر وہ شخص ابھی نماز ادا کر رہا تھا تو نماز کے دوران ہی وہ اسی طرف گھوم کے رخ کر لے گا جس طرف قبلہ ہے اور اپنی نماز جاری رکھے گا اور مکمل کر لے گا ایسی صورت حال میں اگر اس نے ہر رکعت مختلف سمت میں ادا کی تو بھی اس کی نماز جائز ہوگی۔

اگر اسے نماز پڑھنے کے بعد اس بات کا پتہ چلتا ہے تو اب وہ اگلی نماز قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا کرے گا۔ سابقہ نماز کو دوبارہ نہیں پڑھے گا۔ کیونکہ اُس نے اپنی طاقت کے مطابق نماز ادا کر لی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص غور و فکر کر لینے کے بعد کسی ایک سمت کو قبلہ سمجھ لیتا ہے تو وہی اُس کا قبلہ شمار ہوگا۔“

اگر کوئی شخص غور و فکر کے بغیر کسی ایک جانب رخ کر کے نماز ادا کر لیتا ہے تو اگرچہ وہ رخ درست سمت ہی کیوں نہ ہو اُس کی نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ اُس نے غور و فکر کرنے کا فرض ادا نہیں کیا۔ اگر اُسے نماز پڑھ لینے کے بعد اس بات کا پتہ چلتا ہے اُس کی جہت درست تھی تو اس پر اتفاق ہے وہ دوبارہ اُس نماز کو ادا نہیں کرے گا۔

اگر کوئی شخص تاریک رات میں کچھ لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے امام غور و فکر کرنے کے بعد کسی ایک جہت کو قبلہ قرار دیتا ہے جبکہ مقتدی بھی غور و فکر کرتے ہیں اور وہ الگ الگ جہت کو قبلہ قرار دے دیتے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک اپنی متعین کردہ جہت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لیتا ہے لیکن وہ سب لوگ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں تو جس شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ امام کا رخ تو دوسری جہت میں ہے تو اُس شخص کی نماز ادا نہیں ہوگی اور جس شخص کو اس بات کا پتہ نہ چل سکے اُس کی نماز ادا ہو جائے گی اور اس کے لیے نماز کو ذہرا نا ضروری نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے ہر شخص نے اپنے اندازے کے مطابق صحیح سمت میں رخ کیا ہے اگر مقتدیوں کا رخ امام کے رخ کے مطابق نہیں ہوتا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی صورت میں اگر مقتدیوں کا رخ امام کے رخ کے مطابق نہیں ہوتا تو بھی نماز درست شمار ہوگی۔

فقہاء مالکیہ اس بات کے قائل ہیں اگر کسی شخص کو نماز کے دوران اس بات کا غالب گمان ہو جائے یا یقین ہو جائے کہ اُس نے اجتہاد کے ذریعے قبلہ کے جس رخ کا تعین کیا تھا وہ غلط تھا اگر وہ شخص دیکھنے پر قادر ہے اور وہ قبلہ کی سمت سے ہٹا ہوا ہے یعنی قبلہ کی طرف اس کی پیٹھ ہے یا اُس نے مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا ہوا ہے تو ایسا شخص نماز توڑ دے گا اور نئے سرے سے نماز ادا کرے گا۔ اُس کے لیے یہی کافی نہیں ہوگا کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر لے۔

اگر وہ شخص نابینا ہے یا قبلہ کی سمت سے تھوڑا سا ہٹا ہوا ہے تو اُس کے لیے نماز کو ذہرا نا ضروری نہیں ہوگا۔ اگر وہ شخص دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور قبلہ کی سمت سے زیادہ ہٹا ہوا ہے یا وہ بھول گیا تھا کہ اُس نے غور و فکر کے ساتھ کون سی سمت متعین کی تھی یا بتانے والے شخص نے اُسے کون سی سمت کے بارے میں بتایا تھا تو اگر نماز کا وقت باقی ہو تو وہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔

فقہاء شوافع اس بات کے قائل ہیں اگر نماز ادا کر لینے کے دوران یا نماز ادا کر لینے کے بعد غلطی کا یقین ہو جائے تو ایسا شخص نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔ کیونکہ اُس شخص کو ایسے کام میں غلطی کا یقین ہو گیا ہے جس نوعیت کے کام میں فیصلہ کرتے ہوئے غلطی سے بچنا ممکن تھا۔ اُس نے جو کام کیا تھا اُس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ یہ بالکل اُسی طرح ہو جائے گا جیسے قاضی فیصلہ دے دیتا ہے اور بعد میں پتہ چلتا ہے اس کا یہ فیصلہ نص کے خلاف تھا۔

اگر دوسری نماز ادا کرنے کے وقت اُس شخص کا اجتہاد تبدیل ہو جاتا ہے تو اب وہ نئے اجتہاد کے مطابق سمت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے گا اب پہلی جہت کی طرف منہ کر کے ادا کی جانے والی نماز کو دوبارہ دہرانا اُس پر لازم نہیں ہوگا۔ یہ بالکل اُسی طرح ہوگا جیسے قاضی اجتہاد کے مطابق کوئی فیصلہ دیتا ہے اور پھر اُس کے بعد اُس کا فیصلہ تبدیل ہو جاتا ہے تو دوسرا اجتہاد پہلے پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

ہر فرض نماز کے لیے ہر آدمی کو نئے سرے سے غور و فکر کرنا ہوگا اگر اسے کچھ پتہ نہیں چلتا اور جس طرف اُس کا جی چاہا اُس نے اس طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی تو بعد میں اس نماز کی قضاء ادا کرے گا کیونکہ اس طرح کے واقعات بڑے نادر ہوتے ہیں۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر نماز کے دوران میں انسان کو غلطی کا علم ہو جاتا ہے تو وہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کرے گا اور نماز جاری رکھے گا وہی جہاں سے وہ پڑھ رہا تھا یہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے احناف اس بات کے قائل ہیں اس کی وجہ یہ ہے: اُس نے پہلے جو نماز ادا کر لی ہے وہ درست ہے تو اسے جاری رکھنا اس طرح جائز ہوگا جس طرح اُس وقت جائز ہوتا کہ جب اُسے اپنی غلطی کا علم نہ ہوتا تو اس صورت میں بھی وہ نماز کو جاری رکھتا۔

اگر نماز باجماعت کے دوران نمازیوں کو پتہ چل جائے کہ وہ غلطی پر ہیں تو امام کے ساتھ اقتداء کرنے والے سب لوگ قبلہ کی طرف منہ کر لیں گے۔

اگر نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلتا ہے: اُس نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کی تھی تو اُس وقت اس نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا اور اس بارے میں اپنے ذاتی اجتہاد کے ذریعے قبلہ کی سمت کا فیصلہ کرنے والا اور دوسرے کے بیان پر اعتماد کر کے قبلہ کی سمت کا فیصلہ کرنے والا دونوں برابر ہوں گے۔ حنابلہ کی یہ رائے احناف کے موقف کے مطابق ہے۔

اگر کوئی شخص شہر میں رہتے ہوئے خانہ کعبہ کی سمت سے ہٹ کر نماز ادا کرتا ہے تو خواہ وہ شخص دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو یا نابینا ہو بعد میں اُسے پتہ چلتا ہے وہ غلط سمت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتا رہا ہے تو اب اُس پر نماز کو دہرانا لازم ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے شہر میں اس نوعیت کے اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی ہے وہاں موجود مساجد کی محراب کے ذریعے قبلہ کی سمت کے بارے میں پتہ کیا جاسکتا ہے اور بالعموم ایسے افراد بھی موجود ہوتے ہیں جو قبلہ کی سمت کے بارے میں بتا سکتے ہیں اس لیے شہر میں اجتہاد کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی ہے یہ اس طرح ہو جائے گا کہ جب کسی چیز کا حکم نص سے معلوم ہو سکتا ہے اور انسان اُس کے بارے میں اجتہاد کرنا شروع کر دے۔

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے: اجتہاد کی صورت میں احناف اور حنابلہ کے نزدیک نماز کو جاری رکھا جائے اسی مقام سے جہاں سے آدمی کو قبلہ کی سمت کے بارے میں اپنی غلطی کا پتہ چلا تھا اور اگر انسان کو نماز ادا کر لینے کے بعد اس چیز کا پتہ چلا تھا اب اُس پر اس نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا۔

مالکیہ اور شوافع اس بات کے قائل ہیں نماز کے دوران اس غلطی کا علم ہوتا ہے تو وہ نماز کو وہیں سے توڑ دے گا اور اگر اُسے نماز پڑھ لینے کے بعد اس بات کا علم ہوتا ہے تو اب وہ نماز دوبارہ ادا کرے گا۔



البتہ مالکیوں نے ایسی صورت میں دوبارہ نماز پڑھنے کو اس وقت لازم قرار دیا ہے جب نماز کا وقت ابھی باقی ہو چکا ہو شوافع نے مطلق طور پر اس نماز کو دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے خواہ اس نماز کا وقت ابھی باقی ہو یا اس نماز کا وقت گزر چکا ہو اس کی وجہ یہ ہے: انسان کو اس بات کا پتہ چل گیا ہے اس کی پہلی نماز درست نہیں تھی۔

**1057-** حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ عَلِمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ هُوِيَ نَبِيَّهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَزَلَّتْ (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَأَمْرُهُ أَنْ يُوَلِّيَ إِلَى الْكَعْبَةِ وَمَرَّ عَلَيْنَا رَجُلٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّكُمْ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَتَوَجَّهْنَا إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد تقریباً سولہ ماہ تک ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی خواہش سے واقف تھا اس نے یہ آیت نازل کی:

”ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں ہم تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے تم راضی ہو گے تو تم اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کر لو۔“

تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا: آپ اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیں۔ (راوی کہتے ہیں: ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا ہم لوگ اس وقت بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ اس شخص نے بتایا: تمہارے نبی نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا ہے (یعنی وہ اس طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے لگے ہیں) تو ہم نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا حالانکہ ہم اس وقت دو رکعت نماز ادا کر چکے تھے۔

**1058-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا

۱۰۵۷- اخرجه البخاري (۵۹۸/۱) كتاب الصلوة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان حديث (۲۹۹) (۲۶۸) كتاب التفسير: باب (ولكل وجهه) (نور سولها) حديث (۱۱۹۲) (۲۶۵/۱۳) كتاب اخبار الازهار: باب ما جاء في اجلة خبر الواحد: حديث (۷۲۵۲) ومسلم (۲۷۲/۱) كتاب المساجد: باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: حديث (۵۲۵/۱۲) والترمذي (۱۹۱/۵) كتاب التفسير: باب سورة البقرة: حديث (۲۹۶۲) والسنائي (۲۶۲-۲۶۳) كتاب الصلوة: باب فرض القبلة: حديث (۱۸۸) وابن ماجه (۲۲۲-۲۲۳) كتاب الصلوة: باب القبلة: حديث (۱۰۱۰) وابن عروبة (۸۱/۲) واحمد (۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰) وابو داود الطيالسي (۷۱۹) وابن الجارود في (المنهاج) (۲۱۶۵) وابن حزم (۲۲۲/۱) وابن هبان (۱۷۱۶) وابن أبي شيبة (۲۲۶/۱) وابن سعد (۲۶۲-۲۶۳) والبيهقي (۲/۲) كتاب الصلوة: والبيهقي في (شرح السنة) (۹۵/۲) تحقيقنا من طرق كثيرة عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب به وفيه: (فخرج رجل من صلى معه فمر على الفل مسجد ولهم راكعون فقال: اشهدوا بالله: لقد صحبت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل مكة فداروا كما هم قبل البيت) وقال الترمذي: لهذا حديث حسن صحيح -

۱۰۵۸- اخرجه مسلم (۱۲/۲) نووي (۱۲/۲) كتاب المساجد: باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: حديث (۵۲۷/۱۵) واحمد (۲۸۸/۲) وابن حزم (۱۲۱/۲۰) من طريق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس -

جَمِيلُ بْنُ عَبْدِ النَّضْرِ الطَّائِي حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ قَدْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ الْمُنَادِي قَدْ حُوِلَتْ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَصَلُّوا الرُّكَعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ إِلَى الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ایک شخص نے یہ اعلان کیا خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس وقت امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے اور وہ دو رکعت ادا کر چکے تھے اس اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا اب خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے تو سب لوگوں نے بقیہ دو رکعت خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے ادا کی۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبدہ بن عبد اللہ صفار، خزاعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”258ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۳۰/۱) (۱۴۲۰)۔

○ جمیل بن عبید طائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۵۱۹/۲) (۲۱۵۱)۔

1059 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا حُوِلَتْ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّ رَجُلٌ بِأَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ لَهُمْ قَدْ حُوِلَتْ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَاسْتَدَارُوا وَإِمَامُهُمْ نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا تو ایک شخص قباء کے رہنے والے لوگوں کے پاس سے گزرا وہ لوگ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اس شخص نے ان سے کہا خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے تو ان لوگوں نے اور ان کے امام نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد السلام بن حفص، ابومصعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۰۶/۱) (۱۱۸۷)۔

۱۰۵۹- أخرجه الطبرانی في (المعجم) (۱۶۴/۶) رقم (۵۸۶) من طريق عبد الله بن موسى ثنا عبد السلام بن مصعب عن أبي حازم عن رسول بن سعد به - وذكره البيهقي في (معجم الزوائد) (۱۷/۲) وقال: رجاله موثقون -

## 19- باب ذکر صلاة المفترض خلف المتفعل .

باب: نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرنا

1060- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر اپنے محلے میں واپس چلے جاتے تھے اور ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے وہ نماز حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی تھی اور ان لوگوں کے لیے فرض ہوتی تھی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن دینار مکی، ابو محمد الاثرم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”126ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۹/۲) (۵۷۵)۔

امام قدوری کی تحقیق

نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز کرنے والے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری اپنی مشہور تصنیف ”التجريد“ میں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے فرض نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں ہے وہ نفل ادا کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کر لے اسی طرح ایک فرض نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں ہے وہ دوسرا فرض پڑھنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کرے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہے ہماری دلیل یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے اور تم اس کے خلاف نہ کرو۔“

(امام قدوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:) جب امام اور مقتدی میں ایک مختلف فرض پڑھ رہا ہوگا تو ان کے درمیان مخالفت آ جائے گی اور یہ چیز منع ہے۔ یہ درست نہیں ہوگا آپ روایت کے الفاظ کو افعال میں مخالفت پر محمول کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے الفاظ کو اپنے عمومی مفہوم پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہوگا پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے افعال میں مخالفت کا حکم تو روایت کے آخری الفاظ سے ہی ثابت ہو جاتا ہے جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

۱۰۶۰- أخرجه الشافعي (۱/۱۶۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۰۹) من طريق ابن جرير بسند لا بأس به - قال المصنف في (الفتح) (۲/۱۲۸): وهو حديث صحيح رجاله رجال الصحيح وقد صرح ابن جرير في رواية عبد الرزاق بسماعه فيه فانتقلت نسخة تدل عليه أقوال ابن الجوزي: (انه لا بأس به مردود)۔



”جب وہ رکوع میں جائے تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔“

تولفظ کو تکرار پر محمول کرنا درست نہیں ہوگا۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے شخص کا امام کی نیت کے ساتھ نماز ادا کرنا درست نہیں ہے بلکہ اسے امام کی مقتدی کی نیت کرنی پڑے گی لہذا وہ اس حوالے سے امام کی اقتداء بھی نہیں کر سکے گا اس کی مثال یہ ہے ہجر کی نماز ادا کرنے والا شخص کسی ایسے شخص کی اقتداء کرتا ہے جو نماز کسوف ادا کر رہا ہے یا ظہر کی نماز ادا کرنے والا شخص اس شخص کی اقتداء کر رہا ہے جو جمعہ کی نماز ادا کر رہا ہے۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے مقتدی کے حق میں جائز نہیں ہے وہ کسی ایک نماز کی بنیاد پر دوسری نماز کو جاری رکھے تو اسی طرح اس کے لیے اپنے اور امام کے حق میں بھی ایسا کرنا جائز نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی اصل وہ ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

1061- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ وَأَبُو الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي لَهُمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِيَ لَهُ نَافِلَةٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ.

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کیا کرتے تھے اور پھر اپنے محلے میں چلے جاتے اور ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی تھی اور ان لوگوں کے لیے فرض۔

امام اور مقتدی کی نیت میں فرق کا حکم

نماز کے دوران آدمی کی نیت اُس کے امام سے مختلف ہونے کے بارے میں علماء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے موطاً کے شارح حافظ ابن عبد البر اندلسی بیان کرتے ہیں:

علماء نے ایسی نماز کے بارے میں اختلاف کیا ہے جس میں نماز پڑھنے والے کی نیت اُس کے امام کی نیت سے مختلف ہو۔

امام مالک رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے کسی بھی شخص کی نماز جائز نہیں ہوگی جو نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرے یا جو شخص عصر کی نماز ایسے شخص کے پیچھے ادا کر رہا ہو جو ظہر کی نماز ادا کر رہا ہو جب امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف آجائے فرضیت کے بارے میں مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی البتہ امام کی نہیں ہوگی اس طرح جو شخص فرض نماز نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں پڑھ رہا ہو (اُس کا بھی وہی حکم ہوگا)۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان کے اصحاب سفیان ثوری رحمہ اللہ مدینہ منورہ کے رہنے والے اکثر تابعین کا یہی فتویٰ ہے۔

ان حضرات کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

لَا تَجْرِي سَلَّةٌ ۲۰۰ مِثْقَالٍ ۲۸۱/۲

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اُس کی پیروی کی جائے۔“

تو جس شخص کی نیت امام کی نیت کے برخلاف ہو تو وہ اُس کی پیروی کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اُس (امام) سے اختلاف نہ کرو۔“

اور نیت کے اختلاف سے زیادہ شدید اختلاف اور کیا ہوگا؟ کیونکہ نیت پر ہی اعمال کا دارومدار ہوتا ہے۔

ان حضرات نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی یہ علت بیان کی ہے: جو عمرو بن یحییٰ نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ

بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے: ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس بات

کی شکایت کی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو طویل نماز پڑھاتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: تم

لوگوں کو آزمائش میں مبتلا نہ کرو یا تو میرے ساتھ نماز ادا کر لیا کرو یا اپنی قوم کو مختصر نماز پڑھایا کرو۔

یہ حضرات یہ کہتے ہیں: یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو جو نماز پڑھایا کرتے تھے وہ

فرض نماز ہوتی تھی اور وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نفل نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: نفل نماز ادا کرنے

والا شخص ایسے شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے جو فرض نماز ادا کر رہا ہو۔ علماء کا اجماع ہے ایسا کرنا جائز ہے۔

امام شافعی، امام رازی، امام داؤد و ظاہری، طبری رحمہم اللہ علیہم اور مشہور قول کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایسا کرنا جائز ہے فرض نماز ادا کرنے والا شخص نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء کرے یا ظہر کی نماز ادا کرنے والا عصر کی نماز

ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر لے اس کی وجہ یہ ہے: ہر نمازی اپنے لیے نماز پڑھ رہا ہے اُسے اُس کے مطابق اجر

ملے گا جس نماز کی اُس نے نیت کی ہے کیونکہ اعمال کے اجر کا دارومدار نیت پر ہے۔

ان حضرات نے یہ دلیل پیش کی ہے: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے ہم امام کے اُن اعمال کی پیروی کریں جو افعال

ہمارے سامنے ظاہر ہوتے ہیں جہاں تک نیت کا تعلق ہے تو وہ ایک پوشیدہ چیز ہے اور یہ بات ناممکن ہے: ہمیں نیت کی پیروی

کرنے کا حکم دیا جائے یا ایسی چیز کی پیروی کا حکم دیا جائے جو ہم سے پوشیدہ ہوتی ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس حدیث میں بھی اس بات پر دلالت موجود ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع میں جائے تو تم رکوع میں جاؤ جب وہ

اٹھائے تو تم بھی اٹھ جاؤ۔

بیمار شخص کے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھانے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ

شیخ ابن عبدالبر اندلسی بیان کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے فرض نماز میں قیام کرنا فرض ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اور اس کی بارگاہ میں احترام کے ساتھ کھڑے رہو۔“

تو کسی بھی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے: وہ بیٹھ کر فرض نماز ادا کرے جبکہ وہ کھڑے ہونے پر قادر ہو۔

جب کوئی تندرست شخص جو کسی کا مقتدی ہو وہ کسی ایسے امام کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کرے جو امام بیمار ہو کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو اس کے بارے میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے۔

اہل علم کے گروہ نے اسے درست قرار دیا ہے انہوں نے اس حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اس بات کا فتویٰ دیا ہے اور اسی طرح ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔ اس سے مراد یہی ہے: جب وہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرے۔

یہ روایت کئی حوالوں سے حضرت ابو ہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت انسؓ حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مستند طور پر منقول ہے۔

جن حضرات نے یہ فتویٰ دیا ہے: جب امام کسی بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں گے خواہ وہ تندرست ہوں اور کھڑے ہونے کی قدرت رکھتے ہوں یہ فتویٰ دینے والوں میں حماد بن زیدؓ امام احمد بن حنبلؓ امام اسحاق بن راہویہؓ شامل ہیں انہوں نے امام مالکؓ کی نقل کردہ اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور اسی کی مانند بعض دیگر حضرات جنہوں نے ان کی پیروی کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے بعض اہل ظاہر نے بھی اس کے مطابق رائے اختیار کی ہے۔

امام احمد بن حنبلؓ نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے بعد چار صحابہ کرام نے ایسا ہی کیا ہے جن میں حضرت اسید بن حضیرؓ حضرت قیس بن فہدؓ حضرت جابر بن عبداللہؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

علامہ ابن عبدالبر اندلسیؒ کہتے ہیں: ہم نے ان روایات کی اسناد کتاب ”التمہید“ میں نقل کر دی ہیں۔

جمہور علماء یہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کوئی بھی نماز بیٹھ کر ادا کرے جب کہ وہ تندرست ہو اور کھڑے ہونے کی قدرت رکھتا ہو نہ امام کے لیے ایسا کرنا جائز ہے نہ تنہا نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز ہے اور نہ ہی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔

پھر ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے بعض حضرات نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے شخص کی نماز کو درست قرار دیا ہے جبکہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو کیونکہ امام پر تو قیام فرض نہیں ہے (کیونکہ وہ بیمار ہے)۔

ان حضرات کی دلیل وہ حدیث جس میں یہ بات مذکور ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے جو بیٹھے ہوئے تھے یہ اس بیماری کے دوران کی بات ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔ یہ روایت اس کے بعد والے باب میں آئے گی۔

اس حدیث کے مطابق جن حضرات نے فتویٰ دیا ہے ان میں امام شافعیؒ امام ابو ثورؒ امام ابو حنیفہؒ امام ابو یوسفؒ اور داؤدؒ ظاہری رحمہم اللہ شامل ہیں۔



ولید بن مسلم نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے بیمار امام کے لیے اس بات کو جائز قرار دیا وہ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائے جبکہ لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے۔

امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے امام کے پہلو میں ایسا شخص کھڑا ہو جائے جو امام کی نماز کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرتا رہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے اصحاب کے نزدیک اُن کے حوالے سے منقول یہ روایت غریب ہے۔

امام ابن قاسم رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا شخص بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کی پیروی میں فرض نماز یا نفل نماز ادا نہیں کر سکتا البتہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ بیٹھ کر فرض یا نفل نماز میں کسی کی امامت کرے اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ کھڑا نہیں ہو سکتا تو وہ کسی کو اپنا نائب مقرر کر دے (یعنی کوئی دوسرا شخص نماز پڑھا دے)۔

شیخ ابن قاسم نے دلیل کے طور پر یہ بات پیش کی ہے: امام مالک رحمہ اللہ نے ربیعہ بن ابو عبد الرحمن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ اس وقت بیمار تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کسی بھی نبی کا اُس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک اُس کی امت کے کسی فرد نے اُسکی امامت نہیں کی۔

شیخ ابن قاسم کہتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے نزدیک ربیعہ کے حوالے سے منقول اس حدیث پر عمل کیا جائے گا اور یہ روایت میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

شیخ سخون مالکی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ابن قاسم نے اس روایت کو نقل کیا ہے یہ روایت ”موطأ“ میں نہیں ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کے طور پر نماز ادا کی تھی جبکہ ”موطأ“ میں اس کے برخلاف روایت منقول ہے جس میں یہ مذکور ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اور لوگ بھی کھڑے ہوئے تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔

شیخ ابو مصعب نے اپنی مختصر میں امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا شخص لوگوں کی امامت نہیں کرے گا اگر وہ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے تو امام کی اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ایسا اس وقت ہو گا جب امام کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھاتا ہے)۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اگر امام بیمار ہو تو امام کی نماز مکمل ہو جائے گی اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کی نماز فاسد ہو

جائے گی۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی علت کے بغیر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنی نماز دوبارہ ادا کرے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے منقول شیخ ابو مصعب کی اس روایت کے مطابق جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے بیمار امام کی اقتداء میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اُس پر یہ لازم ہے اُس نماز کے وقت کے دوران ہی اُس نماز کو دوبارہ ادا کر لے (یا اس نماز کا وقت گزر چکا ہو تو بھی دوبارہ ادا کر لے)۔

امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے: ان کے نزدیک مقتدی لوگ صرف نماز کے وقت کے دوران ہی اس کا اعادہ کریں گے اگر (اس کا وقت گزر جاتا ہے تو اُن پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا)

ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن شاید اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہوئے تھے اور لوگ بھی قیام کی حالت میں نماز ادا کر رہے تھے اور وہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔

اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو موطا میں منقول نہیں ہے لیکن جسے امام مالک رحمہ اللہ نے ربیعہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے کھڑے ہوئے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

تو جب امام مالک رحمہ اللہ نے اس بارے میں اختلاف کو دیکھا تو انہوں نے احتیاط کے پیش نظر نماز کے وقت کے دوران دوبارہ نماز ادا کرنے کی رائے کو اختیار کیا تاکہ امام اور مقتدی میں سے ہر ایک اپنے فرض کو اپنی حالت کے مطابق ادا کر لے۔

امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے (اپنی موطا) میں اپنے موقف کی تائید میں اس باب میں وہ حدیث ذکر کی ہے جسے شیخ ابو مصعب نے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہیں کر سکتا۔

اہل علم کے نزدیک یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے کیونکہ اس روایت کو جابر جعفی نامی راوی نے شعبی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور جابر جعفی نامی راوی مستند نہیں ہے اُن روایات میں بھی جن کو اُس نے "مسند" کے طور پر نقل کیا ہو تو جو روایت اس نے مرسل کے طور پر نقل کی ہو اُس میں کیسے مستند ہو سکتا ہے۔

جہاں تک امام محمد بن حسن رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا اس بارے میں قول ہے تو یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور وہ رکوع کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور وہ صرف اسی کی طاقت رکھتا ہے اور وہ ایسے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے جو کھڑے بھی ہو سکتے ہیں رکوع بھی کر سکتے ہیں سجدہ بھی کر سکتے ہیں تو ایسی صورت میں امام کی نماز جائز ہوگی اور مقتدیوں کی نماز باطل ہوگی لیکن اگر اُس کی اقتداء میں ایسا شخص موجود ہو جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو وہ کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو اُس کا حکم بھی امام کے حکم کی طرح ہوگا یعنی اُس کی نماز بھی جائز ہوگی لیکن جو شخص ایسے امام کی اقتداء میں خواہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو یا بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو اور وہ قیام کی طاقت بھی رکھتا ہو ان سب کی نماز باطل ہوگی اور اُن پر یہ لازم ہوگا وہ یہ نماز دوبارہ ادا کریں۔

امام ابو حنیفہؒ امام ابو یوسف رحمہما اللہ یہ فرماتے ہیں: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے لوگوں کی نماز ایسے امام کے پیچھے جائز ہوگی۔

امام زفرؒ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں امام ابو حنیفہؒ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ علیہم کی رائے متفق ہے: اگر امام کی ایسی حالت ہو کہ وہ صرف اشارہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے بیٹھنے رکوع کرنے یا سجدہ کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور اس اشارہ کر کے نماز ادا کرنے والے امام کی اقتداء میں کچھ ایسے لوگ نماز ادا کریں جو کھڑے بھی ہو سکتے ہوں رکوع بھی کر سکتے ہوں سجدہ بھی کر سکتے ہوں تو ان لوگوں کی نماز جائز نہیں ہوگی البتہ امام کی نماز جائز ہو جائے گی۔

امام زفرؒ بھی یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کی بھی نماز جائز ہو جائے گی کیونکہ ان لوگوں نے اپنے فرض کے مطابق نماز ادا کی ہے اور امام نے اپنے فرض کے مطابق نماز ادا کی ہے۔

## 20- باب ذِکْرِ الصَّلَاةِ فِي اعْطَانِ الْإِبِلِ وَمَرَاكِحِ الْغَنَمِ.

باب: اونٹوں کے باڑے اور بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا

1062- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُصَلَّى فِي اعْطَانِ الْإِبِلِ وَرَخَصَ أَنْ يُصَلَّى فِي مَرَاكِحِ الْغَنَمِ. وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ نُصَلِّيَ فِي مَرَاكِحِ الْغَنَمِ وَنَهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِي اعْطَانِ الْإِبِلِ.

☆ ☆ عبد الملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کی جائے البتہ آپ نے اس بات کی اجازت دی ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

ابن صاعد نامی راوی نے یہ الفاظ ادا کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے: ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کریں اور آپ نے ہمیں اس بارے میں منع کیا ہے ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کریں۔

کن جگہوں پر نماز ادا کرنا منع ہے؟

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے حافظ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

۱۰۶۲ أخرجه أحمد (۱/۵۰۰) و (۱۰۶/۵) والطبرانی في (الکبیر) (۷/۱۳۶) رقم (۶۵۵۶) کلاهما من طريق يعقوب بن إبراهيم بن سعد - وبنظر الحديث الآتي -



واما المواضع التي يصلى فيها فان من الناس من اجاز الصلاة في كل موضع لا تكون فيه نجاسة ومنهم من استثنى من ذلك سبعة مواضع: المزيللة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق والحمام ومعاطن الابل وفوق ظهر بيت الله ومنهم من استثنى من ذلك المقبرة فقط ومنهم من استثنى المقبرة والحمام ومنهم من كره الصلاة في هذه المواضع النهى عنها ولم يبطها وهو احد ما روى عن مالك وقد روى عنه الجواز وهذه رواية ابن القاسم. وسبب اختلافهم تعارض ظواهر الآثار في هذا الباب وذلك ان ههنا حديثين متفق على صحتها وحديثين مختلف فيهما. فاما المتفق عليهما فقوله عليه الصلاة والسلام "اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلى وذكر فيها: وجعلت لى الارض مسجدا وطهورا فإني ادركنى الصلاة صنيت" وقوله عليه الصلاة والسلام "اجعلوا من صلاتكم في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا" واما الغير المتفق عليهما فاحدهما ما روى "انه عليه الصلاة والسلام نهى ان يصلى في سبعة مواطن: في المزيللة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي معاطن الابل وفوق ظهر بيت الله" خرجه الترمذى. والثاني ما روى انه قال عليه الصلاة والسلام "صلوا في مرابض الغنم ولا تصلوا في اعطان الابل" فذهب الناس في هذه الاحاديث ثلاثة مذاهب: احدها مذهب الترجيح والنسخ والثاني مذهب البناء: اعنى بناء الخاص على العام والثالث مذهب الجمع. فاما من ذهب مذهب الترجيح والنسخ فاخذ بالحديث المشهور وهو قوله عليه الصلاة والسلام "جعلت لى الارض مسجدا وطهورا" وقال هذا ناسخ لغيره لان هذه هي فضائل له عليه الصلاة والسلام وذلك مما لا يجوز نسخه. واما من ذهب مذهب بناء الخاص على العام فقال: حديث الاباحة عام وحديث النهى خاص فيجب ان يبنى الخاص على العام. فمن هؤلاء من استثنى السبعة مواضع ومنهم من استثنى الحمام والمقبرة وقال: هذا هو الثابت عنه عليه الصلاة والسلام لانه قد روى ايضا النهى عنهما مفردين. ومنهم من استثنى المقبرة فقط للحديث المتقدم. واما من ذهب مذهب الجمع ولم يستثن خاصا من عام فقال احاديث النهى محمولة على الكراهة والاول على الجواز

جہاں تک ان جگہوں کے احکام کا تعلق ہے جہاں نماز ادا کی جا سکتی ہے تو اس بارے میں بعض حضرات نے ہر جگہ پر نماز ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے یعنی وہ جگہ جہاں پر نجاست موجود نہ ہو جبکہ ان میں سے بعض نے سات مقامات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے وہ یہ ہیں: کوڑا پھینکنے کی جگہ بوجھ خانہ قبرستان راستے کا بلند حصہ حمام اونٹوں کا باڑا اور خانہ کعبہ کی چھت۔ ان میں سے بعض حضرات نے صرف قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

ان میں سے بعض حضرات نے ان مقامات پر نماز کی ادائیگی کو مکروہ قرار دیا ہے البتہ اُن کے نزدیک نماز ہو جاتی ہے ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں جبکہ اُن سے دوسری روایت اس کے جواز سے نقل کی گئی ہے یہ روایت ابن قاسم نے نقل کی ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اس بارے میں منقول روایات کے درمیان تردد پایا جاتا ہے دو احادیث ایسی ہیں جن کی صحت پر اتفاق پایا جاتا ہے اور دو احادیث ایسی ہیں جن کے مستند ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جن روایات کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے وہ یہ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی ہیں۔“

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اس بات کا تذکرہ کیا:

”میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے تو جہاں کہیں

نماز کا وقت ہو جائے گا میں نماز ادا کر لوں گا۔“

جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اپنے گھروں میں بھی نماز ادا کیا کرو انہیں قبرستان نہ بناؤ۔“

جن روایات پر اتفاق نہیں پایا جاتا اُن میں سے ایک وہ روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز ادا کرنے

سے منع کیا ہے:

”کوڑا پھینکنے کی جگہ، بوچڑ خانہ، قبرستان، راستے کا بلند حصہ، حمام، اونٹوں کا بازار، خانہ کعبہ کی چھت۔“

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات

ارشاد فرمائی ہے:

”بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیا کرو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کیا کرو۔“

تو فقہاء نے ان روایات کے بارے میں تین طرح کے مسلک اختیار کیے ہیں۔

بعض فقہاء نے ترجیح اور نسخ کا طریقہ اختیار کیا ہے بعض نے خاص کو عام پر استوار کیا ہے اور بعض نے جمع اور تطبیق کے

مسلک کو اختیار کیا ہے جن حضرات نے نسخ اور ترجیح کا طریقہ اختیار کیا ہے انہوں نے مشہور حدیث کو ترجیح دی ہے جو یہ ہے:

”میرے لیے تمام روئے زمین نماز کے ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔“

انہوں نے اس روایت کو باقی تمام روایات کے لیے ناخ قرار دیا ہے کیونکہ یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سے

تعلق رکھتی ہے اور اس روایت کو منسوخ تصور نہیں کیا جاسکتا۔

جن فقہاء نے خاص کو عام پر استوار کرنے کا طریقہ اختیار کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے حلت کے حکم سے

متعلق روایت عام ہے جبکہ ممانعت کے حکم سے متعلق حدیث مخصوص ہے اور خاص کو عام پر استوار کرنا لازم ہے تو ان میں سے

ایک گروہ نے سات مقامات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جبکہ دوسرے گروہ نے صرف حمام قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ سے صرف یہی ثابت ہے کیونکہ ان دونوں کی ممانعت الگ الگ طور پر منقول ہے جبکہ ان میں بعض حضرات نے پہلے بیان کردہ روایت کی روشنی میں صرف قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

جن حضرات نے جمع اور تطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے انہوں نے خاص کو عام سے مستثنیٰ تسلیم نہیں کیا انہوں نے ممانعت کے حکم سے متعلق روایت کو کراہیت پر محمول کیا ہے اور پہلی قسم کی روایات کو جواز پر محمول کیا ہے۔

1063- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَمِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا فِي مَرَاحَاتِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي مَرَاحَاتِ الْإِبِلِ.

☆ ☆ عبد الملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لو اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الجبار بن علاء بن عبد الجبار عطار بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”248ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۶۶) (۷۹۴)۔

○ محمد بن عبد اللہ بن حکم بن اعین مصری فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”268ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱۷۸) (۳۹۰)۔

○ حرملة بن عبد العزيز بن سبرة، جہنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۵۸) (۲۰۱)۔

1064- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ وَكَانَ

۱۰۶۲- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۴۴۹) كتاب الصلوة: باب كراهية الصلوة في أعطان الإبل دون سراح الغنم من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بسند الإسناد - وأخرجه الطبراني في (الكبير) (۷/۱۳۴) - رقم (۶۵۶۳) من طريق العميد عن حرملة بسند الإسناد - وينظر الحديث الثاني -

۱۰۶۴- أخرجه ابن أبي شيبة (۱/۲۸۵) وابن ماجه (۱/۲۵۲) كتاب المساجد والجماعات: باب الصلوة في أعطان الإبل وسراح الغنم حديث (۷۷۰) والطبراني في (الكبير) (۷/۱۳۵) - رقم (۶۵۶۵) من طريق زيد بن الحباب بسند الإسناد -



رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِي مَوَاحِتِ الشَّاءِ.

☆☆ عبد الملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے۔ اونٹوں کے بازے میں نماز ادا کی جائے نبی اکرم ﷺ خود بکریوں کے بازے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

## 21- باب إِعَادَةِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ.

باب: پہلے پڑھی ہوئی نماز جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھنا

1065- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعَصَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ يُصَلُّونَ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُونُ لَكَ نَافِلَةٌ وَهَذِهِ مَكْتُوبَةٌ.

☆☆ حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لیے (مسجد میں آؤ) اور لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے پاؤ تو ان کے ساتھ نماز ادا کرو اگر تم پہلے ہی وہ نماز ادا کر چکے ہو تو وہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض شمار ہوگی۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن یزید بن حریب ابن قطان ابی احمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”60ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اللسان (۵۵۹/۱) (۱۳۹۲)۔

○ سعید بن سائب بن یسار ثقفی طائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”171ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۹۶/۱) (۱۷۳)۔

○ نوح بن صعصعہ مکی، مستور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۸/۲) (۱۶۷)۔

— — — — —

۱۰۶۵- اخرجہ ابو داؤد (۱۵۷/۱) کتاب الصلوة: باب فی الجمع فی المسجد مونی: حدیث (۵۷۷)؛ حدیثنا فتویہ: ثنا معن بن یسار الدمشقی - ومن طریقہ ابی داؤد اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲۰۲/۲) کتاب الصلوة: باب من قال: (الثانیه فریضة) - وقال النوری فی (الخلاصة)؛ اسناده ضعیف - ونظرا (نہج الرایة) (۱۵۰/۲)۔

پہلے ادا کی ہوئی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھنے کا حکم

اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اور بعد میں اُسے باجماعت نماز مل جائے تو اس کا حکم کیا ہوگا۔  
تو اس بارے میں ڈاکٹر وہب زحیلی تحریر کرتے ہیں:

فقہاء کا اس بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اب اس کو جماعت مل جائے اب وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لے گا اس کی دوسری نماز نفل شمار ہوگی۔ اس کی دلیل یزید بن اسود کی نقل کردہ مذکورہ بالا حدیث ہے۔ جس سے یہ حکم ثابت ہے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ بات منقول ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص مسجد میں آیا نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر چکے تھے آپ نے فرمایا: کون شخص ہے جو نیکی کرے اور اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لے تو ایک آدمی اٹھا اور جا کر اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

احناف کے نزدیک جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اس کے لیے باجماعت نماز ادا کرنا جائز ہے دوسری نماز اُس کے لیے نفل ہو جائے گی انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں یزید بن اسود کی نقل کردہ روایت پیش کی ہے۔ جو فرض کی ادائیگی کی صورت میں گزر چکی ہے۔ یہ بات مذکور ہے دو آدمیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا نہیں کی تھی وہ صف کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تم اقامت گاہ میں یہ نماز ادا کر چکے ہو پھر تم مسجد میں آؤ اور اس وقت جماعت کا وقت ہو چکا ہو تو نماز ادا کر لو یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی تو جب دوسری نماز نفل قرار دی جائے گی تو اس سے نفل کے احکام دیئے جائیں گے اس لیے اس اعتبار سے نماز کو دوبارہ پڑھنا مکروہ ہوگا کیونکہ عصر کی نماز کے بعد نوافل ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے۔

اگر امام جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو اور جماعت میں تین سے زائد لوگ ہوں تو اس کے پیچھے نفل کی نیت سے کھڑے ہونا مکروہ ہوگا اگر تین سے زائد لوگ نہیں ہیں اور اذان کے بغیر نوافل ادا کیے جا رہے ہیں تو یہ مکروہ نہیں ہوگا لیکن اگر اذان دے کر نوافل کا ارادہ کیا جا رہا ہے تو یہ مطلق طور پر مکروہ ہوگا اگر امام فرض پڑھ رہا ہو تو اس کی ابتداء میں نفل پڑھنا مکروہ نہیں ہوگا۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک نماز ادا کر لے وہ اسے دوبارہ ادا نہیں کرے گا البتہ تین مساجد کا حکم مختلف ہے (مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ) اگر وہ ان میں سے کسی مسجد میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لیے نماز دوبارہ پڑھنا مستحب ہوگا لیکن جو شخص پہلے تنہا نماز ادا کرتا ہے اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے: اس جماعت میں دو یا دو سے زیادہ افراد موجود ہوں اگر جماعت میں صرف ایک شخص ہو تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا البتہ اگر ایک شخص مستقل امام ہو تو اس کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہوگا اس کی وجہ یہ ہے مستقل امام کی حیثیت جماعت کی طرح ہوتی ہے۔

مغرب کی نماز کے علاوہ ہر ایک نماز کو اس طرح ادا کیا جاسکتا ہے۔

وتر ادا کرنے کے بعد عشاء کی نماز کو دوبارہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔

جماعت کا ثواب لینے کے لیے ایسی صورت میں جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرنا حرام ہوگا۔

اسی طرح مغرب کی نماز کو بھی ادا نہیں کرے گا کیونکہ مغرب کی نماز میں تین رکعت ہوتی ہیں تو پہلی تین رکعت کے ساتھ مل کر جفت ہو جائیں گی کیونکہ دہرائی جانے والی نماز نوافل کے حکم میں ہے اور عشاء کی نماز وتر سے پہلے دہرائی جاسکتی ہے وتر کے بعد دہرائی نہیں جاسکتی کیونکہ اگر وہ وتر کو بھی دہرا لیتا ہے تو اس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی ہو جائے گی ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جاسکتے اور اگر وہ شخص وتر کو دہراتا نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ کے دوسرے فرمان کی خلاف ورزی ہو جائے گی آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے: رات کی نماز میں سب سے آخر میں وتر ادا کرو۔

ہر وہ شخص جو اکیلے نماز ادا کر چکا ہو اس کے لیے اس طرح سے دوبارہ نماز ادا کرنا جائز ہے البتہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا تین مساجد میں کسی ایک مسجد میں تنہا نماز ادا کر چکا ہو تو ان مساجد سے باہر جا کر کسی اور جماعت کے ساتھ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کرے گا البتہ ان مساجد کے اندر جماعت کے ساتھ وہ دوبارہ ان نمازوں کو ادا کر سکتا ہے۔

اگر وہ مقتدی ہوگا تو دوبارہ ادا کرے گا لیکن اگر وہ امام ہوگا تو دوبارہ ادا کرنا درست نہیں ہوگا جیسا کہ احناف اسی بات کے قائل ہیں۔

فرض نماز کو ادا کرنے والا اس بات کی نیت کرے گا کہ یہ معاملہ اللہ کے سپرد ہے وہ ان میں سے جسے چاہے فرض کے طور پر قبول کر لے شوافع اس بات کے قائل ہیں کوئی شخص جو تنہا نماز ادا کر چکا ہو اور جو صحیح قول کے مطابق جماعت کے ساتھ نماز ادا کر چکا ہو ان کے لیے بھی اس نماز کو دوبارہ ادا کرنا مسنون ہوگا فرض کو دوبارہ فرض کی نیت سے ادا کرے گا۔

خواہ وہ دوسری جماعت اکیلے نمازی کے ساتھ ہو یا جماعت کے ساتھ ہو جو اس وقت کے اندر ادا کی جا رہی ہو۔

1066- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَامَ يُصَلِّي وَخَذَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ يَتَجَرَّ عَلَى هَذَا فَلْيُصَلِّي مَعَهُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر چکے تھے وہ شخص اٹھ کر تنہا نماز ادا کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون شخص اس کے ساتھ تعاون کرے گا؟ وہ اس کے ساتھ (دوبارہ) یہ نماز ادا کرے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن محمد بن حسن بن زبیر اسدی۔ کوئی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب

۱۰۶۶- أخرجه الطبراني في (الموطأ) (۱۶۰/۸) رقم (۷۲۸۲) حدثنا محمد بن العباس اللازم قال: حدثنا عمر بن محمد بن الحسن بن سنان اللازم - وقال الطبراني: سمع يرويه عن حماد بن محمد بن الحسن اللازمي - وذكره البيهقي في (المجمع) (۱۶۹/۲) وقال إسماعيل الطبراني في (الموطأ) وفيه محمد بن الحسن فان كان ابن زبيرة فهو ضعيف - قلنا هو محمد بن الحسن ابن الزبير اللازمي وهو صدوق فيه لهن - ينظر: (التفريب) (۱۵۵/۲) - والحميت ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۵۷/۲) من طريق دارقطني وقال: (وغيره جيد) -



تہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۲/۲) (۵۰۴)۔

○ محمد بن حسن بن زبیر اسدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقہ“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”200ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۵۲/۲) (۱۳۹)۔

1067- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدْفِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَعَدَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا رَجُلٌ يَقُومُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيَّ هَذَا فَيَصَلِّي مَعَهُ .

☆☆ حضرت عاصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز ادا کر لینے کے بعد مسجد میں تشریف فرما تھے اسی دوران ایک شخص اندر آیا اور نماز ادا کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اٹھ کر اس کے ساتھ بھلائی کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے؟



راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن داؤد بن عیسیٰ، ابو یعقوب شعرانی مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”261ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۷۴/۶) (۳۴۰۳)۔

## 22- باب فِي ذِكْرِ الْجَمَاعَةِ وَأَهْلِهَا وَصِفَةِ الْإِمَامِ.

باب: جماعت اس کے اہل کا تذکرہ اور امام کی صفت

1068- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ بْنُ النَّطَّاحِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ نَدْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا كَانَ اثْنَانِ صَلَّيَا مَعًا فَإِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً تَقَدَّمَ أَحَدُهُمْ .

۱۰۶۷- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۷/۱۸۱) رقم (۱۷۹) من طريق خالد بن عبد السلام الصدفي بهذا الإسناد وذكره البيهقي في (مجمع الزوائد) (۲/۴۹) وقال: رواه الطبراني في (الكبير) إسناده ضعيف ولا يصح عن عاصمة حديث - أ - وذكره الأزملي في (عصب السراية) (۲/۵۸) من طريق الملقطني أيضا وقال: وهو ضعيف بالفضل بن المختار - قال ابن عدي: الفضل بن المختار إسناده منكره - وقال أبو حاتم الرازي: مجهول وإسناده منكره يحدث بالباطل -

۱۰۶۸- أخرجه الترمذي (۱/۴۵۲-۴۵۳) كتاب الصلوة باب ما جاء في الرجل يصلي مع الرجلين حديث (۲۲۲) من طريق إسماعيل بن مسلم المكي بهذا الإسناد - وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب - قلت: وفيه نظر: إسماعيل بن مسلم المكي ضعفه غير واحد - وقال العافظ في (التفريب) (۱/۷۴): ضعيف والحسن البصري مدلس وقد غنضه - وفي سماعه من سمرة فيه خلاف كبير فقد أثبت به بضعهم ونعاه آخرون -

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب دو آدمی ہوں تو وہ ایک ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کر لیں اور اگر تین ہوں تو پھر ان میں سے ایک آگے ہو جائے۔

→ ❦ ← → ❦ ← → ❦ ←

### راویان حدیث کا تعارف:

○ خالد بن عبد السلام بن خالد بن یزید صدفی، ابو یحییٰ مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: البحر والتحدیل (۳/۳۲۲) (۱۵۴۵)۔

### دو آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا

دو آدمیوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کا طریقہ کیا ہوگا اس کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اقل الجماعة اثنان: امام ومأموم ولو مع صبي عند الشافعية والحنفية (1)، ولا تنعقد الجماعة مع صبي مميز عند المالكية والحنابلة (2)؛ لكن عند الحنابلة في فرض لانفل فتصح به؛ لان الصبي لا يصلح اماماً في الفرض، ويصح ان يؤم صغيراً في نفل؛ لان النبي صلى الله عليه وسلم امر ابن عباس، وهو صبي في التهجد.

ودليلهم على اقل الجماعة: قوله صلى الله عليه وسلم: الاثنان فما فوقها جماعة (3).

”کم از کم دو افراد باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں جن میں سے ایک امام ہوگا اور دوسرا مقتدی ہوگا“ احناف اور شوافع کے نزدیک وہ مقتدی بچہ بھی ہو تو بھی نماز درست ہوگی جبکہ فقہاء مالکیہ وحنابلہ کے نزدیک بچے کو امام مقرر نہیں کیا جاسکتا تاہم حنابلہ سے یہ بات منقول ہے: اُن کے نزدیک بچے کے اقتداء میں فرض نماز ادا نہیں کی جاسکتی نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں اسی طرح نفل نماز میں بچے کو مقتدی بنانا جائز ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تہجد کی نماز میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت کی تھی۔

کم از کم دو افراد کی نماز باجماعت درست ہونے کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”دو اور اس سے زیادہ افراد جماعت ہوتے ہیں“۔

### اس مسئلے کے فروعی احکام

اس بارے میں فروعی احکام کی وضاحت کرتے ہوئے فتاویٰ عالمگیری کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

(1) الدر المختار 517/1، المجموع 93/4، وما بعدہ، مفتی الحاج 229/1، 233، البدائع 156/1:

(2) کشاف القناع 532/1، المغنی 178/1، الشرح الکبیر 321/1، الشرح الصغیر 427/1، وما بعدہ.

(3) رواہ ابن ماجہ والحاکم والبیہقی والعلینی عن ابی موسیٰ الأشعری، واخرجہ البیہقی عن انس، واخرجہ الدارقطنی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، ورواہ ابن عدی

من حدیث الحکم بن عمیر، وکلبا ضعیف (نصب الرایۃ 198/2):

۱۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ: الفصل العاشر: أنواع الصلوة

اِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ رَجُلٌ وَاحِدٌ أَوْ صَیٌّ یَقُولُ الصَّلَاةَ قَامَ عَنْ یَمِینِهِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ وَلَا یَتَأَخَّرُ عَنْ  
الْإِمَامِ فِی ظَاهِرِ الرَّوَايَةِ .

هَكَذَا فِی الْمُحِيطِ وَلَوْ وَقَفَ عَلَى یَسَارِهِ جَازٍ وَقَدْ آسَاءَ .

كَذَا فِی مُحِيطِ السَّرْحِیِّ وَلَوْ وَقَفَ خَلْفَهُ جَازٍ وَلَمْ یَذْكُرْ مُحَدِّدَ الْكَرَاهِيَةِ نَصًّا وَاخْتَلَفَ الشَّايِخُ  
فِيهِ قَالَ بَعْضُهُمْ : يُكْرَهُ هُوَ الصَّحِيحُ .

هَكَذَا فِی الْبَدَائِعِ وَإِذَا كَانَ مَعَهُ اثْنَانِ قَامَا خَلْفَهُ وَكَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَحَدُهُمَا صَبِيًّا وَإِنْ كَانَ مَعَهُ  
رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ أَقَامَ الرَّجُلُ عَنْ یَمِینِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَهُ وَإِنْ كَانَ رَجُلَانِ وَامْرَأَةٌ أَقَامَ الرَّجُلَانِ خَلْفَهُ  
وَالْمَرْأَةُ وَرَاءَهُمَا وَإِنْ كَانَ مَعَهُ رَجُلَانِ وَقَامَ الْإِمَامُ وَسَطَهُمَا فَصَلَاتُهُمَا جَائِزَةٌ .

اگر امام کے ساتھ ایک شخص موجود ہو یا ایک (نابالغ) لڑکا موجود ہو جو نماز کو سمجھنا ہو تو وہ مقتدی امام کے دائیں طرف  
کھڑا ہو یہی مختار ہوگا ظاہر الروایت کے مطابق وہ شخص امام کے پیچھے کھڑا نہیں ہوگا۔

المحیط نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

اگر وہ شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو جاتا ہے تو یہ بھی جائز ہے لیکن یہ غلط ہے۔ ”محیط سرحی“ میں اسی طرح تحریر

ہے۔

اگر وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے تو یہ بھی جائز ہے کیونکہ امام محمد رحمہ اللہ نے لفظی طور پر اس کے کمزور ہونے کی  
صراحت نہیں کی ہے۔

فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہی درست ہے  
جیسا کہ ”البدائع“ میں تحریر ہے۔

اگر امام کے علاوہ دو افراد ہوں تو وہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے اگر ان میں سے ایک بچہ ہو تو بھی وہ اسی طرح  
کھڑے ہوں گے۔

اگر امام کی اقتداء میں ایک مرد اور ایک عورت ہوں تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور خاتون امام کے پیچھے کھڑی  
ہوگی۔

اگر امام کی اقتداء میں دو مرد اور ایک خاتون ہوں تو امام دونوں مردوں کو اپنے پیچھے کھڑا کرے گا اور خاتون ان دونوں  
کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

اگر امام کے ساتھ دو آدمی ہوں اور امام ان دونوں کے درمیان میں کھڑا ہو جائے تو بھی ان لوگوں کی نماز جائز ہوگی۔

صاحب ہدایہ کا بیان

وَمَنْ صَلَّى مَعَ وَاحِدٍ أَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ لِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَإِنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

لِالْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةِ كِتَابُ الصَّلَاةِ الْفَضْلُ الْعَامِسُ فِي بَيَانِ مَقَامِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ





مسلم بالولید بن جبرج، وھذہ نہ غریبۃ لا اعرف فی الباب ھذا غیر ھذا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن مختار ابو سہل بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”منکر الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اللسان (۵۳۱/۲) (۶۶۳۲)۔

○ عبید اللہ بن عبد اللہ بن موہب، ابو یحییٰ تمیمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”106ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۳۵/۱) (۱۲۷۲)۔



### خواتین کی باجماعت نماز کا حکم

خواتین کے باجماعت نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں ان سے کوئی بھی حرمت والا کام سرزد ہو سکتا ہے یعنی امام کو صف کے درمیان میں کھڑا کرنا تو یہ مکروہ ہو گا جس طرح برہنہ لوگوں کے لیے ہے لیکن اگر وہ خواتین ایسا کر لیتی ہیں (یعنی صرف خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں) تو ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی اس کی دلیل یہ ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تھا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے باجماعت نماز ادا کرنے کو ابتدائے اسلام کے دور پر محمول کیا جائے گا اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے خاتون امام کو آگے کرنے سے بے پردگی کا زیادہ امکان ہے۔

### شارح ہدایہ امام کمال الدین ابن ہمام کی وضاحت

صاحب ہدایہ کی اس عبارت پر بحث کرتے ہوئے ہدایہ کے شارح کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

(متن کے یہ الفاظ) ان کے فعل کو ابتدائے اسلام پر محمول کیا جائے گا۔ (ابن ہمام کہتے ہیں:) ”المہبوط“ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔ شیخ سروج نے اس کے بعد یہ تحریر کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد مکہ مکرمہ میں تیرہ برس قیام کیا جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے پھر اس کے بعد آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی اور ان کی رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر نو برس تھی۔ وہ نو برس نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خواتین کی امامت اسی وقت کریں گی جب وہ بالغ ہو چکی ہوں تو پھر یہ ابتدائے اسلام پر کیسے محمول ہو سکتا ہے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے: یہ حکم منسوخ ہو چکا ہو اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کام اس وقت کیا ہو جب خواتین باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے وہاں آگئی ہوں۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی شادی کرنے کے حوالے سے جو بات انہوں نے نقل کی ہے اس میں کچھ خلل پایا جاتا ہے۔ یعنی کلام کو اس صورت حال پر محمول کرنا کہ یہ ابتدائے اسلام کے بارے میں تھا اس بنیاد پر کہ اب یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے خلل یہ ہے: ”المستدرک“ نامی کتاب میں یہ بات مذکور ہے: سیدہ عائشہ اذان بھی دلویا کرتی تھیں اقامت بھی کہلویا کرتی تھیں اور خواتین کی امامت بھی کرتی تھیں اور

ان کے درمیان میں کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الآثار میں یہ بات منقول ہے: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رمضان کے مہینے میں خواتین کی امامت کیا کرتی تھیں اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوا کرتی تھیں۔ یہ بات تو طے ہے تراویح کی نماز کو باجماعت ادا کرنے کا رواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد شروع ہوا تھا اسی طرح امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر میں تشریف لے جانے لگے تو اس خاتون نے آپ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی جنگ میں اپنے ساتھ شریک ہونے کی اجازت دیں میں آپ کے زخموں کی تیمارداری کروں گی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت نصیب کر دے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر میں ٹھہری رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت نصیب کر دے گا تو اس خاتون کو ”شہیدہ“ کہا جاتا تھا۔ وہ خاتون قرآن پڑھا کرتی تھیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت لی کہ وہ اپنے گھر میں ایک مؤذن مقرر کریں جو ان کے لیے اذان دے دیا کرے۔ راوی بیان رکھتے ہیں: اس خاتون نے اپنے ایک غلام اور ایک کنیز کو مدبر کر دیا تو ان دونوں نے مل کر رات کے وقت چادر کے ذریعے اس خاتون کا گلہ گھونٹ کر اسے قتل کر دیا اس عورت کا انتقال ہو گیا اور وہ دونوں مجرم فرار ہو گئے (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی بات ہے) اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جس کسی کے پاس ان دونوں کے بارے میں علم ہو یا جس کسی نے انہیں دیکھا ہو وہ ان دونوں کو پکڑ کر لے آئے (انہیں پکڑ کے لایا گیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت ان دونوں کو مصلوب کیا گیا مدینہ منورہ میں مصلوب کیے جانے والے یہ دونوں پہلے افراد تھے۔

اسی طرح انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کے ہاں جایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے لیے مؤذن مقرر کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ہدایت کی تھی وہ اہل محلہ کی (خواتین کی) امامت کیا کرے۔

عبدالرحمن نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس خاتون کے مؤذن کو دیکھا تھا جو بوڑھا ہو چکا تھا۔

تو یہ تمام روایات اس بات کی نفی کرتی ہیں خواتین کی باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

دوسری روایت میں ولید بن جمیع اور عبدالرحمن بن خالد انصاری نامی راوی ہیں جن کے بارے میں یحییٰ بن سعید القطان

نے یہ کہا ہے: ان کے بارے میں کوئی پتہ نہیں ہے تاہم امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تذکرہ کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔

اس کا یہ جواب دیا جاسکتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس خاتون کے ہاں تشریف لے جانا (یعنی اس خاتون کا یہ طریقہ

عمل) نسخ کے حکم سے پہلے کا ہو۔

روایت کے یہ الفاظ: وہ خاتون رمضان کے مہینے میں امامت کیا کرتی تھیں اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ تراویح کی

نماز پڑھایا کرتی تھیں۔

روایت کے یہ الفاظ: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مؤذن مقرر کیا تھا اور اسے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ امامت کیا

کرے“ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری تک لوگوں کی امامت کرتی رہی۔



جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے جسے امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: عورت دیگر خواتین کی امامت کر سکتی ہے وہ ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔  
تو یہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کا علم تھا کہ اس حکم کا مشروع ہونا بھی باقی ہے کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے ان کی مراد یہ ہو: وہ اس بات کو واضح کریں کہ ایسی صورت میں عورت کو کھڑے کہاں ہونا ہے یا یہ ہو سکتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کے نسخ کا علم نہ ہو سکا ہو۔  
لیکن اب یہاں یہ بحث باقی رہ جاتی ہے اس کا نسخ کون سی چیز ہوگی کیونکہ اس کے لیے کوئی نسخ دلیل موجود ہونی چاہیے تو اس کے نسخ کے حوالے سے صرف وہی روایت نقل کی جاتی ہے جسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اور امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے):

”عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا اس کے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور عورت کا اپنے گھر کی اندرونی کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا گھر کے اندر نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔“

اس سے مراد وہ خزانہ ہے جو گھر میں موجود ہوتا ہے (یعنی وہ کال کوٹھڑی جس میں چیزیں سنبھال کے رکھی جاتی ہیں)۔  
اسی طرح امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے):

”اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عورت کی سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصے میں ادا کی جائے۔“

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے (نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے):  
”عورت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے انتہائی اندرونی حصے میں ہو۔“

اور یہ بات طے شدہ ہے گھر کا ایسا اندرونی حصہ وہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی جاسکتی اسی طرح گھر کی کال کوٹھڑی جو انتہائی تاریک ہوتی ہے (وہاں بھی نماز باجماعت ادا نہیں کی جاسکتی) اب ان دلائل میں جو چیز پائی جاتی ہے وہ مخفی نہیں ہے اگر ان کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ اس بات کا فائدہ دیتے ہیں اس حکم کا سنت ہونا منسوخ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا اس کے ذریعے کراہت تحریمی ثابت ہو جاتی ہے بلکہ آپ اسے مکروہ قرار دے سکتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ اسے خلاف اولیٰ کہا جائے۔ اس لیے ہم پر یہ لازم نہیں ہے ہم اس بات کو درست تسلیم کریں اصل مقصد حق کی پیروی کرنا ہوتا ہے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ خواتین کے تنہا باجماعت نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں۔  
شوافع کے نزدیک خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔ اس بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے دو طرح کی روایات منقول ہیں ایک روایت کے مطابق صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے جبکہ دوسری روایت کے مطابق یہ مستحب نہیں ہے۔

فقہائے مالکیہ کے نزدیک کسی عورت کا (دیگر خواتین کی) امامت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ مالکیوں کے نزدیک امام

کے لیے مرد ہونا شرط ہے۔

احناف کے نزدیک صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ وہ تراویح کی نماز ہو البتہ اگر صرف خواتین باجماعت نماز جنازہ ادا کر لیتی ہیں تو یہ مکروہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایک ایسا فرض ہے جس میں تکرار نہیں پائی جاتی جو بار بار نہیں آتا۔

(احناف اس بات کے قائل ہیں:) اگر صرف خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو برہنہ افراد کی طرح ان خواتین کی امام بھی ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔

احناف نے اس کے مکروہ ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے (نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے):

”خاتون کے لیے گھر کی بہ نسبت اپنے کمرے میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر اور کمرے کی بہ نسبت کھڑی میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے۔“

اس کی وجہ احناف نے یہی بیان کی ہے: خواتین کی جماعت میں کوئی نہ کوئی قباحت ضرور پیدا ہو جاتی ہے ایک تو قباحت یہ ہوتی ہے ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوئی ہے اور ایسا کرنا مکروہ ہے اگر وہ آگے کھڑی ہو جاتی ہے تو خواتین کے لیے یہ بھی مکروہ ہے تو اس صورت میں خواتین کی مثال ایسے افراد کی طرح ہوگی جن کے لیے یہ شرعی حکم نہیں ہے وہ الگ سے باجماعت نماز ادا کریں۔ یہی وجہ ہے: اذان بنیادی طور پر باجماعت نماز بلانے کے لیے اعلان ہے اگر خواتین کی جماعت مکروہ نہ ہوتی تو ان کے لیے باجماعت نماز کے لیے اذان دینا درست ہوتا۔

### ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان

خواتین کی نماز جمعہ باجماعت ادا کرنے کے بارے میں ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

اگر مقتدی صرف خواتین ہوں تو شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ان کی امامت کے لیے مرد کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ عورت دیگر عورتوں کی امامت رکھ سکتی ہے۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت سیدہ عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما عطاء سے منقول ہے: ایک خاتون دیگر خواتین کی امامت کر سکتی ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی رحمہ اللہ سے سید ام ورقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں خواتین کی امامت کر لیا کریں۔

شوافع کے نزدیک عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور ان کی امام ان کے درمیان کھڑی ہوگی۔ اس بارے میں امام احمد سے دو طرح کی روایات منقول ہیں۔ ایک روایت کے مطابق عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے اور دوسری روایت کے مطابق ان کے نزدیک ایسا کرنا مستحب نہیں ہے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک عورت کا امام بننا درست نہیں ہے امام ہونے کے لیے مرد ہونا شرط ہے۔

احناف کے نزدیک صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے خواہ وہ تراویح کی نماز ہی کیوں نہ ہو۔

البتہ نماز جنازہ کے بارے میں ایسا نہیں ہے یعنی اس کو مکروہ قرار نہیں دیا گیا، کیونکہ یہ فرض ہے ایسا فرض ہے جسے بار ادا نہیں کیا جاتا۔

اگر خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو ان کی امام ان کے درمیان کھڑی ہوگی۔  
فقہاء احناف نے عورتوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کو جو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کی دلیل انہوں نے یہ روایت پیش کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خاتون کا اپنے گھر کی بہ نسبت اپنے مخصوص کمرے میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے اور عام کمرے کی بہ نسبت اندر کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے عورتوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کے نتیجے میں کوئی نہ کوئی قباحت پیدا ہو جاتی ہے۔

## 23- باب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ.

باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

1070- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَفْقَهُهُمْ فِي الدِّينِ فَإِنْ كَانُوا فِي الدِّينِ سَوَاءً فَأَقْرَأُهُمْ لِلْقُرْآنِ وَلَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. وَكَانَ يُسَوِّي مَنَّا كُنَّا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لوگوں کی امامت وہ کرے جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ سب ہجرت میں برابر ہوں تو وہ امامت کرے جسے دین کی زیادہ سمجھ حاصل ہو اگر وہ دین کی معلومات کے لحاظ سے برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو قرآن کو زیادہ اچھی طرح سے پڑھ سکتا ہو (یا جسے قرآن کی زیادہ آیات یاد ہوں) کوئی شخص کسی دوسرے کی بادشاہی میں یعنی اس کے گھر میں جہاں وہ بڑا ہو اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے۔

۱۰۷۰- أخرجه مسلم (۱/۱۶۵) کتاب المساجد: باب من أهدى بالإمامة! (۲۹۰/۶۷۳) وأحمد (۱/۱۸۸) وأبو داود (۱/۲۹۰) کتاب الصلوٰۃ: باب من أهدى بالإمامة! الحديث (۵۸۲) والترمذي (۱/۱۵۹) کتاب الصلاة: باب من أهدى بالإمامة! الحديث (۲۲۵) والسنائي (۲/۷۶) کتاب الإمامة: باب من أهدى بالإمامة! وابن ماجه (۱/۲۱۳) کتاب إقامة الصلوٰۃ: باب من أهدى بالإمامة! الحديث (۹۸۰) وأبو عوانة (۲/۲۶) وابن الجارود (۲۰۸) والدارقطني (۱/۲۰۸) والطبراني (۱/۶۱۸) والبيهقي (۳/۱۱۹-۱۲۵) وابن حريجه (۲/۱۰۵۷) والمصبيدي رقم (۱۵۷) وعبد الرزاق (۲۸۰۸-۲۸۰۹) وابن هبان (۲/۲۱۳) والطبراني (۱/۶۱۸) وأبو نعيم في (الحلية) (۷/۱۱۲-۱۱۶) والحاكم (۱/۲۴۳) والبيهقي في (شرح السنة) (۲/۳۹۷-بتحقيقنا) كلفهم من طريق إسماعيل بن رجاء الربيدي قال: سمعت أوس بن ضمعج يحدث عن أبي مسعود - فذكره وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - وأخرجه الحاكم بزيادة: فقال: قد أصرح مسلم حديث إسماعيل بن رجاء هذا ولم يذكر فيه: (القوم يوم) فتموا! وهذه لفظة غريبة عزيزة بهذا اللفظ الصحيح -



(راوی بیان کرتے ہیں:) نماز کے آغاز میں نبی اکرم ﷺ ہمارے کندھے سیدھے کروایا کرتے تھے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: تم آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے میرے نزدیک زیادہ سمجھ دار اور تجربہ کار لوگ کھڑے ہوں پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ (سمجھ دار اور تجربہ کار) لوگ کھڑے ہوں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عصمتہ بن مالک، یہ صحابی رسول ہیں، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۱) (۱۸۶)۔

○ محمد بن صالح بن مہران بصری، ابو جعفر ابن نطاح، ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "252ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۵۵) (۶۰۰۱)۔

○ حسن بن حبیب بن ندبہ - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں" تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "197ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۳/۱) (۲۵۹)۔

○ ولید بن عبد اللہ بن جمیع زہری، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۴۸۲)۔

○ اسماعیل بن رجا بن ربیعہ زبیدی - ابواسحاق کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۴۷)۔

○ اوس بن صممج - کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دوسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "74ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۸۱)۔

1071 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنْبَاعِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ صَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْقَوْمِ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا فَإِنْ كَانُوا فِي الْقُرْآنِ وَاحِدًا فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ وَاحِدًا فَأَفْقَهُمْ فَقَهَا فَإِنْ كَانَ الْفَقْهُ وَاحِدًا فَأَكْبَرُهُمْ سِنًا.

☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر وہ قرآن کے علم کے حوالے سے برابر ہوں تو وہ شخص کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حساب سے برابر ہوں تو وہ شخص ان کی امامت کرے جس کو دین کی زیادہ معلومات ہوں اور اگر وہ دین کے علم کے حساب سے برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔

## 24-باب الاثنان جماعة

باب: دو آدمی بھی جماعت ہوتے ہیں

1072- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ يَغْنِي الْوَاقِدِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْإِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو آدمی یا اس سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن واقد بن مسلم البغدای، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”247ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۶۳)۔

1073- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمی اور اس سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں (یعنی انہیں باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے)۔

— — — — —

۱۰۷۲- أخرجه ابن ماجه (۳۲۲/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب الاثنان جماعة: حميت (۹۷۲) وابو يعلى (۱۸۹/۱۳-۱۹۰) (۷۲۲۲) والمالك (۲۲۶/۴) كتاب الفرائض: باب الاثنان فما فوقهم جماعة: وابن عمري في (الكامل) (۹۸۹/۲) والبيهقي (۶۹/۲) كتاب الصلوٰۃ: باب الاثنان فما فوقهما جماعة: كلوسم من طريق الربيع بن بدير عن ابيه عن جده عن ابي موسى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اثنان فما فوقهما جماعة) - قال ابو حنبل في (الزوائد) (۲۳۱/۱): (هذا اسناد ضعيف: لضعف الربيع ووالده بدير بن عمرو) -

### راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عمرو السدوسی، بھڑی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”203ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۱۲۷۸)۔

25-باب مَنْ يَصْلُحُ أَنْ يَقُومَ خَلْفَ الْإِمَامِ .

باب: کون سے لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے؟

1074- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَتَقَدَّمُ الصَّفَّ الْأَوَّلَ أَغْرَابِيٌّ وَلَا أَعْجَمِيٌّ وَلَا غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمَ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پہلی صف میں کوئی دیہاتی کوئی عجمی اور کوئی نابالغ لڑکا کھڑا نہ ہو۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن جعفر بن حمویہ، ابو حسین الجوزی، و معروف بابن مشکان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”341ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴/۳۰۷) (۲۳۰۸)۔

○ العباس بن سلیم۔ قال ابن قطان: مجہول، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المہزیان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۹۲/۳) (۴۷۱)۔

○ عبید اللہ بن سعید بن مسلم الجعفی، ابو مسلم کوفی، قائد الاعمش، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الجہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۳۲۴)۔

1075- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ لَا يَقُومَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ فَيَصْلِي تَطَوُّعًا حَتَّى يَنْحَرِفَ أَوْ يَتَحَوَّلَ أَوْ يَفْصَلَ بِكَلَامٍ .

١٧٤. أخرجه ابن الجوزي في (الطلل المتناهي) (١/٤٦٥) رقم (٧٢٢) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: عبيد الله بن سعيد مجهول - قالت: ليس بمجهول؛ فقد عرفه غيره لكن بالضعف؛ فقال أبو داود: عنده أصابته موضوع - وقال البخاري: في حديثه نظر - وقال ابن حبان في (الثقات): بطل - قد ذكر الذهبي هذا الحديث من منكره - ينظر (الميزان) (١٢/٥) -



☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: سنت کے احکام میں یہ بات شامل ہے: جب امام سلام پھیر دے تو جس جگہ کسی شخص نے فرض نماز ادا کی ہو وہ اسی جگہ کھڑا ہو کر نوافل ادا نہ کرے بلکہ وہاں سے کچھ ہٹ کر ایک طرف ہو کے یا درمیان میں کچھ گفتگو کر کے نوافل ادا کرے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عبد الغفار القسیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۲۳/۴) (۶۳۴۵)۔

○ منہال بن عمرو اسدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۹۶۶)۔

○ عباد بن عبد اللہ اسدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۵۳)۔

## 26- باب الصَّلَاةِ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ.

باب: ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا

1076- قُرْءَ عَلٰی اَبِيْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنِ صَاعِدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ- يَعْنِي

۱۰۷۵- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۹۱/۲) كتاب الصلوة: باب الامام يعمول عن مكانه اذا اراد ان ينطق في المسجد: حدثنا ابو الحسن بن الفضل القطان: ثنا ابو عمرو عثمان بن احمد: بهذا الاسناد- وقال البيهقي: ورواه الثوري عن مبصرة بن هبيب عن الشवाल بن عمرو: انه قال: (لا يصلح للامام) وفي رواية: (لا ينبغي للامام)۔

۱۰۷۶- اخرجه البخاري (۲۵/۲) كتاب الصلوة: باب الصلوة في القميص والسروريل والتبان والقباء: حديث (۲۶۵) ومسلم (۲۶۷/۱) كتاب الصلوة: باب الصلوة في الثوب الواحد: حديث (۲۷۶/۵۱۵) واحمد (۱۹۵/۲۲۰/۲) وابو داود الطيالسي (۸۲/۱- ص ۸۲) رقم (۲۵۵) ابن حبان (۲۲۹۸) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۷۸/۱) وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۴۰۷/۶) والبيهقي (۲۳۶/۲) كسریم من طريق محمد بن سيرين: به- واخرجه احمد (۲۲۰/۲) والبخاري (۱۷۵/۱) كتاب الصلوة: باب الصلوة في القميص: الحديث (۲۶۵) ومسلم (۲۶۷/۱) كتاب الصلوة: باب الصلوة في ثوب واحد: الحديث (۵۱۵/۲۷۵) وابو داود (۱۱۱/۱) كتاب الصلوة: باب صباغ احوال ما يصلح فيه: الحديث (۶۲۵) والسناني (۶۹/۲) كتاب القبلة: باب الصلوة في الثوب الواحد: وابن ماجة (۲۳۲/۱) كتاب اقامة الصلوة: باب الصلوة في الثوب الواحد: الحديث (۱۰۴۷) والعميري (۱۸۸/۲) رقم (۹۳۷) وابن خزيمة رقم (۷۵۸) وابو يعلى (۲۸۶/۱۰) رقم (۵۸۸۲) وابن حبان (۲۲۸۶) الاحسان والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۷۹/۱) والبيهقي (۲۴۷/۲) كتاب الصلوة: باب الصلوة في ثوب واحد: والبنفوي في (شرح السنة) (۵۱/۲- بتحقيقنا) من طريق الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان سائل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في ثوب واحد: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (لو لکم ثوبان)!!- واخرجه مسلم (۲۶۷/۱) واحمد (۲۸۵/۲) والبيهقي (۲۹۷/۲) من طريق عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة-

العجلی - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ الْقُرْدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ - قَالَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ إِذَا أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَوْسِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَصَلَّى فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَرِدَاءٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَقَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَقَبَاءٍ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فِي ثَبَانٍ وَقَمِيصٍ فِي ثَبَانٍ وَرِدَاءٍ فِي ثَبَانٍ وَقَبَاءٍ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب لوگوں کے پاس دو کپڑے ہیں؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! کیا کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں گنجائش دی ہے تو تم بھی اپنے آپ کو گنجائش دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد وہ شخص تہبند پہن کر اوپر چادر اوڑھ کر یا قمیض پہن کر اور تہبند پہن کر یا شلوار پر قباء پہن کر یا شلوار پہن کر اور اوپر چادر لپیٹ کر یا شلوار پہن کر اور اوپر قمیض پہن کر یا قباء پہن کر نماز پڑھا کرتا تھا۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: وہ پانچ جامہ اور قمیض پہن کر یا پانچ جامہ پہن کر اوپر چادر لپیٹ کر یا پانچ جامہ پہن کر اوپر قباء پہن کر نماز ادا کیا کرتا تھا۔

1077 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَزَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ حَتَّى يَوْمَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ - ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ -

☆☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک اس کی قوم کے کسی شخص نے اس کی امامت نہیں کی۔

(امام دارقطنی یہ کہتے ہیں:) اس روایت کا ایک راوی ابن ابی اُمیہ مستند نہیں ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عبد اللہ بن محمد بن خرزاد - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”281ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶۵) (۴۵۲۲)۔

۱۰۷۷ - المخرجه المصاحف (۲۶۱/۱ - ۲۶۱) من طريق العمارت بن ابي امامة: ثنا عبد الله بن ابي امامة بسندنا الدمشقي - وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين - ولم يخرجه في (المطالب العلية) (۷۷/۱) - رقم (۱۰۱۰) من طريق عاصم بن كليب: حدثنا نضر بن حبيب عن عمار بن الخطاب عن ابي بكر الصديق به - وعزاه للعلامة بن ابي امامة -

○ عبد الله بن ابوالمية، قال الذهبي الميزان (٦٢/٣) :-

○ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابوقاص الزہری مدنی، ابو محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”184ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۸۳)۔

## 27-باب الْحَقِّ عَلَى اسْتِوَاءِ الصُّفُوفِ.

**باب: صفیں درست کرنے کی ترغیب دینا**

1078- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا - يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ وَهُوَ الْجَدَلِيُّ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَوَاللَّهِ لَتَقِيمَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَتُخْتَلِفَنَّ قُلُوبُكُمْ . فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يَلْزُقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ وَمَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِهِ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: صفیں سیدھی کرو یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا:) اللہ کی قسم! یا تو تم لوگ اپنی صفیں سیدھی رکھو گے ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) تو میں نے دیکھا ہر شخص اپنے ساتھی کی پنڈلی کے ساتھ پنڈلی اس کے گھٹنے کے ساتھ گھٹنا اس کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا رہا تھا (یعنی صف بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کر رہا تھا)۔

**راویان حدیث کا تعارف:**

○ سعید بن یحییٰ بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص اموی، ابو عثمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”249ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۴۲۸)۔

○ حسین بن حارث جدلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

١٧٨- أخرجه أبو داود (١٧٨/١) كتاب المملوكة- باب نسوة الصقوف حديث (٦٦٢) وابن خزيمة (٨٢/١-٨٣) رقم (١٦٠) وابن حبان (٢٧٦) والمؤلاَّب في (الكنى والأسماء) (٨٦/٢) والبيهقي في (السنن الكبرى) (١٠٠/٢-١٠١) والحاظ ابن حجر في (التفليق) (٢٠٢/٢) كلوسم من طريق ذكرى بن أبي زائدة بهذا الإسناد- وعلقه البخاري (٤٤٧/٢) كتاب الأذان- باب الرأى المكب بالمكب- فقال: فقال النعمان بن بشير: (رايت الرجل منا يلزق كعبه بكعب صاحبه)- وصححه ابن خزيمة وابن حبان- وقال الحافظ في (التفليق) (٢٠٢/٢-٢٠٣): (رواه أبو داود وابن خزيمة وإسناده حسن)-



عسقلانی (۱۳۲۲)۔

## 28- باب فِي اخِذِ الشِّمَالِ بِالْيَمِينِ فِي الصَّلَاةِ.

باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ سے بائیں (بازو کی کلائی) کو پکڑنا

1079- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا

مِنْدَلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑا کرتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابان الوراق ازدی، ابواسحاق او ابوالبراهیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”216ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۵/۱) (۴۷۰)۔

1080- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ مَنْصُورٌ أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ثَلَاثَةٌ مِنَ النَّبِيِّ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَوَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تین چیزیں نبوت (کے معمولات میں) ہیں: افطار جلدی کرنا، سحری تاخیر سے کرنا اور نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا۔

1081- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمْرُنَا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَنْ نَعْجَلَ إِفْطَارَنَا وَنُؤَخِّرَ سُحُورَنَا وَنَضْرِبَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شِمَانِلِنَا فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمیں (یعنی) انبیاء کو حکم دیا گیا ہے: ہم افطار جلدی کریں، سحری تاخیر سے کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

۱۰۸۰- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۹/۲) كتاب الصلوة: باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة من طريق الدارقطني به-

۱۰۸۱- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۸۴/۱) رقم (۴۸۰) من طريق الدارقطني به- وذكره الزيلعي في (نصب الرابة) (۳۸/۱) من

طريقه المصنف وقال: النضر بن اسماعيل قال فيه ابن معين ليس بشيء- وقال النسائي وابو نعيم ليس بالقوي- وابن أبي ليلى أيضا

مصنف-

## راویان حدیث کا تعارف:

○ نصر، ابن اسماعیل بن حازم بجلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”182ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۱/۲) (۸۲)۔

## نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑنا

نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑنے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالک فقیہ ابن رشد اندلسی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في وضع اليدين احدهما على الاخرى في الصلاة فذكره مالك في الفرض واجازه في النفل. وراى قوم ان هذا الفعل من سنن الصلاة وهم الجمهور. والسبب في اختلافهم انه قد جاءت آثار ثابتة نقلت فيها صفة صلاته عليه الصلاة والسلام ولم ينقل فيها انه كان يضع يده اليمنى على اليسرى وثبت ايضا ان الناس كانوا يؤمرون بذلك. وورد ذلك ايضا من صفة صلاته عليه الصلاة والسلام في حديث ابى حميد فرأى قوم ان الآثار التي اثبتت ذلك اقتضت زيادة على الآثار التي لم تنقل فيها هذه الزيادة وان الزيادة يجب ان يصار اليها. وراى قوم ان الاوجب المصير الى الآثار التي ليس فيها هذه الزيادة لانها اكثر ولكون هذه ليست مناسبة لافعال الصلاة وانما هي من باب الاستعانة ولذلك اجازها مالك في النفل ولم يجزها في الفرض وقد يظهر من امرها انها هيئة تقتضى الخضوع وهو الاولى بها. نماز کے دوران ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرض نماز میں ایسا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے البتہ نفل نماز میں ایسا کرنا جائز ہے۔ اہل علم کے ایک گروہ نے اسے نماز میں سنت قرار دیا ہے اور جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہے مستند طور پر جو روایات منقول ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ کے نماز کے طریقے کا تذکرہ ہے ان میں یہ منقول نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا ہو۔ یہ بات بھی مستند طور پر ثابت ہے لوگوں کو اس بات کا حکم دیا جاتا تھا۔

حضرت ابو حمید ساعدی نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جو طریقہ بیان کیا ہے اس میں اسی بات کا تذکرہ ہے۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے اس بات کو ثابت کرنے والی احادیث ان روایات پر اضافہ ہیں جن میں یہ اضافہ نقل نہیں ہوا ہے اس لیے اس اضافے پر عمل کرنا ضروری ہوگا

١. بداية المجتهد: الجيلة الثالثة من كتاب الصلاة الفصل الثاني في الافعال التي هي ارکان

جبکہ اہل علم کے دوسرے گروہ نے یہ موقف بیان کیا ہے اُن روایات پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہوگا جن میں یہ اضافہ منقول نہیں ہے کیونکہ اس طرح کی روایات تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔

کیونکہ اس فعل کا تعلق براہ راست نماز کے افعال سے نہیں ہے بلکہ آپ اسے استعانت کے حصے میں رکھ سکتے ہیں اس لیے امام مالک رحمہ اللہ نے نقل میں اس کی اجازت دی ہے لیکن فرض میں اسے جائز قرار نہیں دیا ہے۔

احادیث کے حکم سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے ایک ایسی ہیئت ہے جو خشوع خضوع کے متقاضی ہوتی ہے اور زیادہ مناسب بھی یہی ہے۔

1082- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنُ الشَّكِينِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخِّرَ الشُّحُورَ وَنُعَجِّلَ الْإِفْطَارَ وَأَنْ نَمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شِمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہم انبیاء کرام کو یہ حکم دیا گیا ہے: ہم سحری تاخیر سے کریں، افطاری جلدی کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن عمرو بن عثمان، حضرمی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "152ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب العہد یب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۷۹) (۳۷)۔

1083- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْجَعْفَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَضَعَ الْكَفَّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ مِنَ السُّنَّةِ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا سنت ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ بن علی بن موسیٰ، ابوبکر الخواص۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

۱۰۸۲- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۸۸/۱) رقم (۷۷۹) من طريق دارقطني به- وأخرجه أبو داود الطيالسي (۹۱/۱) نسخة (رقم ۲۹۳) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۸/۷) عن طلحة بن عمرو بسند الإسناد- وذكره الزيلعي في (نصب الرابة) (۳۱۸/۱) من طريق دارقطني وقال: وطلة هذا قال فيه أحمد: متروك الحديث وقال ابن معين: ليس بشيء- وتكلم فيه البخاري وأبو داود والنسائي وأبو حاتم وأبو زرعة وابن حبان وابن عدي ودارقطني-

۱۰۸۲- أخرجه أبو داود (۲۰۱/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليدين على اليسرى في الصلوة: حديث (۷۵۸) من طريق عبد الواحد بن زياد بسند الإسناد- وقال أبو داود: سمعت أحمد ابن حنبل يضعف عبد الرحمن بن ابي...



”342“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۸۱/۴) (۲۰۳۱)۔

○ محمد بن محبوب البنانی۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”223ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۰۴/۲) (۶۷۰)۔

○ عبد الرحمن بن اسحاق بن حارث واسطی، ابو شیبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”122ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۲/۱) (۸۶۴)۔

○ سیار: ابوالحکم الحزلی۔ بنون وزای، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۴۳/۱) (۶۷۷)۔

1084- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ  
بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَاصِمِ الْجَعْدَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ ظَهْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (فَصَلَ لِرَبِّكَ وَالْحَرُّ) قَالَ  
وَضَعَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”تو تم اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کرو اور قربانی کرو۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا جائے گا۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ یزید بن زیاد بن ابوالجعد الجعفی، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶۴/۲) (۲۵۱)۔

○ عاصم حمدری یعدنی بصریین۔ ذکرہ البخاری فی التاریخ (۲۸۶/۶) (۳۰۶۱)، ولم يذكره في جرحه ولا تعديله۔

○ عقبہ بن ظہیر، عقبہ بن ظہیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۳۱۳/۶) (۱۷۳۹)۔

1085- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ  
عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
سَمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ

فِي الصَّلَاةِ لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ .

☆☆ قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔  
ان دونوں کے الفاظ ایک سے ہیں۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ قبیصہ بن ہلب - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۳/۲) (۷۹)۔

○ ہلب - طائی، صحابی نزل الکوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۱/۲) (۱۰۷)۔

1086 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَخْوَلُ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَمِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ علقمہ بن وائل حضری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن جعفر بن محمد بن محمد بن حاتم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”324ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۹۷/۱۱) (۶۰۸۰)۔

○ موسیٰ بن عمیر تمیمی عنبری کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

۱۰۸۵ اخرجه احمد (۲۲۶/۵) وابن أبي نبية (۲۴۲/۱) رقم (۲۹۲۴) والترمذي (۲۲/۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في وضع اليدين على الشمال في الصلوة: حديث (۲۵۲) وابن ماجه (۲۶۶/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليدين على الشمال في الصلوة: حديث (۸۰۹) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۹/۲) كتاب الصلوة: باب وضع اليد اليمنى على اليد اليسرى في الصلوة: وابن الجوزي في (التحفة) (۲۸۱-۲۸۳/۲) رقم (۷۷۸) كلهم من طريق مالك به - وقال الترمذي: هذا حديث حسن -

۱۰۸۶ اخرجه مسلم (۲۰۱/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليدين على اليسرى: حديث (۱۰۸/۵۶) من طريق علقمة بن وائل عن ابيه -

عسقلانی (۲/۲۸۶) (۱۳۹۰)۔

1087- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَحَاقٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ زَيْدٍ السَّوَالِيُّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ مِنْ لُسْنَةِ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ الْكَفَّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ الشَّرَّةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نماز کے دوران یہ بات سنت ہے ایک ہاتھ کو دوسرے پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن زید سوائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۶۸) (۱۱۰)۔

1088- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضَعَ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ الشَّرَّةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نماز کی سنتوں میں یہ بات بھی شامل ہے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ نعمان بن سعد بن حبشہ - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۰۴) (۱۱۴)۔

۱۸۷- أخرجه ابن أبي شيبة (۲۴۳/۱) رقم (۲۹۴۵) وعبد الله بن أحمد في (تذكرة المسند) (۱۱۰/۱) وأبو داود (۲۰۱/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليمين على اليسرى في الصلوة: حديث (۷۵۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۱/۲) كتاب الصلوة: باب وضع اليمين على اليسرى في الصلوة من السنة: وابن الجوزي في (التحقيق) (۲۸۵/۱) رقم (۱۸۱) كالمسلم من طريق عبد الرحمن بن إسماعيل بسند الإسناد - وقال ابن الجوزي: لا يصح - قال أحمد: عبد الرحمن بن إسماعيل ليس بشي: وقال يحيى: متروك - وقال البيهقي في (المعرفة) (۱/۱۹۹): لم يثبت إسناده: تفرد به عبد الرحمن بن إسماعيل الواسطي وهو متروك -

۱۸۸- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۱/۲) كتاب الصلوة: باب وضع اليمين على اليسرى في الصلوة من السنة: من طريق السارقطني به - وقال البيهقي: عبد الرحمن بن إسماعيل قنزا: هو الواسطي القرطبي: أخرجه أحمد بن حنبل ويحيى بن معين والبخاري وغيرهم - ونظر: الحديث السابق -



1089- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكْرِيَّا وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا

سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ.

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ (کی کلائی) کو پکڑ لیا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سويد بن نصر بن سويد مروزي، ابو فضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسری طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”240ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۴۱) (۶۰۸)۔

○ قیس بن سلیم عنبری کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۱۲۹) (۱۳۶)۔

1090- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَالْحَسَنُ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلَاةِ فَأَخَذَ بِيَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ملاحظہ فرمایا میں نے نماز کے دوران اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حجاج بن ابوزینب سلمی، ابو یوسف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے

۱۰۸۹- أخرجه النسائي (۱۲۵/۲) كتاب الافتتاح: باب وضع اليدين على الشمال في الصلوة: حديث (۸۸۷)؛ حدثنا سويد بن نصر بهذا الاسناد - ورنظره رقم (۱۰۸۹)۔

۱۰۹۰- أخرجه ابو داود (۲۰۰/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة: حديث (۷۵۵) والنسائي (۱۲۷/۲) كتاب الافتتاح: باب في الامام اذا راى الرجل وضع شماله على يمينه: حديث (۸۸۸) وابن ماجه (۲۶۶/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليدين على الشمال في الصلوة: حديث (۸۱۱) من طريق الحجاج بن ابى زينب السلمي بهذا الاسناد - وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۳۸/۱) وقال: وفي اسناده حجاج بن ابى زينب فيه لين - قال ابن السني: ضعيف - وقال النسائي: ليس بالقوي - وقال ابن معين: ليس به بأس - وقال ابن عدي: ارجو انه لا بأس به - وقال النووي في (الخلاصة): اسناد صحيح على شرط مسلم - قلت لم يخرج مسلم لحجاج بن ابى زينب سوى حديث واحد وهو: (نعم الامام الغل)۔



1093- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمَصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ اسْتَوُوا وَتَعَادَلُوا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیں اور بائیں کے بارے میں اس طرح اور اس طرح فرماتے اور پھر ارشاد فرماتے: (صف کو) سیدھا رکھو اور برابر رہو۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سوار - بشید الوداد - ابن راشد ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”248ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۵۲) (۵۹۷۷)۔

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابو خالد الاحمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”190ھ یا اس سے پہلے“ ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۳/۱) (۳۲۵)۔

## 29- باب ذِکْرِ التَّكْبِيرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِفْتِاحِ وَالرُّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ وَقَدْرِ ذَلِكَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ.

باب: تکبیر تحریمہ نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا اس کی مقدار اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

1094- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا بَخْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ

۱۰۹۲- أخرجه أحمد (۲۲۹/۲) حدثنا سليمان بن حيان أبو خالد الأحمر بسند الإسناد -

۱۰۹۱- أخرجه أحمد (۹۲/۱) وأبو داود (۱۹۸/۱) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة: حديث (۷۶۱) وفي (۲۰۲/۱-۲۰۲) كتاب الصلوة: باب

ما يستفتح به الصلوة من الدعاء: حديث (۷۶۱) والترمذي (۱۸۸-۱۸۷/۵) كتاب الدعوات: باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلوة

بالليل: حديث (۲۱۲۲) وابن ماجه (۲۸۱-۲۸۰/۱) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين إذا ركع: حديث (۸۶۱) والبخاري في (رفع اليدين) رقم

(۹۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۳۹/۱-۲۳۹) وفي (مشكل الآثار) (۱۸۸/۱) وابن خزيمة (۶۶۱) (۵۸۱) والباقون في (السنن)

الكبرى (۷۶/۲) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين عن الركوع: كالمسح من طريق عبد الرحمن بن أبي الزناد بسند الإسناد - وقال الترمذي

لنا حديث حسن صحيح -



اللہ (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ اِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَاَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ اِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے جب آپ اپنی قرأت مکمل کر لیتے اور رکوع میں جانے لگتے پھر ایسا ہی کرتے جب آپ رکوع سے اٹھتے پھر ایسا ہی کرتے اس کے بعد آپ نماز کے دوران رفع یدین نہیں کرتے تھے اس وقت جب آپ بیٹھے ہوئے ہوتے جب آپ دو رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تو پھر اس وقت اسی طرح رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے۔

1095- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكِّمِ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَكْبِرُ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَقَعْلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر آجاتے پھر آپ ﷺ تکبیر کہتے پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے البتہ جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تھے اس وقت ایسا نہیں کرتے تھے۔

1096- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَخَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى اِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَهُمَا كَذَلِكَ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهَ لِمَنْ حَمِدَهُ . ثُمَّ سَجَدَ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقُضِيَ صَلَاتَهُ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے

۱۰۹۵- أخرجه عبد الرزاق (۶۷/۲) رقم (۲۵۸) ومسلم (۱/۲۹۲) كتاب الصلوة باب استصحاب رفع اليدين عند التكبير حديث

(۲۹۰/۲۲) وابن خزيمة (۱/۲۲۲-۲۲۳) رقم (۲۵۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۶۶) كلهم من طريق ابن جريج بهذا الإسناد -

۱۰۹۶- أخرجه ابو داود (۱/۱۹۲) كتاب الصلوة باب رفع اليدين في الصلوة حديث (۷۳۲) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى)

(۸۲/۲) كتاب الصلوة باب السنة في رفع اليدين كلما كبر للركوع والبيهقي في (شرح السنة) (۲/۱۸۷) من طريق محمد بن المصنف

المصنف ثنا بقية بن الوليد بهذا الإسناد - وقال البيهقي: الزبيدي لقنا اسنه: محمد بن الوليد بن عامر -



☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موجود ہے اس میں یہ الفاظ ہیں آپ نے رفع یدین کیا اور پھر تکبیر کہی۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عزیز - ابن عبداللہ بن زیاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”267ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۱/۲) (۵۲۸)۔

○ سلامتہ بن روح بن خالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”138ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۴۳/۱) (۶۲۲)۔

**1099- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَا حَذَوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ نَحْوَهُ.**

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر آ جاتے تھے (اس کے ساتھ آپ) تکبیر کہتے۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

**1100- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَكُونَا حَذَوَ مَنْكِبَيْهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.**

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر یا اس کے قریب آ جاتے تھے (اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے)

**1101- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَأَبُو الْيَمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ**

۱۰۹۹- أخرجه ابن الجارود في (المنقذ) (۱۷۸) حدثنا محمد بن يحيى بسندنا الامتداد - وأخرجه احمد (۱۳۴/۲) : ثنا يعقوب بن ابراهيم بسندنا الامتداد - وابن اخي الزهري: فهو محمد بن عبد الله بن مسلم بن عبيد الله وقد لينه بمفهوم -

۱۱۰۰- أخرجه عبد الرزاق (۶۷/۲) رقم (۲۵۱۷) وأحمد (۱۴۷/۲) والنسائي (۲۰۶/۲) كتاب الافتتاح: باب ترك رفع اليدين عن السجود: كالمفهوم من طريق معمر بسندنا الامتداد -

۱۱۰۱- أخرجه البخاري (۴۶۰/۲) كتاب اللذان: باب الى اين يرفع يديه: حديث (۷۲۸) وفي رفع اليدين رقم (۱۰) والنسائي (۱۴۱/۲) كتاب الافتتاح: باب العمل في افتتاح الصلوة والبيروقي في (المسنن الكبرى) (۷۰/۲) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين عند الركوع وعند رفع الرأس منه: كالمفهوم من طريق شعيب بن ابي حمزة بسندنا الامتداد -



عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ نَحْوَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ موجود ہیں جب نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ بلند کرتے اس وقت جب آپ تکبیر کہہ رہے ہوتے یہاں تک کہ وہ دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں کے برابر آ جاتے۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)



### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن عیاش۔ ابن مسلم الالھانی، ابوحسن حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”219ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۵۳) (۵۰۳۰)۔

○ الحاکم بن نافع القضاہی بہرانی، ابوالیمان حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”222ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۲۳۷) (۱۵۶۵)۔

1102- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا ابْنُ

أَخِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَبَّرَ وَهُمَا كَذَلِكَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْجُدُ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقُضِيَ صَلَاتَهُ.

☆ ☆ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے ہوئے تکبیر کہتے پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگتے تو ان دونوں کو کندھوں تک بلند کر کے تکبیر کہتے پھر آپ رکوع میں چلے جاتے جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو ان دونوں کندھوں تک بلند کرتے پھر یہ پڑھتے: ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ (اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس حمد بیان کی) پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے جاتے سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے آپ ہر رکعت تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے جب آپ رکوع میں جانے سے پہلے تکبیر کہتے تھے یہاں تک کہ آپ کی نماز مکمل جاتی (یعنی آپ پوری نماز کے دوران یہ عمل کرتے تھے)۔

1103- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ

وَإِفِيدَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصْبَهُ حَتَّى يَرْفَعَ. ☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسے شخص کو دیکھتے جو نماز ادا کرتے ہوئے

ہوئے رفع یدین نہیں کرتا تھا تو وہ اسے کنکریاں مارنے کے لیے اٹھا لیتے تھے یہاں تک کہ وہ شخص رفع یدین کرنے لگتا تھا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ زید بن واقد قرشی، ابو عمرو دمشقی۔ علم حدیث کے ماہرین سے نمبر ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”138“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۳۵۵) (۲۲۸۱)۔

**1104-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ فِيمَا سَأَلْنَاهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّمَعِيُّ - حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ. لَمْ يَرَوْهُ عَنْ حُمَيْدٍ مَرْفُوعًا غَيْرُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَالصَّوَابُ مِنْ فِعْلِ أَنَسٍ. ☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

اس روایت کو حمید کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف عبدالوہاب نے نقل کیا ہے درست یہ ہے یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر منقول ہے۔

**1105-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَتَا مَنْكِبَيْهِ وَحِينَ ارْتَدَّ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْاَيْمَنِ وَيَدَهُ الْاَيْسَرَى عَلَى فِخْذِهِ الْاَيْسَرِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَدَعَا هَكَذَا - وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِأَصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ - قَالَ وَآتَيْتُهُمْ يَغْنَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَوَجَدْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي بَرَانِسِهِمْ فِي الشِّتَاءِ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ نے نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں کے برابر آ گئے پھر جب آپ رکوع میں جانے لگے (اس وقت کیا) پھر جب آپ نے سر اٹھایا (اس وقت کیا) آپ ﷺ نے (بیٹھنے کے دوران) اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور بائیں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا پھر آپ نے اپنے (دائیں ہاتھ کا) حلقہ بنایا اور اس طرح اشارہ کیا سفیان نامی راوی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

۱۱۰۴- أخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۲۸۱) وابن ماجه (۲۸۱/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب رفع اليدين اذا ركع: حديث (۸۶۶) كلاًهما من طريق عبد الوهّاب الثّمعي بهذا الاسناد - قال ابو حنبل في (الزوائد) (۱/۳۰۰): هذا اسناد صحيح - رجاله رجال الصحيحين الا ان المرفوعي اعلم بالوقف رواه ابو بكر بن ابي شيبة في مسنده: فمروان بن خزيمة في صحيحه -

۱۱۰۵- أخرجه احمد (۳۱۸-۳۱۷-۳۱۶/۴) والنسائي (۲۳۶/۲) باب موضع اليدين عند الجلوس للتسليم الاول: حديث (۱۱۵۹) وفي (۲/۳۵-۳۶) كتاب السجود: باب صفة الجلوس في الركعة التي يقضي فيها الصلوٰۃ: حديث (۱۲۶۲) والعمري (۸۸۵) من طريق سليمان بن داود -

راوی بیان کرتے ہیں: میں ان حضرات (یعنی صحابہ کرام) کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان حضرات کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ سردی کے موسم میں اوپر اوڑھی ہوئی چادر میں بھی رفع یدین کرتے تھے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن کلب بن شہاب الجرمی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۲۰۷ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۰/۲) (۳۲۴۳)۔

○ کلیب بن شہاب الجرمی - نجیم - کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۶۸/۱) (۵۹۷۵)۔

○ البرانس: جمع برنس، والبنس: کل ثوب راسہ منہ ملترق بہ من درعة اوجہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: النہایہ (۱۲۲۱)۔

**1106** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ. وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ قَالَ صَلَّيْنَا فِي مَسْجِدِ الْحَضْرَمِيِّينَ فَحَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يَفْتَحُ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ. فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ مَا أَرَى أَبَاكَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَّا ذَلِكَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَحَفِظَ ذَلِكَ وَعَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَحْفَظْ ذَلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّمَا رَفَعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ. لَفْظُ جَرِيرٍ.

☆ ☆ حُصَيْن بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: ہم ابراہیم (نخعی) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عمرو بن مروہ نے انہیں یہ بات بتائی انہوں نے بتایا: ہم نے حضرمیوں کی مسجد میں نماز ادا کی تو علقمہ بن واثل نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کی: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے اور سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

تو ابراہیم نخعی نے یہ فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں آپ کے والد نے نبی اکرم ﷺ کو صرف اسی ایک دن ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہوگا اور یہ بات یاد رکھی ہوگی تو کیا حضرت عبد اللہ (بن مسعود) نے یہ بات یاد نہیں رکھی ہوگی؟ اس کے بعد ابراہیم نخعی نے فرمایا: رفع یدین صرف نماز کے آغاز میں کیا جائے گا۔ روایت کے یہ الفاظ جریر نامی راوی کے ہیں۔

۱۱۰۶- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۸۱/۲) كتاب الصلوة: باب من لم يذكر الرفع إلا عند الافتتاح من طريق دارقطني به- وأخرجه الطحاوي في (تسريع معاني الآثار) (۲۲۶/۱) والطبراني في (المعجم) (۱۲/۲۲) رقم (۹۸) من طريق حسين بن علي بن الحسن- وأخرجه أيضا البخاري في (رفع اليدين) رقم (۲۲) من طريق حسين به-





### راویان حدیث کا تعارف:

○ نصر بن عاصم لیثی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن محمد عسقلانی، (۹۹۹) (۷۱۶۳)۔

1109 حَدَّثَنَا دُعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْرَوَيْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ  
شَمِيلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ هَلْ  
أُرِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ  
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَاصْنَعُوا وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

☆ ☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق (نماز ادا کر کے) دکھاؤں! پھر انہوں نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ بلند کیے پھر تکبیر کہی اور رکوع میں جانے کے لیے دونوں ہاتھ بلند کیے پھر ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ پڑھا تو دونوں ہاتھ بلند کیے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) انہوں نے فرمایا: اس طرح تم لوگ کرو۔ (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ امام حافظ فقیہ، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن شیروہ بن اسد، و تذکرہ الحفاظ (۲/ ۷۰۵-۵۰۶)۔

○ ازرق بن قیس حارثی بلخاری بن کعب، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”120“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۶۴/۱) (۳۳۶)۔

○ حطان بن عبد اللہ الرقاشی بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”70ھ“ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۲۳۷) (۱۳۹۸)۔

1110 - حَدَّثَنَا دَعْلُجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
الْحُبَابِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ يَأْتِنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَحْوَهُ رَفَعَهُ هَذَا عَنْ حَمَّادٍ وَوَقَفَهُ  
غَيْرُهُمَا عَنْهُ سَمِعْتُ الْقَاضِي أَبَا جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنَ الْبَهْلُولِ يَقُولُ وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءٌ قَالَ كَانَ  
مَذْهَبِي مَذْهَبَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي النَّوْمِ يُصَلِّيُ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ  
تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ إِذَا رَكَعَ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

١١٠٩ ذكره الزيلعي في (تصحيح الراية) (١٦٥/١) من جهة المصنف وقال الزيلعي وأخرجه البيهقي عن محمد بن حماد الرازي عن يزيد بن  
الحباب عن حماد بن عمار به - قال الشيخ في (الإمام) : وقامان الروايتان مرفوعتان - وهما ابن المبارك عن حماد بن سلمة فوقفه عن أبي  
موسى - لا - وأما المصنف إلى هذا الطريق في (المجلد) (٢٥١/٧) وقال : وأما ما من حديث اللادي عن قيس عن حطان قول من وقفه  
عن حماد بن سلمة -

— 〓 — 〓 — 〓 —

١١١٢- أخرجه أحمد ( ٢٠٢/٤ )؛ حدثنا محمد بن جعفر، قال: حدثنا ثعبة، بهذا الإسناد-



كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ. ☆ ☆ عبد الرحمن بن ابولیلی بیان کرتے ہیں: میں نے اس محفل میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنا تے ہوئے سنا جس محفل میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے نماز کے آغاز میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا۔

1113- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِسْكَانَ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدِي حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ. وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدِي حَدِيثُ مَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ وَمَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ وَيُونُسُ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆ ☆ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میرے نزدیک حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت مستند نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے نماز کے آغاز میں صرف ایک دفعہ رفع یدین کیا تھا اس کے بعد رفع یدین نہیں کیا۔ میرے نزدیک وہ حدیث مستند ہے جس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم ﷺ نے رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کیا تھا۔

عبد اللہ بن مبارک نے یہ بات بیان کی ہے: عبید اللہ عمری امام مالک، معمر سفیان، یونس، محمد بن ابوصفصہ نے زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حافظ الیہ ثقہ مامون ہیں۔ محدث مرو، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن محمود بن عبد اللہ السعدی مروزی، ان کا انتقال 311ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۳۹۹/۱۴)۔ و تذکرہ الحفاظ (۷۱۸/۲) (۷۳۲)۔

○ وہب بن زعمہ تمیمی مروزی، عن ابن مبارک و عبد العزیز بن ابورزیمہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۳۷/۳) (۷۸۶۵)۔

۱۱۱۲- أخرجه البيهقي في (معركة السنن واللائحة) (۵۵۱/۱) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يرفع يديه في الصلوة الا عند الافتتاح حديث (۷۸۱) من طريق الدارقطني به: وأخرجه في (السنن الكبرى) (۷۹/۲) كتاب الصلوة: باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح من طريق أبي بكر الجراحي ثنا يحيى بن شاسويه: ثنا عبد الكريم بن وهب اللخمي: وهذا قال عبد الله - يعني ابن المبارك -: كافي انظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يرفع يديه في الصلوة للكثره الاحاديث وجودة الاسناد - الله - قلت: اما حديث ابن مسعود فسباني نخرجه برقم (۱۱۲۸) واما حديث ابن عمر فتقدم نخرجه برقم (۱۰۹۵) إلى رقم (۱۱۰۲)۔

○ سفیان بن عبد الملك مروزی۔ عن ابن مبارک فقط۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا مقال ”200ھ“ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۳۹۶) (۲۵۸۷)۔

1114 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْيْنٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نِينَ افْتَسَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدَّ إِلَى شَيْءٍ مِّنْ ذَلِكَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک بلند کیے پھر اس کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کیا۔

یو پان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان بن حبیب اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ’دسویں طبقے‘ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”46ھ یا 45ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ’تقریب العہذیب‘ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۵۰) (۵۹۶۲)۔

1115- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لُؤَيُّ بْنُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ يَزِيدَ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ - عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِثْلَ ذَلِكَ .

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عدی بن ثابت انصاری کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”126ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۷۱) (۳۵۷۱)۔

1116 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ قَامَ إِلَى

١١١٤- أخرجه البخاري في (رفع اليمين) رقم (٢٢٠٢٢) وأبو داود (٢٠٠/١) كتاب الصلاة: باب من لم يذكر الركوع عند الركوع هـ بيت

(٧٥٠-٧٦٩) واحيد (٢٨٢/٤: ٢٠١-٢٠٢) والهميدي (٧٦٤) من طريق عن يزيد بن ابي زياد بسندنا -

١١١٥- أخرجه البيهقي (٢/ ٧٦) عن الحميدي قال: حدثنا سفيان، ثنا يزيد بن أبي زياد بمكة .. فذكر لهذا الحديث ليس فيه: (تم له

بمصر ٦ قال سفيان: فلما قدمت الكوفة سمعته يحدث به فيقول فيه: (سم للرجود) فقلت انهم لقنوه وقال الي اصحابنا: ان حفظه قد

تخبروا قالوا: قدساء - قال الحميري: (قلنا للمهجر جهنم: أجا رواه يزيد، وزيد بن يزيد) وهو عند الحميري (٧٢٤ -

الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنِي أَيْضًا عِدِيُّ بْنُ قَابِطٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِثْلِهِ وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ وَإِنَّمَا لُقِّنَ يَزِيدُ فِي الْخُرُوعِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ فَتَلَقَّنَهُ وَكَانَ قَدْ اخْتَلَطَ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور یہی درست ہے۔

یزید نامی راوی کو ان کی آخری عمر میں تلقین کی گئی تھی وہ یہ الفاظ نقل کریں: ”پھر نبی اکرم ﷺ نے ایسا نہیں کیا“ تو انہوں نے اس تلقین کو قبول کیا اس روایت کے الفاظ ان کے لیے خلط ملط ہو گئے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن ہارون، ابو جعفر الاسکانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳/۴۲۶) (۱۵۶۳)۔

1117- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْأَدِمِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى سَاوَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ قَالَ عَلِيُّ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ قِيلَ لِي إِنَّ يَزِيدَ حَتَّى قَاتَيْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى سَاوَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّكَ قُلْتَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ . قَالَ لَا أَحْفَظُ هَذَا فَعَاوَذْتُهُ فَقَالَ مَا أَحْفَظُهُ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا اس کے بعد آپ ﷺ نے دوبارہ (نماز میں رفع یدین نہیں کیا)۔

علی بن عاصم راوی بیان کرتے ہیں: جب میں کوفہ آیا تو مجھے بتایا گیا یزید نامی راوی حیات ہیں میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی انہوں نے بتایا: عبدالرحمن بن ابولیلی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا۔

میں نے انہیں کہا: مجھے ابن ابی لیلیٰ نے یہ روایت سنائی ہے آپ نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پھر



میں رفع یدین نہیں کیا تو انہوں نے یہ جواب دیا: مجھے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں میں نے اپنی بات دوبارہ ان کے سامنے دہرائی انہوں نے یہی کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں ہے۔

1118- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَيْسَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَلِيتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ تَكْبِيرَةِ الْأُولَى فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَالَ إِسْحَاقُ بِهِ نَأْخُذُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ - وَكَانَ نَعِيفًا - عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرِ حَمَّادٍ يَرْوِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ فِعْلِهِ غَيْرَ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں یہ حضرات صرف نماز کے آغاز میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے۔

الحق نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نماز پڑھنے کے طریقے کے بارے میں اس روایت کو اختیار کریں گے۔ اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن جابر نامی راوی منفرد ہیں اور یہ صاحب ضعیف ہیں محمد بن جابر نے اسے حماد نامی راوی کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے جبکہ حماد کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے ابراہیم نخعی سے مرسل روایت کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے فعل کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا جو نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہو اور یہی روایت درست ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن جابر ثعلبی - الیمامی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۳۷۸) (۶۱۰۴)۔

1119- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لَوْثُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُتَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَأَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّيُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَا أُذُنَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَعَلَهُمَا بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَعَلَهُمَا بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ مِنْ رَأْسِهِ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ خود اس بات کو

۱۱۱۸- أخرجه ابن عساکر في (الكامل) (۶/۲۶۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۷۹) كتاب الصلوٰۃ باب من لم يذكر الرفع الله عند الافتتاح وابن الجوزي في (المحقيق) (۱/۲۷۵-۲۷۶) رقم (۶۱۷) وفي (الموضوعات) (۲/۹۶) كسرهم من طريقه محمد بن جابر - اليمامي بسند لا بأس به -

دیکھوں کہ آپ ﷺ کیسے نماز ادا کرتے ہیں آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا پھر جب آپ ﷺ رکوع میں گئے تو آپ ﷺ نے پھر رفع یدین کیا یہاں تک کہ انہیں اسی جگہ تک بلند کیا پھر جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھوں کو اتنا ہی بلند کیا جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ سر کے اسی حصے کے مقابل میں رکھے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ صالح بن عمرو واسطی ثم حلوانی۔ عن ابی مالک اشجعی وعاصم بن کلیب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 186ھ یا 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۲۶۳) (۳۰۴۹)۔

**1120-** حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لَوْيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ السُّجُودَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم اس میں سجدے کا ذکر نہیں ہے۔

**1121-** حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ أَبُو عُتْبَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

وَعَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اسی طرح رفع یدین کرتے تھے۔

### 30-باب دُعَاءِ الْإِسْتِفْتَا حِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ .

#### باب: تکبیر کے بعد نماز کے آغاز کی دعا

**1122-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِسْنَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

۱۱۲۱- أخرجه أحمد (۱۳۲/۲) والبخاري في (رفع اليدين) رقم (۵۶) وابن ماجه (۲۷۹/۱) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع: حديث (۸۶۰) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۲۶/۱) كلفهم من طريق اسماعيل بن عياش: بسند الإسناد - قال أبو حنيفة في (الزوائد) (۲۹۹/۱): لهذا إسناد ضعيف فيه رواية اسماعيل بن عياش عن المجازين وهي ضعيفة -

۱۱۲۲- أخرجه مسلم (۳۱۰/۲-نوي) كتاب صلاة المسافرين: باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم ودعائه بالليل: حديث (۲۷۷/۲۰۲) وأبو داود (۲۰۲/۲۰۱/۱) كتاب الصلوة: باب ما يستفتح به الصلوة من الدعاء: حديث (۷۶۰) والترمذي (۵۸۶/۵-۵۸۷) كتاب الدعوات: حديث (۲۶۲۲) والنسائي (۱۲۰/۲۹۹/۲) كتاب الافتتاح: باب نوع آخر من الدعاء بين التكبيرة والفرقة: وأحمد (۱۰۲/۱-۱۰۳/۱) والطحاوي (۱۵۲) وابن أبي شيبة (۲۲۲/۱) وأبو حنيفة (۱۰۰/۲) والدارمي (۲۸۲/۱)

عَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ  
 قَرَأَ قَوْلَ وَجْهِهِ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي  
 لِحَيَاةِ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ  
 أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا  
 أَنْتَ لَكَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ  
 تُوبُ إِلَيْكَ. وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخْيِي  
 بِطَنِي وَعَصْبِي. وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلَّةَ السَّمَوَاتِ  
 بِلَاءِ الْأَرْضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلَّةَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ  
 لَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِهِ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصُورَهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ  
 الْخَالِقِينَ. فَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا  
 شَرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ الدَّارِقُطَنِيُّ بَلَّغْنَا عَنِ النَّضْرِ بْنِ  
 عَمِيلٍ - وَكَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِاللُّغَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ - قَالَ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالشَّرُّ لَيْسَ  
 بِكَ. قَالَ الشَّرُّ لَيْسَ بِمَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَيْكَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے

تھے:

”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان و زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں  
 ہوں، میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس  
 کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں اے اللہ! تو بادشاہ ہے  
 تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے  
 گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے گناہوں کو تیرے علاوہ اور کوئی بخش نہیں سکتا ہے میں  
 حاضر ہوں تیری بارگاہ میں بھلائی اور سعادت سب تیرے دست قدرت میں ہے اور بُرائی تیری طرف نہیں آ سکتی  
 ہے میں تیری مدد سے سب کچھ کر سکتا ہوں تیری طرف رجوع کرتا ہوں تیری ذات برکت والی ہے تو بلند و برتر  
 ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، میں تجھ پر ایمان لایا، میں تیرے سامنے جھک گیا، میری سماعت، میری  
 بصارت، میرا مغز، میری ہڈیاں، میرے پٹھے (تیری بارگاہ میں جھک گئے)۔“



نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”جس شخص نے اللہ کی حمد بیان کی اللہ تعالیٰ نے اس کی حمد کو سن لیا“ اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو اتنی ہو جو آسمان و زمین کو بھر دے اور ان کے درمیان موجود جگہ کو بھر دے اور اس کے علاوہ جو تو چاہے اس حصے کو بھی بھر دے۔“

نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیری بارگاہ میں سجدہ کیا میں تجھ پر ایمان لایا“ تیرے لیے اسلام قبول کیا“ میرا سر اس ذات کے لیے جھکا ہوا ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے صورت دی ہے اور اچھی صورت دی ہے اسے سماعت اور بصارت سے نوازا ہے اللہ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے۔“

نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے تو آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

”اے اللہ! جو میں پہلے کر چکا ہوں جو بعد میں کروں گا جو خفیہ طور پر کیا جو اعلانیہ طور پر کیا جو اسراف کیا جس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ان سب کے بارے میں میری مغفرت کر دے تو آگے کرنے والے ہے تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں۔“

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: نصر بن شمیل کے حوالے سے یہ بات پتہ چلی ہے جو علم لغت کے ماہرین میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ”برائی تیری طرف نہیں جاسکتی“ اس سے مراد یہ ہے ”برائی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ذریعے تیرا قرب حاصل کیا جائے۔“



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن ابوسلمۃ الماحون تمیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”106ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۲) (۳۳۸۶)۔



### نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی دعا کے بارے میں فقہاء کا اختلاف

نماز کے آغاز میں کون سی دعا پڑھی جائے گی اس موضوع پر اہل علم کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمہ اللہ اپنی عظیم تصنیف ”التجريد“ میں تحریر کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے ہم یہ سمجھتے ہیں نماز کے آغاز میں سبحانک اللہم پڑھا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نمازی نماز کے آغاز میں وجہت وجہی پڑھے گا۔

ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”اگر تم کھڑے ہو تو اپنے رب کی حمد کے ہمراہ اس کی تسبیح بیان کرو۔“

ضحاک بن مزاحم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ ذکر وہ ہے جو قیام کی حالت سے متعلق ہے اور وہ ذکر تسبیح کرنا ہے۔  
یہاں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اس بات کا تقاضا کرے گا کہ انسان تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے اسے پڑھے کیونکہ تکبیر تحریمہ سے پہلے کوئی بھی ذکر کرنا سنت نہیں ہے اور حکم یہ ہے اسے مسنون طریقے پر محمول کیا جائے جب اس کا وجوب ساقط ہو چکا ہو۔

اسی مفہوم پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ ﷺ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے ہوئے تکبیر کہتے تھے پھر یہ کہتے: سبحانک اللہم.....

اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نماز کا آغاز سبحانک اللہم..... پڑھنے سے کرتے تھے۔

شیخ ابواحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

شیخ محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عیسیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے ان تمام حضرات نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے۔  
اس کے بعد امام قدوری رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دو روایات نقل کی ہیں: جس میں اس بات کا تذکرہ ہے یہ حضرات بھی نماز کے آغاز میں سبحانک اللہم پڑھا کرتے تھے۔  
ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے جب کوئی شخص نماز کا آغاز کرے تو وہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نماز کے آغاز میں سب سے پہلے سبحانک اللہم پڑھے گا، احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

1123- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ قَالَ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ

لے الترمذی از امام قدوری

۱۱۳۳- أخرجه أبو عوانة (۱۰۲/۲) وابن حبان (۱۷۸) من طريق يونس بن سعيد: بسندنا الإسناد- وأخرجه ابن حبان (۱۷۷۲-۱۷۷۶) من طريق أحمد بن إبراهيم المدني: ثنا حجاج: بسندنا الإسناد- وأخرجه الشافعي في (المسنود) (۷۲/۱) من طريق ابن جرير به-

الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِحَسَنِ الْإِحْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مِنْ هَدَيْتِ وَأَنَا بِكَ وَالَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ - قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے: ”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے میں نے (ہر غلط دین سے روگرداں ہوتے ہوئے) مسلمان کے طور پر (اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کیا ہے) اور میں مشرک نہیں ہوں میری نماز میری قربانی میری زندگی میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میں مسلمان ہوں اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے تمام گناہوں کی بخشش کر دے تیرے علاوہ کوئی اور گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا اچھے اخلاق کی طرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے اور تو بُرے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے مجھ سے بُرے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے میں حاضر ہوں بھلائی اور سعادت تیرے دست قدرت میں ہے وہی شخص ہدایت یافتہ ہے جسے تو ہدایت نصیب کرے میں تیری مدد سے سب کچھ کرتا ہوں تیری طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت والا ہے بلند و برتر ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تو بہ کرتا ہوں۔“

راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں سجدے میں جاتے تھے اس کے بعد انہوں نے حسب حدیث نقل کی ہے۔

1124 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قَادِمٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةَ ج وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو حَيْوَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ وَالْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِحَسَنِ الْإِحْلَاقِ وَاحْسَنِ الْأَعْمَالِ يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَفِي سَيِّئِ الْإِحْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ - قَالَ شُعَيْبٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ الْمُنْكَدِرُ وَغَيْرُهُ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِنَّ قُلْتَ أَنْتَ هَذَا الْقَوْلَ فَقُلْ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

۱۱۲۴- أخرجه النسائي (۱۲۹/۲) كتاب الافتتاح باب نوع آخر من الدعاء بين التكبير والقراءة حديث (۸۹۶) أخرنا عمرو بن عثمان سمعنا قال حدثنا شرح بن يزيد الحضرمي بهذا اللفظ -





راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد آپ قرأت کیا کرتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن یونس بن یاسین، ابواسحاق، المعروف بالشمعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۶/۲۹۹) (۳۳۳۶)۔

○ علی بن داؤد (اور ایک قول کے مطابق:) ابن داؤد۔ ابومتوکل الناجی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”180ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۹۵) (۴۷۶۵)۔

**1126- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمَلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوَزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ غَيْرُ طَلْقِ بْنِ غَنَامٍ وَكَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيَّةِ**  
☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں یہ پڑھا کرتے تھے:  
”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری عزت و بزرگی بلند و برتر ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

اور امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے۔ عبدالسلام نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو صرف طلق بن غنام نے نقل کیا ہے اور یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عیسیٰ بن حمران طائی، ابوعلی البسطامی القومسی ثم نیشاپوری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”247ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۲۳۰) (۱۳۴۴)۔

○ طلق بن غنام۔ ابن طلق بن معاویۃ النخعی، ابو محمد کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”211ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۱۴) (۳۲۱۱)۔

۱۱۲۶ أخرجه أبو داود (۲۰۶/۱) كتاب الصلاة: باب من رأى الاستفتاح ب (سبحانك اللهم بحمدك) حديث (۷۷۶) ثنا الحسن بن عيسى 'سندنا الدمشقي' وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۳/۲-۲۴) من طريق العباس بن محمد الدوري، ثنا طلق بن غنام، بسند الدمشقي - وأخرجه الحاكم (۱/۲۲۵) وقال: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، وتعقبه الذهبي، فقال: على شرطهما - وقال أبو داود: هذا الحديث ليس بالشعور عن عبد السلام بن حرب، لم يروه إلا طلق بن غنام -

○ بدیل۔ مصغر۔ عقیلی۔ ابن میسرۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”103ھ یا 85ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۳)(۶۵۲)۔

○ اوس بن عبد اللہ الربیع۔ ابوالجوزاء۔ باجم والزاری۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”83ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۵۵)(۵۸۲)۔

1127- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَخْوَلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ . وَإِذَا تَعَوَّذَ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ هَمَزِ الشَّيْطَانِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ . رَفَعَهُ هَذَا الشَّيْخُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَالْمَحْفُوظُ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہہ دیتے تھے تو پھر یہ پڑھتے تھے:

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

جب آپ تعوذ پڑھتے تھے تو یہ پڑھتے تھے

”میں شیطان اس کے دوسوں اور اس کی چالوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

اس بزرگ نے اپنے والد کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

تاہم زیادہ محفوظ روایت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی گئی ہے۔ اس کو ابراہیم نے علقمہ اور اسود کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اپنی سند کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کیا ہے یہی درست ہے۔

— — — — —

۱۱۳۷- أخرجه ابن الجوزي في (المعجم) (٢٨٥/١-٢٨٦) رقم (٤٨٢) من طريق دارقطني به- وقال ابن الجوزي: عبد الرحمن ثقة أخرجه عنه البخاري في صحيحه ومن وقفه على عمر فقد سمع عمر يقول: وإنما كان قد يقول: اقتداء برسول الله صلى الله عليه وسلم - أ- قلت: لم أجد في رجال البخاري من اسمه: عبد الرحمن بن عمر بل لم أجد من ترجمه أصلاً-





نَكْرَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغُولٍ عَنْ  
عَطَاءٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ افْتِتَاحِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ كَانَ إِذَا كَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ  
غَيْرُكَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے نبی  
اکرم ﷺ کی نماز کے آغاز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب تکبیر کہتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔  
”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے  
علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“



### راویان حدیث کا تعارف:

○ سہل بن عامر بجلی۔ عن مالک بن مغول۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”منکر الحدیث“ ضعیف الحدیث“ قرار دیا  
ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳/۱۳۷)  
(۴۰۳۶)۔

○ مالک بن مغول۔ بکسر اولہ وسکون المعجمة وفتح الواو۔ کوئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ  
راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”159ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:  
”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۱۷) (۶۳۹۲)۔

1138- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجَنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ وَحَفْصُ بْنُ  
عِيَّاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ  
اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ يُسْمِعُنَا ذَلِكَ وَيُعَلِّمُنَا .

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز کا آغاز کرتے تو یہ پڑھتے تھے:  
”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے  
علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے تاکہ آپ ہمیں ان کی تعلیم دیں۔

1139- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ  
عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ

۱۱۳۸- أخرجه ابن أبي شيبة (۲/۱۱۶) كتاب الصلوات: باب في التعمود: كيف هو قبل القراءة أو بعد لها: حديث (۲۱۵۵): حدثنا حفص بن  
المنذر-

وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ يُسْمِعُنَا ذَلِكَ.

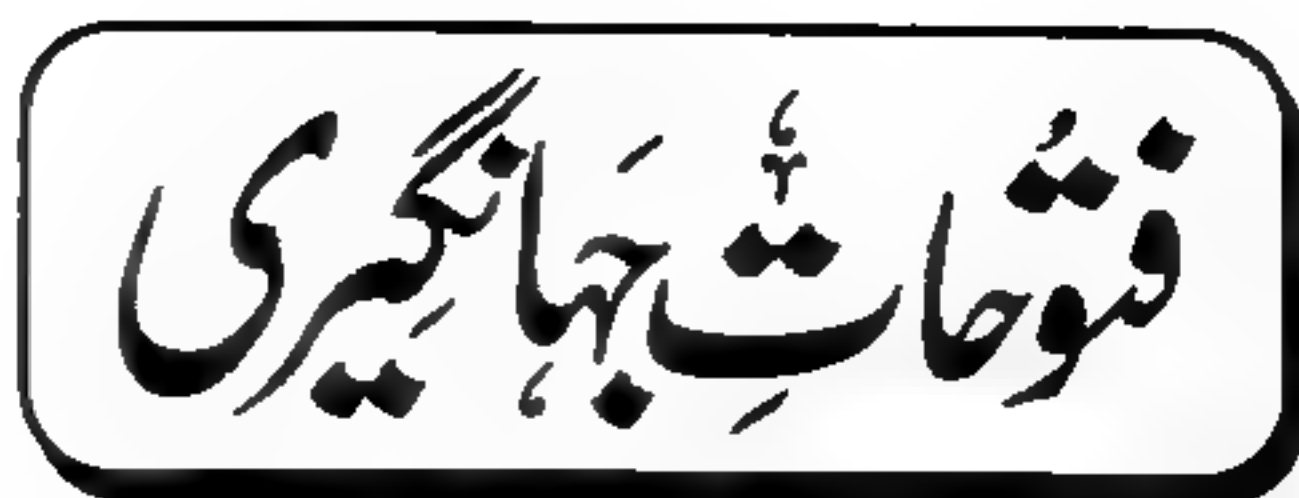
☆☆ ابوداؤد بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نماز کے آغاز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے، تیرا نام برکت والا ہے، تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ الفاظ ہمیں سناتے تھے (یعنی بلند آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے)۔







## جزو چہارم



سنگین طاری

— مکتبہ —

أَمَّا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَمِيرَةَ الْقُطَيْبِيُّ

زیر

ابو العلاء محمد بن محمد بن الحسين بن جابر بن

اَدَامَ اللهُ تَعَالَى مَعَالِيَهُ وَبَارَكَ اَيَّامَهُ وَلِيَّالِيهِ

زیبہ سنٹر ۴۰ روپا بازار لاہور

**فون: 042-37246006**

# شبیر برادرز



## 31- باب وُجُوبِ قِرَاءَةِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

فِي الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ بِهَا وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَلِكَ.

باب: نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا واجب ہے اسے بلند آواز میں پڑھنا

اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف

1140- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ إِسْحَاقَ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْرَأُ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي صَلَاتِهِ.

☆☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حماد اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید درہم از دی القاضی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”276ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲/۲۷۲) (۷۴۳)۔

○ عبد اللہ بن موسیٰ ہاشمی رومی عن حسن بن طیب بغوی وروی عنہ ابو محمد الخلال الثقونی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”374ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۲/۲۰۶)۔

○ موسیٰ بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن ابوطالب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة مأمون“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۵/۱۳) (۶۹۸۶)۔

○ عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب ہاشمی مدنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ

۱۱۴۰- اخرجہ ابن الجوزی فی (التحقیق) (۱/۲۹۲) رقم (۱۹۱) من طریق دارقطنی بہ۔ وذكرہ الزیلعی فی (نصب الرایة) (۱/۲۲۶-۲۲۵)

من جریۃ الدارقطنی - وقال الزیلعی: قلنا انما لا یقوم بہ حجة. وسلیمان قلنا لا اعرفہ۔



راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”145ھ کے اوائل میں“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۲۹۲)۔

### نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کی بحث

نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے اور اس بارے میں منقول روایت میں مذکور اختلاف کی توضیح کرتے ہوئے مشہور فقیہ امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

نعیم بن مجمر نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے راوی فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جب انہوں نے ولا الضالین پڑھا تو آمین بھی کہا انہیں بھی آمین کہا نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس کی دعوت قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔“

اسی طرح ایک اور سند کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں نماز ادا کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی پھر سورۃ فاتحہ پڑھی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں روایات کو نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں۔ بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں۔

بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا حصہ ہے۔ اس لیے نمازی کو چاہیے کہ جس طرح وہ سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے اسی طرح اس کے ساتھ بسم اللہ بھی پڑھا کرے۔

ان حضرات نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے منقول درج ذیل روایات کو بھی اپنے موقف کی تائید کے لیے نقل کیا ہے۔

”اسید بن عبد الرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

”میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی۔“

راوی کہتے ہیں: میرے والد بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے تھے۔

اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بلند آواز میں بسم اللہ پڑھا کرتے ہیں۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ سورت سے پہلے اور سورت کے بعد جب اگلی سورت پڑھتے تو بسم اللہ پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے یعنی نماز کے دوران (اسے ترک نہیں کرتے تھے)۔

اسی طرح یزید نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ (بلند آواز میں) قرأت کا آغاز بسم اللہ سے کیا کرتے تھے۔

اسی طرح ازرق بن قیس نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا ولا الضالین پڑھنے کے بعد انہوں نے پھر بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی۔

ان حضرات نے درج ذیل روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔  
سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”اور ہم نے تمہیں سبع مثانی عطاء کی ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سورہ فاتحہ ہے پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تلاوت کی بسم اللہ پڑھی اور بولے: یہ ساتویں آیت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسی طرح تلاوت کی جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے تلاوت کی تھی۔

(امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ اس کے بعد مزید تحریر کرتے ہیں:) بعض دیگر حضرات نے اس کے خلاف بیان کیا ہے وہ کہتے ہمارے خیال میں نماز کے دوران بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی ان میں پھر اس بارے میں اختلاف پایا جاتا

بعض نے کہا ہے: پست آواز میں پڑھی جائے گی جبکہ بعض نے کہا ہے: بسم اللہ سرے سے پڑھی ہی نہیں جائے گی نہ آواز میں نہ ہی بلند آواز میں۔

پہلے موقف کے قائلین نے اپنی تائید میں یہ دلائل پیش کیے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تھے تو الحمد للہ سے قرأت غاڑ کرتے تھے آپ ﷺ (قرأت سے پہلے) خاموش نہیں ہوتے تھے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے: بسم اللہ سورہ فاتحہ کا حصہ نہیں ہے کیونکہ اگر سورہ فاتحہ کا حصہ ہوتی تو نبی اکرم ﷺ دوسری رکعت میں بھی اس کی اسی طرح تلاوت کرتے جس طرح آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی تھی۔

جن حضرات نے پہلی رکعت میں اسے بلند آواز میں پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ اس بنیاد پر کہ ان کے نزدیک بسم اللہ سورہ فاتحہ کا حصہ ہے انہوں نے دوسری رکعت میں بھی اس کو پڑھنے کو بھی اس کو مستحب قرار دیا ہے۔

لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس حدیث سے اس بات کی نفی ہو جاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے دوسری رکعت میں بسم اللہ پڑھی تھی تو دوسری رکعت کی نفی کے ذریعے (بالواسطہ طور پر) پہلی رکعت کی بھی نفی ہو جائے گی۔ لہذا اب یہ

آیت اس روایت کے مقابلے میں آجائے گی جسے نعیم بن حمر نے اپنی سند کے حوالے سے نقل کیا تھا حالانکہ یہ والی روایت اسناد اور صحت کے اعتبار سے نعیم کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

اسی طرح ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی گئی ہے اسے نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے بعض راویوں نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے جیسے ہم نقل کر چکے ہیں۔ جبکہ بعض راویوں نے درج ذیل طریقے سے نقل کیا ہے۔

یعنی نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ کی قرأت الگ الگ ہوتی تھی جس میں ایک ایک حرف الگ الگ ہوتا تھا۔

اس میں یہ بات ذکر ہے: سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جو بسم اللہ پڑھی تھی وہ اس کے ذریعے اس بات کا تذکرہ کرنا چاہتی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ پورا قرآن پاک اس طرح ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں نبی اکرم ﷺ (نماز کے دوران سورت کی تلاوت سے پہلے) بسم اللہ پڑھا کرتے تھے۔

لہذا اس روایت کا مفہوم اس روایت کے مفہوم سے مختلف ہوگا جو ابن جریج نامی راوی کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے: ابن جریج کی روایت میں سورہ فاتحہ کے الفاظ کو الگ الگ پڑھنے کا جو ذکر ہے یہ ابن جریج کی طرف سے ہوا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے طریقے کو وضاحت سے بیان کیا ہو یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے لیث نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تو اس کے ذریعے اس بات کی بھی نفی ہو جائے گی اس حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت سے کوئی استدلال کیا جاسکتا ہے۔

یہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں: تم نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایت کی ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور ہم نے تمہیں سبع مثانی عطاء کیا۔“

اور تم نے جو اس بات کا تذکرہ کیا ہے یہ سورہ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے تو اس بارے میں ہمیں اس آپ کی اطلاعات نہیں ہیں آپ کا یہ کہنا کہ بسم اللہ بھی اس کا حصہ ہے تو اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں وہ روایت منقول ہے جسے آپ نے ذکر کیا ہے لیکن دیگر حوالوں سے ان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔

اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے سورہ فاتحہ کی سات آیات ہیں جن حضرات نے بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کی آیت قرار دیا ہے وہ اسے مستقل آیت شمار کرتے ہیں اور جنہوں نے بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کا حصہ قرار نہیں دیا ان کے نزدیک ”انعمت“ ایک الگ آیت ہے تو جب ان حضرات کے درمیان ان حوالے سے یہ اختلاف ہو گیا تو یہ ضروری ہوگا: ہم اس بارے میں غور و فکر کریں گے تو اس بارے میں ہم عنقریب اپنے مقام پر بحث کریں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں



نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سورۃ الانفال جو سات بڑی سورتوں میں شامل ہے اور سورۃ برآۃ جو 100 آیات پر مشتمل سورت ہے آپ نے ان دونوں کو کیوں ملا دیا ہے اور آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ بھی تحریر نہیں کی ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب نبی اکرم ﷺ پر کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو آپ حکم دیتے تھے کہ اسے فلاں سورت میں شامل کر دو جس میں فلاں اور فلاں چیزوں کا ذکر ہے۔ ان دونوں کا واقعہ چونکہ ایک جیسا تھا لہذا نبی اکرم ﷺ کا وصال بھی ہو گیا تو میں اس بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر سکا بعد میں مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ بعد والی سورت پہلی والی سورت کا حصہ نہ ہو تو میں نے ان دونوں کو ساتھ ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ تحریر نہیں کی اور میں نے ان دونوں کو سات طویل سورتوں میں شامل کر دیا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس روایت میں اس بات کی یوں وضاحت کر رہے ہیں بسم اللہ سورت کا حصہ نہیں تھی بلکہ وہ بسم اللہ کو اس لیے تحریر کرتے تھے تاکہ دو سورتوں کے درمیان فرق ہو جائے۔ لہذا یہ بسم اللہ ان سورتوں کے علاوہ ہوگی تو اس صورت میں یہ روایت اس چیز کے خلاف ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے والے سے اس بارے میں منقول ہے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے بارے میں متواتر طور پر یہ بات منقول ہے: یہ حضرات نماز کے دوران بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مغفل نے یہ روایت نقل کی ہے: راوی کہتے ہیں: وہ اسلام میں کسی بھی نئی روایت کے پیدا ہونے کے سب سے سخت مخالف تھے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: میرے لیے اسلام میں نئی روایتیں قائم کرنے سے بچو پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے میں نے (ان میں سے) کسی کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا لہذا تم قرأت کا آغاز الحمد للہ سے کیا کرو۔ اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہما بلند آواز سے قرأت کا آغاز الحمد للہ سے کیا کرتے تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے یہ حضرات نماز کے آغاز میں قرأت کا آغاز بسم اللہ سے نہیں کرتے تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں پر راوی کو شک ہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا بھی ذکر کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے حسب حدیث ذکر کی ہے۔

اس کے بعد امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول بعض دیگر روایات کا تذکرہ مختلف کے ساتھ کیا ہے جنہیں نقل کرنے کے بعد امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں۔  
یہ متواتر روایات ہیں جو نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہیں۔

ان میں سے بعض میں اس بات کا تذکرہ ہے: یہ حضرات الحمد للہ سے قرأت کا آغاز کیا کرتے تھے اور ان میں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے یہ حضرات الحمد للہ سے پہلے یا اس کے بعد بسم اللہ پڑھتے تھے کیونکہ یہاں قرأت سے مراد قرآن کی قرأت ہے۔

اب اس میں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے یہ حضرات بسم اللہ کو قرآن کا حصہ شمار نہیں کرتے تھے بلکہ اسے ”سبح اللہم“ کی طرح ذکر شمار کرتے تھے یا وہ کلمات جو نماز کے آغاز میں ادا کیے جاتے ہیں اور وہ قرآن کی تلاوت اس کے کرتے تھے الحمد للہ کے ذریعے تلاوت کا آغاز کرتے تھے۔

جبکہ بعض روایات میں یہ بات منقول ہے: یہ حضرات بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے تو اس میں اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے یہ حضرات پست آواز میں بسم اللہ پڑھ لیتے ہوں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو بلند آواز کے الفاظ کے ذریعے نفی کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔

تو ان آثار کو صحیح قرار دینے کے لیے یہ بات سامنے آئے گی، بسم اللہ کو بلند آواز میں نہیں پڑھا جائے گا اور پست میں پڑھ لیا جائے گا۔

اسی طرح کی روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے منقول ہے۔  
جیسا کہ شیخ ابوداؤد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے بلکہ اللہ نہیں پڑھتے تھے اور آمین نہیں کہتے تھے۔

عمرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں انہوں نے بلند آواز میں پڑھنے کے بارے میں فرمایا ہے: یہ دیہاتیوں کا طریقہ ہے۔  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم اس فصل کے آغاز میں اس سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں۔  
ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: شیخ عبدالرحمن اعرج بیان کرتے ہیں: میں نے ائمہ (یعنی حضرات راشدین) کو پایا ہے وہ حضرات قرأت کا آغاز الحمد للہ سے کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بہت سے علماء کو پایا ہے وہ لوگ اسے (بلند آواز میں) تلاوت نہیں کرتے

تھے۔

شیخ عبدالرحمان بن قاسم بیان کرتے ہیں: میں حضرت قاسم کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد کے زمانے کی افراد سے بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھنا ثابت ہو گیا تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی یہ قرآن کا حصہ نہیں ہے کیونکہ اگر یہ قرآن کا حصہ ہوتی تو قرآن کے بقیہ حصوں کی طرح اسے بھی بلند آواز سے پڑھنا لازمی ہوتا۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ سورۃ النمل میں مذکور بسم اللہ کو اسی طرح بلند آواز سے تلاوت کی جاتی ہے اس کی وجہ یہی ہے وہ قرآن پاک کا حصہ ہے۔

جب یہ بات ثابت ہو گئی سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھا جائے گا تو قرآن کو بلند آواز میں پڑھا جائے گا تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے بسم اللہ قرآن کا حصہ نہیں ہے اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھا جائے گا جس طرح اعوذ باللہ کو آہستہ آواز میں پڑھا جاتا ہے۔

اسی طرح ہم نے یہ بات بھی دیکھی ہے بسم اللہ کو سورتوں کے آغاز میں مصحف میں لکھا گیا ہے۔

سورۃ فاتحہ کے آغاز میں بھی لکھا گیا ہے اور دیگر سورتوں کے آغاز میں بھی لکھا گیا ہے سورۃ فاتحہ کے علاوہ دیگر سورتوں میں یہ سورت سورتوں کا حصہ شمار نہیں ہوتی تو پھر اس سے ثابت ہوتا ہے یہ سورۃ فاتحہ کا بھی حصہ نہیں ہوگی۔

یہ وہ بحث تھی جو بسم اللہ کا سورۃ فاتحہ کا حصہ نہ ہونے اور نماز کے آغاز میں اسے بلند آواز میں قرأت نہ کیے جانے کے بارے میں کی ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

1141- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي السُّورَتَيْنِ جَمِيعًا.

☆ ☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سورتوں کے ساتھ بلند آواز میں بسم اللہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

— — — — —

۱۱۴۱- ذکرہ النعاسی فی (تخریج الاحادیث الضعاف من سنن المارقطنی) ص (۱۲۶-۱۲۷) رقم (۲۰۵) وقال: عیسی بن عبد اللہ صلیف المدین- قلت: عیسی: قال ابن حبان: بروی عن ابیه انباء موضوعه- وقال المارقطنی: متروک المدین- وینظر: (میزان الاعتدال) (۲۸/۵)



## راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب العلوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۸۰/۵) (۶۵۸۴)۔

○ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب، ابو محمد العلوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”خلافت منصور“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۸۰/۵) (۶۵۸۴)۔

○ محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”۱۳۰ھ کے بعد“ ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۸۱) (۶۲۱۰)۔

○ عمر بن علی بن ابوطالب ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہدیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۲۵) (۴۹۸۵)۔

• 1142 - حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ قَلِيلٍ الْإِخْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُفَرِّی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمُّ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ . قُلْتُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَقَالَ قُلْ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: میں الحمد لله رب العالمین پڑھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی پڑھا کرو۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حسن بن علی بن حسین، ابو علی مقرئ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۸۸/۴) (۱۷۲۲)۔

○ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ

خطیب بغدادی“ (۳۷۷/۲) (۳۲۹)۔

○ موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۶۳/۳) (۷۲۵۷)۔

1143- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا

سَيِّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوباتِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن احمد بن ثابت بن سلام ابو القاسم بزاز۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”329ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۸۷/۹) (۴۹۷۵)۔

○ اسید بن زید الجمال علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ترجمۃ فی المیزان (۴۱۹/۱) ت (۹۸۸)۔

1144- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَجِيجٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ

ظَهْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السُّلَمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظَهْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْعَبْدِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ

أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَمَّارًا يَقُولَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ

بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ ابو جعفر عیسیٰ کو فی حافظ کان عالما بصیرا بالحدیث والرجال، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابو الفضل احمد بن محمد بن حجر عسقلانی

(۲۸۰/۵)۔

○ محمد بن ابراہیم بن عبد الحمید، ابوبکر حلوانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱/۳۹۸) (۳۶۹)۔

1145- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْخُلَوَّا  
حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلَاتِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ فِي الصَّلَاةِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)  
☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد السلام بن صالح بن سلیمان بن ایوب بن میسرۃ، ابوصلت ہروی، مولیٰ عبدالرحمن بن سمرۃ قرشی، علم حدیث ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”136ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۱/۴۶) (۵۷۲۸)۔

1146 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدَى بِاللَّهِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ  
حَمَزَةَ الْأَنْطَاكِيُّ وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ  
إِسْمَاعِيلُ الْأُبُلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا أَمِيرِ  
الْمُؤْمِنِينَ الْمُهْتَدَى الْمَغْرِبِ فَجَهَرَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا فَقَالَ  
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَهَرَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ) قَالَ قُلْتُ نَائِرُهُ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ .

☆ ☆ احمد بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امیر المؤمنین مہدی نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، انہوں نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی، راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: امیر المؤمنین! امیر

١١٤٥- ذكره الزيلعي في (تجريب الراية) (٢٤٥/١) من جهة المصنف- وقال الزيلعي: أبو الصلت مروي- قال ابن أبي حاتم: مات ابن  
عنه فقال: ليس عندي بصدد ولا يحدني عنه- وأما أبو زرعة: فإنه ضرب على حديثه وقال: لا أحدث عنه ولا أرواه- وقال  
الدارقطني: رافضي خبيث اتهم بوضع (الديوان) إقرار باللسان وعمل بالادراك- وانتسب- وكان هذا الحديث -والله أعلم-  
سرقه أبو الصلت من غيره- والزرقه يعباد بن العوام: (ان الجور في الصلوة) فان غيره أبي الصلت رواه عن عباد فخره ولم  
فيه: انه في الصلوة-

١١٤٦- أخرجه الطبراني في (الوسط) (٥٢/١) رقم (٢٥)؛ حدثنا أحمد بن محمد بن يحيى بن حمزة الدمشقي بهذا الاسناد - وأخرجه بهذا الاسناد أيضا في (الكبير) (١٠/٢٢٧-٢٢٨) رقم (١٠٦١) وذكره الحافظ في (التلخيص) (١/٤٢٦-٤٢٥) من طريق المصنف والطبراني، ولم يتكلم على سنده - قال الذهبي في (المفني) (٤٥٢)؛ أحمد بن محمد بن يحيى بن حمزة عن أبيه له مانكير - قال أبو أحمد الحاكم؛ فيه نظر -



کیا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔  
راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ہم اسے آپ کے حوالے سے روایت کر سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

**1147-** حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشَّرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَادٍ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَفْتَحُ الصَّلَاةَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)  
☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

**1148-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عُبَيْسَةَ بْنِ عَمْرٍو الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَزَلْ يَجْهَرُ فِي السُّورَتَيْنِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) حَتَّى قُبِضَ.  
☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے وصال ظاہری تک دونوں سورتوں کے ساتھ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے رہے۔

**1149-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رُشْدٍ بْنُ خُثَيْمٍ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا عَمِيُّ سَعِيدُ بْنُ

۱۱۴۷- أخرجه الترمذي (۱۶/۲) كتاب الصلوة: باب الجهر بالبسملة: حديث (۲۴۵) والقبلي في (الضمفاء الكبير) (۸۰/۱) (۸۱) وأبو بصير في (السنن الكبرى) (۱۷/۲) كتاب الصلوة: باب الدليل على أن (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة: كلهم من طريق معمر بن وهب الزناد: قال الترمذي: لهذا حديث ليس إسناده بذلك - وقال القبلي في ترجمة إسماعيل: حديثه غير معصوف وبه عليه عن معمر بن قيس: والسجود الذي قصده القبلي: هو: أبو خالد الوالبي: كما قال الترمذي عقب الحديث - وقد روى له أبو داود - وقال يعقوب في (التفريب) (۱۱۶/۲) مقبول - اه - أي عند السجدة والافهرو ليس الحديث: كما نص على ذلك العاقل في مقدمة التفريب - وأخرجه البزار (۲۵۵/۱) - كشف (رقم) (۵۲۶) من طريق المعتمر بن سليمان ثنا إسماعيل بن عمار عن أبي خالد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) في الصلوة - قال البزار: تفرد به إسماعيل وليس بالقوي في الحديث - وأبو خالد: أصحبه الوالبي - اه - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷/۲) من طريق إسماعيل بن ربيعة عن معمر بن سليمان: قال: سمعت إسماعيل بن عمار بن أبي سليمان عن أبي خالد عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ (بسم الله الرحمن الرحيم) في الصلوة - يعني: كان يجهر بها - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۲۴۷/۱): فهذا رواد بهذا اللفظ وهذا التصدير ليس من قول ابن عباس إنما هو قول غيره من الرواة - وكل من روى لهذا الحديث بالجهر: فأنما رواه بالمعنى مع أنه حديث لا يجمع به على كل حال -

۱۱۴۸- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۰۲/۱) - رقم (۵۱۱) من طريق الدارقطني - وقال ابن الجوزي: برويه عمر بن حفص: وقد أصحوا على ترك حديثه - قال الذهبي في (المعنى) (۱۶۲/۲): عمر بن حفص العبدي المكي عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس: قال: (بسم يرسل النبي صلى الله عليه وسلم يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) حتى مات) - لا يعرف والآخر موضوع وقال العاقل في (اللسان) (۲۰۰/۱): عمر بن حفص القمزي المكي عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما: قال: (لم يرسل النبي صلى الله عليه وسلم يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) حتى مات) لا يدرى من ذا والغير منكرو - اه - والحديث ذكره العاقل المسائي في (نصرح الأحاديث الضعيف من سنن الدارقطني) ص (۱۲۸) وقال: عمر بن حفص ضعيف الحديث -

حُثِّمٌ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بلند آواز میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے اور اس بات کا تذکرہ کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ بھی اسے بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سعید بن خثیم - ابن رشد - ہلالی، ابو عمر کوفی، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”180ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۶) (۲۳۰۸)۔

○ حنظلہ بن ابوسفیان الاسود بن عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ الحنفی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”151ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۹) (۱۵۹۱)۔

1150 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلَوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا حَمْرَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَبْدَأُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَقَالَ النِّسَابُورِيُّ يَقْرَأُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے نیشاپوری نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں قرأت کرتے تھے۔

— — — — —

۱۱۴۹ - ذكره الفسافي في (الاحاديث الضعيف في سنن الدارقطني) ص (۱۲۸) رقم (۲۰۹) وقال: احمد بن رشد ضعيف - وذكره ايضا الزيلعي في (نصب الراية) (۲۱۸/۱) من جهة الدارقطني - وقال الزيلعي: وهذا ايضا لا يصح - وسعيد بن خثيم تكلم فيه ابن عدي وغيره - والاصل فيه علي ابن ابيه احمد بن رشد بن خثيم: فانه مشهور - وله احاديث باطل - والرواي عنه هو ابن عفة المافظ وهو كثير الغرائب والسناكير - روى في الجهر احاديث كثيرة عن ضعفاء وكتابيين ومجاهيل والاصل فيهما عليهما لا عليه - الا - وذكره ايضا الشوكاني في (انيل الاوطار) (۲۲۵/۱) واعلمه باحمد بن رشد وعنه -

۱۱۵۰ - اخرج الطبراني في (الوسط) (۲۱۶/۱) رقم (۸۰۴) حدَّثَنَا احمد بن يحيى الهولاني بسندنا الاضمار - وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن عبيد الله الا ابن ابيه: فخر به عتوب بن ايوب - والحديث ذكره البوشقي في (المجمع) (۱۱۲/۲) وقال: وفيه عهد الرحمن بن عبد الله بن عمر العمري - وهو ضعيف جدا - الا - وذكره الفسافي في (الاحاديث الضعيف في سنن الدارقطني) ص (۱۲۸) رقم (۲۰۹) وقال: عهد الرحمن العمري ضعيف - قلت: بل هو متروك - وينظر (التفريب) (۱۸۸/۱) -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وہب بن یثیم بن خدش۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”305ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۶/۲) (۱۶۴۲)۔

1151- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانُوا يَجْهَرُونَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں وہ حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن مروان القطان کوفی، الذہبی فی المیزان (۱۲۷/۲)۔

○ احمد بن عیسیٰ ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی رقم (۷۶۳)۔

1152- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ حَبِيبٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا جَاءَ نَبِيٌّ بِالْوَحْيِ أَوَّلُ مَا يُلْقَى عَلَيَّ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۱۵۱- ذکرہ الفسائی فی (تخریج الاحادیث الضعاف من الدارقطنی) ص (۱۲۸) رقم (۲۱۱)۔ وقال: أبو الطاهر ضعیف الحديث۔ وذكره الزیلعی فی (المصنف الرابع) (۲۶۹/۱) من طريق الدارقطني وقال الزیلعی: وهذا باطل من هذا الوجه لم يحدث به ابن أبي فديك قط. والشمس بن أحمد بن عیسی بن عبد الله بن محمد أبو طاهر السیاسی۔ وقد كذب الدارقطني. وهو كما قال: فان من روى مثل هذا الحديث عن مثل محمد بن اسماعيل بن أبي فديك الثقة المشهور المخرج له في (المصنفين) عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي زئب - الامام المشهور - عن نافع عن ابن عمر - فانه يكون كاذبا في روايته - وعمر بن الحسن الشيباني تبع الدارقطني: تكلم فيه الدارقطني ايضا وقال: هو ضعيف۔ وقال الخطيب: مات الحسن بن محمد الغلال عنه! فقال: ضعيف۔ فاما جعفر بن محمد بن مروان من القل الكوفة فليس مشهورا بالعمالة وقد تكلم الدارقطني ايضا وقال: لا يهتج به۔

۱۱۵۲- ذکرہ السیوطی فی (المنتور) (۲۶/۱) وعزاه للمصنف۔ وضعف السيوطي منه وقال الفسائي في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۲۹): وعنه داود بن عطاء وليس بالقوي۔



”جب جبرائیل میرے پاس وحی لے کر آئے تو انہوں نے سب سے پہلے میرے سامنے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔“



### راویان حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عطاء المزنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسلیمان مدنی اوکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۷) (۱۸۱۱)۔ سقط فی (۱)۔

**1153-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرِ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ثُمَّ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ آمِينَ وَقَالَ النَّاسُ آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ مِنَ اثْنَتَيْنِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا أَشْهَكُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهَذَا صَحِيحٌ وَرَوَاهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

☆☆ نعيم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی پھر سورۃ فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچے: ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پھر انہوں نے آمین کہا لوگوں نے بھی آمین کہا وہ جب بھی سجدے میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے ہوئے جاتے اور جب دو رکعت کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو یہ ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔“

(امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ حدیث مستند ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔)



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن حکم بن ابوزیاد قطنانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں

۱۱۵۲- اخرجہ ابن خزیمہ ۲۵۱/۱۰ رقم (۱۸۹۹) وعنه ابن حبان (۵۱- موارد) عن محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بسند الاسناد - وخرج الساسي (۱۲۱/۲) كتاب الفتاوى: باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم: حديث (۹۰۵): اخبرنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم عن شعيب بن اسباط الاسناد - وخرج العاکم (۲۲۲/۱) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶/۲) كتاب الصلوة: باب افتتاح القراءة بالبسملة عن ابي المباسم محمد بن يعقوب: ثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم: بسند الاسناد - وقال العاکم: صحيح على شرط الشيخين - ولم يخرجاه - ووافقه الذهبي - وصححه ابن خزيمة وابن حبان وبنظر الحديث الآتي -

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "255ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۰۰) (۳۲۹۸)۔

○ نعیم بن عبد اللہ بن عمر، مولیٰ آل عمر، ابو عبد اللہ مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۹۸/۳) (۷۵۴۳)۔

1154 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ أَيْضًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. ☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1155 - حَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ح وَحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بِهَذَا

سَنَادٍ مِثْلَهُ. ☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



ادویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن یعلیٰ الاسلمی، ابو زکریا کو فی القطوانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۲۳/۳) (۸۰۸۰)۔

1156 - حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَزَادَةَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ كِتَابِهِ ثُمَّ مَحَاهُ بَعْدَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ

۱۱۵۶- أخرجه ابن الجارود في (السنن) رقم (۱۷۸۶) والحاكم (۲۳۲/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶/۲) كتاب الصلوة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) من طريق سعيد بن أبي مريم بهذا الإسناد - وأخرجه ابن حبان (۱۷۹۷) من طريق هرمة بن يحيى ثنا ابن وهب أخبرني حيوة سوزا المرشاد - وصححه إسناده البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶/۲)۔

۱۱۵۶- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶/۲) كتاب الصلوة باب افتتاح القراءة في الصلوة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) والمرشاد - وصححه إسناده البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶/۲) وقال: ولو ثبت لهذا عن أبي العباس فهو غير محتج به: لأن أبا العباس لا يهتج بها الفرد به فكيف إذا انفرد بشيء. وخالفه فيه من هو أوثق منه! مع أنه متكلم فيه لوثقه جماعة وضعفه آخرون ومن ضعفه: أحمد بن حنبل وابن معين وأبو حاتم الرازي - ومن وثقه الدارقطني وأبو زرعة - وقال ابن عدي: يكتب حديثه - وروى له مسلم في صحيحه۔

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ يَوْمُ النَّاسِ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هِيَ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَقْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ فَاتِحَةُ الْقُرْآنِ فَإِنَّهَا الْآيَةُ السَّابِعَةُ. وَقَالَ الْفَارِسِيُّ إِنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا أَمَّ النَّاسَ قَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو جب نماز پڑھاتے ہوئے قرأت کرتے تھے قرأت کا آغاز بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اللہ کی کتاب کی ایک آیت ہے اگر تم چاہو تو قرآن کے آغاز میں یہ پڑھ سکتے ہو۔  
یہ سورہ فاتحہ کی ساتویں آیت ہے۔

فارسی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب لوگوں کی امامت کرتے تھے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے۔ انہوں نے اس کے علاوہ مزید کوئی الفاظ نقل نہیں کیے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن منصور بن ابو مزاحم، ابو طالب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۵/۹۶) (۲۳۹۳)۔

○ عبد اللہ بن عبد اللہ بن اولیس بن مالک بن ابو عامر الاسجی، ابو اولیس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”197ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۷۰/۲) (۳۵۹۲)۔

○ عبد الرحمن بن یعقوب جہنی۔ مولی الحرقة من جھید، مدنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۸/۲) (۴۲۸۹)۔

○ قال حافظ في "تقريب العجائب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علي بن حجر عسقلاني ت (۵۷۴۴): محمد بن احمد بن ابوالسج (كذا ذكره صاحب الكمال) - علم حديث كماله ماهرين في انهم "ثقة" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بـ "خطیب بغدادی" (۵/۴۲۵، ۴۲۶) (۲۹۳۷)۔

1157- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلَاجِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْيَاسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَّمَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ لَنَا ثُمَّ قَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِيمَا يُجْهَرُ بِهِ

١١٥٧ ذكره الفاسي في (الهاديت الضعاف) ص (١٢٩) رقم (٢١٢) وقال: خالد بن عباس ليس بالقوي - وقال الزيلعي في (تحصيل الربا)

(٢٤٢/١) : وهذا اسناد سافط : فان خالد بن الياس مجسم على ضعفه قال البخاري عن الزمام احمد : انه منكر الحديث وقال النسائي : منكر

الحديث وقال ابن معين: ليس بشيء. ولا يكتب حديثه. وقال ابن أبي حاتم عن ابيه: منكر الحديث. وقال البخاري: ليس بشيء. وقال ابن





بغدادی“ (۲۶/۶) (۳۰۵۸)۔

○ عقبہ بن مکرم ضعی، ابو نعیم کوئی، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”234ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۸۵) (۴۶۸۷)۔

○ محمد بن قیس بن مخرمۃ مطہلی مکی۔ عن ابی ہریرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۳۵۱) (۶۶۰۵)۔

**1160 -** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبُلُخِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَأُ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَطَّعَهَا آيَةً آيَةً وَعَدَّهَا عَدَّ الْأَعْرَابِ وَعَدَّ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) آيَةً وَلَمْ يَعُدَّ (عَلَيْهِمْ)

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اسی طرح تلاوت کرتے تھے: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔ آپ ان آیات کو الگ الگ ایک ایک کر کے پڑھتے تھے۔ اس کے بعد راوی نے ان آیات کی گنتی کی تو انہوں نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کو ایک آیت شمار کیا اور انہوں نے ”علیہم“ کو ایک الگ آیت شمار نہیں کیا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن سلیمان کوئی، ابو جعفر حمدان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة متقن“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”220ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۴۰۷) (۶۲۵۳)۔

**1161 -** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا الْجَهْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ فِي الصَّلَاةِ قُلْتُ أَقْرَأُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ قُلْ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)۔

۱۱۶ اصغرہ العالم (۱/۲۲۲) واس مرسۃ (۱/۲۱۸) رقم (۱۹۳) والہیوفی فی (السنن الکبریٰ ۱/۱۶۶) کتاب الصلوٰۃ: باب الدلیل علی ان یسبح اللہ الرحمن الرحیم اثناء سماعہ من العاتقہ وفی (معرفة السنن والآثار) (۱/۵۱۱) کتاب الصلوٰۃ۔

ایران (۳۲۵/۵) (۶۳۹۷) -

Marfat.com



☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

1164- قَرَأْتُ فِي أَصْلِ كِتَابِ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَابِرِ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّ يَدِهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَزَّاذَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا لَا أُحْصِيهَا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ فَكَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَعْدَهَا وَسَمِعْتُ الْمُعْتَمِرَ يَقُولُ مَا أَلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ أَبِي وَقَالَ أَبِي مَا أَلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَالَ أَنَسُ مَا أَلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

☆☆ محمد بن متوکل بیان کرتے ہیں: میں نے معتمر بن سلیمان کی اقتداء میں فجر اور مغرب کی نماز اتنی مرتبہ ادا کی ہے: میں اسے شمار نہیں کر سکتا وہ سورہ فاتحہ سے پہلے اور اس کے بعد (یعنی اگلی سورت پڑھنے سے پہلے) بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

میں نے معتمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں ہمیشہ اپنے والد کے نماز پڑھنے کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میں ہمیشہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھنے کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں ہمیشہ نبی اکرم ﷺ کے نماز کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن متوکل عسقلانی، ابو محمد بن ابو السری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ لین الحدیث ”کثیر الخلق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”238ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۱۷) (۸۱۲۰)۔

1165- حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي السَّحِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الطَّائِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) ☆☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد یحییٰ، قدم ہمدان علی قضا تھا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

۱۱۶۶ اخرجہ العساکم ۲۲۲/۱۱ من طریق عثمان بن خرزاذہ بن عثمان الاستاد۔ وقال العاکم: رواه هذا الحديث عن آخرهم نفاذاً ووافقه الراعي۔ وبسط: (نصب الراية ۲۵۱/۱۸)۔

۱۱۶۷ اخرجہ الطهرانی: كما في (نصب الراية) (۲۵۲/۱۱) وقد اختلف في من رواه كما بين ذلك الزيلعي۔

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۲۲۹/۳)۔

○ ابراہیم بن محمد، ابواسحاق تیمی، قاضی البصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب خدادی“ (۱۵۰/۶) (۳۱۸۷)۔

1166- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُونُسَ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَادٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آمَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَجَهَرَبِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”حضرت جبرائیل نے خانہ کعبہ کے نزدیک مجھے نماز پڑھائی تو انہوں نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی۔“



### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حماد ہمدانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، رقم (۵۲۸)۔

○ مسلم بن صبیح۔ بالضم مصغرا۔ ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲۵/۳) (۶۹۷۲)۔

1167- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَكَّتَانِ سَكْتَةٌ إِذَا قُرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَسَكْتَةٌ إِذَا فَرَعَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فَأَنْبَغَرُ ذَلِكَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ أَنْ صَدَقَ سَمُرَةُ .

☆☆ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (قرأت کے دوران) دو مرتبہ سکتہ کرتے تھے ایک سکتہ اس وقت ہوتا تھا جب آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے اور ایک سکتہ اس وقت ہوتا تھا جب آپ قرأت کر کے فارغ

۱۱۶۶- اخرجہ ابن الجوزی فی (التحقیق) (۲۰۲/۱) رقم (۵۰۹) من طریق الدارقطني وقال ابن الجوزي: برويه فطر بن خليفة: قال السدي: فهو غير ثقة - قلت: وفي هذا الاطلاق قصور كما سيأتي - وذكره الفسافي ص (۱۳۰) رقم (۲۱۷) وقال: لا يثبت لهذا احمد بن حماد ضعيف - والحدیث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۶۹/۱) وقال: حدیث منكر بل موضوع - وحقوب بن يوسف الضبي ليس بمشهور - وقد فتش عليه في عدة كتب من الجرح والتعديل فلم ار له ذكرًا اصلاً - ويحتمل ان يكون لهذا الحديث مما عملت به - وامسجد بن حماد: ضعفه الدارقطني - وبكوت الدارقطني والخطيب وغيرهما من الحفاظ عن مثل هذا بعد روايتهم له فجمع هذا - ولم يعلق ابن الجوزي في هذا الحديث الا على فطر بن خليفة وهو تقصير منه: ان لو نسب اليه لكان حديثاً حسناً - وكأنه اعتمد على قول السدي فيه: فهو زائف غير ثقة - وليس لهذا بطائفة فان فطر بن خليفة روى له البخاري في صحيحه - وثقة احمد بن حنبل ورحمى القطان وابن معين -

ہوتے تھے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا تو لوگوں نے اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ طرف خط لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھا: سرہ نے صحیح بیان کیا ہے۔

**1168** - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشَّرٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَالِحٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا أَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى أُخْبِرَكَ بِآيَةٍ أَوْ بِسُورَةٍ لَمْ تَنْزِلْ عَلَى نَبِيِّ بَعْدَ سُلَيْمَانَ غَيْرِي . قَالَ فَمَشَى وَتَبِعْتُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَأَخْرَجَ رَجُلَهُ مِنْ أَسْكَفَةِ الْمَسْجِدِ وَبَقِيَتِ الْآخِرَى فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي أَنْسَى قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ بِوَجْهِهِ فَقَالَ بَايَ شَيْءٍ تَفْتَحُ الْقُرْآنَ إِذَا أَفْتَحْتَ الصَّلَاةَ . قَالَ قُلْتُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ هِيَ هِيَ . ثُمَّ خَرَجَ .

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تمہیں ایک آیت (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ) ایک سورۃ کی تعلیم دوں گا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء میں سے صرف مجھ پر نازل ہوئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چل پڑے تو میں بھی آپ کے پیچھے گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے تک پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی چوکھٹ سے ایک پاؤں باہر نکال لیا اور دوسرا پاؤں ابھی مسجد کے اندر ہی تھا میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کوئی وعدہ کیا تھا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: تم نماز کے آغاز میں قرأت کا آغاز کس چیز سے کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہی ہے یہ وہی ہے پھر آپ تشریف لے گئے۔

**1169** - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُسْتَوْدِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَجْهَرُ بِ (وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الْحَنَفِيَّةِ).

☆☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز

۱۱۶۸ - أخرجه ابن الجوزي في (المنهاج) (١٩٥/١) رقم (٥٠١) من طريق دارقطني به - وقال: وفي رواية الخطيب: (انزل علي الليلة لم تنزل علي نبي غير سليمان وغيري) وفي (بسم الله الرحمن الرحيم) - وقال ابن الجوزي: يرويه سلمة بن صالح الأحمر عن يزيد بن أبي خالد عن عبد الكريم أبي أمية - فاما سلمة وعبد الكريم فقال أحمد ورجحي: ليسا بشي - وقال النسائي: يزيد مشرور الحديث - أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٦٢/١٠) كتاب الايمان باب ما يقرب من العنت لا يكون هنأ: أخرنا ابو الفتح ضلال بن محمد بن جعفر ثنا الحسن بن يحيى بن عواش بسند الاسناد - وقال البيهقي: اسناده ضعیف -



اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ (بھی اسے بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے)۔

الْحَمَّارُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الطَّائِفِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ  
صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَهَرَ فِي الصَّلَاةِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ  
وَصَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْجُمُعَةِ .

☆ ☆ حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو بدری (صحابی) ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے رات (عشاء کی) صبح (فجر کی) اور جمعہ کی نماز میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے)۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن موسیٰ بن اسحاق الحمار، من اهل الکوفۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۵۳/۸)۔

○ ابراہیم بن حبیب بن شہید ازدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”230ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۳/۱) (۱۹۲)۔

○ موسیٰ بن ابوجبیب نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ابو حاتم، وخبرہ ساقط۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۵۳۹) (۸۸۶۳)۔

○ الحکم بن عمیر، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جاء فی احادیث منکرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف الحدیث" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۳۴۳) (۲۱۹۶)۔

1171- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَا

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْأَنْمَاطِيُّ كَيْلَجَةُ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

١١٧٠- ذكره الزيلعي في (تعصب الراية) (١/٢٤٩-٢٥٠) من جهة الدارقطني - قال الزيلعي: وهذا من الدلائل القريبة المنكرة بل هو حديث باطل؛ لوجهه اثنان: ان الحكم بن عمير ليس بمرثيا، ولا في البصريين احد اسمه: الحكم بن عمير بل لا يعرف له صحبة؛ فان موسى بن عبيد الرازي عنه لم يلقه صحابيا بل هو مجهول لا يعتد بحديثه -

١١٧١- أخرجه ابن عمري في ( الكامل ) ( ٢٠٢/٢ ) من طريق محمد بن ابراهيم بن أبي امية بن يحيى بن صالح الوهاشي بهذا اللفظ - وقال ابن

عدي: ورسولنا الامام ايضا غير ما ذكرت اكثر من خمسة عشر حديثا كلها مع ما ذكرته موضوعة وما لقو منها معروف المتن فهو ساطل

بہونا الامناء وکل امارتہ ما لا يتابعہ التفات علیہ وضمفہ بین علی صبیحہ۔

عَبْدُوسِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوَحَاطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَعْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن موسیٰ بن نصر بن حکیم بن علی بن زری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”321ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۹۱/۵) (۲۳۸۸)۔

○ یحییٰ بن صالح الوحاظی۔ ابوزکریا حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”222ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۱/۳) (۷۹۷۰)۔

○ الحکم بن عبد اللہ بن سعد الایلی، ابوعبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک الحدیث“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۳۷/۲) (۲۱۸۳)۔

1172- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَ قَالَ صَلَّى مُعَاوِيَةَ بِالْمَدِينَةِ صَلَاةً فَجْهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمْ يَقْرَأْ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) لَمْ يَقْرَأْ وَلَمْ يَقْرَأْ بِهَا لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَلَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَهْوِي حَتَّى قَضَى تِلْكَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَا مُعَاوِيَةُ أَسْرَقْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ قَالَ فَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا قَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) لَمْ يَقْرَأْ وَلِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَكَبَّرَ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں نماز ادا کی انہوں نے اس میں بلند آواز میں قرأت ادا کی لیکن بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہیں پڑھی نہ انہوں نے سورہ فاتحہ سے پہلے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھی نہ بعد والی سورہ سے پہلے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھی اسی طرح جھکتے ہوئے (یعنی رکوع میں جاتے ہوئے یا سجدے میں جاتے ہوئے) انہوں نے تکبیر بھی نہیں کہی جب انہوں نے نماز مکمل کر لی اور سلام پھیرا۔

۱۱۷۲- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۹/۲) كتاب الصلوة: باب افتتاح القراءة في الصلوة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) والجمهور بها ومن طريق الدارقطني بسندنا - وقال البيهقي: كذلك رواه عبد الرزاق عن ابن جريج - وأخرجه الشافعي في (الامم والسنن واللتار) (۵۱۸/۱) رقم (۷۱۶) - وأخرجه عبد الرزاق (۹۲/۲) رقم (۲۶۱۸) عن ابن جريج بسندنا -





(راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو اگلی نماز پڑھائی تو اس میں بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔)

امام دارقطنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کے بارے میں جو روایات ہم نے نقل کی ہیں ان کے علاوہ بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور ازواج مطہرات نے بھی یہ بات نقل کی ہے۔ ہم نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کے مسئلے میں ان روایات کو الگ طور پر اکٹھا کیا ہے یہاں ہم نے اختصار کے ساتھ وہ روایات نقل کی ہیں جو پہلے گزر گئی ہیں تاکہ اختصار اور تلخیص موجود رہے۔ اسی طرح ہم نے اس مقام پر وہ روایات بھی نقل کی ہیں جو یہ واضح کرتی ہیں نبی اکرم کے اصحاب تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہل علم میں سے کون سے حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سندی بن حسن بن بحر، ابوبکر الحداد۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”359ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۸۷/۷) (۱۸۷۴)۔

○ سلیمان بن عبد الرحمن بن عیسیٰ تمیمی دمشقی ابن بنت شرجیل ابویوب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۶۰۳)۔

○ اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بن رافع عجلائی ابن عبید بلا اضافہ ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۴۷۱)۔

○ عبدی اللہ بن رفاعہ بن رافع بن مالک، انصاری الزرقی یقال فیہ عبید اللہ (۴۴۰۳) ولد فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، و نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عجلی۔

○ رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلاں، ابو معاذ انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: فی ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، ت (۱۹۵۷)۔

1174- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْأَزْرَقِيُّ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي

۱۱۷۴ أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۷۰) كتاب الصلوة: باب تعين القراءة بفاتحة الكتاب في طريقه الدارقطني: به - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۹۷) وفي (القراءة خلف الإمام) رقم (۷۵) من طريق آدم بن أبي إياس العسقلاني: أنا عبد الله بن زياد ابن سمعان بهذا الإسناد - وقال البيهقي: وهذه الزيادة مما تفرد به ابن سمعان وليس بالقوي - وهذا الحديث دون زيادة ابن سمعان صحيح - وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۹۶): تفرد به عبد الله بن زياد بن سمعان عن الملاء وقد اجتمعوا على ترك حمزة وقال مالك: كان كذا - وينظر (نصب الراية) (۱/۲۳۹ - ۲۷۰) -

حَدَّثَنَا ابْنُ سَمْعَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ . قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي رُبَّمَا كُنْتُ مَعَ الْإِمَامِ . قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي يَقُولُ عَبْدِي إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فَيَذْكُرْنِي عَبْدِي ثُمَّ يَقُولُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَأَقُولُ حَمْدِي عَبْدِي ثُمَّ يَقُولُ (الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فَأَقُولُ أَتْنِي عَلَى عَبْدِي ثُمَّ يَقُولُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) فَأَقُولُ مَجْدِي عَبْدِي ثُمَّ يَقُولُ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) فَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ . ابْنُ سَمْعَانَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بْنُ سَمْعَانَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ . وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَزَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ عَجَلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ وَأَبُو أُوَيْسٍ وَغَيْرُهُمْ عَلَى اخْتِلَافٍ مِنْهُمْ فِي الْإِسْنَادِ وَاتِّفَاقٍ مِنْهُمْ عَلَى الْمَتْنِ فَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَاتِّفَاقُهُمْ عَلَى خِلَافٍ مَا رَوَاهُ ابْنُ سَمْعَانَ أَوْلَى بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے پوری نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں انہوں نے میری پنڈلی پر (کوئی چیز) چبھوتے ہوئے فرمایا: پھر تم دل میں اسے پڑھ لو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (میں قرأت) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اس کا نصف حصہ اس کے لیے ہے میرا بندہ نماز کے آغاز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتا ہے تو میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے پھر وہ کہتا ہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی پھر وہ کہتا ہے: الرَّحْمَنِ تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری تعریف کی پھر وہ کہتا ہے: مَالِكِ تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی پھر وہ کہتا ہے: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوگی سورۃ کا آخری حصہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔“

ابن سمعان نامی راوی عبد اللہ بن سمعان ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

ثقہ راویوں کی ایک جماعت نے اس حدیث کو علاء بن عبد الرحمن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ان راویوں میں امام مالک بن انس، شیخ ابن جریج، شیخ روح بن قاسم، شیخ ابن عیینہ، ابن عجلان، حسن بن خضر، ابو اویس اور

بیکر حضرات شامل ہیں۔ ان حضرات نے اس روایت کی سند میں اختلاف نقل کیا ہے تاہم متن پر ان کا اتفاق ہے ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنی روایت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے الفاظ نقل نہیں کیے۔  
تو ان تمام حضرات کا متفقہ طور پر ابن سمان کی نقل کردہ روایت کے خلاف نقل کرنا درست سمجھا جائے گا باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن زیاد بن سمان مدنی فقیہ ترکوہ یکسنی ابا عبد الرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۰۰/۴) (۳۳۲۹)۔

**1175-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي نُوحُ بْنُ أَبِي بِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَرَأْتُمْ (الْحَمْدُ لِلَّهِ) فَاقْرَءُوا (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) إِنَّهَا أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي وَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) إِحْدَاهَا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پڑھو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بھی پڑھو کیونکہ یہ اُم القرآن اُم الکتاب اور سبع مثانی ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس کی ایک (آیت) ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۳۷/۴) (۴۷۷۲)۔

○ نوح بن ابو بلال مدنی۔ عن علی بن حسین۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۰۱/۳) (۷۵۶۳)۔

۱۱۷۵- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) ۴/۱۵ كتاب الصلوة: باب الدليل على ان (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة من طريق دارقطني به - قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۶۲) - قال عبد الحميد في (احكامه الكبرى) ارفع هذا الحديث عبد الحميد بن جعفر، وهو ثقة، واهل البيت عليه - وكان سفيان الثوري يخطفه ويحمل عليه - ونوح ثقة مشهور - اه - وتعقبه الزيلعي فقال: وهذا ليس فيه دلالة على الصحة، ولكن سلم، فالصواب فيه الوقف: كما هو في متن الحديث - اه - وقد ذكر دارقطني هذا الحديث في (علمه) (۱۱۸/۸) وقال: برويه نوح ابن ابي بلال، واختلف عنه فرواه عبد الحميد بن جعفر عنه، واختلف عنه: فرواه السماعي بن عمران عن عبد الحميد عن نوح بن ابي بلال عن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم، وخالفه علي بن ثابت وابو بكر الحنفي روياه عن عبد الحميد عن نوح بن ابي بلال عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة مرفوعاً ابغوا - ورواه اسامة بن زيد وابو بكر الحنفي عن نوح بن ابي بلال عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة موقوفاً، وهو انشدها بالصواب - اه -



1176- قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثُمَّ لَقِيتُ نُوحًا فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم یہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن قحطبیہ، ابو القاسم الصیقل۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”323ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۸۲/۱۱) (۶۲۳۹)۔

117- قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو خَيْثَمَةَ وَقُرِءَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ قُحْطَبَةَ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ وَقُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيِّ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَرَأَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ قَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ فَرَأَدَ فِيهِ كَلَامًا .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت کرتے تھے تو ایک ایک آیت کو الگ الگ کر کے پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ عبداللہ بن محمد نامی راوی کے ہیں اس کی سند مستند ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔  
عبداللہ بن محمد نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے: عمر بن ہارون نے اسے ابن جریج کے حوالے سے نقل کیا ہے اور  
اس میں کچھ اضافی الفاظ نقل کیے ہیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة انصاری، وابوہ ہوا بن عبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا۔

١١٧٦- أخرجه أحمد (٢٠٢/٦) وأبو داود (٢٤٩/٤) كتاب الحروف والقراءات باب (١) حديث (٤٠٨) والجيزي في (السنن للبرق)

(٤٤/٢) كتاب الصلوة: باب الدليل على ان (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة: كلهم من طريق سعيد بن يحيى اللؤلؤ

برہنہ اللہ منار - ورنظر: الحدیث (۱۱۶)۔

ہے۔ یہ راویوں کے ”چھ طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”124ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب استہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۸۳/۲) (۴۵۱)۔

**1178** - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً. لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ مِنْ فَعْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھتے تھے پھر اس کے بعد تھوڑی دیر کے لیے خاموشی اختیار کرتے تھے۔

اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر شعبہ کے حوالے سے صرف ابوداؤد نامی راوی نے نقل کیا ہے جبکہ دیگر راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر نقل کیا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن نبھان العبیری۔ عن حسن۔ نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ابو حاتم وغیرہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۷۴/۵) (۶۲۳۶)۔

**1179** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتِيبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نُبَهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ وَفِي خُفَيْهِ. ☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جوتے پہن کر اور موزے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الاعلیٰ بن واصل بن عبد الاعلیٰ اسدی کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”218ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب استہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۶۵/۱) (۷۸۹)۔

۱۱۷۸ - امرجہ ابن عدي في (الذائل) (۳۲/۵) من طريق ابي قتيبة بسند الحسن - والاحاديث التي ذكرها ابن عدي لعمرو بن نبهان من اسناد الروايات التي رواها - وذكره ابن طاهر في (الذخيرة) (۱۳۸۶/۲) وقال: رواه عمرو بن نبهان البصري عن قتادة عن انس وهذا لا يسمع عليه وقد اكرهه البخاري.

۱۱۷۹ - امرجه البصري في (السنن الكبرى) (۱۵/۲) كتاب الصلوة باب الدليل على ان يسبح الله الرحمن الرحيم آية نامة من الفاتحة من طريق دارقطني به.

○ خلاد بن خالد شیبانی، ابو عیسیٰ مقلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید بات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۳/۳۶۸) (۱۶۷۶)۔

○ اسباط بن نصر ہمدانی، نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ابن معین، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۳۲۵) (۷۱۱)۔

1180- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ خَالِدٍ الْمُقْلِيُّ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَأَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ السَّبْعِ الْمَثَانِي فَقَالَ لِحَمْدِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا هِيَ سِتُّ آيَاتٍ فَقَالَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) آيَةٌ.

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی سے ”سبع مثنیٰ“ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: حَمْدُ لِلّٰہ ان سے کہا گیا: یہ تو چھ آیات ہیں تو انہوں نے فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بھی ایک آیت ہے۔

32-باب مَا يُجْزِيهِ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْعَجْزِ عَنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

باب: جو شخص (نماز میں) سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو

اس کے لیے کون سی دعا کو پڑھ لینا کافی ہوگا؟

1181- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ- قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَحَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ وَأَبُو شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ أَنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا- وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِينِي مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أَقْرَأُ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . قَالَ فَضَمَّ عَلَيْهَا

۱۱۸۱- احمدیہ ابو داؤد (۲۸۰/۱) کتاب الصلوٰۃ: باب ما يجزي الامي والاعمى من القراءة: حديث (۸۲۴) والنسائي (۲/۱۱۶۲) كتاب الافتتاح: باب ما يجزي من القراءة لمن لا يحسن القرآن: واحد (۲۸۲ ۲۵۲/۴) والبيهقي (۲/۲۱۲) رقم (۷۱۷) وعبد بن حميد في المنتخب من المسند رقم (۵۲۴) وعبد الرزاق (۲۷۴۷) وابن خزيمة (۲۷۳/۱) رقم (۵۴۱) وابن حبان (۶۷۴) موارد والحاكم (۲۴۱/۱) والطبراني (۲۸۱/۲) كتاب الصلوٰۃ: باب الذكر الذي يقوم مقام القراءة: واب حبيب في الحلية (۷/۲۴۸) والبيهقي في (شرح السنة) (۲/۲۲۴) بتحقيقنا ۱) كلهم من طريق ابراهيم السكسكي عن ابي هريرة ع- وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي- وصححه ابن خزيمة وابن حبان- وصححه ايضا ابن السكن- كما في (خلاصة المسند المبر) (۱/۱۲۳) ورواه من السلفين صحته- وقال الحاكم في (التلخيص) (۱/۲۳۶): (وفيه ابراهيم السكسكي- وهو من رجال البخاري- لكن عصب عليه اصراف محدثه وضمفه النسائي- وقال ابن القطان: صحفه قوم فلم ياتوا بجعة- وذكره النووي في الخلاصة في فصل الضعيف- وقال في شرح السميرت: رواه ابو داؤد والنسائي- ما ناهي عن ضعفه- وكان سببه كلام مسوم في ابراهيم- وقال ابن عدي: لم احمد له حديثا منكر المس- اشري- ورواه بسفره به- بل رواه الطبراني وابن حبان في صحيحه ايضا- من طريق طلحة بن مصرف عن ابن ابي اوفى- ولكن في اسناد الفصل من مرفوعه ضعفه ابو حاتم)-



بِیْدِهِ وَقَالَ هَذَا لِرَبِّیْ فَمَا لِیْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ . فَصَمَّ بِیْدِهِ الْاُخْرٰی وَقَامَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابی ہاشمؓ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ وہ قرآن مجید کو یاد نہیں کر سکتا۔

ابن عیینہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جو میرے لیے قرآن کی جگہ ہو کیونکہ میں قرأت نہیں کر سکتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا پڑھو:

”اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنی انگلیاں بند کر کے (ان کلمات کو یاد کیا) اور پھر بولا: یہ تو میرے پروردگار کی تعریف کے لیے ہیں میرے لیے (دعا کے طور پر) کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا مانگو:

”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے! تو مجھ پر رحم کر! مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ! تو مجھے رزق عطاء کر اور تو مجھے عافیت نصیب کر!“

(راوی کہتے ہیں:) تو اس نے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے (ان کلمات کو یاد کیا) اور اٹھ کر (چل دیا)۔

1182 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ - وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَمَا يُجْزِيْنِي فِي صَلَاتِي قَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . قَالَ هَذَا لِلَّهِ فَمَا لِي قَالَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ . وَقَبَضَ كَفَّيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابی ہاشمؓ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں قرآن نہیں سیکھ سکتا تو نماز میں میرے لیے کیا پڑھنا کافی ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا پڑھو:

”اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے تمام تعریفیں اللہ کے لیے مخصوص ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

اس شخص نے عرض کی: یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے میرے لیے (دعا کے طور پر) کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھو:

”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے! تو مجھ پر رحم کر! تو مجھے رزق عطاء کر! تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ! تو مجھے



قَوْلِهِ (يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ) فَإِذَا رَأَيْتُمْ أُولَئِكَ فَهُمْ الَّذِينَ سَمَاهُمُ اللَّهُ فَأَحْذَرُوهُمْ

☆ ☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے یہ پڑھا:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آغاز کرتی ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ حقی اور قیوم ہے اس نے تم پر کتاب نازل کی ہے۔“  
یہ آیت یہاں تک ہے:

”وہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں جو اس میں سے متشابہہ ہیں تاکہ وہ فتنہ تلاش کریں اور اس کی تاویل تلاش کریں حالانکہ اس کی تاویل کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور جن لوگوں کو علم میں رسوخ حاصل ہوتا ہے وہ یہ کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لائے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو یہ وہی لوگ ہوں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے تو تم ان سے بچو!

### 33- باب ذِکْرِ اخْتِلَافِ الرِّوَايَةِ فِي الْجَهْرِ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

باب: نماز کے دوران (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) بلند آواز سے

پڑھنے کے بارے میں روایات کا اختلاف

1184- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْفَرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَشَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

1185- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَحَجَّاجُ بْنُ

۱۱۸۵ اخرجه مسلم (۲۹۹/۱) کتاب الصلوة باب حجة من قال: لا يجوز بالبسملة حديث (۲۹۹/۵۰) واصله (۲۷۲/۶۷۶) وابن خزيمة (۲۹۶) وابو جلی (۲۶۰/۵) رقم (۲۰۰۵) کلوم من طريق محمد بن جعفر بهذا المتن۔



عَمَدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَقُرَّادُ أَبُو نُوحٍ وَآدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى  
وَالنَّضَرُ وَخَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَزْرَفِيُّ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ قَوْلِ غُنْدَرٍ وَعَلِيَّ بْنِ الْجَعْدِ عَنْ شُعْبَةَ سَوَاءً وَرَوَاهُ وَكِيعٌ  
لِجَرَّاحٍ وَأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ بَلَفِظِ الْخَوَّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم  
قضاء میں نماز ادا کی ہے میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے نہیں

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

1186- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
كَهْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ  
صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَجْهَرُوا بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
رَحِيمِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم  
اقتداء میں نماز ادا کی ہے یہ حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

1187- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ مِثْلَ قَوْلِ وَكِيعٍ سَوَاءً. وَرَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ فَلَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ. وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ  
مُوسَى عَنْ شُعْبَةَ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔ اس روایت کی  
تابعیت بھی کی گئی ہے۔

1188- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ  
بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)  
أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان  
رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے یہ حضرات بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

1189- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

۱۱۸۶- أخرجه أحمد (۲۷۵-۲۷۹/۲) وابن خزيمة (۱۹۵) كلاهما من طريق وكيع بهذا الاسناد-

۱۱۸۷- رواية أسود بن عامر: انما البسملة البيهقي في (السنن الكبرى) (۵۷/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يجهر بها-

۱۱۸۸- قال البيهقي في (السنن الكبرى) (۵۷/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يجهر بها: فعاد زيد بن الخطاب عن نعمة فلم يكوها

يجهرون-

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَامٌ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ السَّكَنِ وَأَبُو عُمَرَ الْخَوْصِيُّ وَعُمَرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِغَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ فَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَامَّةُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ مِنْهُمْ هُشَيْرُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمِيدُ الطَّوِيلُ وَأَيُّوبُ السَّخَيَّانِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ وَغَيْرُهُمْ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَهَمَامٌ وَاخْتَلَفَ عَنْهُمَا فِي لَفْظِهِ وَهُوَ الْمَحْفُوظُ عَنْ قَتَادَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ أَنَسٍ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بلند آواز میں (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) نہیں پڑھتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بلند آواز میں قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

1190 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ زَنْجَوْنِيهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم (مثلاً) کے دوران بلند آواز میں قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

1191 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَشُعْبَةُ وَعُمَرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَى بَكْرٍ

۱۱۸۹ - أخرجه ابن الجارود في (السنن) رقم (۱۸۲) من طريق عبيد الله بن موسى قال: حدثنا شعبه عن قتادة عن أنس به - وأخرجه أحمد

(۲۸۹/۲) والبخاري في (جزء القراءة) رقم (۱۲۲) من طريق هشام عن قتادة عن أنس به -

۱۱۹۰ - أشار إلى رواية يزيد بن هارون البهقي في (معرفة السنن والآثار) (۵۲۸/۱) -

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان غنیؓ رضی اللہ عنہم کو عشاء میں نماز ادا کی ہے یہ حضرات بلند آواز میں قرأت کا آغاز کرتے تھے۔

## پان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن محمد بن سکن قرشی ابو عبید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید ت کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۵۹/۳) (۸۰۳۹)۔

1192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتِ الصَّيْدِ لَانِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيكِ حَدَّثَنَا  
سَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي  
فَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فِيمَا يُجْهَرُ

☆☆ حضرت انس بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان غنیؓ رضی اللہ عنہم کی اقتداء نماز ادا کی ہے یہ حضرات بلند آواز سے قرأت والی نماز میں قرأت کا آغاز الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

### دو بیان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ثابت بن اسماعیل بن ابان، ابوبکر الصید لانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”344ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بخطیب بغدادی“ (۳/۲۸) (۹۸۳)۔

1193 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنَا وَمُسْلِمَةٌ - هُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ - قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَفْتِيهِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) أَوْ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فَقَالَ إِنَّكَ لَتَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ مَا أَحْفَظُهُ وَمَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ . قُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ أَمْ لَا نَعَمْ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ سعید بن یزید از دی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بلند

١١- أخرجه البخاري في (جزء القراءة) رقم (١٣٠) ومسلم (٢٩٩/١) كتاب الصلوة باب حجة من قال: لا يجزئ بالجملة، حديث

١٩٨- أخرجه البيهقي في ( معرفة السنن والآثار ) ( ٥٢٤/١ ) كتاب الصلوة باب الاجتماع بقراءة أم القرآن قبل ما يقرأ بعدها من طريق  
عمر قطنى به -



آواز میں) قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرتے تھے انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے جو مجھے اچھی طرح یاد ہے اور تم سے پہلے کے بارے میں کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اس کی سند صحیح ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ غسان بن مضر۔ وثقہ۔ قال عبد الصمد بن عبد الوارث: کان قد ریا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۰۵/۵) (۶۶۷۰)۔

○ سعید بن یزید بن سلمۃ ازدی ثم الطاحی، ابوسلمۃ بصری القصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۸/۱) (۲۸۳)۔

### 34- باب وَجُوبِ قِرَاءَةِ أَمِّ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ وَخَلْفِ الْإِمَامِ.

باب: نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور امام کی اقتداء میں (سورۃ فاتحہ پڑھنا)

1194- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي مُوسَى النَّهْرَیَّیْنِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا قَبِیْضُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّقِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً مَعَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي مَسْكَتَاتِهِ وَمِنْ أَنْتَهَى إِلَى أَمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ أَجَزَاهُ .  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کے ساتھ نماز ادا کرے اسے امام کے سکتہ کے دوران سورۃ فاتحہ پڑھ لینی چاہیے اور جو شخص سورۃ فاتحہ مکمل پڑھ لے تو ایسا کرنا ہی کے لیے کافی ہوگا۔

محمد بن عبد اللہ بن عبید نامی راوی ضعیف ہے۔

— — — — —

۱۱۹۱- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۸۰) رقم (۱۷۲) من طريق دارقطني: به- وأخرجه الحاكم (۲۹۸/۱): حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَعْلُومُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً مَعَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي مَسْكَتَاتِهِ وَمِنْ أَنْتَهَى إِلَى أَمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ أَجَزَاهُ .



حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۱۵۹/۲) (۱۵۹۱)۔

○ ابراہیم بن محمد بن منشر بن اجدع ہمدانی کوئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۵۳/۱) (۲۷۳)۔

○ حارث بن سیدتی، ابو عائشہ کوئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۸۳/۱) (۱۱۳۷)۔

○ یزید بن شریک تمیمی کوئی مخضرم۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۷۱/۳) (۸۱۳۹)۔

### امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا شرعی حکم

امام کی اقتداء میں نماز میں قرأت کرنے کے مسئلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی تو اس دوران آپ کو قرأت کرنے میں دشواری محسوس ہوتی، جب آپ نے سلام پھیر لیا تو ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ میرے پیچھے قرأت کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو! صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرو! کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر وہ نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو وہ نامکمل ہوتی ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا تو اس کی وہ نماز ناقص ہوتی ہے، مکمل نہیں ہوتی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو کیا (اس وقت بھی مجھے سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے) تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی! (اس وقت) تم دل میں پڑھ لو۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: بعض حضرات نے ان روایات کو اختیار کیا ہے۔ انہوں نے تمام نمازوں میں امام کی اقتداء میں بھی سورۃ فاتحہ پڑھنے کو واجب قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض حضرات نے اس کے بارے میں ان کے برخلاف رائے پیش کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں۔

امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ یا دوسری کوئی بھی سورت تلاوت نہیں کی جائے گی۔

ان حضرات نے پہلے موقف کی قائلین کے مقابلے میں یہ دلائل پیش کیے ہیں:



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایات نقل کی گئی ہیں ان میں اس بات کا ذکر ہے جس نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل ہوتی ہے ان روایات میں اس بات کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے ہاں امام کی اقتداء میں ادا کی جانے والی نماز بھی شامل ہوگی۔

کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے: یہاں وہ نماز مراد ہو جو انسان امام کی اقتداء کے علاوہ (یعنی اکیلے میں) ادا کرتا ہے۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: جو انسان امام کی اقتداء میں ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس انسان کا قرأت کرنا شمار ہوگا، تو اس حکم کی بنیاد پر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص مذکورہ بالا روایت کے حکم سے خارج ہو جائے گا۔ اس لیے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص امام کی قرأت کے تابع شمار ہوگا اور وہ اس شخص کے حکم سے خارج ہو جائے گا جو نماز کے دوران سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا جس کی نماز ناقص ہوتی ہے۔

ہم نے اس بات کا جائزہ لیا، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے جن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے ان کے نزدیک یہ حکم امام کی اقتداء کرنے والے شخص کے لیے نہیں ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر نماز میں قرآن کی تلاوت کی جائے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو ایک انصاری نے عرض کی: یہ کام لازم ہو گیا، راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو وہ لوگوں کی طرف سے (قرأت کرنے کے حوالے سے) کافی ہوتا ہے۔

یہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا لازم ہے تو جب ایک انصاری نے یہ عرض کی: یہ پڑھنا لازم ہو گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس انصاری کی اس بات کا انکار نہیں کیا، لیکن اس کے بعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: یہ حکم حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس شخص کے بارے میں ہے جو تنہا نماز ادا کرتا ہے جو شخص امامت کر رہا ہو یہ حکم مقتدیوں پر لاگو نہیں ہوتا۔

ان کی یہ رائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے جن کے نزدیک امام اور مقتدیوں پر سورہ فاتحہ پڑھنا لازمی ہوتا ہے لہذا ان دونوں میں سے کسی ایک فریق کے پاس بھی اپنے مخالف فریق کے مقابلے میں کوئی مستند دلیل نہیں ہے۔

حضرت عبدہ کے حوالے سے منقول روایت کا تعلق ہے تو ان کے معاملے کو واضح کر دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کر دی ہے کہ آپ ﷺ نے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کو سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

(امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس بات کا جائزہ لیں گے: یہ دوسری روایت کے متضاد ہے نہیں ہے۔

تو اس بارے میں ایک روایت یہ منقول ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایسی نماز ختم کی جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص نے ابھی میرے ساتھ تلاوت کی تھی ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا

کہ کیا وجہ ہے؟ قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو اس کے بعد وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں قرأت کرنے سے باز آ گئے، لیکن ان نمازوں میں جن میں نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے ایسا انہوں نے اُس وقت کیا جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی۔

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تو لوگوں نے اس سے نصیحت حاصل کی اور اس کے بعد وہ لوگ (نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں) تلاوت نہیں کرتے تھے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں قرأت کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے میرے لیے قرأت کرنا مخلط کر دیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک رکعت ادا کرے جس میں وہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو گویا اُس نے وہ نماز ادا نہیں کی البتہ اگر وہ امام کی اقتداء میں ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے راوی نے امام مالک رحمہ اللہ سے دریافت کیا: میں اسے مرفوع حدیث کے طور پر روایت کروں تو انہوں نے فرمایا: اسے اُسی طرح روایت کرو جیسے وہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: تم اُس وقت بھی تلاوت کرتے ہو جب امام تلاوت کر رہا ہوتا ہے تو وہ خاموش رہے نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ

اُن سے یہ سوال کیا تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسا کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب ایسا نہ کرنا۔  
امام طحاوی فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جو آیات یہاں نقل کی ہیں یہ اُس روایت کے خلاف ہیں جو حضرت عبیدہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) تو اس بارے میں منقول روایات میں جب تضاد اور اختلاف سامنے آ گیا تو اب ہم غور و فکر اور قیاس کے حوالے سے اس کا حکم تلاش کریں گے۔

ہم نے اس بات کا جائزہ لیا: تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے: اگر کوئی شخص ایسے وقت میں آئے کہ جب امام رکوع کی حالت میں ہو اور پھر وہ شخص تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے تو اُس شخص کی وہ رکعت شمار ہوگی اگرچہ اُس نے قیام کی حالت میں کوئی تلاوت نہیں کی اب رکعت فوت ہو جانے کے خوف کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے۔

تو یہاں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے اسے ضرورت کے پیش نظر جائز قرار دیا گیا ہو اور یہاں اس بات کا بھی احتمال ہو سکتا ہے اسے اس بنیاد پر جائز قرار دیا گیا ہو کہ امام کے پیچھے قرأت کرنا فرض نہیں ہوتا۔

تو جب ہم نے اس بات کا اعتبار کیا تو اس بات کا جائزہ لیا: وہ تمام حضرات ایسے شخص کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے ہیں جو اس وقت آتا ہے جب امام رکوع کی حالت میں تھا اور اُس نے نماز کے آغاز میں تکبیر نہیں کہی اور سیدھا رکوع میں چلا گیا تو ایسا کرنا اس شخص کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

تو اگر اُس شخص کا قرأت کو ترک کرنا ضرورت کی وجہ سے رکعت فوت ہو جانے کے خوف کی وجہ سے معاف ہوتا تو ضرورت کے پیش نظر اس کا قیام کو ترک کرنا بھی معاف ہونا چاہیے تھا تو جو چیز نماز میں فرض ہوتی ہے اُس کی یہ صورت ہے اُسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اُسے ادا کیے بغیر نماز درست نہیں ہوتی تو جب قرأت کا حکم اس کے برخلاف ہوگا اور ضرورت کے پیش نظر اسے ساقط کیا جاسکتا ہو تو یہ اُس جنس (یعنی فرض کی جنس) سے تعلق نہیں رکھے گی۔

تو اس قیاس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے: ضرورت کے علاوہ بھی یہ ساقط ہوگی غور و فکر کے اعتبار سے یہی حکم تھا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ حضرات امام کی اقتداء میں خود بھی قرأت کر لیتے تھے اور لوگو کو بھی قرأت کرنے کا حکم دیتے تھے۔

جیسا کہ ابو ابراہیم تیمی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم قرأت کر لیا کرو میں نے دریافت کیا: اگرچہ میں آپ کی اقتداء میں ہوں تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ تم میری اقتداء میں ہوں میں نے کہا: اگرچہ آپ بھی قرأت کر رہے ہوں تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ میں بھی قرأت کر رہا ہوں۔

مجاہد بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں امام کی اقتداء میں سورہ مریم کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔



مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی تو انہوں نے امام کی اقتداء میں قرأت بھی کی۔

(امام طحاوی فرماتے ہیں:) تو اس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا جن حضرات کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہے انہی حضرات کے بارے میں اس کے برعکس بھی روایات منقول ہیں۔

جیسا کہ ایک سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے وہ سنت پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قرأت کے وقت تم خاموش رہو کیونکہ نماز مشغولیت ہے اور تمہارے لیے (امام کا قرأت کر لینا کافی ہوگا)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے کاش اُس کے منہ میں خاک بھر جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبید اللہ مقسم فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو اُن حضرات نے یہی جواب دیا: ہم امام کی اقتداء میں کسی بھی نماز میں قرأت نہیں کرتے ہیں۔

عبید اللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا اُس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم امام کی اقتداء میں کسی بھی نماز میں قرأت نہ کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابو حمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: جب امام میرے آگے موجود ہو تو کیا میں اُس کی اقتداء میں قرأت ادا کر لوں تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نہیں۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کوئی شخص امام کی اقتداء میں قرأت کر سکتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں ہو تو امام کا قرأت کرنا اُس شخص کے لیے کافی ہوگا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے۔

(امام طحاوی فرماتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کی یہ جماعت اس بات پر متفق ہے امام کی اقتداء میں قرأت



○ عبد اللہ بن ابو ہذیل کوئی، ابو مغیرہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”خالد القسریٰ کی خلافت میں عراق“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۵۸) (۷۰۹)۔

**1198-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ - وَكَانَ يَسْكُنُ إِبِلْيَاءَ - عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصُّبْحَ فَثَقُلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ مِنْ وَرَاءِ إِمَامِكُمْ . قَالَ قُلْنَا أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ .

☆☆☆ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ جو ایلپاء میں قیام پذیر تھے وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت کرنے میں کچھ دشواری محسوس ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ایسا ہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو البتہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو! چونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی۔ یہ سند ”حسن“ ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ مول بن ہشام یشکری۔ ابو ہشام بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”253ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۹۰) (۱۵۳۶)۔

○ محمود بن ربیع بن سراقۃ بن عمرو الخزرجی، ابو نعیم او ابو محمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۳۳) (۹۵۶)۔

۱۱۹۸ - اصرحہ اسر داؤد (۲۱۷/۱) کتاب الصلوٰۃ: باب من ترك القراءة في صلاته بغفلة الكتاب: حديث (۱۸۲۲) والترمذي (۱۱۶/۲ - ۱۱۷) کتاب الصلوٰۃ: باب ما جاء في القراءة خلف الإمام: حديث (۲۱۱) وأحمد (۳۶/۵) والبخاري في (جزء القراءة خلف الإمام) رقم (۶۶) ۲۵۷-۲۵۸ وابن حبان (۱۵۸۱) وابن جبان (۶۶۰) موارد (۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۵/۱) والحاكم (۲۲۸/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۶/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب لا يقرأ خلف الإمام على الإطلاق: وفي (جزء القراءة) (۵۶-۵۷) رقم (۱۰۸) إلى رقم (۱۱۲) وابن حرم في (المعالي) (۲۳۶/۲) كلبوم من طريق محمد بن اسحاق بهذا الإسناد وقال الترمذي: حديث حسن وصححه ابن حرمه وابن حبان -



1199- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَبِّ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ كَأَنَّكُمْ تَقْرءُونَ خَلْفِي - قُلْنَا أَجَلُ هَذَا يَا مَوْلَى اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا.

☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ اسی طرح منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”(یوں لگتا ہے) گویا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو! ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تیزی کے ساتھ

(ہم قرأت کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو البتہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز

نہیں ہوتی ہے۔“



### ویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن محمد، ابو عبد اللہ العمی بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۰۲/۴) (۲۰۸۲)۔

○ عمر بن حبیب بن محمد بن محمد العدوی القاضی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نودیں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”60ھ یا 207ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۱۵) (۴۹۰۸)۔

1200- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوَزَجَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِهَذَا.

☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق الجوزجانی۔ نزہل دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”259ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۸) (۲۷۵)۔

1201- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي

۱۲۰۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) ۱/۱۶۶ كتاب الصلوة: باب من قال: لا يقرأ خلف الإمام على الإطلاق: وفي (مصر القراء) ۵۸ (رقم ۱۱۶) من طريق الدارقطني به - وقال البيهقي: وهذا إسناد صحيح ذكر فيه سماع محمد بن اسماعيل من مكحول وأخرجه محمد بن اسماعيل البخاري رحمه الله - فهذا الحديث في كتاب وجوب القراءة خلف الإمام عن أحمد بن خالد الواسعي عن محمد بن اسماعيل واحتج به وقال: رايت علي بن السميرني يعنى بحديث ابن اسحق - قال: وقال علي بن ابن عبيدة: ما رايت احدا ينسبهم اس اسماء -

مَكْحُولٌ بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا جَهَرَ . قُلْنَا أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا .

☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو جب وہ بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوتا ہے! ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم تیزی سے پڑھ لیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو البتہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

1202 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ التَّيْسِيُّ

حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ أَبْطَا عِبَادَةَ بَنِي الصَّامِتِ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ - وَكَانَ أَبُو نُعَيْمٍ أَوَّلَ مَنْ أَذَّنَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ - فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَبُو نُعَيْمٍ وَأَقْبَلَ عِبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى صَفَفْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عِبَادَةُ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعِبَادَةَ قَدْ صَنَعْتَ شَيْئًا فَلَا أَدْرِي أَسَنَّهُ هِيَ أَمْ سَهْوٌ كَانَ مِنْكَ . قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلٌ صَلَّيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَالْتَبَسْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيَّ بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُونَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ . فَقَالَ بَعْضُنَا إِنَّا لَنَصْنَعُ ذَلِكَ . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ فَلَا تَقْرَءُوا وَابْشُرُوا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ . كُلُّهُمْ ثَقَاتٌ .

☆ ☆ حضرت نافع بن محمود بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں تاخیر سے اپنے ابو نعیم نامی مؤذن نے نماز کے لیے اقامت کہہ دی ابو نعیم وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے بیت المقدس میں اذان دی تھی ابو نعیم لوگوں کو نماز پڑھانے لگے اسی دوران حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آگئے میں ان کے ساتھ تھا ہم نے ابو نعیم کی اقتداء میں صف قائم کر لی ابو نعیم نے بلند آواز میں قرأت کرنا شروع کی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بھی سورہ فاتحہ پڑھنے لگے۔

(راوی کہتے ہیں:) جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو میں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ایک ایسا عمل کیا ہے جس کے بارے میں مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ کیا یہ سنت ہے؟ یا آپ نے غلطی سے ایسا کر لیا ہے؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے آپ کو سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے جبکہ ابو نعیم بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے تو اس دوران آپ ﷺ کو قرأت کرنے میں دشواری محسوس ہوئی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: جب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا تھا تو کیا تم بھی قرأت کر رہے تھے؟ تو ہم میں سے بعض حضرات نے کہا: ہم نے ایسا کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا قرآن کے حوالے سے میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے جب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوں تو تم قرآن کی قرأت

کیا کرو البتہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۱. **اولیٰ ان حدیث کا تعارف:**

○ یثیم بن حمید الغسانی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابواحمد او ابو حارث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۳۰) (۷۴۲)۔

○ نافع بن محمود بن ربیع، اسم جدہ ربیعہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مستور“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ’تیسرے طبقے‘ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب العہد یب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۹۹۶) (۷۱۳۲)۔

1203- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَسْقُودٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُجْبَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هَلْ تَقْرَأُونَ فِي الصَّلَاةِ مَعِيَ . قُلْنَا نَعَمْ . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ قَوْلُهُ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ إِنَّمَا كَانَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا قَالَ الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عَبَادَةَ .

☆ ☆ ابو نعیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: کیا تم لوگ میرے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو ہاں! البتہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ولید بن عتبہ الجعفی، ابو العباس دمشقی، مقرر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "شیخ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

١٢٠٢- أخرجه البيهقي في (هزه الفراء) ص (١٦٥) رقم (١٢٣) من طريق الدارقطني بـ - وأخرجه أبو  
باب من ترك الفراء في حاله عانة الكتاب حديث (٨٢٤) من طريق الترمذي عن حميد بن  
البيهقي في (السنن الكبرى) (١٦٤/٢) كتاب الصلوة باب من قرأ سورة الفراء في صلوة  
الامام البيهقي رقم (١٢٠-١٢١) -

١٢.٢- اخرجته الحاكيم (٢٢٨/١) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (١٦٥/٢) كتاب الضحى - من قال: لا يقرأ صلوات الله على علم الاطلاع وفي (جزء القراءة) ص (٦٦) رقم (١٢٥) من طريق ابي زرعة: عبد الرحمن بن محمد بن سريته بن سفيان -



”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”240ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۳۹) (۷۴۸۹)۔

○ سعید بن عبد العزیز التتوخی، دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”167ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۸۳) (۲۳۷۱)۔

**1204-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِمَصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ مَكْحُولٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ تَقْرَأُونَ مَعِيَ وَأَنَا أَصَلِّي . قُلْنَا إِنَّا نَقْرَأُ نَهْذُهُ هَذَا وَنَدْرُسُهُ دَرْسًا . قَالَ فَلَا تَقْرَأُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ سِرًّا فِي أَنْفُسِكُمْ . هَذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے دریافت کیا: کیا تم لوگ میرے ساتھ قرأت کرتے ہو جب میں نماز پڑھا رہا ہوتا ہوں؟ ہم نے عرض کی: ہم قرأت کرتے ہیں لیکن ہم ہجڑی سے پڑھ لیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قرأت نہ کیا کرو البتہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو اور وہ بھی دل میں پڑھا کرو۔ یہ روایت ”مرسل“ ہے۔

**1205-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوِيهِ وَأَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الدِّمَشْقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاكِدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ وَمَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ رَبِيعَةَ - كَذَا قَالَ - أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نَعِيمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ شَيْئًا قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نَعِيمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ نَعَمْ صَلَّيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهِرْتُ بِالْقِرَاءَةِ . قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي أُنَارِعُ الْقُرْآنَ لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهِرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ . وَرَوَاهُ يَحْيَى الْبَابِلِيُّ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاكِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ مُحَمَّدٍ .

☆☆ نافع بن محمد بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو (باجماعت نماز میں) سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ابو نعیم (امام صاحب) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے حضرت

۱۲۰۴ احمرہ البیرونی فی (جر - القراءۃ) ص (۱۶۷) رقم (۱۳۸) من طریق کنیر بن عبیدنا بقیۃ بن الولید بسند الاسناد - قال البیرونی:

صدوق فی ذلك عن رعاء بن حوز مرسل وموقوف - قال - ومكحول المصنف لم يرد عباد بن الصامت - ومطهر: (جامع التمهيد) ص (۱۲۸۵) -

۱۲۰۵ احمرہ البیرونی فی (السنن الکبریٰ) (۱۶۵/۲) (۱۶۶) کتاب الصلوٰۃ باب من قال: لا یقرأ خلف الامام علی الاطلاق وفي اجزاء

القراءۃ - جو ۶۸ رقم (۱۳۰) من طریق النعمان بن عبدنا صدقة بن خالد بسند الاسناد - وقال البیرونی: والحدیث صحیح عن عبادہ بن

الصامت عن انس بن علی بن عبدہ وسلم - وله شواهد -

عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ کو نماز کے دوران ایک ایسا عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے (جس پر مجھے حیرانگی ہوئی)۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ نافع نے کہا: میں نے آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ عجم (امام) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز عائی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا تھا تو کیا تم میں سے کوئی شخص قرآن کی تلاوت کر رہا تھا؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! یا ول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے تم میں سے کسی بھی شخص قرآن کا کوئی بھی حصہ نہ پڑھے اس وقت جب میں بلند آواز سے قرأت کر رہا ہوں البتہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا۔

اس روایت کی سند ”حسن“ ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

### ویان حدیث کا تعارف:

○ صدقہ بن خالد اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو العباس دمشقی یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے میں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”171ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۵۱) (۲۹۲)۔

○ حرام۔ ابن حکیم بن خالد بن سعد انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۲۷) (۱۱۷۲)۔

1206- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّحَّاحِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ نَافِعٍ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَتَيْتُ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ فَلَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِأَنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا.

☆☆ نافع بن محمود بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

”تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز قرأت نہ کرے البتہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرے کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔“

— — — — —





### ویان حدیث کا تعارف:

○ معاویہ بن یحییٰ، ابوروح، صدفی و مشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: البخاری الکبیر (۴/۳۳۶)۔

○ عبد اللہ بن عمرو بن حارث بن ابی ضرار بن مصطلق خزاعی، تہذیب الکمال (۷۱۵/۲) تہذیب التہذیب (۲۳۵/۵) الخلاصۃ (۸۲/۲)۔

1208- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا  
حَمْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ  
لَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً أَوْ تَطَوُّعًا فَلْيَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةَ مَعَهَا فَإِنْ انْتَهَى إِلَى أَمِّ الْكِتَابِ  
فَقَدْ أَجْزَأَ وَمَنْ صَلَّى صَلَاةً مَعَ إِمَامٍ يَجْهَرُ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي بَعْضِ سَكَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَصَلَاتُهُ  
عِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ . مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ضَعِيفٌ .

☆ ☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص فرض یا نفل نماز ادا کر رہا ہو وہ اس میں سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کے ساتھ ایک سورۃ کی تلاوت کرے اگر وہ صرف سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے تو یہ بھی اس کے کافی ہوگا اور جو شخص امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو جس میں امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو اسے چاہیے کہ امام کے سکوت کے دوران سورۃ فاتحہ پڑھ لے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اس کی نماز نامکمل ہو گی، پوری نہیں ہوگی۔

محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر نامی راوی ضعیف ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد الوہاب، ابو یحییٰ القناد، سکری کوفی، تہذیب الکمال (۱۲۳۶/۳)، تہذیب التہذیب (۳۲۰/۹)، الثقات (۳۲۳/۷)۔

1209- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النُّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

١٢٨- أخرجه البيهقي في (هزه القراءه) (ص ٨٠-٨١) رقم (١٧٢) من طريق المارقيطي به- وقال البيهقي: وعنه من عبد الله بن عبيد  
 بن عمير وان كان غير صحيح به- وكذلك بعض من تقدم ممن رواد عن عمرو بن شعيب: فلقد روى في المصنف كتابه في مكنه  
 الامام تواتر صحيحه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن حماد: خبرا عن طلحه بن عمرو: وعن ابي بصير: وعنه من فتو القم-

١٢٠٩- أخرجه أحمد (٤٣٨/٢) وأبو داود (٢٦٦/١) كتاب الصلوة باب من ترك القراءة في صلاته بغائه الكتاب حديث (٨٢٠) والحاكم (٢٣٩/١) والبيهقي في (عزء القراءة) ص (٢٧) رقم (٤١) كلهم من طريق يحيى بن سعيد القطان بهذا الإسناد - وقال الحاكم: هذا حديث صحيح لا عار عليه: فان جعفر بن ميمون العبدي من ثقات البصريين ويحيى بن سعيد لا بهديث إلا عن الثقات ولما وقع الزلجي - وأخرجه أبو داود (٢٦٦/١) كتاب الصلوة باب من ترك القراءة في صلاته بغائه الكتاب حديث (٨١٩) وابن حبان (٤٥٢- موارد) والبيهقي في (عزء القراءة) ص (٢٧) رقم (٤٢) كلهم من طريق عيسى بن يونس - نا جعفر بن ميمون بهذا الإسناد -

الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ التَّهْدِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَهُ أَنْ يَخْرُجَ يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنْ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ جا کر لوگوں میں یہ اعلان کریں نماز اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک سورہ فاتحہ نہ پڑھ لی جائے۔ اور مزید تلاوت نہ کی جائے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن میمون، ابو علی، ابو العوام، بصری تمیمی الانماطی، تہذیب التہذیب (۲/۲۰۸)، والخلاصة (۱/۱۷۰)، الثقات

(۶/۱۳۵)۔

1210- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ - قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . وَقَالَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ فِي حَدِيثِهِ لَا تُجْزَى صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا۔

زیاد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو شخص اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا۔“

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ سوار بن عبد اللہ بن سوار بن عبد اللہ بن قدامت بن عترة، قاضی الرضا، ابو عبد اللہ، تہذیب التہذیب (۳/۲۶۸)

۱۲۱۰- اخرجہ البخاری (۲/۱۸۰) کتاب الاذان: باب وجوب القراءة للامام والمأموم: حديث (۷۵۶) ومسلم (۲/۲۶۰-الاصح) کتاب

الصلوة: باب وجوب القراءة في كل ركعة: حديث (۲۹۶/۲۶) وابو داود (۱/۲۱۷) کتاب الصلوة: باب من ترك القراءة في صلاة

بفاتحة الكتاب: حديث (۸۲۲) والنسائي (۲/۱۲۷) کتاب الافتتاح: باب ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلوة والترمذي (۲/۲۵۰) کتاب

الصلوة: باب ما جاء انه لا صلاة الا بفاتحة الكتاب: حديث (۲۶۷) وابن ماجه (۱/۲۷۲) کتاب الصلوة: باب القراءة خلف الامام: حديث

(۸۲۷) واحمد (۵/۲۱۶) وابو عروبة (۲/۱۲۶) والمحبدي (۱/۳۸۶) والشافعي في (المسند) (۱/۷۵) وابن ابي شيبة (۱/۳۶۰) وابن خزيمة

(۱/۶۸۸) وابن حبان (۱/۱۷۸۲) وابن الجارود في (المنقذ) رقم (۱۸۵) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۶۶-۱۶۸) وفي (جزء القراءة) (ص

۲۰) رقم (۲۱۲۰-۱۹۱۸-۱۷) والبطوني في (شرح السنة) (۲/۲۰۰) كرسوم من طريق سفيان بن عيينة بهذا الاسناد - وقال الترمذي

حديث حسن صحيح -

”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۳۹/۱)، والجلد ص ۲۳۰/۱۔

1211- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ . وَهَذَا صَحِيحٌ أَيْضًا . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَمَعْمَرٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

☆ ☆ حضرت محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اس شخص کی نماز نہیں ہوگی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا۔

(یہ روایت بھی مستند ہے)۔ یہی روایت بعض دیگر راویوں نے بھی نقل کی ہے۔

1212- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْإِمَامُ ضَامِنٌ فَمَا صَنَعَ فَاصْنَعُوا . قَالَ أَبُو حَاتِمٍ هَذَا تَصْحِيحٌ لِمَنْ قَالَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

☆ ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: امام ضامن ہوتا ہے جو وہ کرے تم بھی وہ کرو۔

شیخ ابو حاتم نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت سے ان لوگوں کے موقف کی تصحیح ہو جاتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں: امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن شبیبہ او ابن ابوشیبہ۔ مجہول، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مجہول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے

۱۳۱۱- اخرجه مسلم (۲۶۰/۲-الاجبي) كتاب الصلوة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة: حديث (۲۹۶/۲۵) والدارمي (۲۲۸/۱) وابو عروانة (۱۲۵/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۶/۲) وفي (جزء القراءة) ص (۲۱-۲۲) رقم (۴۴) كسجوم من طريق يونس بن يزيد: بسند الاستاذ - واخرجه مسلم (۲۶۲/۲-الاجبي) كتاب الصلوة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة: حديث (۲۹۶/۲۶) واحمد (۲۳۶/۵) وابو عروانة (۱۲۶/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۵-۳۷۶/۲) كسجوم من طريق صالح بن كيسان عن الزهري: به - واخرجه مسلم (۳۶۲/۲-الاجبي) حديث (۲۹۶/۲۷) واحمد (۲۳۲/۵) وابو عروانة (۱۲۶/۲) وابن حبان (۱۷۸۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۶/۲) كسجوم من طريق عبد الرزاق وهو في (معتمده) (۳۶۲۲) عن معمر عن الزهري: به - واخرجه المساني (۱۲۸/۲) كتاب الافتتاح: باب ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلوة: من طريق ابن المبارك عن معمر عن الزهري: به - وبسند: نفية الطبري في (جزء القراءة) ص (۲۵-۲۶)۔

۱۳۱۲- اخرجه الطبراني في (الوسط) (۳۳۱/۲) رقم (۳۵۶۹) والخطيب في (تاريخ بغداد) (۲۳۲/۸) كلاهما من طريق الحميدي بسند الاستاذ - وقال الطبراني: لا يروى لنا الحديث عن جابر بن عبد الله الاستاذ تفرد به الحميدي والحديث ذكره البيهقي في (مجمع الزوائد) (۶۹/۲) وقال: وفيه موسى بن شبیبہ من ولد كعب بن مالك: ضعه احمد: ورفقه ابو حاتم: وذكره ابن حبان في (الثقات).



طبقة“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۲۸۴/۲) (۱۳۶۹)۔

**1213-** حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْإِسْكَندَرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أُمُّ الْقُرْآنِ عَوْضٌ مِنْ غَيْرِهَا وَلَيْسَ غَيْرُهَا مِنْهَا عَوْضٌ . تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ عَنْ أَشْهَبَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سورۃ فاتحہ دیگر تمام سورتوں کا عوض ہے، لیکن کوئی دوسری سورت اس کا عوض نہیں ہو سکتی۔

اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن خلاد نامی راوی مفرد ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سیار بن ایوب، ابوحسن مروزی فقیہ، امام نسائی نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ تہذیب التہذیب (۱/۳۵)، والمختلصۃ (۱/۱۶)، ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴/۱۸۷)۔

○ محمد بن خلاد بن ہلال الاسکندرانی، ان کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا یہ کون ہیں؟ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۱۳۵) (۷۴۹۳)۔

○ اشہب بن عبد العزیز بن داؤد بن ابراہیم، ابو عمرو فقیہ مصری، تہذیب التہذیب (۱/۳۵۹)، الثقات (۸/۱۳۶)، المجرع التعذیل (۲/۳۴۲)۔

**1214-** حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ بِأَمْرٍ أَوْ يَقُولُ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

۱۲۱۳- امره الحاكم (۱/۲۲۸) وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۲۹) رقم (۲۹) من طريق احمد بن سيار المروزي بهذا الاسناد وقال الحاكم: قد اتفق الشبخان على اخراج هذا الحديث من اوجه مختلفة بغير هذا اللفظ - ورواه هذا الحديث اكثرهم اشبه وكثيرهم تفات على شرطهما ووافقه الذهبي - قلت: محمد بن خلاد الاسكندراني لا يمدى من هو - وقال ابن يونس: يروي عن اكبر - بنظر: (الميزان) (۶/۱۳۵)۔

۱۲۱۴- امره الحاكم (۱/۲۲۹) وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۲) رقم (۱۹۵) من طريق عن النعمان بن النعمان بهذا الاسناد ومحمد الحاكم ووافقه الذهبي - قلت: سفيان بن حسين ثقة لكنه ضعيف في الزهري خاصة قاله احمد وابن معين وابو داود والنسائي واس هبان وابن عدي وغيرهم - وبنظر: (تہذیب التہذیب) (۱/۱۰۷) والمیزان (۲/۲۶۰) والتفہیم (۱/۲۹۰)۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ ہدایت کرتے تھے: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ فرمایا کرتے تھے: اہم کی اقتداء میں پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھا کرو اور آخری دو رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الصمد بن نعمان بصری، ابو محمد بزاز نسائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”216ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۹/۱۱) (۵۷۱۳)۔

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابو محمد، ابو حسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۰/۱) (۳۰۳)۔

1215 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعِي حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
مُفَيَّانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَوْ يُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي  
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ  
الْإِمَامِ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کا حکم دیتے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ اس بات کو پسند کرتے تھے ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی ایک سورت پڑھی جائے اور آخری دو رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھی جائے اس وقت جب انسان امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو۔  
اس روایت کی سند مستند ہے۔

1216- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
يَاسَنَادِهِ مِثْلَهُ. هَذَا صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ.

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حجاج بن صلت، ابو العباس اسدی، ابن اخي بن صلت۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”262ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف

١٦٦٥ أخرجه الحاكم (٢٣٩/١) وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (٩٢) رقم (١٩٤) من طريق أبي العباس محمد بن يعقوب: ثنا محمد بن إسماعيل الصفاني بهيئة الرساير - وصححه الحاكم - ووافقه الذهبي - وفيه نظر يعرف من الحديث السابق -





☆☆ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت اس شخص کی قرأت شمار ہوگی۔ اس روایت کو موسیٰ نامی راوی سے صرف امام ابوحنیفہ اور حسن نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن ابو عائشہ ہمدانی۔ (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو حسن کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التجزیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی: (۲/۲۸۵) (۱۳۷۴)۔

○ عبداللہ بن شداد بن ہادلیثی، ابوالولدی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”سہار تابعین کے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”81ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التجزیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی: (۵۱۴) (۳۴۰۳)۔

— — — — —

### امام کی اقتداء میں قرأت

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے اگر کوئی شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت شمار ہوگی، یعنی اس شخص کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

ولا یقرأ المؤمن خلف الامام خلافا للشافعی رحمہ اللہ فی الفاتحة لہ ان القراءة رکن من الارکان فی مشترکان فیہ

ولنا قوله عليه الصلاة والسلام (من كان له امام فقرأه الامام له قراءة) وعنده اجماع الصحابة رضي الله عنهم وهو ركن مشترك بينهما لكن حظ المقتدى الانصات والاستبعا قلا عليه الصلاة والسلام (واذا قرا الامام فانصتوا) ويستحسن على سبيل الاحتياط فيما يروى عن محمد رحمه الله ويكره عندها لما فيه من الوعيد

الهداية كتاب الصلاة: فصل في القراءة

”مقتدی شخص امام کی اقتداء میں قراءت نہیں کرے گا، ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: جس شخص کا امام ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔“

اس بات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق بھی ہے یہ رکن امام اور مقتدی دونوں کے درمیان مشترک ہے البتہ مقتدی کا یہ کام ہے وہ اس دوران خاموش رہے گا اور قرأت سنے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام قرأت کر رہا ہو تو تم خاموش رہو۔

امام محمد رحمہ اللہ سے اور ایک بات یہ بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں: استحسان کے طور پر احتیاط کے پیش نظر مقتدی بھی قرأت کرے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں امام کی اقتداء میں قرأت کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس پر وعید موجود ہے۔

### شیخ ابن ہمام کی وضاحت

اسی عبارت کی تشریح کرتے ہوئے ہدایہ کے عظیم شارح شیخ کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَلِقَوْلِهِ تَعَالَى (فَاقْرَأْ وَامَّا تيسَّرَ مِنْهُ) وَهُوَ عَامٌّ فِي الْمُصَلِّينَ ، وَكَذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ) (قَوْلُهُ وَلَنَا قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) (فَإِذَا صَحَّ وَجَبَ أَنْ يُخَصَّ عُمُومُ آيَةِ وَالْحَدِيثِ عَلَى طَرِيقَةِ الْخَصْمِ مُطْلَقًا فَيَخْرُجُ الْمُقْتَدِي ، وَعَلَى طَرِيقَتِنَا يُخَصُّ أَيْضًا لِأَنَّهُمَا عَامٌّ خُصَّ مِنْهُ الْبَعْضُ ، وَهُوَ الْمَذْرُوكُ فِي الرُّكُوعِ أَجْمَاعًا فَجَارَ تَخْصِيصُهَا بَعْدَهُ بِالْمُقْتَدِي بِالْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ .

وَكَذَا يُحْمَلُ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ) عَلَى غَيْرِ حَالَةِ الْإِقْتِدَاءِ جَمْعًا بَيْنَ الْأَدِلَّةِ ، بَلْ يُقَالُ الْقِرَاءَةُ ثَابِتَةٌ مِنَ الْمُقْتَدِي شَرْعًا لِأَنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ ، فَلَوْ قَرَأَ لَكَانَ لَهُ قِرَاءَتَانِ فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ غَيْرُ مَشْرُوعٍ ، بَقِيَ الشَّانُ فِي تَضْحِيحِهِ .

وَقَدْ رَوَى مِنْ طُرُقٍ عِدِيدَةٍ مَرْفُوعًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ضَعَفَ ، وَاعْتَرَفَ الْمُضَعَّفُونَ بِرَفْعِهِ مِثْلُ الدَّارِقُطْنِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ وَابْنِ عَدِيٍّ بِأَنَّ الصَّوْحِيحَ أَنَّهُ مُرْسَلٌ لِأَنَّ الْحِفَاطَ كَالسُّفْيَانِيِّنَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ وَشُعْبَةَ وَإِسْرَائِيلَ وَشَرِيكَ وَأَبِي خَالِدٍ الدَّالْكِيِّ وَجَرِيرٍ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ وَزَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ رَوَوْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلُوهُ .

وَقَدْ أَرَادَهُ مَرَّةً أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَذَلِكَ ، فنَقُولُ : الْمُرْسَلُ حُجَّةٌ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَيَكْفِينَا فِيهَا يَرْجِعُ إِلَى الْعَمَلِ عَلَى رَأْيِنَا ، وَعَلَى طَرِيقِ الْإِلْزَامِ أَيْضًا بِإِقَامَةِ الدَّلِيلِ عَلَى حُجِّيَّةِ الْمُرْسَلِ ، وَعَلَى تَقْدِيرِ التَّنْزِيلِ عَنْ حُجِّيَّتِهِ فَقَدْ رَفَعَهُ أَبُو حَنِيفَةَ سَنَدٍ صَحِيحٍ .

رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي مَوْطِئِهِ : أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ).

وَقَوْلُهُمْ أَنَّ الْحِفَاطَ الَّذِينَ عَدُّهُمْ لَمْ يَرْفَعُوهُ غَيْرُ صَحِيحٍ.

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ فِي مُسْنَدِهِ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) قَالَ: وَحَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ جَابِرٍ، وَرَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزُّهَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ، وَإِسْنَادُ حَدِيثِ جَابِرٍ الْأَوَّلِ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْنَدِ فَهْرُاءٍ سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَأَبُو الزُّهَيْرِ رَفَعُوهُ بِالطَّرِيقِ الصَّحِيحَةِ فَبَطَلَ عَدُّهُمْ فِيمَنْ لَمْ يَرْفَعَهُ، وَلَوْ تَفَرَّدَ الثَّقَةُ وَجَبَ قَبُولُهُ لِأَنَّ الرَّفْعَ زِيَادَةٌ وَزِيَادَةُ الثَّقَةِ مَقْبُولَةٌ فَكَيْفَ وَلَمْ يَنْفَرِدْ، وَالثَّقَةُ قَدْ يُسَيِّدُ الْحَدِيثَ تَارَةً وَيُرْسِلُهُ أُخْرَى.

وَأَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ فِي تَرْجَمَتِهِ، وَذَكَرَ فِيهِ قِصَّةً وَبِهَا أَخْرَجَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ حَمْدَانَ الصِّيرَفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّامِدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَرَجُلٌ خَلْفَهُ يَقْرَأُ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَقَالَ: أَتَنْهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَتَنَازَعَا حَتَّى ذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ هَكَذَا (أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: أَتَنْهَانِي) الْحَدِيثُ.

وَهَذَا يُفِيدُ أَنَّ أَصْلَ الْحَدِيثِ هَذَا، غَيْرَ أَنَّ جَابِرًا رَوَى عَنْهُ مَحَلَّ الْحُكْمِ فَقَطْ تَارَةً وَالتَّجْوِيعَ تَارَةً.

قرآن مجید میں نمازی کو قرات کرنے کا علم دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ الْقَدِيرُ يَكْتُبُ الصَّلَاةَ فَضَّلَ فِي الْقِرَاءَةِ



”اس میں سے جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو اُس کی تلاوت کرلو۔“

نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ حکم دیا ہے: کوئی بھی نماز قرآن کی تلاوت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

بلکہ مستند روایت میں یہ منقول ہے: ”جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کی قرأت کرنا شمار ہوگا۔“

تو اس صورت میں مذکورہ بالا آیت اور حدیث کے حکم کی تخصیص کرنا ضروری ہوگا جیسا کہ تینوں ائمہ کے نزدیک بنیادی

اصول ہے اس اعتبار سے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص اس حکم کے عموم سے خارج ہوگا۔

پھر یہ پہلو بھی ہے جو شخص رکوع میں نماز کو پالیتا ہے وہ نماز کی رکعت کو پالیتا ہے حالانکہ اُس رکعت کے دوران اُس نے

قرأت نہیں کی ہوتی۔

اس حکم سے یہ پتہ چل جاتا ہے رکوع کو پانے والا شخص قرأت کے عمومی حکم سے خارج شمار ہوگا۔

اسی طرح ایک روایت میں یہ بات بھی منقول ہے:

”تم اللہ اکبر کہو پھر قرآن کا جو حصہ تمہیں یاد ہو اُس کی تلاوت کرلو۔“

اس حکم کو بھی اُس صورت حال پر محمول کیا جائے گا جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں نہ ہو تاکہ دلائل کے درمیان باہمی

طور پر مطابقت پیدا کی جاسکے۔

بلکہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے: مقتدی کے لیے بھی شرعی طور پر قرأت ثابت ہے کیونکہ امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا

قرأت کرنا شمار ہوگا اور اگر اب مقتدی بھی قرأت کر لیتا ہے تو ایک نماز میں دو قرأتیں ہو جائیں گی۔

مذکورہ بالا حدیث متعدد سندوں کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے:

جسے امام دارقطنی رحمہ اللہ، امام بیہقی رحمہ اللہ اور امام ابن عدی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے اس روایت کا مرفوع ہونا ضعیف ہے

درست یہ ہے: یہ روایت ”مرسل“ حدیث کے طور پر منقول ہے کیونکہ کئی صحابہ نے اسے ”ارسال“ کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بھی ایک سند کے ساتھ اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

(ابن حمام کہتے ہیں:) ہم اس کے جواب میں یہ کہیں گے: اکثر اہل علم کے نزدیک ”مرسل“ حدیث بھی حجت شمار ہوتی

ہے۔

اس کے علاوہ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسے صحیح سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کیا

ہے۔

جیسا کہ امام محمد بن حسن بخاری رحمہ اللہ اپنی ”موطأ“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، شیخ ابوالحسن موسیٰ رحمہ اللہ اور شیخ عبد اللہ بن

شداد رحمہ اللہ کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔“

اس روایت کو شیخ سفیان ثوری رحمہ اللہ، شریک رحمہ اللہ، جریج رحمہ اللہ، شیخ زہری رحمہ اللہ نے اپنی اپنی اسانید کے ساتھ اپنی اپنی

”مسانید“ میں ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

سفیان کی نقل کردہ سند امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق ”صحیح“ ہے۔

اس لیے مخالف حضرات کا اس روایت کو ”مرسل“ قرار دینے پر اصرار کو غلط ہوگا۔

(اصول یہ ہے:) اگر کوئی ثقہ راوی کسی حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو ایسی روایت کو قبول کرنا لازم ہوتا ہے اور کسی ”مرسل“ روایت کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کرنا اس پر زیادتی شمار ہوتا ہے تو اگر کوئی ثقہ راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہو تو ہی اس کی نقل کردہ زیادتی مقبول شمار ہوتی ہے تو یہاں تو چار سے زیادہ راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

ایسا بھی ہوتا ہے: کوئی ثقہ راوی کسی روایت کو ایک سند کے ساتھ ”مرسل“ حدیث کے طور پر نقل کرتا ہے اور کسی دوسری سند کے ساتھ ”متصل“ روایت کے طور پر بھی نقل کر دیتا ہے۔

امام حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ایک شخص نے آپ کی اقتداء میں قرأت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اسے قرأت کرنے سے روکا جب نماز ختم ہو گئی تو اس شخص نے اس صحابی سے یہ کہا: کیا آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے تھے اس بارے میں دونوں کے درمیان تکرار ہو گئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ایک سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: ایک مرتبہ ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص نے قرأت کرنا شروع کر دی تو ایک صحابی نے اسے روکا۔

اس سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے: حدیث کی اصل یہ واقعہ ہے تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کبھی پورا واقعہ ذکر کیا اور کبھی صرف اس کا حکم ذکر کر دیا اور کبھی صرف امام کی اقتداء میں قرأت کی ممانعت کا ذکر کر دیا۔

1219- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُخَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا آسَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَخَلْفَهُ رَجُلٌ يَقْرَأُ فَهَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَازَعَا فَقَالَ اتَّهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَنَازَعَا حَتَّى بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ. وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ.

☆ ☆ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اپنی سند کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں یہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک صاحب نے قرأت کرنا شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روکا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ان دونوں نے بحث شروع کر دی پتہ لے لے صاحب بولے: کیا آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے ہیں ان دونوں کے جواب





رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ.

وَرَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز قرأت کی ایک دوسرے شخص نے اس کو اشارے سے روکا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو پہلا شخص بولا: کیا تم مجھے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے تھے ان دونوں کے درمیان بحث چھڑ گئی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اس بات کو سن لیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت اس شخص کی آت شمار ہوتی ہے۔

ابو الولید ثانی یہ راوی مجہول ہے اس کی سند میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا ذکر صرف امام ابو حنیفہ نے کیا

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

— — — — —

اویان حدیث کا تعارف:

○ ابو الولید کی، عن جابر، ہوسعید بن مینا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۲۱) (۸۵۰۵)۔

1222 - حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي الْأَزْهَرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْشَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ بِهَذَا. الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَرْوُكُ الْحَدِيثِ. وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَاسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ وَشَرِيكٌ وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ وَأَبُو الْأَخْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَغَيْرُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ مُوسَلَاً عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے بعض اسناد میں یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے اور یہی

درست ہے۔

۱۲۲۲- أخرجه البيهقي في (المعرفة) (۲/ ۲۹) كتاب الصلوة: باب الفراء. خلف الامام حميت (۹۱۲) وفي (مروء الفراء) (۲) ص (۱۸۸) ۱۱۹ رقم (۳۳۸) من طريق يونس بن بكير بهذا الاسناد - قال البيهقي: لهذا رواد يونس بن بكير عسرجا - والحسن بن عماره مروي عن حميت جرحه نسبة بن العجاج وسفيان بن عيينة فمن بعدهما من ائمة أهل الحديث - اه - قلت: اما روايته مرسله فقد تقدم - وبسط حميت (۱۱۸) -

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یعیش محلی، ابو محمد کوفی العطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسرے صفار طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”228ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۵۳) (۴۳۳۵)۔

**1223-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةٌ لَهُ قِرَاءَةٌ . مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَتْرُوكٌ.

☆ ☆ سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔  
اس روایت کا راوی محمد بن فضل متروک ہے۔



راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہشام بن بختری، ابو جعفر مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”289ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابو بکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۶۱/۳) (۱۴۷۲)۔

○ سلیمان بن فضل۔ قال ابن عدی: رایت لہ غیر حدیث منکر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۰۹/۳) (۳۵۰۱)۔

○ فضل بن عطیہ بن عمرو بن خالد مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۱/۲) (۴۳)۔

**1224-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۲۲۲ اخرجہ البیہقی فی (جزء القراءة) ص (۱۸۵) رقم (۱۰۴) وابن الجوزی فی (التحقیق) (۲۲۱/۱) رقم (۵۲۲) من طریق دارقطنی  
ہ۔ وقال ابن الجوزی: محمد بن الفضل قال احمد: ليس بشيء، حديثه حديث الكذب وكذا قال يحيى: ليس بشيء، لا يكتب حديثه  
ليس بشيء۔ وقال الفلاس والنسائي: متروك الحديث۔ ا۔ وقد توبع محمد بن الفضل نابعة ابو عصة: نوع بن ابي سريته وهو اسود  
ماله منه۔ اخرجہ البیہقی فی (جزء القراءة) (۱۰۴) ونقل عن ابي علي الحافظ قوله: (هذا كذب باطل) وابو عصة: نوع بن ابي سريته  
كذاب۔ وقال البیہقی: (مال ابي عصة في خروجہ عن حد الاحتجاج بروايته لكثرة ما وجد من المناكير في احاديثه) اشهر من ان  
يحتاج لمرئنا الى نقل اقوال العل المعلم بالحديث فيه ا۔

عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) قَالَ نَزَلَتْ فِي رَفْعِ الْأَصْوَاتِ وَهُمْ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ لَقَطُ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو تم خاموش رہو اور غور سے سنو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک آواز بلند کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی لوگ اس وقت نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابوداؤد نامی راوی کے ہیں اس روایت کا راوی عبد اللہ بن عامر ضعیف ہے۔

**1225-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنَدَوَيْهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يُخَالِجُنِي سُورَتِي. فَتَهَاظُمُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ. لَمْ يَقُلْ هَكَذَا غَيْرُ حَجَّاجٍ وَخَالَفَهُ أَصْحَابُ قَتَادَةَ مِنْهُمْ شُعْبَةُ وَسَعِيدٌ وَغَيْرُهُمَا فَلَمْ يَذْكُرُوا أَنَّهُ نَهَاظُمُ عَنِ الْقِرَاءَةِ. وَحَجَّاجٌ لَا يَخْتَجُّ بِهِ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ایک شخص نے آپ ﷺ کی اقتداء میں قرأت کرنا شروع کی جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص میری سورت (تلاوت) کے بارے میں رکاوٹ ڈال رہا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر دیا۔

روایت کے یہ الفاظ صرف حجاج نامی راوی نے نقل کیے ہیں قنادہ کے دیگر شاگردوں یعنی شعبہ، سعید اور دیگر حضرات نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

”نبی اکرم ﷺ نے انہیں قرأت کرنے سے منع کر دیا۔“

حجاج نامی راوی مستند نہیں ہے۔

— — — — —

۱۲۲۵- أخرجه الطبرانی في (تفسيره) (۱۶۲/۶) رقم (۱۵۵۹۷): حدثني العباس بن الوليد بن سنان الدمشقي وذكره السجستاني في (الدر

المنثور) (۲۸۵/۲) وذكره نسبه إلى ابن أبي حاتم وأبي الشيخ وابن مردويه وابن عماد.

۱۲۲۵- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۶۲) رقم (۲۶۲) وابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۲/۱) رقم (۵۲۵) كلاهما من طريق

الدارقطني - وأخرجه ابن عمري في (الكامل) (۲۲۸/۲): حدثنا عبد الله بن الحسين الصفار وابن صاعد قالوا: حدثنا يوسف بن موسى

بن سنان الدمشقي - ومن طريق ابن عمري أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۲/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يقرأ خلف الإمام

على الإطلاق وفي (جزء القراءة) ص (۱۶۲) رقم (۲۶۰) قال ابن صاعد: قوله: (فمن قرأ عن القراءة خلف الإمام) نمر بن عبد الله وحده -

وقد رواه عن قتادة ثمة وابن أبي عروبة ومحمد بن اسماعيل بن مسلم وحجاج بن حجاج ويحيى بن عمار وإسحاق بن عمار -

من تفسير: فلم يقل أحد منهم ما تفرد به حجاج - الله -



## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن نصر بن سندویہ بن یعقوب بن حسان، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”321ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۸۲/۵) (۲۶۲۸)۔

○ سلمۃ بن فضل الابرش - بالمعجمۃ - مولی الانصار، قاضی الری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ کثیر الخلق قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”190ھ“ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۱۸/۱) (۳۷۷)۔

**1226-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ إِمَامٍ . يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ ضَعِيفٌ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس نماز میں سورہ فاتحہ نہ ہو تو وہ ناقص ہوتی ہے ماسوائے اس نماز کے جو امام کی اقتداء میں ہو۔  
یحییٰ بن سلام نامی راوی ضعیف ہے درست یہ ہے: یہ روایت موقوف ہے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سلام بصری۔ نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ الدارقطنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۱۸۳/۷) (۹۵۳۳)۔

**1227-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ نَحْوَهُ مَوْقُوفًا.

۱۲۲۶- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۹/۱) رقم (۵۳۱) من طريق الدارقطني به - وأخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۸/۱) حديثنا بصر بن نصر: بهذا الإسناد - وأخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۵۲/۷) ومن طريقه البيهقي في (جزء القراءة) (۱۵۹- ۱۶۰) رقم (۲۱۹) من طريق صفير بن العجاج وجماعة قالوا: حديثنا بصر بن نصر بهذا الإسناد - قال ابن عدي: وهذا الحديث عن مالك بهذا الإسناد لم يرفعه عن مالك يحيى بن سلام - وهذا الحديث في (الموطأ) من قول جابر موقوف - قال البيهقي: قال لنا أبو عبد الله الحافظ فيما قرأ عليه: ولعمري يحيى بن سلام عن مالك بن أنس في رفع هذا الخبر: يحيى بن سلام كثر الوهم - وقد روى مالك بن أنس هذا الخبر في (الموطأ) عن وهب بن كيسان عن جابر من قوله: قال: وقد روي من وجه آخر مرفوعاً: ولعمري الراوي في رفعه - ثم أخرجه البيهقي برقم (۲۵۰) من طريق عبد الله بن منصور السعدي نا إسماعيل بن موسى السعدي عن مالك به مرفوعاً - قال البيهقي: قال أبو عبد الله: ولعمري الراوي عن إسماعيل السعدي في رفعه بالمشك - قال: وله طريق آخر مرفوع - أخرجه الدارقطني في (عرائب مالك) كما في (نصب الراية) (۱۶۰/۲) والبيهقي في (جزء القراءة) (۱۶۱) رقم (۲۵۲) من طريق جاسم بن عاصم عن يحيى بن نصر ابن هاشم عن مالك عن وهب عن جابر مرفوعاً -

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرُقِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَقَالَ أَيُّكُمْ الْقَارِءُ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَكْرَهَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ كَرِهَ لَنَهَى عَنْهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی آپ نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم میں کون شخص قرأت کر رہا تھا ایک شخص نے عرض کی: میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میری قرأت میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا تھا؟ انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا ہوتا تو اس سے منع فرمادیتے

1228- قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا .

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

1229- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكْرِيَّا وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَشْهَلِيُّ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا .

۱۲۲۸- أخرجه أحمد (۴۲۰/۲) ومسلم (۳۰۵/۱) كتاب الصلوة: باب التمسيد في الصلوة: حديث (۴۰۴/۶۴) وأبو داود (۱۶۵/۱) كتاب الصلوة: باب الإمام يهلي من قوم: حديث (۶۰۵) والنسائي (۱۶۱/۲) كتاب الافتتاح: باب (وإذا قرأ القرآن فاستمعوا له وهم أواص) صاحب (۲۷۶/۱) كتاب الصلوة: باب إذا قرأ الإمام فانصتوا: حديث (۸۵۶) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۷/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۶/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: يترك المأموم القراءة فيما جهر فيه الإمام وفي (حزب القراءة) ص (۱۲۱) رقم (۲۱۱) كل يوم من طريق أبي خالد الأحمر بهذا اللفظ: قال أبو داود: هذا الزيادة: (وإذا قرأ فانصتوا) ليست بحفظ ولا بالوصف عندهما من أبي خالد - ونسقه العلامة الفيلزي فقال في (السوادية) (۲۴۲/۲): كذا قال وقد وصف في ذلك: لأن أبا خالد ثقة ومع ذلك فلم ينفر به حتى يحكم عليه بالوصف فقد تابعت ثلاثة كل يوم زادوا تلك الزيادة عن محمد بن عجلان - الله - وقد ضعف هذا الحديث جماعة: منسوخ: البخاري وابن معين وغيرهما - ومنسوخ من الهقه محمد بن عجلان - وجعله منتخبا ليطه: كاسي هانم الرازي والبيهقي - ومنسوخ من صحيحه: كاسي والبندي وغيرهما - وينظر: (نصب الراية) (۱۵/۲-۱۶) -

۱۲۲۹- أخرجه النسائي (۱۶۲/۲) كتاب الافتتاح: باب (وإذا قرأ القرآن فاستمعوا له) ثنا محمد بن عبد الله المغمسي: بهذا اللفظ -

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ الْمُخَرَّمِيُّ يَقُولُ هُوَ ثَقَّةٌ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ امام ابو عبد الرحمن نے یہ بات بیان کی ہے: مخرمی کہتے ہیں: یہ شخص ثقہ ہے یعنی محمد بن سعد نامی راوی (ثقہ ہے)۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعد انصاری اشبیلی، ابو سعد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”200ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات سچکے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۳/۲) (۲۳۷)۔

○ الامام حافظ الیہ ”صدوق“ ہیں۔ احمد بن حازم بن محمد بن یونس بن قیس بن ابوغرزة، ابو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”276ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۲۳۹/۱۳) (۱۲۰)۔

1230- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْغَنَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَمُصْعَبِ بْنِ شَرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلَفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا وَإِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ . إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ ضَعِيفٌ .

۱۲۳۰- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۶/۲) كتاب الصلوة: باب من قال: بترك المأموم القراءة فيما جهر فيه الإمام من طريق أبي الزاهر: ثنا إسماعيل بن أبان بن وهب الدمشقي - وأحمد البيهقي عن يحيى بن معين أنه قال في حديث ابن عجلان (إذا قرأ فاتحته): ليس بشيء - وأحمد عن أبي حاتم أنه قال: (ليست هذه الكلمة محفوظة هي من تخالط ابن عجلان) - قاله لفي في (البراهين) (۲۵۵/۲) - أخرجه الدارقطني والبيهقي من روايته عن محمد بن عجلان أيضاً: ثم قال الدارقطني: إسماعيل بن أبان ضعيف - الإمام البيهقي: فحمل الوهم في الحديث من ابن عجلان: ومبني على ذلك أبو حاتم في (العلل) فأسند البيهقي عن عباس السدي قال: سمعت يحيى بن معين يقول في حديث ابن عجلان: (إذا قرأ فاتحته): قال: ليس بشيء - ثم أسند عن ابن أبي حاتم: قال في (العلل): سمعت أسي - وذكر لهذا الحديث فقال: ليست هذه الكلمة محفوظة هي من تخالط ابن عجلان - قال: وقد رواه خازن بن مصعب أيضاً: يعني: عن ربه بن أسلم - وخارجه أيضاً ليس بالقوي - قال البيهقي: (وقد رواه يحيى بن العلاء الرازي كما روياه - ويحيى بن العلاء مشرور) - ولما انصف ظاهر يحمل على عم فوسم الجميع بين الأخبار المتعارضة ظاهراً مع أنه لا تعارض أصلاً: إذ معنى قوله صلى الله عليه وسلم: (وإذا قرأ فاتحته) (أو غير الفاتحة: لحديث عباد وغيره): (إذا كنتم خلفي فلا تقرأوا ولا بفاتحة الكتاب: فإنه لا صلاة لمن لم يقرأ بها): ولما ظاهراً في رفع التعارض فلا يحتاج معه إلى نصف وتوهمين للمعاديت الصحيحة بدون حجة: وقد صححه مسلم في صحيحه (لم ياله عنه أبو بكر ابن أخت النضر: فقال له: فحديث أبي هريرة: (وإذا قرأ فاتحته): فقال: هو عندي صحيح: فقال له: فلم لم نفسه لهننا: فقال: ليس كل شيء عندي صحيح وضمنته لهننا: إنما وضعت لهننا ما أجمعوا عليه - الله -



☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے تم اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو جب ”غیر المغضوب علیہم ولا الضالین“ کہے تو تم آمین کہو جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ۔

جب وہ سمیع اللہ لمن حمده کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جب وہ سجدے میں جائے تو تم سجدے میں جاؤ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

اس روایت کا راوی اسماعیل بن ابان ضعیف ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابان، ابو اسحاق غنوی کوفی۔ کان سیء الحال فی الروایۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۴۰/۶) (۳۲۷۸)۔

**1231-** حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الصَّاعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا. أَبُو سَعْدٍ الصَّاعَانِيُّ ضَعِيفٌ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ اس روایت کا راوی ابوسعید الصاعانی ضعیف ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن احمد بن نصر بن سعید بن عیسیٰ بن عبد الرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”138ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۴۷/۱۰) (۵۵۸۵)۔

○ محمد بن میسر۔ جعفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نودیں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی

۱۲۳۱- أخرجه أحمد (۲۷۶/۲) من طريق أبي سعد الصاعاني بهذا الإسناد - وأخرجه البيهقي في (جزء الفراء) (۲۱۲) من طريق ابن ضيف نا أبي سعد به -

(۹۰۱) (۶۳۸۴)۔

1232- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ . هَذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ امام شعبی روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کی

جائے گی۔

یہ روایت مرسل ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سالم ہمدانی۔ بالسکون۔ ابوسہل کوفی، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ

راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل

احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۴۶) (۵۹۳۵)۔

○ احمد بن یوسف، ابو عبد اللہ تعلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”273ھ“ میں

ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۱۸/۵)

(۲۶۹۳)۔

○ غسان بن ربیع بن منصور، ابو محمد الغسانی ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کا

انتقال ”226ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب

بغدادی“ (۳۲۹/۱۲) (۶۷۷۰)۔

1233- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَأَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ التَّغْلِبِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ

وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا غَسَّانُ ح وَفَرَّءُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَأَخْمَدُ بْنُ

يُونُسَ التَّغْلِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِنَبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ أَوْ أَنْصِتُ قَالَ بَلْ أَنْصِتُ فَإِنَّهُ

يَكْفِيكَ . تَفَرَّدَ بِهِ غَسَّانُ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَقَيْسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفَانِ وَالْمُرْسَلُ الَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ مِنْهُ وَاللَّهُ

أَعْلَمُ .

۱۲۳۲ اخرجہ البیہقی فی (جزء القراءة) ص (۱۸۸) رقم (۶۱۳) من طریق الدارقطني به۔

۱۲۳۳ اخرجہ ابن عدی فی (الکامل) (۱۵۵/۶) ومن طریق البیہقی فی (جزء القراءة) ص (۱۸۷) رقم (۶۱۲) من طریق علي بن حرب بن جهم

المنذاري وخرجہ البیہقی فی (جزء القراءة) (ص ۱۸۷) رقم (۶۱۱) من طریق احمد بن يوسف التغلبي بهذا الاسناد۔ وقال ابن عدی

والمنذاري برواية غير محمد بن سالم عن الشعبي وليس بالمحفوظ وقيس بن الربيع برواية عنه۔ وقال: والضيف علي روايات محمد بن

سالم بين۔





سَلِيمَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَلِيمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَابٍ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ فِيهِ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَنَا فَكَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَيَبَيِّنُ لَنَا سُتُنَا قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ ثُمَّ لِيَوْمَكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا.. قَدْ رَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الصَّيَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلِيمَانَ التَّيْمِيِّ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَشُعْبَةُ وَهَمَّامٌ وَأَبُو عَوَانَةَ وَأَبَانُ وَعَدِيُّ بْنُ أَبِي عُمَارَةَ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ فَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا.. وَهُمْ أَصْحَابُ قَتَادَةَ الْحِفَاطُ عَنْهُ.

☆☆ حطان بن عبد اللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ہم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا اور ہمارے سامنے اپنی سنت کو بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ صفوں کو قائم رکھو (یعنی سیدھا رکھو) پھر تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش ہو جاؤ۔“

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے تاہم بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”اور جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔“

1236 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدِلَانِيُّ وَأَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَالَ الْإِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَانصِتُوا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام ”غیر الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھے تو تم خاموش رہو۔

۱۲۳۵ - أخرجه مسلم (۲۰۲/۱) كتاب الصلوة: باب التشديد في الصلوة: حديث (۱۱۰۴/۶۲) وأبو داود (۲۵۶/۱) كتاب الصلوة: باب التشديد: حديث (۹۷۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۵/۲) وفي (جزء القراءة) ص (۱۲۸) رقم (۶۲۰۵) كلسيم من طريق سليمان التيمي بهذا الإسناد - قال أبو داود: ليس بمحفوظ - لم يجرى به إلا سليمان التيمي في هذا الحديث - وقال البيهقي: أخبرنا الحاكم: قال: سمعت أبا علي الحافظ يقول: خالف جرير عن التيمي أصحاب قتادة كلسيم في هذا الحديث والمحفوظ عن قتادة رواية هشام الدستوائي وهمام وسعيد بن أبي عروبة ومحمد بن راشد وأبي عوانة والحجاج بن الحجاج ومن تابعهم على روايتهم يعني: دون هذه اللفظة - لا - وقد سمع الإمام مسلم هذا الحديث: فأورعه صحيحه كما تقدم - وقد تحفه النووي في (شرح مسلم) (۱۲۲/۵) فانظره -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی السامی کدی بھری حافظ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”286ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۷۸) (۸۳۵۹)۔

1237- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَكْرِيَّا التَّمَارُ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتْ أَوْ جَهَرَ . عَاصِمٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَرَفَعَهُ وَهَمَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: امام کا قرأت کرنا تمہارے لیے کافی ہوگا خواہ وہ پست آواز میں قرأت کرے یا بلند آواز میں قرأت کرے۔

اس روایت کا راوی عاصم مستند نہیں ہے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنا وہم ہے۔



## راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن یزید حطمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”244ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۶۱) (۴۳۸)۔

○ عاصم بن عبدالعزیز بن عاصم الشجعی مدنی، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۸۴) (۱۴)۔

○ عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی، ابو عبداللہ کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چوتھے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”120ھ“ سے پہلے ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۵۸) (۵۲۵۸)۔

1238- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَاتِمِ الدُّورِيِّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۲۳۷- أخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۶) رقم (۲۲۳) من طريق دارقطني به - وأخرجه أيضا برقم (۲۲۴) من طريقين عن أبي موسى الأنصاري بهذا الإسناد - قال أبو موسى: قلت لأحمد بن حنبل في حديث ابن عباس هذا في القراءة: فقال: نعم! مكر -

۱۲۳۸- أخرجه ابن العوذي في (التحقيق) (۲۲۰/۱) رقم (۵۲۸) من طريق دارقطني به - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۰/۲) وفي (جزء القراءة) ص (۱۵۷) رقم (۳۴۵) وابن عمري في (الكامل) (۸۹/۶) (۹۰) من طريق العباس بن محمد الدوري بهذا الإسناد -

وأخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۶۷/۱) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۵۵) رقم (۲۴۲)





ہو: المیزان (۳۸۵/۶) (۸۳۸۳)۔

○ عبد اللہ بن ابولیلی، عن علی، لا یعرف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۷۴/۲) (۲۵۳۶)، والمغنی (۳۵۲/۱)۔

1241- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ مِثْلَهُ خَالَفَهُ قَيْسٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے۔

—→❦❦❦←—→❦❦❦←—→❦❦❦←—

1242- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمِيَّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔

1243- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْمُنْدِرِ مِنْ أَصْلِ كِتَابِ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَمَارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ۔

خَالَفَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔ یہی روایت ایک اور حوالے سے منقول ہے تاہم یہ مستند نہیں ہے۔

—→❦❦❦←—→❦❦❦←—→❦❦❦←—

۱۲۴۲- أخرجه البيهقي في ( جزء القراءة ) ص ( ۱۹۱ ) رقم ( ۴۱۸ ) من طريق الدارقطني به - وقال البيهقي: وكذلك رواه الحسن بن عمار عن عبد الرحمن بن الأصبهاني عن عبد الله بن أبي ليلى قال: سمعت علياً رضي الله عنه - يقول: ( من قرأ خلف الإمام فقد أخطأ الفطرة ) -

۱۲۴۳- أخرجه البيهقي في ( جزء القراءة ) ص ( ۱۹۱ ) رقم ( ۴۲۰ ) من طريق الدارقطني به - وأما عن ابن عدي قول البهاري: عبد الله بن سمار: ( سمع ابن أبي ليلى ولا يصح عن علي - قال البيهقي: ودواء سمار بن مصعب - وهو ضعيف - عن عبد الرحمن بن الأصبهاني عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن علي قال: ( من قرأ خلف الإمام فقد أخطأ الفطرة - أو ترك الفطرة ) -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن منذر مدنی، ابو عبد اللہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۳۱۰) (۶۵۳)۔

○ یحییٰ بن منذر کندی، عن اسرائیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۲۲/۷) (۹۶۳۶)۔

○ مدار بن معاویۃ الدھتی۔ ابو معاویۃ یحییٰ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”133ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۱۰) (۲۸۶۷)۔

**1244-** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ وَأَبُو شَهَابٍ وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِنَّمَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مَنْ لَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: امام کی اقتداء میں وہ شخص قرأت کرے گا جو سنت پر عمل پیرا نہ ہو۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل بن سلمۃ ابو عمر الوصفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”291ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۱۵۳، ۵۳/۳) (۱۱۸۵)۔

**1245-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاعِنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ ہاشم بن قاسم بن مسلم، لیثی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بغدادی، ابونضر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

۱۱۱۱ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۰) رقم (۱۱۵) من طريق احمد بن يونس ثنا الحسن بن صالح بسند الاسناد - واخرجه رقم (۱۱۶) من طريق محمد بن منصور عن ابي شهاب بسند الاسناد -

۱۲۱۵ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۲) رقم (۱۲۱) من طريق الدارقطني به - ونقل عن ابي علي الحافظ قال: هذا حديث مضطرب الاسناد فاسد ولا يجوز الاحتجاج مثل هذا الاسناد - ولا يوقف على سماع عبد الرحمن بن الاصبهاني عن المختار بن ابي ليلى - ولا سماع المختار بن ابي ليلى من علي -

”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”207ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۱۴/۲) (۳۹)۔

1246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1247- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَيُّوبَ وَغَيْرُهُ قَالُوا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِي وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ إِلَيْهِ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَّاهُمْ. كَذَا قَالَ. وَهُوَ وَهُمْ مِنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ.

وَالصَّوَابُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَّاهُمْ.

☆ ☆ حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی: تو یہ واجب ہو گئی۔ (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میں کیونکہ حاضرین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا) (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام جب لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ہی ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔

راوی نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے تاہم زید نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے۔

(سابقہ روایت کی درست شکل یہ ہے: حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان سب لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔“

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حدیث۔ حضرت ابو الزاہریہ حمصی، یہ ”صدوق“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”100ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۵۶/۱) (۱۸۰)۔

۱۲۴۷- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۲۲/۱-۲۲۲) رقم (۵۳۶) من طريق دارقطني: به- وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۲/۲-۱۶۲) كتاب الصلوة: باب من قال: لا يقرأ خلف الإمام على الاطلاق: من طريق أبي صالح عن معاوية بن صالح: سجدوا للرسول وقال البيهقي: كذا رواه أبو صالح كتاب البيت: وغلط فيه- وكذلك رواه زيد بن الحباب في إحدی الروایات عنه: وأخطأ فيه- والصوراب: ان أبا الدرداء قال ذلك لكثير بن مرة- أله- والعميد أخرجه النسائي (۱۵۲/۲) كتاب الافتتاح: باب اكتماء المأموم بقراءة الإمام حديث (۹۲۲) من طريق زيد بن الحباب بهذا اللفظ-



1248- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ فَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بِهَذَا

وَقَالَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيرُ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کثیر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان سب کے لیے کافی ہوگا۔

1249- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا

أَبُو يَحْيَى التِّيمِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَ تَهْ لَهُ قِرَاءَةً . أَبُو يَحْيَى التِّيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو تو امام کا

قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

ابو یحییٰ تیمی اور محمد بن عباد یہ دونوں ضعیف ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ فضل بن عباس، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”270ھ“ میں ہوا۔ ان

کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۶۷/۱۲) (۶۸۰۳)۔

○ محمد بن عباد بن ابویحییٰ تیمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے

لئے ملاحظہ ہو: المغنی (۵۹۵/۲) (۵۶۵۸)۔

1250- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ

يَحْيَى الْوَقَارُ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً فَلَمَّا قَضَاهَا قَالَ هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ .

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ

إِذَا أَسْرَزْتُ بِقِرَاءَتِي فَاقْرَءُوا مَعِيَ وَإِذَا جَهَرْتُ بِقِرَاءَتِي فَلَا يَقْرَأَنَّ مَعِيَ أَحَدٌ . تَفَرَّدَ بِهِ زَكْرِيَّا الْوَقَارُ وَهُوَ

مَنْكَرُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک نماز پڑھائی جب آپ نے اسے مکمل کر لیا تو

۱۲۴۸ اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۱۶۲/۲) وفی (جزء القراءة ص ۱۷۲) رقم (۲۸۱) من طریق الدارقطنی بسندہ اللہ مناد۔

۱۲۴۹ اخرجہ ابن العوزی فی (التحقیق) (۲۲۲/۱) رقم (۵۲۷) من طریق الدارقطنی بہ۔ وخرجہ البیہقی فی (جزء القراءة ص ۱۷۲) (۱۹۶) رقم (۱۲۶) من طریق محمد بن اسماعیل السلمي۔

۱۲۵۰ اخرجہ البیہقی فی (جزء القراءة ص ۱۷۲) رقم (۲۲۲) من طریق زکریا بن ابی یحییٰ بسندہ اللہ مناد۔

دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی شخص نے میرے ساتھ قرآن کی قرأت کی ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ قرأت میں کون میرے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے جب میں پست آواز میں قرأت کر رہا ہوں تو تم بھی میرے ساتھ قرأت کر لیا کرو اور جب میں بلند آواز میں قرأت کروں تو کوئی شخص میرے ساتھ قرأت نہ کرے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں زکریا نامی راوی منفرد ہے اور یہ شخص منکر الحدیث ہے اور متروک ہے۔

1251- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ صَالِحِ الْوَزَّانِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتْ أَوْ قَرَأَ. قَالَ أَبُو مُوسَى قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَذَا مُنْكَرٌ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے خواہ وہ پست آواز میں قرأت کرے یا بلند آواز میں کرے۔  
ابوموسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول قرأت کے بارے میں اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ روایت منکر ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن صالح بن عطاء، ابوبکر الوزان۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو، "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲/۲۸، ۲۹) (۱۶۳۰)۔

### 36- باب التَّامِينِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْجَهْرِ بِهَا.

باب: نماز کے دوران سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا اسے بلند آواز میں کہنا

1252- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَبَّاسِ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ آمِينَ. يَسُدُّ بِهَا

۱۲۵۲- أخرجه أحمد (۴/۳۱۷، ۳۱۸) وأبو داود (۱/۲۴۶) كتاب الصلوٰۃ باب التامين وراء الامام حديث (۹۳۲) والترمذي (۲/۲۷۴) كتاب الصلوٰۃ باب ما جاء في التامين حديث (۲۴۸) وابن أبي شيبة (۲/۲۴۵) والدارمي (۱/۲۸۴) والطبراني في المعجم (۲۲/۱۱۲) رقم (۱۱۱) والبيهقي في السنن الكبرى (۲/۵۷) كتاب الصلوٰۃ باب جهر الامام بالتامين وفي السنن الصغرى (۱/۱۲۸) كتاب الصلوٰۃ باب الامام بجهر بالتامين حديث (۱۹۱/۲۸۳) وفي معرفة السنن والآثار (۱/۵۲۰) كتاب الصلوٰۃ باب التامين حديث (۷۲۸) للترمذي من طريقين صحيحين هذا الاسناد - وقال الترمذي حديث حسن - قال الحفاظ في التلخيص (۱/۱۲۸، ۱۲۷) وسدد صحيح - واعلم ان القطان بجهر بن عيسى - وانه لا يعرف - واخطا في ذلك بل هو ثقة معروف قيل له صحبة - وثقه يحيى بن معمر وعمره -

صَوْتَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ هَذَا صَحِيحٌ وَالَّذِي بَعْدَهُ .

☆ ☆ حضرت واکل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب امام "غیر المفضوب علیہم ولا الضالین" پڑھے تو وہ آمین کہے اور اس میں آواز کو کھینچے۔  
ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایسا کرنا سنت ہے اس روایت کو نقل کرنے میں اہل کوفہ منفرد ہیں۔  
یہ روایت مستند ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی مستند ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ حجر بن عنبس - حضری کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دوسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۵۵) (۱۷۱)۔



### نماز کے دوران سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنے کا حکم

نماز کے دوران سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

هو ان يقول البصلي اماماً او ماموماً او منفرداً: (آمين) اي استجب، بعد الانتهاء من الفاتحة، وذلك عند الحنفية والبالكية سراً، وعند الشافعية والحنابلة سراً في الصلاة السرية، وجهرًا فيما يجهر فيه بالقراءة. ويؤمن المأموم مع تأمين امامه.  
ودليلهم حديث أبي هريرة: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا آمن الامام فامنوا، فانه من وافق تأمينه تأمين الملائكة، غفر له ما تقدم من ذنبه وقال ابن شهاب الزهري: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: آمين (1).

واضاف الحنابلة (2): فان نسي الامام التأمين امن المأموم، ورفع صوته، ليذكر الامام، فيأتي به؛ لانه سنة قولية اذا تركها الامام اتى بها المأموم كالاستعاذة، وان اخفاها الامام جهر بها المأموم. وان ترك البصلي التأمين نسياناً او عمداً حتى شرع في قراءة السورة لم يات به؛ لانه سنة فات محلها.

(1) رواه الجماعة الا ان الترمذي لم يذكر قول ابن شهاب (نيل الاوطار 2/222:).

(2) المغني 1/490.



والدلیل علی کون التامین سرًا عند المالکیۃ والحنفیۃ قول ابن مسعود: اربع یخفیہن الامام: التعوذ والتسمیۃ والتامین والتحمید (۱) ای قول: ربنا لک الحمد.

ودلیل الجہر بہ عند الشافعیۃ والحنابلۃ: حدیث ابی ہریرۃ: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا: غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، قال: آمین، حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول (۲) وحدیث وائل بن حُجر: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا: غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، فقال: آمین، یبذُّ بها صوته (۳).

نماز پڑھنے والا شخص خواہ امام ہو یا مقتدی ہو یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو جب وہ سورہ فاتحہ پڑھ لے گا تو آمین کہے گا۔ احناف اور مالکیوں کے نزدیک پست آواز میں آمین کہے گا جبکہ شوافع حنابلہ کے نزدیک سری نمازوں میں پست آواز میں جبکہ جہری نمازوں میں بلند آواز میں مقتدی شخص امام کی آمین کے ساتھ آمین کہے گا۔

اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس شخص کا آمین کہنا ملائکہ کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا“ اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔“

شیخ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔ حنابلہ نے یہ بات اضافی طور پر نقل کی ہے: اگر امام آمین کہنا بھول جاتا ہے تو مقتدی خود آمین کہے گا اور بلند آواز میں کہے گا تاکہ امام کو آمین کہنا یاد آ جائے اور وہ بھی آمین کہہ دے کیونکہ یہ قولی سنت ہے۔ اگر امام اُسے ترک کر دیتا ہے تو بھی مقتدی آمین کہے گا جیسا کہ تعوذ کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ اگر کوئی نمازی نماز کے دوران آمین کہنا بھول جاتا ہے یا جان بوجھ کر آمین نہیں کہتا اور اگلی سورت پڑھنا شروع کر دیتا ہے تو اب وہ بعد میں آمین نہیں کہے گا کیونکہ اب اس کا موقع نہیں رہا ہے۔ آمین آہستہ آواز میں کہنے کے بارے میں مالکیوں اور احناف کی دلیل وہ روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”امام چار چیزیں آہستہ آواز میں پڑھے گا: تعوذ، تسمیہ، آمین، وربنا لک الحمد۔“

شوافع اور حنابلہ نے اپنے موقف کی تائید میں یعنی بلند آواز میں آمین کہنے کی تائید میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ”غیر المغضوب علیہم ولا الضالین“ پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بلند آواز میں آمین کہتے تھے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہلی صف میں کھڑے ہوئے لوگ اُسے سن لیتے تھے۔

(۱) فتح القدیر ۲۰۴/۱، والقول رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابراہیم النخعی.

(۲) رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وقال: حتی یسمعہا اہل القف الاول، فیرتج بہا المسجد (نیل الاوطار ۲۲۴/۲).

(۳) رواہ احمد وابوداؤد والترمذی (المصدر السابق).



سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَائِلٌ أَوْ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَمِعْتُهُ حِينَ قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ آمِينَ . أَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ . كَذَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَيُقَالُ إِنَّهُ وَهَمَ فِيهِ لِأَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَمُحَمَّدَ بْنَ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ وَغَيْرَهُمَا رَوَوْهُ عَنْ سَلَمَةَ فَقَالُوا رَفَعَ صَوْتَهُ بِآمِينَ . وَهُوَ الصَّوَابُ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی میں نے پ ﷺ کو سنا جب آپ نے ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہا آپ نے اس میں اپنی آواز کو پست رکھا۔ نماز کے دوران آپ ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور آپ نے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں آمین کہی تھی۔ ایک قول کے مطابق اس روایت میں انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ دیگر راویوں نے اسے سلمہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہی بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں آمین کہی تھی اور یہی روایت درست ہے۔

1256- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ يَغْنِي الْحَرَّانِيَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَلَمَّا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ آمِينَ . مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ ﷺ نے ”وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہا اور آپ ﷺ نے اس میں آواز کو بلند کیا۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن ابو شعیب، ابو مسلم حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ یا اس کے بعد“ ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۳) (۲۴۳)۔

۱۲۵۶- أخرجه أحمد (۴/۳۸۸) والنسائي (۲/۱۶۵) كتاب الافتتاح: باب قول المأموم إذا عطس خلف الإمام وابن ماجه (۱/۲۷۸) كتاب

الصلوة: باب المصير ب (آمين) حديث (۸۵۵) والطبراني في الكبير (۲۲/۲۲) من رقم (۲۰) إلى رقم (۴۰) والبیروقی في السنن

الكبرى (۲/۵۸) كتاب الصلوة: باب مصير الإمام بالتأمين: كسوم من طريق أبي اسحاق بسند الإمام -



○ خالد بن ابو یزید سماک بن رستم اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”41ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۲۱/۱) (۱۰۱)۔

○ عبد الجبار بن وائل بن حجر۔ یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”112ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۶۶/۱) (۷۹۵)۔

**1257-** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الذَّكَاوِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا بَحْرُ السَّقَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا قَالَ (وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ آمِينَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ بِحَرْفٍ الضَّالِّينَ. ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب ”وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھتے تھے تو آمین کہتے تھے اور بلند آواز میں کہتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ سابقہ روایت کا راوی بحر ثقہ ضعیف ہے۔

**1258-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا فَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ آيَةِ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ آمِينَ هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سورہ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔

اس روایت کی سند ”حسن“ ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن علاء حمصی ابن زبیر بن زبیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”238ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“

۱۲۵۸ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۱۶ ۲۱۵/۱) - رقم (۵۱۹) من طريق الدارقطني به -

الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۴/۱) (۳۷۱)۔

○ عمرو بن حارث بن ضحاک زبیدی۔ حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۷/۲) (۵۵۲)۔

○ عبد اللہ بن سالم اشعری، ابو یوسف حمصی، یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”79ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۱۷/۱) (۳۲۲)۔

### 37- باب مَوَاضِعُ سَكَّاتِ الْإِمَامِ لِقِرَاءَةِ الْمَأْمُومِ.

باب: امام کا (قرأت کے دوران) سکوت کرنا تاکہ مقتدی بھی قرأت کرے

1259- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ وَعَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ بِنِ الْبُسْتَنِيِّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُيَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ حَفِظْتُ سَكَّتَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ . وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَكَّتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكَّةً إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتَّى يَقْرَأَ وَسَكَّةً إِذَا فَرَعَ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ . الْحَسَنُ مُخْتَلَفٌ فِي سَمَاعِهِ مِنْ سَمُرَةَ وَلَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ حَدِيثًا وَاحِدًا وَهُوَ حَدِيثُ الْعَقِيقَةِ فِيمَا زَعَمَ قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے آپ نماز کے دوران دو مرتبہ سکوت کرتے تھے ایک اس وقت جب امام نے تکبیر کہہ دی ہو اور قرأت شروع کرنی ہو اور دوسرا سکوت اس وقت ہوتا تھا جب آپ سورۃ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تھے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا تو ان لوگوں نے مدینہ منورہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا تو انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کی تصدیق کی۔

۱۲۵۹- اخرجہ ابو داؤد (۲۰۶/۱) کتاب الصلوٰۃ: باب السکۃ عند الافتتاح: حدیث (۱۷۷۷) وابن ماجہ (۶۷۵/۱-۶۷۶) کتاب الصلوٰۃ: باب فی سکتی الإمام: حدیث (۸۴۵) واصلہ (۲۱/۵) کلہم من طریق اسماعیل بن علیہ بسند الامتداد - وخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۱۹۶/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب فی سکتی الإمام: من طریق ابی داؤد وللحدیث طریق آخر اخرجہ عبد الرزاق (۱۳۷/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب الفراءۃ خلف الإمام: حدیث (۲۷۹۲) واصلہ (۷/۵) وابی داؤد (۲۹۲/۲-۲۹۳) کتاب الصلوٰۃ: باب السکۃ عند الافتتاح: الحدیث (۷۷۹-۷۸۰) والترمذی (۲۰/۲-۲۱) کتاب الصلوٰۃ: باب ما جاء فی السکتین فی الصلوٰۃ: الحدیث (۲۵۱) وابن ماجہ (۲۷۵/۱) کتاب اقامۃ الصلوٰۃ: باب فی سکتی الإمام: الحدیث (۸۴۴) والبیہقی (۱۹۵/۲-۱۹۶) کتاب الصلوٰۃ: باب سکتی الإمام: والبغاری فی (جزء الفراءۃ) ص (۲۲)

حسن بصری کے حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے حسن بصری نے ان سے ایک حدیث سنی ہے اور یہ وہ حدیث ہے جو عقیقہ کے بارے میں ہے جسے قریش بن انس نے حبیب نامی راوی سے نقل کیا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو محمد سعدان بن یزید بغدادی بزاز۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۳۵۸/۱۲) (۱۵۱)۔

○ حسین بن سعید بن عبد اللہ النخعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۴۶/۸) (۴۱۰۴)۔

**1260-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً وَإِذَا قَرَأَ (وَلَا الضَّالِّينَ) سَكَتَ سَكْتَةً فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى أَبِي بِنٍ كُفٍ فَكَتَبَ أَنَّ الْأَمْرَ كَمَا صَنَعَ سَمُرَةٌ.

☆☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نماز کا جب آغاز کرتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے پھر جب وَلَا الضَّالِّينَ پڑھ لیتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے اس بارے میں ان پر اعتراض کیا گیا اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا تو انہوں نے فرمایا: حکم اسی طرح ہے جیسے سرہ نے کیا ہے۔

**1261-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُقَعَاءِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ يَا

۱۳۶۰- أخرجه أحمد (۲۲/۵) قال: حدثنا فضيل بن عازقة عن يونس بن عيسى عن الحسن بن سمره - ونظيره الحديث السابق -

۱۳۶۱- أخرجه البخاري (۲۲۷/۲) كتاب الاذان: باب ما يقول بعد التكبير: الحديث (۷۶۴) ومسلم (۱۱۹/۱) كتاب المساجد: باب ما يقال

بين تكبيرة الاحرام والقراءة: الحديث (۵۹۸/۱۶۷) وأحمد (۲۳۶/۲) والدارمي (۲۸۴-۲۸۵) كتاب الصلوة: باب في السكتين: وأبو

داود (۱۹۳/۱) كتاب الصلوة: باب السكنة عن الافتتاح: الحديث (۱۲۸-۱۲۹) كتاب الافتتاح: باب الدعاء بين

التكبيرة والقراءة: وابن ماجه (۲۶۵-۲۶۶) كتاب اقامة الصلوة: باب افتتاح الصلوة: الحديث (۸۰۵) وأبو حنيفة (۹۸/۲) والدارمي

(۲۸۴-۲۸۵) كتاب الصلوة: باب في السكتين: وابن أبي شيبة (۲۱۲-۲۱۳) وابن خزيمة (۲۲۷/۱) رقم (۴۶۵) وابن حبان (۱۷۷۵)

(۱۷۷۸) وابن الجارود في (المنهاج) رقم (۳۲۰) وأبو يعلى (۴۶۶/۱۰) رقم (۶۰۸۱) والبيهقي (۱۹۵/۲) وابن حزم في (المحلى)

(۹۶/۴) والبيهقي في (شرح السنة) (۱۹۸/۲) - بنحوه - من طريق عن عمارة بن الققاع عن أبي زُرْعَةَ عن أبي هريرة - به - وللحديث

شاهد من حديث عائشة - أخرجه البخاري (۱۸۰/۱۱) كتاب الدعوات: باب التحوذ من المائيم والمغرم: حديث (۶۳۶۸) ومسلم كتاب الذكر

والدعاء: باب التحوذ من شر الفتن وغيرها: حديث (۵۸۹) وأبو داود (۱۸۴/۱) كتاب الصلوة: باب في الاستعاذة: حديث (۱۵۱۲)

والترمذي (۱۹۱/۵) كتاب الدعوات: باب الاستعاذة من عذاب القبر والرجال (۲۸۸۹) والنسائي (۵۱/۱) كتاب الطهارة: باب الوضوء

بسماء النسلج رقم (۶۱) وابن ماجه (۱۳۶۲/۲) كتاب الدعاء: باب ما تقول منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (۲۸۲۸) وأحمد (۵۷/۶) (۱۹۰۷)

وابن أبي شيبة (۱۸۹/۱۰) وأبو يعلى (۱۵۷/۷) رقم (۱۵۷۴) والبيهقي (۱۵۱/۲) من طريق عن أنس بن مالك عن عروة عن أبيه عن عائشة

قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (اللهم اغسل خطاياي بماء الثلج والبرد ووق قلبني من الخطايا كما يغسل الثوب

اللبين من الدنس) - وهذا لفظ النسائي - ورواه بمفهوم مطولاً - وقال الترمذي: حديث حسن صحيح -



سُئِلَ اللَّهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا تَقُولُ فِي صَلَاتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ طَيِّبَاتِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنَ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرْدِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ تکبیر کہنے اور قرأت کرنے کے درمیان میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

”اے اللہ! تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور آلوں کے ذریعے دھو دے۔“

— — — — —

اویان حدیث کا تعارف:

○ عمارۃ بن قعقاع بن شبرمۃ - ضی - کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱/۲) (۳۸۱)۔

### 38- باب قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالصُّبْحِ.

باب: ظہر، عصر، فجر میں قرأت کی مقدار

1262- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ. هَذَا ثَابِتٌ صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ظہر اور عصر کی نماز میں قیام کا اندازہ لگایا

۱۳۶۲ اخرجہ مسلم (۳۳۶/۱) کتاب الصلوٰۃ باب القراءۃ فی الظہر والعصر حدیث (۱۵۲) وابو داؤد (۲۱۳/۱) کتاب الصلوٰۃ باب تخفیف الاخریین حدیث (۸۰۴) والنسائی (۳۳۷/۱) کتاب الصلوٰۃ باب عدد صلاۃ العصر فی العصر واحد (۲/۲) وابو عروۃ (۱۵۲/۲) والدارمی (۲۹۵/۱) وابن ابی نبیہ (۲۵۵/۱) والطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۲۰۷/۱) وابو یعلیٰ (۱۱۳۶-۱۱۹۳) وابن خزیمہ رقم (۵۰۹) وابن حبان (۱۸۲۸-۱۸۵۸) والبیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۶۶/۲) کتاب الصلوٰۃ باب من قال: یشوی بین الرکعتین الاولیین وفي (۲۹۰/۲-۲۹۱) باب تعدد القراءۃ فی الظہر والعصر کلوم من طریقہ فضیم برہنہ الاسناد۔

تو ہم نے یہ اندازہ لگایا کہ ظہر کی نماز میں آپ ﷺ کا قیام اتنا طویل ہوتا ہے جتنی دیر میں تیس آیات تلاوت کی جاسکیں، یعنی جتنی سورہ سجدہ بڑی ہے یہ اندازہ پہلی دو رکعت کے بارے میں تھا۔  
جبکہ آخری دو رکعت میں اس سے نصف ہوتا تھا۔

اسی طرح ہم نے عصر کی پہلی رکعت میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ ظہر کی آخری دو رکعت جتنا ہوتا تھا اور ہم نے عصر کی آخری دو رکعت میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ اس سے نصف ہوتا تھا۔  
یہ روایت ثابت اور صحیح ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ بکر بن عمرو - وکیل ابن قیس - ابو الصدیق الناجی - بالنون والنجیم - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”108ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۶/۱) (۱۲۲)۔

**1263 -** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمِيرٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالبَصْرَةِ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِالحَمْدِ وَأَوَّلَ آيَةٍ مِنَ البَقَرَةِ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ بِالحَمْدِ وَالْآيَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ البَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَفِيهِ حُجَّةٌ لِمَنْ يَقُولُ إِنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) إِنَّمَا هُوَ بَعْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں بصرہ میں نماز ادا کی انہوں نے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھی اور سورہ بقرہ کی پہلی آیت پڑھی پھر وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی اور سورہ بقرہ کی دوسری آیت پڑھی پھر وہ رکوع میں چلے گئے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے ہماری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”تم اس میں سے جو آسانی سے پڑھ سکو اس کی تلاوت کر لو۔“

اس روایت کی سند ”حسن“ ہے۔

اس میں ان لوگوں کے لیے دلیل موجود ہے جو اس بات کے قائل ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”تم اس میں سے جو آسانی سے پڑھا جاسکتا ہو پڑھ لو“ سے مراد وہ تلاوت ہے جو سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کی جاتی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۲۶۲ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰/۲) كتاب الصلوة: باب تعميم القراءة بغاية الكتاب من طريق الدارقطني: به۔

**1264-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آفَى كُلِّ صَلَاةٍ قُرْآنٌ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَ هَذَا . فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيرُ - وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ - لَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَّاهُمْ . رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَّاهُمْ . وَوَهُمَ فِي ذَلِكَ وَالصَّوَابُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ أَبِي الدَّرْدَاءِ كَمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہر رکعت میں تلاوت کی جائے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یہ لازم ہوگئی ہے۔ (اس روایت کے راوی) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد سے) فرمایا: اے کثیر! (کثیر کہتے ہیں: میں اس وقت ان کے پہلو میں موجود تھا) میں یہ سمجھتا ہوں امام جب لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ہی ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم ان میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔ راوی کو اس روایت میں وہم ہوا ہے۔ درست یہ ہے: یہ الفاظ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہیں جیسا کہ ابن وہب نامی راوی نے نقل کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

### 39- باب ذِكْرِ نَسْخِ التَّطْبِيقِ وَالْأَمْرِ بِالْأَخْذِ بِالرُّكْبِ .

باب: تطبیق اور گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم منسوخ ہے

**1265-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ وَطَبَّقَ وَجَعَلَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا بِهَذَا . وَجَعَلَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ يَعْنِي فِي الرُّكُوعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا تھا آپ ﷺ نے رفع یدین کیا اور پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور دونوں ہاتھوں کو ملا لیا اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس روایت کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی (حضرت عبداللہ بن

۱۲۶۵- أخرجه أحمد (۱/۴۸۸) والبغاري في (رفع اليدين) رقم (۳۲) وأبو داود (۱/۱۹۹) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة: حديث (۷۸۷) والنسائي (۲/۱۸۱) كتاب التطبيع: حديث (۱۰۳۶) وابن خزيمة (۵۹۵) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۷۸-۷۹) كتاب الصلوة: باب من لم يذكر الرفع إلا عند الافتتاح: كسوم من طريقه عبد الله بن السري: بهذا الإسناد -



مسعود بنی سہیل نے ٹھیک کہا ہے، ہم پہلے ایسا ہی کیا کرتے تھے، لیکن پھر ہمیں اس طرح کرنے کا حکم دیا گیا، پھر حضرت سعد بنی سہیل نے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے اوپر رکھے (اس سے مراد یہ ہے: رکوع میں ایسا کرنے کا حکم دیا گیا)۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن ادریس بن یزید بن عبد الرحمن الازدی: ابو محمد کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”آٹھویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”92ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۰۱/۱)۔

تطبیق کا حکم منسوخ ہے

تطبیق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے امام ترمذی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے وہ روایت نقل کی ہے جس میں اس بات کا تذکرہ ہے: رکوع کے دوران گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے اور پھر اس کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ فرمایا ہے:

والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم

لا اختلاف بينهم في ذلك الا ما روى عن ابن مسعود وبعض اصحابه انهم كانوا يطبقون

والتطبيق منسوخ عند اهل العلم

اس روایت پر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے وہ اہل علم جن کا تعلق نبی اکرم ﷺ کے اصحاب، تابعین اور اُن کے بعد کے زمانوں سے ہے اس بارے میں ان حضرات کے درمیان کوئی اختلاف نہیں البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض شاگردوں کے حوالوں سے یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ تطبیق کیا کرتے تھے تاہم اہل علم کے نزدیک تطبیق کا حکم منسوخ ہے۔ تطبیق کے حکم پر گفتگو کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

وقد ورد ذلك عن بن مسعود متصلا في صحيح مسلم وغيره من طريق ابراهيم عن علقمة والاسود انهما دخلا على عبد الله فذكر الحديث قال فوضعنا ايدينا على ركبنا فضرب ايدينا ثم طبق بين يديه ثم جعلهما بين فخذيه فلما صلى قال هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وحمل هذا علي ان بن مسعود لم يبلغه النسخ وقد روى بن المنذر عن بن عمر باسناد قوى قال انما فعله النبي صلى الله عليه وسلم مرة يعنى التطبيق وروى بن خزيمة من وجه آخر عن علقمة عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اراد ان يركع طبق يديه بين ركبتيه فركع فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا يعنى الامساك بالركب فهذا شاهد قوى لطريق مصعب بن سعد وروى عبد الرزاق عن عمر ما يوافق قول سعد اخرجه من وجه آخر عن علقمة والاسود قال صلينا مع عبد الله فطبق ثم لقينا عمر

فصلینا معہ فطبّقنا فلما انصرف قال ذلك شيء كنا نفعله ثم ترك<sup>۱</sup>۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت صحیح سند کے ساتھ صحیح مسلم اور دیگر کتابوں میں منقول ہے  
علقہ اور اسود بیان کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان  
کی ہے (جس میں یہ مذکور ہے) ہم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے ہاتھوں پر  
مارا اور پھر انہوں نے ہمارے ہاتھوں کو ملایا اور دونوں ہاتھوں کو ہمارے زانوں کے درمیان رکھوایا پھر جب انہوں نے نماز ادا  
کر لی تو ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

اس روایت کو اس بات پر محمول کیا گیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع نہیں مل سکی کہ یہ حکم  
منسوخ ہو چکا ہے۔

شیخ ابن المذر بن مسعود نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مستند سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسا کیا تھا یعنی ایک مرتبہ تطبیق کی تھی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ علقہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے  
وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی تعلیم دی پھر جب انہوں نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا  
لیا اور رکوع کیا جب اس بات کی اطلاع حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے ٹھیک کہا ہے ہم اس  
طرح کیا کرتے تھے لیکن پھر ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا یعنی گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

تو یہ ایک مستند ثبوت ہے جو مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتی  
ہے انہوں نے ایک اور سند کے ساتھ علقہ اور اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت  
عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو ہم نے تطبیق کی تو پھر ہماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ہم نے ان کی اقتداء  
میں نماز ادا کی ہم نے تطبیق کی تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: پہلے ہم اس طرح کیا کرتے لیکن پھر اس  
طریقے کو ترک کر دیا۔

اس موضوع پر نقل کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

ونسخ التطبيق مذهبنا ومذهب العلماء كافة ان السنة وضع اليدين على الركبتين وكراهة  
التطبيق الا بن مسعود وصاحبيه علقمة والاسود فانهم يقولون ان السنة التطبيق لانه لم يبلغهم  
الناسخ وهو حديث سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه والصواب ما عليه الجمهور لثبوت

الناسخ الصريح<sup>۲</sup>

۱ فتح الباری قولہ باب وضع الاكف على الركبتين في الركوع

۲ حاشیة النووی علی الصحیح لمسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاة (باب النذب الی وضع الایدی علی الركبتین فی الركوع)

تطبیق کے حکم کا منسوخ ہونا ہمارا اور تمام علماء کا مذہب ہے سنت یہ ہے: رکوع کے دوران گھٹنوں پر ہاتھ رکھا جائے اور تطبیق مکروہ ہے البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھی علقمہ اور اسودان کی رائے مختلف ہے یہ حضرات فرماتے ہیں: رکوع کے دوران تطبیق کے طور پر ہاتھ رکھنا سنت ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان حضرات تک اس روایت کی ناسخ دلیل نہیں پہنچ سکی اور وہ ناسخ دلیل حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے درست موقف وہی ہے جس پر جمہور عامل ہیں اور اس کی دلیل اس کے صریح ناسخ کا ثابت ہونا ہے۔

1266- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِهَذَا وَقَالَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا بِهَذَا وَضَعَ الْكُفَّيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ . هَذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

انہوں نے تکبیر کہی دونوں ہاتھ بلند کیے پھر جب وہ رکوع میں گئے تو دونوں ہاتھ جوڑ کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے ٹھیک کہا ہے ہم پہلے اسی طرح کیا کرتے تھے لیکن پھر ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ لیا کریں۔ یہ سند ثابت ہے اور صحیح ہے۔

1267- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ بِهَذَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا رَكَعَ فَرَجَّ أَصَابِعَهُ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ الْخَمْسَ .

قَالَ دَعْلَجُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ثُمَّ لَقِيتُ مُوسَى فَحَدَّثَنِي بِهِ. ☆ ☆ علقمہ بن واثل اپنے والد (حضرت واثل بن حجر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو اپنی انگلیاں کشادہ رکھتے تھے اور جب سجدے میں جاتے تھے تو پانچوں انگلیاں ملا لیتے تھے۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

#### 40- باب مَا يُقَالُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا پڑھا جائے گا؟

1268- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

۱۲۶۷- احمد بن حنبلہ (۲۰۱/۱) رقم (۵۹۱) وابن حبان (۱۹۲۰) والحاکم (۲۲۷/۱) والطبرانی فی (المکبیر) (۱۹/۲۲) رقم (۱۹۶) والسیوطی فی (المسنن الکبریٰ) (۱۹۲/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب بضم اصابع یدیه فی السجود: کلیم من طریقہ العمارت بن عبد اللہ بن ہشام الاسناد - وصحیحه ابن خزیمة وابن حبان - وقال العاکم: صحیح علی شرط مسلم: ورواہ النضوی - قلت: اولہ واما فی ذلک: فمسلم لم یروہ للعمارت - والحدیث ذکرہ السیوطی فی (مجمع الزوائد) (۱۲۸/۲) وقال: رواہ الطبرانی فی (المکبیر) - وابشارہ حسن -



فَمَنْ الْخَزَّازُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُرَيْدَةُ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَقُلْ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ  
حَمْدُ مِلْءِ السَّمَاءِ وَمِلْءِ الْأَرْضِ وَمِلْءِ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

☆☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بریدہ! جب تم رکوع  
سے سر اٹھاؤ تو یہ پڑھو:

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ  
”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے  
لیے مخصوص ہے جو اتنی ہو جو آسمان کو بھر دے اور زمین کو بھر دے اور ان کے علاوہ جس چیز کو تو چاہے اسے بھی بھر  
دے۔“



### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن سعید بن جریر نسائی، نزیل نیشاپور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے  
”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”250ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب  
المتجددین“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۹۶) (۴۷۷)۔

○ علی بن حسین بن عبید بن بسطام بن کعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید  
حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۶۳/۴) (۵۸۳۸)۔

1369- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمِيرٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمَارَةَ بْنِ رَاشِدٍ أَبُو الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ ثَابِتِ  
بْنِ ثَوْبَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَفَ النَّبِيُّ  
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . قَالَ مَنْ وَرَاءَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو آپ ”سَمِعَ  
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ پڑھتے تھے آپ ﷺ کے پیچھے موجود شخص بھی سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھتا تھا۔



۱۳۶۸- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۴۲/۱) رقم (۵۷۷) من طريق المارقطني به- وذكره السخري في (كنز العمال) (۱۹۷۴۲)

وعزاه للمارقطني وضعفه- والاسناد ضعيف جدا ففيه عمرو بن شعيب وجابر الجعفي وهما متروكان-

۱۳۶۹- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۴۲/۱) رقم (۵۷۳) من طريق المارقطني به-

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عمرو بن عمارہ لیشی دمشقی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعديل (۹/۱۷۷) (۷۳۳)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۹/۲۶۵)۔

**1270-** حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَيْضًا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ ثَابِتٍ بْنَ ثَوْبَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَلْيَقُلْ مَنْ وَرَاءَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . هَذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو پیچھے والا شخص اللہم ربنا ولك الحمد پڑھے۔  
یہ روایت اس سند کے حوالے سے محفوظ ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

**1271-** حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّيَالِسِيُّ زَعَاثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَنْزَةَ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اتَّقَرُّوْا وَخَلْفَ الْإِمَامِ . فَقُلْنَا إِنْ فِينَا مَنْ يَقْرَأُ . قَالَ فَبِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ضَعِيفٌ . كَذَا رَوَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ وَخَالَفَهُ سَلَامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ فَرَوَاهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يَثْبُتُ . وَخَالَفَهُمَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِيُّ وَرَوَاهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَرَوَاهُ ابْنُ عُثَيْمٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مُرْسَلًا . وَرَوَاهُ خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ امام کی اقتداء میں قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہمارے درمیان ایک صاحب ہیں جنہوں نے یہ تلاوت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

۱۲۷۰- اخرجه ابن العسري في (التحقيق) (۱/۲۶۲) رقم (۵۷۱) من طريق الدارقطني به۔

۱۲۷۱- اخرجه ابن العسري في (التحقيق) (۱/۲۶۲) رقم (۵۷۱) من طريق الدارقطني به۔ و اخرجه ابن عسري (۲/۱۲۸) من طريق الدارقطني

سورۃ الفاتحۃ الربیع بن بدیر۔ ومن طريق ابن عسري اخرجه البيهقي في (جزء الفراءۃ) ص (۷۵) رقم (۱۵۲)۔ وقال ابن

عسري: وهذا اصطلاحيه عليه علي ايوب: فقال: عن الاعرج عن ايوب: ورواه عبيد الله بن عمرو بن ايوب عن ايوب: فلابد من

والله اعلم بالصواب: اعلمنا عليه عبيد الله بن عمرو - والصلوات ما رواه جماعة عن ايوب عن ايوب فلابد من رجل من اصحاب النبي

صلى الله عليه وسلم .

اس روایت کا راوی ربیع بن بدر ضعیف ہے، بعض دیگر راویوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اسے نقل کرنے میں کچھ تلافی بھی کیا ہے۔

— — — — —

### روایان حدیث کا تعارف:

○ شیخ حافظ: ابو موسیٰ، عیسیٰ بن عبد اللہ بن ستان بن دلویہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”277ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۲/۶۱۸) (۲۴۱)۔

○ یزید بن عمر بن جنزہ مدائنی۔ قال الخطیب: ما علمت من حالہ الا خیراً۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۴۷/۱۳) (۷۶۳)۔

1272- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَوْسُفَ الزَّيْتِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الرِّقِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَلَى بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ وَنَفِي صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ . فَسَكْتُوا ثَلَاثًا فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُونَ إِنَّا لَنَفْعَلُ . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ . لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ان کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ نماز کے دوران قرأت کر رہے تھے جب کہ امام بھی قرأت کر رہا تھا؟ لوگ خاموش رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو ایک صاحب بولے یا چند حضرات نے یہ بات بیان کی: ہم نے ایسا کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو تم لوگ دل میں سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔ یہ الفاظ فارسی نامی راوی کے ہیں۔

— — — — —

### روایان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن یوسف الزی۔ خراسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں کبار طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”20ھ“ یا کچھ زیادہ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن جبر عسقلانی (۲/۳۶۱) (۲۱۱)۔

۱۲۷۲- اخرجہ ابن العسکری فی (المنہج) ۱/ ۲۴۶ رقم ۱۵۱ من طریق الدارقطنی ب۔ و اخرجہ ابو یعلیٰ (۵/ ۱۸۷- ۱۸۸) رقم ۲۸۰۵، و ابن حبان (۴۵۸- ۴۵۹) موارد (۱) والبیہقی فی (میزان الصحاح) ۷/ ۷۲ (۷۳) رقم (۱۵۱- ۱۵۲- ۱۵۳- ۱۵۴- ۱۵۵) والخطیب فی (تاریخ بغداد) (۱۳/ ۱۷۵- ۱۷۶) من طریق ابن عسکری الرقی سیرا الاسناد - وضعہ ابن حبان - و ذکرہ البیہقی فی (المجمع الزوائد) (۲/ ۱۱۲) وقال: رواد ابو یعلیٰ والطبرانی فی (الموطأ) اور جالہ نقات۔



**1273-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَوْهِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابراہیم بن مالک، ابو علی القوہستانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”67ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۹/۴) (۱۵۹۱)۔

○ یوسف بن عدی بن زریق تیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”32ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۸۱) (۴۴۲)۔

**1274-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ جَهْوَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بِهِذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سلمان بن حسن بن اسرائیل بن یونس، ابوبکر النجاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المعیزان (۱/۲۳۸) (۳۹۵)۔

**1275-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ رَاجَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِقَوْمٍ كَانُوا يَفْرَهُونَ الْقُرْآنَ فَيَجْهَرُونَ بِهِ خَلَطْتُمْ عَلَى الْقُرْآنِ . وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا إِنْ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حاضرین سے فرمایا جو (آپ ﷺ کی اقتداء

۱۲۷۲ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۷۲) رقم (۱۶۶) من طريق يونس بن عدي بهذا الاسناد - وينظر: الحديث السابق -

۱۲۷۵ اخرجه البزار (۲۳۹/۱) كشف (۱۸۸) وابو يعلى (۲۷۵/۹) رقم (۵۲۹۷) من طريق النضر بن شميل بهذا الاسناد - واخرجه

احمد (۱۵۱/۱) والبزار (۲۳۹/۱) رقم (۱۸۸) وابو يعلى (۱۲۲/۸) رقم (۵۰۰۶) من طريق ابي احمد البزيري عن يونس بن ابي اسحاق

بهذا الاسناد - قال البزار: لا نعلم رواه هكذا الا يونس - وذكره البيهقي في (المجمع) (۱۱۲/۲) وقال: رواه احمد وابو يعلى والبزار

رجال احمد رجال الصحيح -

میں) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے (اُن سے یہ فرمایا: تم نے میرے لیے تلاوت کرنا مشکل کر دیا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پہلے ہم نماز میں سلام کا جواب (دے دیا کرتے تھے) پھر ہمیں یہ بتایا گیا: نماز ایک مشغولیت ہے (اس لیے نماز کے درمیان کوئی بات چیت یا کلام نہ کیا جائے)۔

1276- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا أَدْرَكَتِ الْقَوْمَ رُكُوعًا فَكَبِّرْ وَارْكَعْ فَإِنَّهَا تُجْزِيكَ وَاحِدَةً لِّلْكَبِيرِ وَالرُّكُوعِ. وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيمَنْ نَسِيَ التَّكْبِيرَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِيهِ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب تم کچھ لوگوں کو رکوع کی حالت میں پاؤ تو تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ تو وہ ایک تکبیر ہی تمہارے لیے تکبیر تحریرہ اور رکوع میں جانے والی تکبیر کے طور پر کافی ہوگی۔  
سعید بن مسیب سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے آغاز میں تکبیر تحریرہ کہنا بھول جائے پھر وہ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہے تو ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا۔

#### 41-باب صِفَةُ مَا يَقُولُ الْمُصَلِّي عِنْدَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

باب: نمازی رکوع اور سجدے میں کیا پڑھے؟

1277- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ. ثَلَاثًا وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ. ثَلَاثًا. ☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ پڑھتے تھے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

— — — — —

#### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن ابان قرشی کوئی مشکدہ نہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 239ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۵۳/۴) (۴۴۷۸)۔

1278- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ

۱۲۷۷- أخرجه ابن خزيمة (۶۶۸-۶۷۸) وابن أبي شيبة (۲۲۴/۱) كتاب الصلوات: باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده: حديث (۲۵۵۷) كذا في مسند طبري: حفص بن غياث بسند الزناد- وأخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۲۵/۱) من طريق مهنا بن سعيد عن الشعبي بسند الزناد- وقد روي لنا عن حذيفة بسند آخر دون ذكر زيادة: ثلاثا- أخرجه مسلم وغيره: وسباني-

اللہ بن مسعود قال من السنۃ ان یقول الرجل فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وبحمدہ وفی سجودہ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے: آدمی رکوع میں سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ پڑھے۔

1279- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ . وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخْيَ وَعَظْمِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ . وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَمِلءَ الْأَرْضِ وَمِلءَ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز میں سجدے میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا“ میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا“ تو میرا پروردگار ہے میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سر بسجود ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے شکل و صورت عطاء کی ہے اسے سماعت اور بصارت نصیب کی ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے سب سے عظیم خالق ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا“ میں تجھ پر ایمان لایا“ میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا“ تو میرا پروردگار ہے میری سماعت میری بصارت میرا مغز میری ہڈیاں میرا پورا وجود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تمام حمد تیرے لیے مخصوص ہے جو اتنی ہو جو آسمانوں کو بھرے اور زمین کو بھر دے اور اس کے علاوہ جس چیز کو تو چاہے اسے بھی بھر دے۔“

اس روایت کی سند صحیح حسن ہے۔

۱۲۷۸ ذکرہ الحافظ فی (التلخیص) ۱/۱۲۸ ۱۲۹ من طریق المصنف عن ابن مسعود - وقال الحافظ: وفيه السري بن اسماعيل عن النسبي عن مسروق عنه - والسري ضعيف وقد اختلف فيه على النسبي -



**1280-** حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ حَجَّاجٍ فِي الرُّكُوعِ خَاصَّةً دُونَ غَيْرِهِ وَزَادَ رَوْحٌ وَعَظِمِي وَعَصِي.

☆ ☆ ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے۔ اس میں بطور خاص رکوع کا ذکر ہے دوسری چیزوں کا ذکر نہیں ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”میری ہڈیاں اور میرے پٹھے۔“

**1281-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

☆ ☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ پڑھتے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد العزیز بن عبید اللہ بن حمزہ بن صہیب بن سنان حمصی، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۱/۱) (۱۲۳۹)۔

**1282-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ هِشَامِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا.

☆ ☆ عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے تھے۔

— — — — —

۱۲۸۱- أخرجه البزار (۳۶۱/۱) كنف (رقم ۶۵۲۷) والطبرانی في (الكبير) (۱۲۵/۲) رقم (۱۵۷۲) كلاله لهما من طريق سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي ثنا اسماعيل بن عياش بنوهما الإسناد - قال البزار: لا نعلمه عن جبیر الا من لهذا الوجه وعبد العزيز صالح وليس بالقوي روى عنه الحل العام - وذكره البيهقي في (المجمع) (۱۳۶/۲) وقال: رواه البزار والطبرانی في (الكبير) وعبد العزيز بن عبد الله صالح الحديث -

۱۲۸۲- ذكره الفسافي في (الاحاديث الضعيف) ص (۱۵۶) رقم (۶۲۸۲) وقال: إبراهيم بن سليمان ليس بمتصور -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن سلمان مدنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”لسان المیزان“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۶۲) (۱۶۳)۔

**1283-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ يُسَبِّحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ يُسَبِّحُ لِلَّهِ مِنْ جَسَدِهِ ثَلَاثَةً وَثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةَ عَظْمٍ وَثَلَاثَةً وَثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةَ عِرْقٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص رکوع کرے تو تین مرتبہ تسبیح پڑھے کیونکہ وہ اپنے جسم کے ساتھ تین تسبیح پڑھ رہا ہوگا اور اس کے ساتھ تین سو تینتیس ہڈیاں اور تین سو تینتیس رگیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہوں گی۔

**1284-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانٍ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھے تو اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو ہر عیب سے پاک ہے جو فرشتوں کا اور جبرائیل امین کا پروردگار ہے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن یزید ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”اسحاق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۳۳) (۳۹۷)۔

**1285-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبُوحٌ

۱۲۸۳ ذکرہ النسائی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۵۶) رقم (۲۸۱) وقال: إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ ضَعِيفٌ۔

۱۲۸۴ أخرجه إِبْرَاهِيمُ بْنُ دَاوُدَ (۲۶۱/۱) كتاب الصلوٰۃ باب مقدار الركوع والسجود حديث (۸۸۶) والترمذي (۱۶/۲ ۱۷) كتاب الصلوٰۃ باب ما جاء في التسبيح في الركوع والسجود حديث (۲۶۱) وابن ماجه (۲۸۸ ۲۸۷/۱) كتاب الصلوٰۃ باب التسبيح في الركوع والسجود حديث (۸۹۰) كلسيم من طريق ابن أبي ذئب بسند الإسناد - وأخرجه أيضا الشافعي في (الام) (۱۱۱/۱) ومي (المسند) (۸۹/۱) رقم (۲۱۹) من طريق ابن أبي ذئب به - قال الحافظ في (التلخيص) (۱۲۸/۱) وفيه انقطاع ولا جله قال الشافعي بعد ان أخرجه: ان كان ثابتاً۔

قُدُوسَ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ .

قَالَ وَحَدَّثَنِي هِشَامُ صَاحِبُ الدِّسْتَوَانِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَطْرِفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ . قُلْتُ لِسَلِيمَانَ بْنِ حَرْبٍ شُعْبَةُ يَقُولُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ . قَالَ كَذًا قَالَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سلیمان بن حرب سے دریافت کیا: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہشام نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے انہوں نے فرمایا: انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

## 42-باب ذکر الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَمَا يُجْزِي فِيهِمَا .

باب: رکوع اور سجدے کا تذکرہ ان میں کیا جائز ہے؟

1286- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ الْأَخْمَرُ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ اسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تو آپ کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا

تھا۔

1287- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَصْبَغٍ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

۱۲۸۵- أخرجه مسلم (۴/۴۱۱-نوی) کتاب الصلوٰۃ: باب ما يقال في الركوع والسجود: حديث (۲۲۶/۸۷) والنسائي (۲/۱۹۰-۱۹۱) كتاب الطبیب: واحد (۶۱/۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶) وابن خزيمة (۶۰۶) کلیم من طریق شعبہ بهذا الإسناد: وأخرجه مسلم (۲/۴۱۰-نوی) کتاب الصلوٰۃ: باب ما يقال في الركوع والسجود: حديث (۲۲۶/۸۷) والنسائي (۲/۲۲۶) كتاب الطبیب: واحد (۶۱/۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶) وابن خزيمة (۶۰۶/۱) وابن حبان (۱۸۹۹) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۲۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۸۷-۸۸) کلیم من طریق سعيد بن أبي عروبة عن قتادة بهذا الإسناد۔

۱۲۸۶- هذا إسناد ضعيف: حارثة بن أبي الرجال: قال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي: منكر الحديث- وقال أبو زرعة الرازي: واه- وقال البزار: ليس الحديث- بنظر: الضعفاء الصغير (۹۵) للبخاري: الضعفاء والمتركون (۱۱۲) للنسائي: إمامي الضعفاء (۲/۱۲۲) لأبي زرعة: كشف الاستار (۲۶۱)- وقال النووي: في (المجموع) (۴/۴۰۶): حديث عائشة غريب- وقال الحافظ في (التلخيص) (۱/۲۵۶): لهذا الحديث بطلان له البصري ولم يعرفه النووي: بل قال: يقتضي عنه حديث أبي حمير- وقد رواه الدارقطني بلفظ: (كان إذا سجد يستقبل بأصابعه القبلة) وفيه حارثة بن أبي الرجال وهو ضعيف- لكن رواه ابن حبان عن عائشة في حديث أوله: (فقدت رسول الله) وكان معي على فراشي فوجدته ساجدا راسا عفيه: مستقبلا بأطراف أصابعه القبلة۔

۱۲۸۷- أخرجه ابن خزيمة (۱/۲۸۸-۲۸۹) رقم (۶۲۷) من طريق محمد بن عمرو بن تمام المصري: حديثنا أصح من الصحيح: بهذا الإسناد- وأخرجه الحاكم (۱/۲۳۶) من طريق محمد بن سلمة: ثنا الدارقطني بهذا الإسناد- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه: ووافقه الذهبي۔



☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن حسین بن عبدالرحمن، ابو عبداللہ انطاکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”319ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۳۹/۸) (۴۰۹۴)۔

1288- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رِجْلَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بَرُوكَ الْبَعِيرِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص سجدے میں جائے تو اپنے دونوں ہاتھ ٹانگوں سے پہلے رکھے اور وہ اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمود بن خالد سلمی، ابو علی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دوسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”247ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۲۴) (۶۵۵۳)۔

○ محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی ہاشمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”نویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”145ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب

۱۳۸۸- أخرجه أحمد (۲۸۱/۲) والدارمی (۲۰۴/۱): كتاب الصلوة: باب اول ما يقع من الانسان على الارض للسجود: وابو داود (۱۵۲۵/۱) كتاب الصلوة: باب كيف يضع الركبتين قبل يديه الحديث (۸۸۰) والنسائي (۲۰۷/۲) كتاب الافتتاح: باب ما يصل الى الارض من الانسان في السجود: والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۵۴/۱) كتاب الصلوة: باب ما يبدأ بوضعه في السجود: والبيهقي (۱۰۰/۲) كتاب الصلوة: باب يضع يديه قبل الركبتين: والدارمی في (الاعتبار) ص (۱۵۹-۱۵۸) والبيهقي في (شرح السنة) (۲۴۹/۲) - بتحقيقنا

كلهم من طريق من رواية عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن محمد بن عبد الله بن الحسن عن أبي الرضا عن الدارمی عن أبي

نصر بن عيسى - وقال الترمذي (۱۶۸/۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في وضع اليدين قبل الركبتين في السجود الحديث (۲۶۸): (أخرجه

كتاب الصلوة: باب كيف يضع الركبتين قبل يديه الحديث (۸۸۱) والترمذي (۱۶۸/۱) كتاب الصلوة: باب وضع اليدين قبل الركبتين

الحديث (۲۶۸) والنسائي (۲۰۷/۲) كتاب الافتتاح: باب ما يصل الى الارض من الانسان في السجود: والبيهقي (۱۰۰/۲) كتاب الصلوة

باب يضع يديه قبل الركبتين: من رواية عبد الله بن نافع عن محمد بن عبد الله بن الحسن: به: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (يضع

أحدكم فيرك في صلاته كما يرك الجمل) -

الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۶۰) (۶۰۴۸)۔

1289- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَتْرُكْ بُرُوكَ الْجَمَلِ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص سجدے میں جائے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبید اللہ بن محمد بن زید مدنی، ابو ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب الہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۷۴) (۶۱۵۰)۔

1290- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنِ ابْنِ عَرُونَ قَالَ قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ مَنْ خَلْفَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

☆☆ ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے:

جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو پیچھے والا شخص یہ پڑھے:

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حمد کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی! اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔“

1291- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

۱۲۹۰- أخرجه الشيخ أبي شيبة (۲۲۷/۱) كتاب الصلوات: باب في الامام اذا رفع رايه من الركوع ماذا يقول من خلفه: هذا ابن علي بن ابي طالب السلام.

۱۲۹۱- أخرجه الدارمي (۲۰۲/۱) كتاب الصلوة: باب اول ما يقع الانسان على الارض للسجود: واسم الراوي (۵۲۶/۱) كتاب الصلوة: باب

كيف يضع ركبته قبل بديه الحديث (۸۲۸) والترمذي (۵۶/۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في وضع اليدين قبل الركعتين الحديث (۲۶۸) والنسائي (۲۲۶/۲) كتاب التطبير: باب رفع اليدين قبل الركعتين: وابن ماجه (۲۸۶/۱) كتاب اقامة الصلوة: باب السجود

الحديث (۸۸۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۵۵/۱) كتاب الصلوة: باب السجود الحديث (۸۸۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۵۵/۱) كتاب الصلوة: باب ما يجدا بوضعه في السجود والبيهقي (۹۸/۲) كتاب الصلوة: باب وضع الركعتين قبل البس

والعاكس (۲۲۶/۱) وابن خزيمة (۳۱۸/۱) رقم (۶۳۶) وابن حبان (۱۸۷) موارد (۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۵۵/۱) من حديث

يزيد بن عمار عن شريك عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل به- وقال الترمذي: (حسن غريب لا يعرف احد راواه غير شريك

وصححه ابن خزيمة وابن حبان والعاكس ووافقه الذهبي)۔

إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ تَقَعُّ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ. تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكَ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ غَيْرُ شَرِيكَ. وَشَرِيكَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِيمَا يَتَفَرَّدُ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے اور جب اٹھتے تھے تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے۔

ایک اور راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

آپ اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں راوی یزید منفرد ہیں۔ انہوں نے شریک سے روایت کیا ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہیں۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبد الکریم بن نافع، ابو عبد اللہ ازدی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ”252ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تاریخ بغداد“ از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ”خطیب بغدادی“ (۲۱۳/۳) (۱۵۴۷)۔

**1292** - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ حَتَّى حَاذَى بِإِبْهَامِيهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مِفْصَلٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مِفْصَلٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ انْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ فَسَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ. تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَفْصٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ نے تکبیر کہی یہاں تک کہ آپ نے اپنے دونوں انگوٹھے کانوں تک اٹھالئے پھر آپ ﷺ رکوع میں گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا یہاں تک کہ آپ کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا پھر آپ ﷺ

۱۲۹۲ اخرجہ الماکم (۲۲۶/۱) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۹۹/۲) كتاب الصلوة باب وضع الركبتين قبل اليدين من طريق ابي العباس محمد بن يعقوب ثنا العباس بن محمد الدوري بسند الاسناد - قال الماکم: صحيح على شرط الشيخين والاعرف له علة ووافقه الذهبي - وقال البيهقي: تفرد به الملا - بن العطار - مجهول وذكر ابن ابي حاتم في (علل الحديث) (۱۸۸/۱) رقم (۱۵۲۹) ونقل من ابيه قوله: لهذا حديث منكر - الله - والملا - اخرج له الماکم - وسكت عنه الذهبي - ولم يورده في كتابه (المنهاج) - قال العافظ ابن حجر في (ترجيته من اللسان) (۱۸۲/۱): وخالفه عمر بن حفص بن غياث - وهو من اتبعت الناس في ابيه - فرواه عن ابيه عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة وغيره عن عمر موقوفا عليه - وهذا هو المحفوظ والله اعلم - الله - ومن هذا الطريق اخرج الطحاوي في (شره معاني الآثار) (۲۵۶/۱) فهد بن سليمان عن عمر بن حفص به -



تکبیر کہتے ہوئے جھکے تو آپ نے اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں بھی العلّاء بن اسماعیل مفرد ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

**1293-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ مَسْجِدَنَا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا صَلَّيْتُ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي. قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ وَكَذَلِكَ مَا بَعْدَهُ.

☆ ☆ ابو قلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں تشریف لائے انہوں نے

ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں میرا اس وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں یہ کر کے دکھاؤں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کس طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اٹھے تو پہلے بیٹھ گئے (اس کے بعد کھڑے ہوئے)۔

اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

اسی طرح بعد والی روایت کا بھی یہی حکم ہے۔

**1294-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ

الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُصَلِّي لَمَّا كَانَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى أَوْ الثَّالِثَةِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا. هَذَا صَحِيحٌ.

☆ ☆ حضرت مالک بن حویرث لیشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے:

آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے جب آپ پہلی اور تیسری رکعت میں تھے تو آپ اس وقت تک نہیں اٹھے جب تک پہلے سیدھے بیٹھ نہیں گئے۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

**1295-** حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يُحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۱۲۹۳- أخرجه أحمد (۱۲۶/۲) و (۵۱۰۵۲/۵) و البخاري (۵۶۱/۲) كتاب اللذان باب كيف يعتمد على اللدخض اذا قام من الركعة! حديث

(۸۲۴) و أبو داود (۲۲۲-۲۲۲/۱) كتاب الصلوة باب السجود في السجود! حديث (۸۱۲) و (۸۱۲) و البيهقي في (السنن الكبرى)

(۱۲۴-۱۲۴/۲) كتاب الصلوة باب كيف القيام من الجلوس! كسرهم من طريق أبي ثوبان السخني سندا لا بأس به.

۱۲۹۴- أخرجه البخاري (۵۶۳/۲) كتاب اللذان باب من استوى قاعدا في وتر من صلاته! ثم نرض! حديث (۸۲۳) و أبو داود (۲۲۲-۲۲۲/۱)

كتاب الصلوة باب السجود في السجود! حديث (۸۲۴) و النسائي (۲۲۴/۲) كتاب النطق! باب لا سواء للجلوس عند الرفع من

السجدة! و الترمذي (۷۹/۲) كتاب الصلوة باب ما جاء كيف السجود من السجود! حديث (۱۲۸۷) و ابن حريه (۶۶) و من هان

(۱۲۹۴) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۲۳/۲) كتاب الصلوة باب كيف القيام من الجلوس! كسرهم من طريق السخني سندا لا بأس به.

وقال الترمذي لهذا حديث حسن صحيح.



حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ عَنْ قُرَّةَ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا یعنی وہ اس سے پہلے پالے کہ امام (آخری رکعت کے رکوع سے) کمر اٹھا چکا ہو (یعنی کھڑا ہو چکا ہو)۔

— ❦ — ❦ — ❦ —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن سواد۔ ابن اسود بن عمرو العامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”گیارہویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”245ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب المعذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۳۷) (۵۰۸۱)۔

○ محمد بن یحییٰ بن اسماعیل تمیمی التمار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المعیزان (۳۶۷/۶) (۸۳۱۸)۔

○ یحییٰ بن حمید۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ان کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المعیزان (۱۷۰/۷) (۹۳۹۶)۔

— ❦ — ❦ — ❦ —

### رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہونے کا مسئلہ

یہاں مصنف نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے اگر کوئی شخص امام کے رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے جماعت کی نماز میں شریک

۱۲۹۷- أخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۲۸/۷) من طريق عمرو بن سواد بسندنا الامانة - وقال ابن عدي: فكنا نراه في منتهى (قبل ان يقيم الامام صلاته) - وهذه الزيادة بقولنا بسندنا بسندنا بن حميد وهو مصري لا اعرف له وبمصرني غير هذا - وقال العافظ في (اللسان) (۲۵۰/۶): قال البخاري: لا يتابع في حديثه وضعفه الدارقطني - وأخرجه ابن خزيمة حديث في صحيحه وذكره ابن هبان في الثقات والمقبلي في الضعفاء - وذكره حديث عن قرظ عن ابي سلمة عن ابي هريرة رفعه: (من ادرك ركعة من الصلوة فقد ادركها قبل ان يقيم الامام صلاته) - وقد رواد مالك وغيره من حفاظ اصحاب الرضوي ولم يذكروا الزيادة الاخيرة ولعلها كلام الرضوي - وهو أخرجه البخاري (۵۷/۲) كتاب المواقيت باب من ادرك ركعة من الصلوة الحديث (۵۸۰) ومسلم (۲۲۳/۱) كتاب المساجد باب من ادرك ركعة من الصلوة الحديث (۶۰۷/۱۶۱) واسود واور (۶۶۹/۱) كتاب الصلوة باب من ادرك ركعة من الصلوة الحديث (۱۱۲۱) والترمذي (۱۹/۲) كتاب الجمعة باب من ادرك من الجمعة ركعة الحديث (۵۲۲) والنسائي (۲۷۴/۱) كتاب المواقيت باب من ادرك ركعة من الصلوة واسواجه (۲۵۶/۱) كتاب اقامة الصلوة باب فيمن ادرك من الجمعة ركعة الحديث (۱۱۲۲) واحمد (۲۷۱/۲) ومالك في (الموطأ) (۱۰/۱) كتاب وقوف الصلوة باب من ادرك ركعة من الصلوة (۱۵) - وعبد الرزاق (۲۸۱/۲) رقم (۳۳۶۹) والمبيدي (۲۲۲ ۲۲۱/۲) رقم (۹۴۶) وابو عوانة (۸۱-۸۰/۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۵۱/۱) وابن خزيمة (۱۷۲/۲) رقم (۱۸۴۹) وابن هبان (۱۷۷۱) وابو بعلی (۲۷۲/۱۰) رقم (۵۹۶۲) والدارمي (۲۷۷/۱) كتاب الصلوة باب من ادرك ركعة من الصلوة فقد ادرك والخطيب في (تاريخ بغداد) (۲۹/۲) والبیہقی (۲۰۳/۲) كلهم من طرق عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة به -



ہو جاتا ہے تو وہ اس نماز کو (یعنی اس رکعت کو) پانے والا شمار ہوگا۔

اس موضوع پر فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن الرشد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں تین اقوال ہیں: جمہور اس بات کے قائل ہیں اگر رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے مقتدی امام کو پالیتا ہے تو یعنی اس کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاتا ہے تو اس نے اس رکعت کو پالیا اور اب اس پر اس رکعت کو قضاء کے طور پر (یعنی اُسے نماز کے آخر میں دوبارہ) ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔

اس کے بعد ان اہل علم کے درمیان اس بات میں اختلاف پایا جاتا ہے ایسے شخص کے لیے کیا یہ بات شرط ہوگی؟ اُس نے تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر کہی ہو یا پھر صرف رکوع کی تکبیر کہہ لینا اُس کے لیے کافی ہوگا۔

اگر صرف رکوع کی تکبیر کہہ لینا اُس کے لیے کافی ہوتا تو کیا تکبیر تحریمہ کی نیت کرنا اُس کے لیے شرط ہوگا یا نہیں ہوگا؟ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے ایسے شخص کے لیے ایک ہی مرتبہ تکبیر کہنا کافی ہے اگر اُس نے نماز کے آغاز کی تکبیر کی نیت کی تھی۔

امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں تاہم مختار قول یہ ہے ایسا شخص دو تکبیریں کہے گا۔ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے دونوں تکبیریں کہنا لازمی ہے ایک گروہ کے نزدیک ایک تکبیر کہنا کافی ہے اگرچہ مقتدی نے نماز کا آغاز کرنے کی تکبیر نہ کی ہو۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں جب امام رکوع میں جا چکا ہو تو مقتدی کی وہ رکعت فوت ہو جائے گی اور اس کی تلائی اُس وقت ہو سکتی ہے وہ نماز کے آخر میں کھڑا ہو کر دوبارہ اُس رکعت کو ادا کرے یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

جس وقت مقتدی صف کے آخر تک پہنچتا ہے اُس وقت امام اپنا سر اٹھا چکا تھا لیکن بعض مقتدیوں نے اپنا سر نہیں اٹھایا تھا تو ایسی صورت میں بھی مقتدی امام کو یعنی اس رکعت کو پانے والا شمار ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے لوگ امام کے حوالے سے ایک دوسرے سے متعلق ہوتے ہیں یہ قول امام شععی رحمہ اللہ کا ہے۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کا بنیادی سبب لفظ رکعت کا اطلاق ہے کہ اس سے مراد کیا ہے۔

اس سے مراد فعل ہے یعنی جھکنا ہے یا پھر جھک کر دوبارہ کھڑے ہونا ہے اس کی وجہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے اس نماز کو پالیا۔“

شیخ ابن المنذر رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہے۔

جن فقہاء کے نزدیک لفظ رکعت کا اطلاق جھک جانے اور جھکنے کے بعد دوبارہ کھڑے ہونے ان دونوں افعال پر ہوتا ہے اس شخص کا قیام رہ جاتا ہے تو اس کی رکعت بھی رہ جائے گی اور جن حضرات کے نزدیک صرف جھکنا ہے ایسا شخص رکوع کو پالیتا ہے اس لفظ میں جو اشتراک کا مفہوم پایا جاتا ہے وہ لغوی اور شرعی دونوں اعتبار سے ہے۔

اس کی وضاحت یوں کی جاسکتی ہے رکعت کا مطلب جھکنا ہے اور شریعت میں اس سے مراد قیام اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا تینوں شامل ہیں۔

جن فقہاء نے مذکورہ بالا حدیث سے رکعت سے مراد ان کا شرعی مفہوم لیا ہے اور ان لوگوں کے مسلک کو اختیار نہیں کیا جو لفظ کے بعد کو اختیار کرنے کے قائل ہیں انہوں نے کہا ہے امام کے ساتھ تینوں احوال میں یعنی قیام میں رکوع میں اور سجدہ میں مقتدی کا شریک ہونا ضروری ہے یہاں اس بات کا بھی احتمال ہو سکتا ہے جن حضرات کے نزدیک رکعت سے مراد جھکنے کا مفہوم ہے انہوں نے اس مفہوم کا اعتبار کیا ہو جس پر لفظ دلالت کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے جس مقتدی نے رکوع کو پایا اس نے اس رکعت کو پایا جس کے جھکنے کا فعل فوت ہو گیا تھا تو اس نے رکعت کا صرف ایک حصہ پایا ہے اس بنیاد پر اختلاف کی بنیاد اسماء کی دلالت کے بعض حصوں یا کل حصوں کو اختیار کرنے حوالے سے ہوگی۔ اور اس میں دونوں پہلوؤں کے اعتبار سے انحراف کا تصور کیا جاسکتا ہے۔

جن فقہاء نے صف میں شامل دیگر مقتدیوں کے رکوع کا اعتبار کیا ہے تو اس کی وجہ انہوں نے یہ قرار دی ہے نماز میں رکعت کی نسبت کبھی امام کی طرف جاتی ہے کبھی اس کی نسبت امام اور مقتدی سب کی طرف بھی جاتی ہے تو یہاں اختلاف کا سبب یہ ہے اس نسبت میں احتمال کیا پایا جاتا ہے یعنی نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے ایک رکعت کو پایا تو اس میں رکعت کی نسبت میں دونوں احتمال پائے جاتے ہیں۔ لیکن جمہور نے جس مسلک کو اختیار کیا ہے وہ زیادہ واضح ہے۔

ایک یا دو تکبیروں کے کافی ہونے کے بارے میں جو فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے یعنی جس وقت مقتدی نماز میں شامل ہوتا اور امام رکوع کی حالت میں ہو تو اس وقت مقتدی ایک تکبیر کہنے کا پابند ہوگا یا دو تکبیریں کہنے کا پابند ہوگا اس اختلاف کا سبب یہ مسئلہ ہے تکبیر تحریمہ کے لیے یہ بات شرط ہے اسے کھڑے ہو کر کہا جائے یا یہ بات شرط نہیں ہے جن فقہاء نے یہ بات کہی ہے تکبیر کے لیے یہ بات شرط ہے وہ قیام کی حالت میں ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہی طریقہ عمل تھا اور جو فقہاء پوری تکبیر کہنے کو فرض قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک دونوں تکبیریں کہنا لازم ہوگا لیکن جن فقہاء کے نزدیک تکبیریں کہنا شرط نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ”تکبیر کے ذریعے نماز شروع ہوتی ہے“ تو یہ الفاظ عام ہیں ان حضرات کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ فرض ہے انہوں نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے۔

جن فقہاء نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے خواہ تکبیر تحریمہ کی نیت نہ بھی کی ہو تو اس سلسلے میں ایک قول یہ ہے ان لوگوں نے ان فقہاء کے مسلک کو اپنایا ہے جو تکبیر تحریمہ کہنے کو فرض قرار نہیں دیتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے انہوں نے ان فقہاء کے مسلک کو بنیاد بنایا ہے جن کے نزدیک تکبیر تحریمہ کی نماز کی نیت سے تاخیر جائز ہے کیونکہ جب آدمی تکبیر تحریمہ کی نیت کر لے گا تو اس کا مطلب یہ ہے وہ نماز میں شامل ہونے کی نیت بھی ساتھ ہی کر رہا ہے۔ تکبیر تحریمہ کی دو صفات ہیں یعنی ایک نیت کا شامل ہونا اور دوسرا آغاز میں یعنی نماز کے آغاز میں ہونا تو جن فقہاء نے ان دونوں اوصاف کو شرط قرار دیا ہے انہوں نے نیت کی شمولیت کو لازمی قرار دیا ہے اور جن فقہاء نے اسے ایک وصف کافی قرار دیا ہے انہوں نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے

اگرچہ انسان کی نیت شامل نہ بھی ہو۔

1298- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَابِ وَابْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعْدُوا وَهَذَا وَمَنْ أَدْرَكَ الرُّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدے میں چلے جاؤ لیکن اس کو رکعت شمار نہ کرنا اور جو شخص ایک رکعت کو پالے اس نے نماز کو پالیا۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ نافع بن یزید الکلاعی - ابو یزید مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ”168ھ“ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۹۶) (۷۱۳۳)۔

○ یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی، ابوصالح، یہ ”لین الحدیث“ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”لین الحدیث“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”چھٹے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۵۷) (۷۱۵)۔

○ زید بن ابوعتاب - (اور ایک قول کے مطابق:) زید ابوعتاب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”تیسرے طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۵۵) (۲۱۵۷)۔

## 44- باب لُزُومِ إِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

باب: رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی رکھنا واجب ہے

1299- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ إِمْلَاءَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۱۲۹۸- أخرجه اسوداد (۲۳۶/۱) كتاب الصلوٰۃ: باب في الرجل يمدك الامام ماجدا كيف يفتح الحديث (۸۹۲) والماكم (۲۱۶/۱) ۲۷۲ ۲۷۳ والبيهقي في السنن الكبرى (۸۹/۲) كل يوم من طريق سعيد بن ابي مريم بهذا الاسناد وقال الماكم: صحيح الاسناد وحسنه ابن ابي سليمان من ثقات المصريين - ووافقه الذهبي - اما البيهقي فقال انفرد به يحيى بن ابي سليمان المديني وقد روى اسنادا آخره اصح من ذلك عن ابي امرؤ - الله - واخره ايضا ابن عمر في (الكامل) (۲۲۰/۷) من طريق سعيد بن ابي مريم وقال: وليحيى بن ابي سليمان غير ما ذكرت وهو ممن ثبت احاديثه وان كان بعضها غير محفوظة - الله - وقد اسند عن البخاري انه قال في يحيى هذا منكرو الحديث -





بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ بِدِمَشْقَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا نَاشِبُ بْنُ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ تَصَلَّى وَلَا تَضَعُ أُنْفَهَا بِالْأَرْضِ. فَقَالَ يَا هَذِهِ ضَعِي أُنْفَكَ بِالْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ أُنْفَهُ بِالْأَرْضِ مَعَ جَبْهَتِهِ فِي الصَّلَاةِ. نَاشِبٌ ضَعِيفٌ وَلَا يَصِحُّ مُقَاتِلٌ عَنْ عُرْوَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک اہلیہ کو دیکھا جو نماز ادا کر رہی تھی وہ اپنی ناک زمین پر نہیں رکھ رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خاتون! تم اپنی ناک زمین پر رکھو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک پیشانی کے ساتھ نماز کے دوران زمین پر نہیں رکھتا۔  
اس روایت کا راوی ناصب ضعیف ہے اور مقاتل کی عروہ کے حوالے سے نقل کے حوالے سے یہ روایت مستند نہیں ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ناشب بن عمرو۔ عن مقاتل بن حیان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۷) (۸۹۹۳)۔

— — — — —

### سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کا حکم

یہاں مصنف نے سجدے کے دوران ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کا مسئلہ بیان کیا ہے۔  
اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے امام ابوالحسنین احمد القادوری رحمہ اللہ اپنی مشہور کتاب ”التجرید“ میں بیان کرتے ہیں:  
جب کوئی شخص پیشانی کو چھوڑ کر صرف ناک سجدہ کرے تو ایسا کرنا جائز ہوگا جبکہ یہ دونوں حضرات (امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں: (اگر اسے پیشانی زمین پر رکھنے کی قدرت حاصل ہو) تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔  
ہماری دلیل یہ ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:  
”تم لوگ رکوع کرو اور سجدہ کرو۔“

اس کے ظاہری الفاظ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں وہ چیز واجب ہے جسے سجدے (یعنی سر جھکائے) کا نام دیا جاسکے اور یہ چیز یہاں پائی جا رہی ہے اگرچہ پیشانی کو زمین پر نہیں رکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے سجدے کا مطلب زمین کے ساتھ ملنا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: سجدہ البعیر اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی گردن کا اگلا حصہ زمین پر رکھ دیتا ہے پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے چہرہ جھکا ہوا ہونا چاہیے اور یہ بالکل اس طرح ہوگا جیسے پیشانی کے صرف ایک حصے کو زمین پر رکھا جائے گا۔

**1302-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ أَنْفَهُ عَلَى الْأَرْضِ . رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک زمین پر نہیں رکھتا۔

دیگر راویوں نے اس کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عکرمہ بن خالد بن سلمہ بن عاص بن ہشام مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”عکرمہ“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۰) (۲۷۳)۔

**1303-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْجَرَّاحِ بْنِ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَرَأَى رَجُلًا يُصَلِّي مَا يُصِيبُ أَنْفَهُ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصِيبُ أَنْفَهُ مِنَ الْأَرْضِ مَا يُصِيبُ الْجَبِينَ . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ إِلَّا أَبُو قَتَيْبَةَ وَالصَّوَابُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جو ناک زمین پر نہیں رکھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس وقت ناک زمین پر نہیں رکھتا جب وہ پیشانی زمین پر رکھتا ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے۔

**1304-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا

۱۲۰۱- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (٢٤٩/١) رقم (٥٨٦) من طريق الدارقطني به- ونقل قول الدارقطني ونعنه فقال: ما فرغ فيه خبره ولا يقبل التضمين حتى يتبين سببه-

۱۲۰۲- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (٢٥٠/١) رقم (٥٨٦) من طريق الدارقطني به- وقد روي هذا الحديث عن عكرمة مرسلًا أخرجه ابن أبي شيبة (٢٢٥/١) رقم (٢٦٩٥) نسنا ابن فضيل عن عاصم عن عكرمة مرسلًا- وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (١٠٤/٢) من طريق سفیان عن عاصم الاحول عن عكرمة مرسلًا ايضا- وقال البيهقي: وكذلك رواد سفیان بن عبيدة وعبد بن سليمان عن عاصم الاحول عن عكرمة مرسلًا- وقال البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (٩/٢): وأما حديث عكرمة فانما هو مرسل واسما رواه بكر ابن عباس فيه ابو قتيبة عن سفیان وشعبة عن عاصم عن عكرمة وغلط فيه- ورواه سفيان بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس موقوفًا- قال ابو عيسى الترمذي- فيما فرات في كتابه: حديث عكرمة مرسل أصح- وكذلك قاله غيره من الحفاظ-

۱۲۰۳- أخرجه الحاكم (٢٧٠/١) من طريق الجراح بن مخلد بسنن الامراء- وقال: صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه وقد اوقفه شعبة عن عاصم- ثم أخرجه من طريق عاصم الاحول عن عكرمة عن ابن عباس موقوفًا- وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (٢٥٠/١): فان قالوا: قال ابو بكر بن ابي رافع: لم يرفعه الا ابو قتيبة قلنا: فهو ثقة أخرجه له البخاري والرفع زيادة وهي من الثقة مقبولة-



إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَوْهَبُ بْنُ كَيْسَانَ يَا أَبَا نُعَيْمٍ مَا لَكَ لَا تُمَكِّنُ جَبْهَتَكَ وَأَنْفَكَ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ ذَلِكَ أَنِّي سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْجُدُ بِأَعْلَى جَبْهَتِهِ عَلَى قِصَاصِ الشَّعْرِ. تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَهْبٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيَّةِ. ☆ ☆ عبد العزيز بیان کرتے ہیں میں نے وہب سے کہا: اے ابو نعیم! آپ نماز کے دوران اپنی پیشانی اور ناک زمین

پر کیوں نہیں رکھتے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے پیشانی کے اوپر والے حصے یعنی جہاں سے بالوں کا آغاز ہوتا ہے ان

پر سجدہ کیا تھا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبد العزيز نامی راوی منفرد ہیں اور یہ مستند نہیں ہیں۔

## 46- باب صِفَةِ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُدِ وَبَيْنَ السَّجَدَتَيْنِ.

باب: تشهد میں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ

1305- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ وَبُنْدَارٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَبِي مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَفْتَرِشَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى. تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز میں (بیٹھنے کا) سنت طریقہ یہ ہے بائیں پاؤں کو بچھالیا جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھا جائے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبد الوہاب نامی راوی ”منفرد“ ہے۔

○ ابو عباس قلوری۔ بکسر قاف وتشدید لام مفتوحة وسكون واو بعد حاءراء۔ عصفری، بصری، اسمہ احمد، وقیل: محمد بن عمرو بن عباس بن عبیدہ، وقیل: عبید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۴۳/۲) (۲۵)۔

○ عبد اللہ بن عبد اللہ بن جابر، (اور ایک قول کے مطابق) جابر بن عقیق انصاری، مدنی، ثقہ یہ راویوں کے چوتھے

۱۳۰۱- المخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۵۰/۱-۲۵۱) رقم (۵۸۷) من طريق دارقطني به- وقال ابن الجوزي: عبد العزيز بن عبد الله بن يحيى بن معين: ضعيف- وقال ابو زرعة: مضطرب الحديث واخيه الحديث- وقال النسائي: واسماعيل بن عياش ضعيف- وقال ابن حبان: خرج عن عبد الله بن جابر به- وقال ابن عدي في (الكامل) (۲۸۵/۵) من طريق الحسن بن عرفة بسنده لا يثبت- وقال ابن عدي: وهذه الأحاديث التي ذكرتها بعد العزيز لهذا ما كبر كلفوا وما رايته أصلاً يثبت عنه جابر اسماعيل بن عياش- ۱۳۰۵- المخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۳۹/۲-۱۴۰) كتاب الصلاة: باب كيفية الجلوس في التشهد الاول والثاني من طريق جعفر بن عون أنها يحيى بن محمد بسنده لا يثبت- وينظر الحديث الثاني-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۶/۱) (۲۰۸)۔

### تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

تشہد میں بیٹھنے کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے نزدیک تشہد میں بیٹھنے کا وہی طریقہ ہے جو دو سجدوں کے درمیان جلسہ کے دوران بیٹھنے کا طریقہ ہے یعنی بائیں پاؤں کو بچھایا جائے گا جس کا طریقہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں خواہ تشہد آخری ہو یا درمیان والا تشہد ہو ان حضرات کی دلیل حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ وہ روایت ہے جس میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے بارے میں بیان کیا ہے جب نبی اکرم ﷺ تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو آپ ﷺ اپنا بائیں پاؤں بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے اس کا رخ قبلہ کی طرف کر دیتے تھے۔

(ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے:)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں مدینہ منورہ گیا تاکہ اس بات کا جائزہ لوں نبی اکرم ﷺ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ نماز میں تشہد کے لیے بیٹھے تو آپ ﷺ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیا اور بائیں ہاتھ بائیں زانوں کے اوپر رکھا اور آپ ﷺ نے اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: پہلے اور دوسرے تشہد میں سرین کو زمین پر ٹیک کر بیٹھا جائے گا کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نماز کے درمیان والے اور آخری تشہد میں اسی طرح بیٹھا کرتے تھے۔

حنابلہ اور شوافع یہ کہتے ہیں: دوسرے تشہد میں سرین کے اوپر ٹیک لگا کر بیٹھنا سنت ہے۔ اس طرح کہ بائیں پاؤں دائیں طرف سے نکال کر سرین کو زمین پر لگا کر اس پر ٹیک رکھی جائے۔

ان کی دلیل حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ جب نماز کی آخری رکعت میں ہوتے تھے تو بائیں پاؤں کو پیچھے کر لیتے تھے اور ایک طرف زمین پر ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے تھے اور پھر سلام پھیرا کرتے تھے۔

اس طرح بیٹھنے کو تورک کہا جاتا ہے نماز میں تورک کا مطلب یہ ہے بائیں سرین کو زمین پر ٹیک لگا کر بیٹھا جائے اور ران کے اوپر جو جگہ ہے اُسے ورکان کہا جاتا ہے جیسا کہ بازو کے آخری حصے کو کعبین کہا جاتا ہے۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: صبح کی نماز میں تشہد میں سرین کے بل نہیں بیٹھا جائے گا کیونکہ یہ دوسرا تشہد نہیں ہے۔

حضرت ابو حمید ساعدی کی نقل کردہ حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ پہلے اور دوسرے تشہد میں فرق ظاہر کرنے کے لیے دوسرے تشہد میں اس طرح بیٹھا کرتے تھے کہ جن نمازوں میں صرف ایک تشہد ہوگا وہاں اس طرح کے طریقے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اس لیے وہاں فرق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے دوسرے تشہد میں سرین کے بل بیٹھنا جمہور کے نزدیک سنت ہے لیکن احناف کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔

1306- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُضَجَّعَ الْيُسْرَى وَتُنْصَبَ الْيُمْنَى. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز میں (بیٹھنے کا) طریقہ یہ ہے: تم بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

1307- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَقْرَشَ الْيُسْرَى وَتُنْصَبَ الْيُمْنَى. هَذِهِ كُلُّهَا صَحَّاحٌ لَمْ يَرْوِهَا إِلَّا الثَّقَفِيُّ. ☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز (میں بیٹھنے) کا سنت طریقہ یہ ہے: تم بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

یہ تمام روایات مستند ہیں، لیکن انہیں صرف ثقفی نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

#### 47- باب صِفَةِ التَّشْهِيدِ وَوُجُوبِهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ.

باب: تشہد کا طریقہ اس کا واجب ہونا اس بارے میں روایات کا اختلاف

1308- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو نَحْلَيْدٍ الْأَخْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَلَسَ يَدْعُو - يَغْنِي لِي التَّشْهِيدُ - يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ وَيَضَعُ الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطَى وَيَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِجْذِهِ الْيُسْرَى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى فَيَحْذُو الْيُسْرَى.

☆☆ عامر بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب (نماز کے دوران) تشریف فرما ہوتے تھے تو دعا کیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی تشہد میں دعا کیا کرتے تھے آپ اپنا دایاں دست مبارک رکھتے تھے اور پھر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے آپ اس وقت اپنا انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھتے تھے جبکہ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک اپنے بائیں زانوں پر رکھا ہوتا تھا آپ ﷺ نے اپنے بائیں دست مبارک سے اپنے بائیں زانوں کو پکڑا ہوتا تھا۔

— — — — —

۱۳۰۶- أخرجه ابن أبي نبيبة (٢٥٤/١) رقم (٢٩٢٧): حدثنا ابن فضيل و أبو امامة عن يحيى بن سعيد بن جابر عن أبيه عن جابر - و ينظر السابق -

۱۳۰۷- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (٣٦٢/١) رقم (٦٠٧) من طريق دارقطني به -

۱۳۰۸- أخرجه مسلم (٢/١) كتاب المساجد: باب صفة الجلوس في الصلاة: حديث (٥٧٩/١١٢) و ابن حبان (١٩٤٢) و البيهقي في

(السنن الكبرى) (١٣١/٢) كتاب الصلاة: باب كيف يضع يمينه على فخذيه و الإشارة بالسجدة: كلهم من طريق أبي خالد الأحمر عن جابر



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عامر بن عبد اللہ بن زبیر بن عوام اسدی ابو حارث نامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے اور یہ عابد و زاہد سمجھے جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 121ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۸۸/۱) (۵۳)۔

## تشہد کا حکم اور اس کے کلمات

تشہد کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: احناف کے نزدیک صحیح روایت کے مطابق اتنی دیر تک بیٹھنا فرض ہے جب تک عبدہ ورسولہ کے کلمات پڑھے جائیں اگر مقتدی امام سے پہلے فارغ ہو جاتا ہے اور اس دوران کوئی ابت کر لیتا ہے یا کچھ کھا پی لیتا ہے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں اتنی دیر تک بیٹھنا، تشہد پڑھنا اور درود شریف پڑھنا یہ سب لازمی رکن ہیں۔  
فقہاء مالکیہ کے نزدیک تشہد اور سلام کی مقدار تک بیٹھنا یہ رکن ہے۔

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے: احناف کے نزدیک پہلا اور دوسرا تشہد پڑھنا واجب ہیں جبکہ جمہور کے نزدیک پہلا تشہد پڑھنا سنت ہے اور دوسرے تشہد میں درود شریف پڑھنا مالکیوں اور حنفیوں کے نزدیک سنت ہے۔ احناف کی دلیل یہ روایت ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد کے یہ کلمات سکھائے تھے اور پھر ارشاد فرمایا تھا:

”جب تم انہیں پڑھ لویا ایسا کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی۔“

اس سے مراد یہ ہے: جب تم تشہد کے کلمات پڑھ لو یا اتنے دیر تک بیٹھے رہو تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی تو نبی اکرم ﷺ نے یہاں نماز کی تکمیل کو اتنی دیر تک بیٹھنے سے مشروط قرار دیا ہے خواہ انسان نے تشہد کے کلمات پڑھے ہوں یا نہ پڑھے ہوئے ہوں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تشہد پڑھنے یا بیٹھے رہنے دونوں میں سے کوئی ایک شرط عائد کی ہے اور بیٹھے بغیر تشہد نہیں پڑھا جاسکتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی بیٹھے بغیر تشہد نہیں پڑھا ہے تو اس اعتبار سے درحقیقت نماز کی تکمیل کے لیے تشہد کی مقدار میں بیٹھنا شرط ہے کیونکہ تشہد کے لیے بیٹھنا ضروری ہے جب ایک چیز کو دوسری چیز سے مشروط قرار دے دیا جائے گا تو وہ اس کے بغیر نہیں پائی جائے گی کیونکہ نماز کی تکمیل واجب یا فرض ہے اور آخری قعدہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی اس لیے آخری قعدہ بھی واجب یا فرض ہوگا کیونکہ جس کام کے بغیر واجب مکمل نہ ہوتا ہو وہ کام کرنا بھی واجب ہوتا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث خبر واحد ہے اس سے فرضیت کیسے ثابت ہو سکتی ہے تو اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے یہ خبر واحد اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مجمل حکم کو بیان کر رہی ہے اور اگر بیان ضمنی بھی ہو تو بھی اُس سے فرضیت ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے برعکس نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنے کی فرضیت اس

لیے ثابت نہیں ہوتی کیونکہ نماز میں قرأت کرنے کا حکم قرآن میں موجود ہے اور وہ حکم مجمل نہیں ہے بلکہ وہ حکم خاص ہے۔ اس اعتبار سے خبر واحد کے ذریعے اس حکم پر اضافہ کرنا قرآن کے حکم کو منسوخ کرنے کے برابر ہوگا اور ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: تشہد کے الفاظ پڑھنا اور تشہد کی مقدار میں بیٹھنا اس لیے واجب نہیں ہے اگر کوئی شخص اسے بھول بھی جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ عمل سنت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

فقہاء شوافع اور حنابلہ نے یہ دلیل پیش کی ہے نبی اکرم ﷺ خود بھی قعدہ میں بیٹھتے تھے آپ ﷺ باقاعدگی کے ساتھ اس میں بیٹھے رہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا اور فرمایا: (التحیات للہ) پڑھو۔

پھر یہ بات بھی منقول ہے: جب کبھی نبی اکرم ﷺ اسے بھول گئے تو سجدہ سہو کیا اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

”جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے رہے ہو اسی طرح نماز ادا کرو۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: تشہد کے کلمات لازم ہونے سے پہلے ہم یہ کہا کرتے تھے:

”بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت جبریل پر سلام ہو حضرت میکائیل پر سلام ہو قلاں صاحب پر سلام ہو۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: تم یہ نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے تم یہ پڑھا کرو:

”تمام طرح کی جسمانی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔“

اس حدیث سے دو طرح استدلال کیا گیا ہے۔

ایک استدلال یہ ہے کہ اس میں تشہد کے لیے فرض ہونے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے دوسرا یہ ہے اس میں اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور اسے قعدہ اخیرہ میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو جہاں تک بیٹھنے کا تعلق ہے تو وہ تشہد کے پڑھنے کا محل ہے اس لیے اس کے تابع شمار ہوگا۔

1309- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ

۱. الفقه الاسلامی وادلتہ

۱۳۰۹- أخرجه الشافعي (۹۷/۱) كتاب الصلاة: باب التشهود الحديث (۲۷۱) و احمد (۲۹۲/۱) و مسلم (۲۰۲/۱) كتاب الصلاة: باب التشهود في الصلاة الحديث (۱۰۳/۶۰) و ابو داود (۵۹۷-۵۹۶/۱) كتاب الصلاة: باب التشهود الحديث (۹۷۲) و الترمذي (۸۲/۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء في التشهود الحديث (۲۹۰) و النسائي (۲۵۲/۲) كتاب التطهیر: باب في التشهود و ابن ماجه (۲۹۱/۱) كتاب إقامة الصلاة: باب ما جاء في التشهود الحديث (۹۰۰) و ابو عوانة (۲۲۷/۲-۲۲۸) و ابن خزيمة (۱۷۰۵) و ابن حبان (۱۹۵۲-۱۹۵۱) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۳/۱) و الطبراني في (المعجم) (۵۶/۱۱) رقم (۱۰۹۹۶) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۰/۲) كتاب الصلاة: باب التشهود (۲۷۷/۲) باب وجوب التشهود الآخر و في (معرفة السنن والآثار) (۲۰/۲) كتاب الصلاة: باب التشهود الحديث (۸۸۲-۸۸۳) و ابن جوزي في (التحقيق) (۲۵۷/۱-۲۵۸) رقم (۱۵۹۹) كلهم من طريق الليث بسند الدمشقي و قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب۔

كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کے کلمات اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح آپ ﷺ ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے آپ ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے:

”تمام قوی اور جسمانی مبارک پاکیزہ عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔“

اس روایت کی سند ”صحیح“ ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن حماد بن مسلم تھمبی، ابو موسیٰ انصاری علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”دسویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۷/۲)۔ (۸۷۲)۔

1310 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِيٍّ بِاللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ رَشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَطَاءٍ وَطَبَاوُسٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ رَسُولُ اللَّهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں اس تشہد کی تعلیم (ان الفاظ میں) دیتے تھے:

”تمام مبارک پاکیزہ عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں! اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

۱۳۱۰- أخرجه الطبرانی في (الكبير) (۹۹۷-۱۱۱۰): حدثنا أحمد بن محمد بن العجاج بن رشدين بن سعد بن عبد الله بن عطاء بن الزبيري عن أبيه عن جده قال حدثني عمرو بن الحارث أن أبا الزبير حدثه عن عطاء وطباوس وسعيد بن جبيرة عن ابن عباس أنه قال كان رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يعلمنا التحيات المباركات لله السلاام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلاام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده رسول الله .



تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے ہیں اور اللہ کے رسول ہیں۔“

## تشہد کے الفاظ کے بارے میں اختلاف کی وضاحت

تشہد کے الفاظ کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

احناف اور حنابلہ کے نزدیک تشہد میں یہ کلمات پڑھے جائیں گے:

”میری تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ ﷺ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔“

تشہد کے یہ کلمات وہ ہیں جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سکھائے تھے۔  
امام مالک رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: وہ تشہد بہترین ہے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ  
ہیں:

”تمام زبانی‘ مالی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔“

اس میں دو الفاظ اضافی منقول ہیں۔

(اس کے بعد وہی الفاظ ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔)

شوافع کے نزدیک تشہد کے الفاظ مختلف ہیں۔

یہ تشہد کے کم از کم کلمات ہیں جب کہ مکمل تشہد وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کے کلمات یوں سکھایا کرتے تھے کہ جس طرح قرآن کی سورت کے الفاظ سکھایا کرتے تھے۔

1311 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ إِمْلَاءَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُخْزُومِيُّ مَعْبُدُ بْنُ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ قَبْلَ أَنْ يُفَرَّضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقُولُوا هَكَذَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

## ١. الفقه الاسلامي وادلته

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ -

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تشہد فرض ہونے سے پہلے ہم یہ پڑھا کرتے تھے: ”اللہ تعالیٰ پر سلام ہو جبرائیل اور میکائیل پر سلام ہو۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہ پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم یہ پڑھا کرو: ”تمام جسمانی اور قوی عبادتیں پاکیزہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

اس کی سند مستند ہے۔

1312 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُسَيْبُ بْنُ وَاصِحٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَبَّاطٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ وَمَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ وَحَمَّادٌ وَمُغِيرَةُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّشْهَدَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ - ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم ان الفاظ میں دیتے تھے: ”تمام عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں“ (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

1313 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ فِي التَّشْهَدِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ - قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ

۱۳۱۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة: باب مبتدأ فرض التشهد: من طريق الدارقطني به- وأخرجه النسائي (۶۰/۲) كتاب الصور: باب إيجاب التشهد: حديث (۱۲۷۷) حدثنا سعيد بن عبد الرحمن أبو عبيد الله البخاري بهذا الإسناد- وأخرجه الطيالسي (۲۳/۱) الحديث (۲۸۲/۱) وأحمد (۲۸۲/۱) والدارمي (۲۰۸/۱) كتاب الصلاة: باب في التشهد: البخاري (۴۱۱/۲) كتاب الأذان: باب التشهد في الأذنة: الحديث (۸۳۱) ومسلم (۲۰۱/۱) كتاب الصلاة: باب التشهد في الصلاة: الحديث (۶۰۲/۵۵) وأبو داود (۵۹۱/۱) كتاب الصلاة: باب التشهد: الحديث (۹۶۸) والترمذي (۸۱/۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء في التشهد: الحديث (۲۸۹) والنسائي (۲۴۰-۲۳۹/۲) كتاب التطبير: باب كيف التشهد الأول: وأبو ماجه (۲۹۰/۱) كتاب إقامة الصلاة: باب ما جاء في التشهد: الحديث (۸۹۹) وأبو الجارود (۸۰/۱) كتاب الصلاة: باب صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحديث (۹۰۵) وأبو عروبة (۲۳۰-۲۲۹/۲) وابن خزيمة (۲۴۸-۲۴۹/۱) وابن حبان (۲۶۱-۲۶۰/۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۲/۱) وأبو داود في (السنن) رقم (۲۰۵) والبيهقي (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة: باب التشهد: والبيهقي في (شرح السنة) (۲۷۵/۲)

۱۳۱۲- أخرجه الطبراني في (المعجم الكبير) (۵۴-۵۳/۱) رقم (۹۹۰) من طريق المسيب بن واضح بهذا الإسناد: وأخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۲۰۶۱): أخبرنا الثوري عن منصور والاعمش وأبي قحان عن أبي وائل به- ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد (۲۲۳/۱) وأبو ماجه (۲۹۰/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في التشهد: حديث (۸۹۹) وابن حبان (۱۹۵۰) والطبراني في (المعجم الكبير) (۴۹/۱) رقم (۹۸۸۸) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۷/۲)۔

۱۳۱۳- أخرجه أبو داود (۲۵۵/۱) كتاب الصلاة: باب التشهد: حديث (۹۷۱): حدثنا نصر بن علي بهذا الإسناد-

عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . وَقَدْ تَابَعَهُ عَلَى رَفِيعِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَوَقَفَهُ  
غَيْرُهُمَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشہد میں یہ پڑھتے تھے:

”تمام قوی اور جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”اور اس کی برکتیں بھی نازل ہوں۔“

”اور اس کی برکتیں بھی نازل ہوں۔“

(نبی اکرم ﷺ کے تشہد کے یہ الفاظ ہیں:)

”ہم پر اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتا ہوں: ”وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

”وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ کے تشہد کے یہ الفاظ ہیں:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس رسول ہیں۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

بعض راویوں نے بھی اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن نصر بن علی تمغسی۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان انتقال 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۵) (۲۲۰)۔

"التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۵) (۴۲۰)۔

1314- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّكْرِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ

مُصْعَبُ بْنُ خَارِجَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي عُمَانَ الْقَازِي أَبُو سَعِيدٍ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو

١٣١٦- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (٢٥٨/١) رقم (٦٠٠) من طريق المارقلني ج- وقال ابن الجوزي: لا يصح قال يحيى الخلدجي

فهر نطفه، وقال احمد لا ينفذ؛ لا يكتب عنه، وقال ابن عباس؛ لا يحل الاحتجاج بطهره، قال احمد؛ ولا يحل غسل الرواية عن موسى بن  
عبيدة - وقال يحيى؛ لا يحل جمعهم فيه -

عہدہ۔ و قال یحییٰ اللہ عنہ بحمیتہ۔



الْعَبَّاسُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّغُولِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا مُغِيثُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّحِيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . هَذَا لَفْظُ ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ . مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَخَارِجَةُ ضَعِيفَانِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان الفاظ میں تشہد کی تعلیم دیتے تھے:

”تمام پاکیزہ عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

(راوی کہتے ہیں:) پھر وہ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابوعثمان نامی راوی کے ہیں۔

اس روایت کے دو راوی موسیٰ بن عبیدہ اور خارجہ یہ دونوں ضعیف ہیں۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو عباس محمد بن عبدالرحمن بن ساہور دغولی، اہل ائمہ مسلمین، دکان شیخ خراسان فی عصرہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۲/۲۸۳)، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۵۵۷/۱۳) (۳۲۰)۔

1315 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَّجِ أَنَّ عَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ كَتَبَ لِي فِي التَّحِيَّاتِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَخَذَ بِيَدِي فَرَعَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ بِيَدِهِ فَرَعَمَ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ الصَّلَوَاتِ الطَّيِّبَاتِ الْمُبَارَكَاتِ لِلَّهِ . هَذَا إِسْنَادٌ

۱۳۱۵- أخرجه العاکم (۱/۲۶۶) من طريق الوليد بن مسلم بسند الإسناد - وذكر المصنف في (العلل) (۲/۸۲-۸۳) وقال: اسنده الوليد

بن مسلم وعبد الله بن يوسف النخعي عن ابن لبيعة ولله تعليم رفعه عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم غيره - والمحموظ ما

رواه عروة عن عبد الرحمن بن عبد القاري: ان عمر كان يعلم الناس التحيات من قوله غير موقوف - اهـ -

حَسَنٌ. وَابْنُ لَهِيْعَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيّ.

☆☆ یعقوب بن اسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: عون بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تشہد کے کلمات مجھے لکھ کر دیئے پھر انہوں نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار ان کا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی (وہ کلمات یہ ہیں):  
التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلَّهِ.  
”تمام قوی اور جسمانی عبادات اللہ کے لیے مخصوص ہیں۔“  
اس روایت کی سند ”حسن“ ہے اور اس کا راوی ابن لہیعہ مستند نہیں ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن عبیدہ بن نشیط، ابو عبد عزیز مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ولا سیمانی عبد اللہ بن دینار، وکان عابداً، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھنے والے کم عمر افراد میں سے ہیں۔ ان انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۶/۲) (۱۳۸۳)۔  
○ محمد بن وزیر بن حکم سی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۱۵/۲) (۷۸۶)۔

1316 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَابٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَنَا فَكَانَ يُبَيِّنُ لَنَا مِنْ صَلَاتِنَا وَيُعَلِّمُنَا سُنتَنَا فَلَدَّكَرَ الْحَدِيثُ وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. زَادَ فِيهِ عَلَى أَصْحَابِ قَتَادَةَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَخَالَفَهُ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَابْنُ وَابْنُ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ. وَهَذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ حَسَنٌ.

☆☆ حطان بن عبد اللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنت کی تعلیم دی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

جب کوئی شخص قعدہ میں بیٹھے تو یہ الفاظ پڑھے:

”تمام قولی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

قائد نامی راوی کے شاگردوں نے اس میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

”وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

جبکہ دیگر راویوں نے قائد کے حوالے سے اس کے برعکس نقل کیا ہے اس روایت کی سند متصل ہے اور حسن ہے۔

1317- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُنْصُورٍ بْنُ سَيَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُنْصُورٍ بْنُ رَاشِدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ هَارُونَ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عِلْقَمَةَ بِيَدِي وَقَالَ أَخَذَ عَبْدُ اللَّهِ بِيَدِي وَقَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِي فَعَلَّمَنِي التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ النَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . تَابَعَهُ ابْنُ عَجَلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ .

☆☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ نے میرا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے نماز کے دوران تشہد کے کلمات کی تعلیم دی۔ (وہ کلمات یہ ہیں:)

”تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں! اور ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

— — — — —

۱۳۱۷- أخرجه أحمد (۱/۴۵۰) وابن أبي شيبة (۱/۲۹۱) وابن حبان (۱/۱۹۶۲) والطبرانی في (الكبير) (۱/۹۹۳۶) لمسلم من طريق الحسين بن علي الجعفي بسندنا الدمشقي - وبنظر: الحديث القدسي -



## راویان حدیث کا تعارف:

- حسن بن حر بن حکم بھی اونٹنی، کوئی، ابو محمد، ثقہ فاضل یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 133 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۳/۱) (۲۶۰)۔
- قاسم بن خیرہ، ابو عروہ ہمدانی کوئی، ثقہ فاضل، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 100 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۰/۲) (۵۵)۔

1318- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ رِشْدِينَ عَنْ حَيَّوَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ فَرَادَ فِي آخِرِهِ كَلَامًا وَهُوَ قَوْلُهُ إِذَا قُلْتَ هَذَا - أَوْ فَعَلْتَ هَذَا - فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ. فَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ زُهَيْرٍ فِي الْحَدِيثِ وَوَصَلَهُ بِكَلَامِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفَصَلَهُ شَبَابَةً عَنْ زُهَيْرٍ وَجَعَلَهُ مِنْ كَلَامِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَقَوْلُهُ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ قَوْلٍ مَنْ أَدْرَجَهُ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِأَنَّ ابْنَ تَوْبَانَ رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ كَذَلِكَ وَجَعَلَ آخِرَهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاتِّفَاقِ حُسَيْنِ الْجَعْفِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ فِي رَوَايَتِهِمْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ عَلَى تَرْكِ ذِكْرِهِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ مَعَ اتِّفَاقِ كُلِّ مَنْ رَوَى التَّشْهُدَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَنْ غَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَلَى ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے بعض راویوں نے اس کے آخر میں اضافی کلمات نقل کیے ہیں

وہ یہ ہیں:

"جب تم یہ پڑھ لو گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم ایسا کر لو گے تو تم نے اپنی نماز کو مکمل کر دیا اب اگر تم اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔"

بعض راویوں نے اس روایت کو زہیر کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے ان کلمات کو حدیث میں درج کر دیا ہے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے کلام کے ساتھ ملا دیا ہے جبکہ شہابہ نامی راوی نے اسے زہیر کے حوالے سے الگ سے نقل کیا ہے اور ان کلمات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے اور ان کلمات کا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہونے زیادہ

۱۳۱۸- أخرجه الطبراني في (الكبير) (۶۲-۶۱/۱۰) رقم (۹۹۲۳) عن طريق محمد بن عجلان بسند لا يشاركه قال المصنف في (المجلد) (۱۲۸-۱۲۷/۵) رواه الحسن بن الحر عن القاسم بن مغيرة عن علقمة عن عبد الله حدث به عنه محمد بن عجلان و الحسين بن علي الجعفي و زهير بن معاوية و عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان - فاما ابن عجلان و حسين الجعفي فانهما علي المظلة - و اما زهير فزاره عليهما في آخره كلاما ادرجه بعض الرواة عن زهير في حديث النبي صلى الله عليه وسلم و قوله: (اذا قضيت هذا او فعلت هذا فقد قضيت صلاتك ان شئت ان تقوم فقم) -

مناسبت لگتا ہے بہ نسبت اس کے کہ اسے نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں درج کر دیا جائے۔

بعض دیگر راویوں نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے ان اضافی کلمات کو نقل کیا ہے اور بعض نے نقل نہیں کیا ہے۔

1319- وَأَمَّا حَدِيثُ شَبَابَةَ عَنْ زُهَيْرٍ فَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَقَالَ أَخَذَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِي وَقَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِي فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِذَا قُلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ . شَبَابَةُ ثِقَةٌ وَقَدْ فَصَّلَ الْآخِرَ الْحَدِيثَ جَعَلَهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مَنْ أَدْرَجَ الْآخِرَةَ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَقَدْ تَابَعَهُ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ فَرَوَاهُ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ كَذَلِكَ وَجَعَلَ الْآخِرَ الْحَدِيثَ مِنْ كَلَامِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆ ☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے

میرا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی (وہ کلمات یہ ہیں):

”تمام قوی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس

کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے

بندے اور رسول ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم یہ پڑھ لو گے تو تم نے اپنے اوپر لازم نماز کو ادا کر لیا! اب اگر تم اٹھنا

چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

یہاں پر اس روایت کے راوی شباہ ثقہ ہیں انہوں نے روایت کے آخر میں الگ سے یہ بات ذکر کی ہے: یہ کلمات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہیں اور یہ روایت اس روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے جس میں ان کلمات کو نبی

اکرم ﷺ کے الفاظ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بعض دیگر راویوں نے بھی اسے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے ان

(اضافی کلمات کو) مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

1320- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

۱۳۲۰- أَخْرَجَهُ ابْنُ الْعَرَبِيِّ فِي (التَّحْقِيقِ) (۲۵۵/۱) رَقْمَ (۵۹۵) مِنْ طَرِيقِ الْمَارْفُطَنِيِّ بِهِ - وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ (۴۲۲/۱) وَابْنُ دَاوُدَ

(۲۵۵-۲۵۶/۱) كِتَابُ الصَّلَاةِ: سَابِغُ التَّشَهُّدِ: حَدِيثُ (۹۷۰) وَالْمَرْمِيُّ (۲۰۹/۱) وَابْنُ حِبَّانَ (۱۹۶۱) وَالطَّحَاوِيُّ فِي (نَسَخِ مَعَانِي الْأَشْهَادِ)

(۲۷۵/۱) وَالطَّبَايِسِيُّ (۲۷۵) وَالطَّبْرَانِيُّ فِي (الْكَبِيرِ) (۹۹۲۵۱) مِنْ طَرِيقِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مَعَاوِيَةَ بِهَذَا اللَّسَانِ -

زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي وَزَعَمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ التَّحِيّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . ثُمَّ قَالَ إِذَا قَضَيْتَ هَذَا أَوْ فَعَلْتَ هَذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْلِسَ فَاجْلِسْ .

☆☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ تھاما اور انہیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دی (جو یہ ہیں):

”تمام قوی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں! اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کی برکتیں نازل ہوں! ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جب تم یہ پورا کر لو گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): جب تم ایسا کر لو گے تو تم نے اپنی نماز کو ادا کر لیا! اب اگر تم اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

1321- وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ الَّذِي رَوَاهُ عَنْهُ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ بِمُتَابَعَةِ شَبَابَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ فَحَدَّثَنَا بِهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَرَّائِيُّ وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُعَدِّلُ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي وَأَخَذَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِ عَلْقَمَةَ وَأَخَذَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ التَّحِيّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . ثُمَّ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا قَرَعْتَ مِنْ هَذَا فَقَدْ قَرَعْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَإِنْ شِئْتَ فَأَنْصَرِفْ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۳۲۱ أخرجه الطبرانی في (المعجم) (۱۰/۱۶۲) رقم (۹۹۲۸) وفي (الموسم) (۱۹۷/۵) رقم (۱۲۸۶)؛ حدثنا عبد الله بن محمد بن عمر بن المؤملينا ثنا غسان بن الربيع بسندنا الإسناد - وينظر: السنن الكبرى (۲/۱۷۸) و (نصب الراية) (۱۱/۱۲۸-۱۲۵) -



قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ تھاما تھا اور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور تشہد کے کلمات کی تعلیم تھی (جو یہ ہیں):

”تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اللہ تعالیٰ کے نیک تمام بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا: جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ گے تو تم نماز سے فارغ ہو جاؤ گے اب تم چاہو تو بیٹھے رہو اور اگر چاہو تو اٹھ جاؤ۔



### ویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن کیت بن بھلول بن عمر، ابوعلی موصلی، قال خطیب: کان ثقہ۔ وتوفی فی سنۃ اربع و تسعین و مائتین۔ ان لہ مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۸۷)۔

## 48- باب ذِکْرِ وَجُوبِ الصَّلَاةِ عَلَی النَّبِیِّ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فِی التَّشْہِدِ وَاخْتِلَافِ الرَّوَايَاتِ فِی ذَلِکَ.

ب: تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے اس بارے میں منقول روایات کا اختلاف

1322- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ الرَّغْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْخِطَّاطُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُرَّيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَوْ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ عَلَّمَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ تَشْهَدُ وَقَالَ عَلَّمَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ شَهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمُ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ قَالَ وَكَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ قَبْلَ عِبَادِ اللَّهِ

۱۳۲۲- أخرجه الطبرانی في (الكبير) (۶۶/۱) رقم (۹۹۲۷): حدثنا عبدان بن أحمد، ثنا محمد بن يحيى، ثنا محمد بن بكر، بهذا الإسناد - و (معيشة ذكر السجسي في (معجم الزوائد) (۲/۱۸۸) وقال: وفيه عبد الوهاب بن مجاهد وهو ضعيف -

الصَّالِحِينَ فَقَدْ سَلَّمَ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ وَأَهْلِ الْأَرْضِ. ابْنُ مُجَاهِدٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

☆ ☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابو عمر نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے تشہد کے کلمات سکھائے تھے اور یہ بات بیان کی تھی یہ کلمات مجھے نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح سکھائے تھے جس طرح آپ ﷺ ہم لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں):

”تمام پاکیزہ جسمانی اور قوی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور خاص رسول ہیں اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر اور ان کے اہل بیت پر بھی درود نازل کر۔“

طرح تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اے اللہ! تو ان کے ساتھ ہم پر بھی درود نازل کر اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت پر برکتیں نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکتیں نازل کیں بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اے اللہ! ان کے ساتھ ہم پر بھی برکتیں نازل کر اللہ تعالیٰ کا درود اور اہل ایمان کا درود حضرت محمد ﷺ پر نازل ہو جو نبی ہیں اُمی ہیں آپ ﷺ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔“

مجاہد فرماتے ہیں: جب انسان سلام بھیجتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کرے: ”اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو“ تو اس نے آسمان اور زمین میں بسنے والے تمام لوگوں پر سلام بھیج دیا۔

عبدالوہاب بن مجاہد نامی راوی ضعیف ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

- عثمان بن صالح بن سعید خیاط خلکانی - مولیٰ بنی کنانہ، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: (”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۶۳) (۲۵۱۱)۔
- عبدالوہاب بن مجاہد بن جبرکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ وکذہ ثوری، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۸/۱) (۱۴۰۷)۔

### تشہد میں درود شریف پڑھنے کا حکم

نماز کے آخر میں تشہد کے درمیان نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے پر شرعی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: جہاں تک تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا تعلق ہے تو علماء کا اس بات پر اتفاق ہے نماز کے علاوہ درود پڑھنا واجب نہیں ہے جس سے یہ بات متعین ہو جاتی ہے صرف نماز کے دوران درود شریف پڑھنا واجب ہے احادیث میں

یہ بات منقول ہے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ہمیں یہ تو پتہ ہے ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں، لیکن ہم آپ ﷺ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: نماز کے دوران جب ہم آپ ﷺ پر درود بھیجنا چاہیں تو اس کا طریقہ کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ پڑھو۔

نماز کے آخر میں تشہد کے دوران نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا ہی درود پڑھنے کا مناسب موقع ہے اس لیے اس وقت درود پڑھنا واجب ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے خود وتر کی نماز میں اپنے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے جیسا کہ امام ابو عوانہ رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اس روایت کو نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے واجب بھی قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

”جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھو۔“

اور اس حکم کو واجب کے درجے سے نکالنے والی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

درود کے واجب ہونے کی ایک دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایت ہے جسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے جس میں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“

تشہد میں نبی اکرم ﷺ کا تذکرہ ہوتا ہے درود شریف پڑھنے کے واجب ہونے کی سب سے قوی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے جسے امام حاکم رحمہ اللہ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی نماز کے دوران تشہد پڑھے تو وہ یوں پڑھے: اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر۔“

شوافع کے نزدیک پہلے تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا سنت ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی آل پر بھیجنا سنت نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے پہلا تشہد مختصر ہوتا ہے جبکہ دوسرے تشہد میں نبی اکرم ﷺ کی آل پر درود بھیجنا بھی سنت ہے۔ ایک قول کے مطابق دوسرے تشہد میں درود شریف پڑھنا واجب ہے کیونکہ مذکورہ بالا حدیث میں یہ الفاظ ہیں تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر۔“

یہاں امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے اور امر ”وجوب“ کا تقاضا کرتا ہے۔

### امام قدوری کا بیان

تشہد کے دوران نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہ امام ابوالحسنین احمد بن محمد القدوری رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

لے الفقہ الاسلامی وادلۃ



ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ پر درود شرط نہیں ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تشہد کے بعد درود پڑھنا شرط ہے اگر کوئی شخص تشہد سے پہلے اسے پڑھ لیتا ہے یا قعدہ سے پہلے اسے پڑھ لیتا ہے تو اس کے ذمے سے یہ فرض ساقط نہیں ہوگا۔

ہماری دلیل وہ روایات ہیں جو اس سے پہلے ہم تشہد کے مسئلے میں بیان کر چکے ہیں اور دو قیاس ہیں جن کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں اس کی وجہ یہ ہے تشہد نماز کا ایک بنیادی رکن ہے تو اب آپ اس میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کو شرط قرار نہیں دیں گے جس طرح دیگر ارکان کا یہ حکم ہے (دوسری کسی چیز کو ہم نے شرط قرار نہیں دیا گیا ہے)۔

**1323-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِي فِي الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلَّى عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَخِي بَلْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نَصَلِّيُ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِي صَلَاتِنَا قَالَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى لَهْوَلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ . هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ .

☆☆ ابن اسحاق نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

”انہوں نے نماز میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بارے میں مجھے یہ حدیث سنائی ہے: جب کوئی مسلمان شخص نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے۔“

(ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا، ہم اس وقت آپ ﷺ کے آس پاس موجود تھے اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کے طریقے سے تو ہم واقف ہو چکے ہیں جب ہم نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو اس دوران آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ اس شخص نے آپ ﷺ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا

لے التجريد از امام قدوری

۱۲۲۲ اخرجه ابن خزيمة (۱۷۱) و ابن حبان (۱۹۵۹) و العاکم (۲۶۸/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۷ ۱۵۶/۲) كتاب الصلاة باب الصلاة على النبي في التسمية من طريق أبي الأزهري أحمد بن الأزهري بسند الإسناد - صححه ابن خزيمة و ابن حبان - و قال العاکم: صحيح على شرط مسلم و لم يلجأه ووافقه الذهبي - قلت: محمد بن إسماعيل بن يسار لم يهتج به مسلم إنما روى له متابعة - و اخرجه أحمد (۱۱۹/۶) عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد بسند الإسناد - و اخرجه أبو داود (۲۵۸/۱) كتاب الصلاة باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التسمية حديث (۱۹۸) و الطبراني في (المعجم) (۲۵۱/۱۷) رقم (۶۹۸) من طريق محمد بن إسماعيل بسند الإسناد -

لیکن پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنا چاہو تو یہ پڑھو:  
 ”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر جو اُمّی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی (درود نازل  
 کر) جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا تھا اور حضرت محمد جو اُمّی ہیں  
 اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکتیں نازل کر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر  
 برکتیں نازل کیں بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“  
 اس روایت کی سند حسن متصل ہے۔

1324 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدٍ بْنُ كَعْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عُثْمَانَ الْخَزْزَازُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بُرَيْدَةُ إِذَا جَلَسْتَ فِي صَلَاتِكَ فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَى فَإِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ وَسَلِّمْ  
عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَسَلِّمْ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ .

☆ ☆ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بریدہ! جب تم نماز میں تشہد میں بیٹھو تو تشہد کے کلمات اور مجھ پر درود بھیجنا ہرگز ترک نہ کرنا، کیونکہ یہ نماز کی زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر بھی سلام بھیجنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام بھیجنا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن شمر، جھٹی کوفی شیعہ، ابو عبد اللہ۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر حدیث ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۲۳/۵)۔

1325- حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيْسَى الْكَاتِبُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَبَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَبِالْصَّلَاةِ عَلَى . عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ وَجَابِرُ الْجَعْفِيُّ ضَعِيفَانِ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وضو اور مجھ پر درود بھیجے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

عمرو بن شمر اور جابر جنتی یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

١٣٢٤ ذكره السيوطي في ( الجامع الصغير ) رقم ( ٥٥٥ ) وعزاه للمارفتي ورمزه بالقصص -

١٣٢٥- قال ابن الملقن في ( خلاصة البدر المنير ) ( ١٤٠/١ ) : رواه المارقفني والبيريقي وضعفاء- وقال العافظ في ( التلخيص ) ( ٢٦٢/١ ) : و

**1326-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهِمِّنِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى نَبِيٍّ . عَبْدُ الْمُهِمِّنِ بْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ بِالْقَوِي.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتا۔

اس روایت کا ایک راوی عبدالمہمین عباس مستند نہیں ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن بحر بن بری: بغدادی، فارسی اصل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 234ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۲/۲) (۲۹۶)۔

○ عبدالمہمین بن عباس بن سہل بن سعد ساعدی انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 170ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۵/۱)۔

○ عباس بن سہل بن سعد ساعدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ فی حدود عشرین، وقیل: قبل ذلک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۱)۔

— — — — —

**1327-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

۱۳۲۶ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۰/۱) رقم (۶۰۲) من طريق الدارقطني به - و اخرجه ابن ماجه (۱۵۰/۱) كتاب الطهارة باب ما جاء في التسمية في الوضوء: حديث (۱۰۰) و الحاكم (۶۲۹/۱) و الطبراني في (الكبير) (۵۶۹۸) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۹/۲) كلهم من طريق عبد السموم بن عباس بهذا الاسناد - وقال الحاكم: لم يصرح بهذا الحديث علي شرطهما للتسمية لم يصرجا عهد السموم - و قال الذهبي: عهد السموم واه -

۱۳۲۷ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۰/۱) رقم (۶۰۲) من طريق الدارقطني به - و ذكره المصنف في (العلل) (۱۹۸/۶) من هذا الطريق -



صَبِيحٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرِيرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَلَا عَلَى أَهْلِ بَيْتِي لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ . جَابِرٌ ضَعِيفٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہیں بھیجتا اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔  
اس روایت کا ایک راوی جابر ضعیف ہے اس سے روایت نقل کرنے میں اختلاف بھی کیا گیا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن ابراہیم کوئی، قال ذہبی: ذکرہ ازدی، فقال: زائغ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۴۰/۳)، لسان (۶۰/۲)۔  
○ عبدالمؤمن بن قاسم انصاری، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۲۱/۳)۔

1328 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أَصَلِّيُ فِيهَا عَلَيَّ أَوْ مُحَمَّدٍ مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ .

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: اگر میں نماز پڑھتے ہوئے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نہیں بھیجتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری نماز مکمل نہیں ہوئی۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سلام بن حماد بن ابان بن عبد اللہ، ابوعلی سواق۔ امام داوقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۶/۷)۔

1329 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلَحِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَابِرٌ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أَصَلِّيُ فِيهَا عَلَيَّ مُحَمَّدٍ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ صَلَاتِي لَمْ تَتِمَّ .

۱۳۲۸ ذکرہ المصنف فی (المجلد ۱) (۱۹۸/۶) فقال: وخالفه اسرائیل و تبریک و قیس فرووه عن جابر عن ابي جعفر عن ابي مسعود: (لو صليت صلاة لم يصلي فيها علي النبي صلى الله عليه وسلم ولا علي اهل بيته لرايت اني لم اتمم) موقوفاً و هو الصواب عن جابر۔

☆☆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں جس نماز کے دوران حضرت محمد ﷺ پر درود نہ بھیجوں اس کے بارے میں میرا یہی گمان ہے میری نماز مکمل نہیں ہوئی۔

#### 49- باب ذکر ما يخرج من الصلاة به وكيفية التسليم.

باب: نماز سے کیسے باہر آیا جائے؟ سلام پھیرنے کا طریقہ

1330- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ دائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔ اس روایت کی سند مستند ہے۔

1331- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بَذْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي وَبَيْحِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ التَّمِيمِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْيَمِينِ وَإِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْيَسَارِ وَكَانَ تَسْلِيمُهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور جب بائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی آپ ﷺ ان الفاظ میں سلام پھیرتے تھے: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ"۔

— — — — —

۱۳۳۰- أخرجه الشافعي (۹۸/۱) كتاب الصلاة: باب صفة الصلاة: الحديث (۲۸۱) والدارمي (۲۱۰/۱) كتاب الصلاة: باب التسليم في الصلاة: ومسلم (۱۰۹/۱) كتاب المساجد: باب السلام للتحليل من الصلاة: الحديث (۱۱۹) وأبو عروبة (۲۳۷/۲) كتاب الصلاة: باب بيان التسليمين عند الفراغ من التمسيد والتسائي (۶۱/۲) كتاب السجود: باب السلام: وابن ماجه (۲۹۶/۱) كتاب إقامة الصلاة: باب التسليم: حديث (۹۱۵) وأبو عروبة (۲۳۷/۲) وابن خزيمة (۷۲۶-۷۲۷) وابن حبان (۱۹۹۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۶۷/۱) وأبو نعيم في (الحلية) (۱۷۶/۸) والبيهقي في (السنن والكبرى) (۱۷۸/۲) كتاب الصلاة: باب الاختيار أن يسلم تسليمتين: وفي (معرفة السنن والآثار) (۵۹-۶۰) كتاب الصلاة: باب السلام في الصلاة: حديث (۹۳۱) كلهم من طريق إسماعيل بن محمد بن سعد بهذا الإسناد۔

۱۳۳۱- أخرجه ابن ماجه (۲۹۶/۱) كتاب الصلاة: باب التسليم: حديث (۹۱۶) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۱۸/۱) كلاهما من طريق أبي بكر بن عبيد بن جابر بهذا الإسناد۔ قال أبو بصير في (الزوائد) (۲۱۶/۱) (هذا إسناد حسن) فكانا وقع في بعض النسخ: وفي بعضها: صلاة بن زفر: عن هذيلة۔ ويؤيد أنه عن عمار أن الدارقطني روى هذا الوجه فقال: عن عمار۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ فضالہ بن فضل بن فضالہ تسمی ابو فضل کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۹/۲)۔

**1332-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ . حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ خَدِّهِ وَعَنْ شِمَالِهِ . اخْتَلَفَ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي إِسْنَادِهِ . وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ أَحْسَنُهُمَا إِسْنَادًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اس رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور جب بائیں طرف سلام پھیرتے تھے (تو بھی ایسا ہی ہوتا تھا)۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابواسحاق نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے اس روایت کی دوسری سند زیادہ بہتر ہے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ محمود بن آدم مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 258ھ میں ہوا۔ ذکرہ ابن عدی فی شیوخ بخاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۲/۲)۔

○ حسین بن واقد مروزی، ابو عبداللہ قاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ لہ اوہام بن سابعہ، ان انتقال 157ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تقریب (۱۸۰/۱)۔

**1333-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الرَّوَّاسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ

۱۳۳۲- أخرجه النسائي (۶۶/۲-۶۶) كتاب السجود باب كيف الصلاة على الشمال حديث (۱۳۲۵) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۸/۱) كلاًهما من طريق علي بن الحسن بن ثقیف قال: أنبأنا الحسين بن واقد بسنننا الامتداد-

۱۳۳۳- أخرجه الطيالسي (۲۷۹) وابن أبي شيبة (۲۹۹/۱) وأحمد (۲۸۶/۱-۲۹۶) والنسائي (۲۳۰/۲) كتاب المنطوية باب التكبير عند

الرفع من السجود والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۳۸/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۷/۲) كتاب الصلاة باب اللفظ في

في أن يسلم تسليمين وفي (معرفة السنن والآثار) (۶۳/۲) كتاب الصلاة باب السلام في الصلاة حديث (۹۲۸) والطبراني في

(الكبير) (۱۵۰/۱-۱۵۱) رقم (۱۱۷۲) كلهم عن طريق زهير بن معاوية بسنننا الامتداد-



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ . حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے  
آپ ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے قیام کرتے ہوئے اور بیٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے اور آپ دائیں طرف اور  
بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ کہا کرتے تھے یہاں  
تک کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔  
(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حمید بن عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن رواہی۔ ابو عوف کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا  
ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 189ھ یا 190ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے  
لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳/۱)۔

○ عبدالرحمن بن اسود بن یزید بن قیس نخعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے  
تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 99ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ  
ابن حجر عسقلانی (۴۷۳/۱)۔

1334- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ  
الشَّغْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ.  
☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دو مرتبہ (یعنی دونوں طرف) سلام پھیرا کرتے  
تھے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ حریش بن ابی مطرف زاری، ابو عمرو بن عمرو کوئی، حناط۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ  
راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی  
(۱۵۹/۱)۔

1335- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۳۳۱ امرجہ ابن الجوزی فی (المنہج) (۳۱۷/۱) من طریق الدارقطنی: بہ۔ و امرجہ ابن ابی شیبہ (۲۹۹/۱) و الطحاوی فی (مسنن)  
معانی الآثار (۲۶۹/۱) و البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۱۷۷/۲) کتاب الصلوة: باب الاضداد فی ان یسلم تسلیمتین کسوم بن  
طریق صریح: ”یؤخذ الاضداد“

سَعِيدُ الْمُؤَدِّبِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَلَمْ  
أَنْسَ تَسْلِيمَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ . ثُمَّ قَالَ كَانَنِي أَنْظِرُ إِلَى بَيَاضِ خَدَّيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جو کچھ مرضی بھول جاؤں لیکن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کے دوران سلام کرنے کا طریقہ نہیں بھولوں گا، آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ”السلام علیکم ورحمة اللہ، السلام علیکم ورحمة اللہ“ کہا کرتے تھے۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بنی شیبہؓ نے یہ بات ارشاد فرمائی: نبی اکرم ﷺ کے دونوں رخساروں کی سفیدی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مسلم بن ابی وضع ثنی قضائی جزوی، نزیل بغداد، ابوسعید مودب، مشہور بکنیت۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بھم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 180ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۸/۲)۔

1336- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بِنِ وَارَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلْقَاءُ وَجْهَهُ يَمِيلُ  
إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قَلِيلًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہؓ جیسا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں ایک سلام پھیرا کرتے تھے اور وہ بھی سامنے کی طرف رخ کر کے (سلام کے کلمات) کہا کرتے تھے آپ ﷺ تھوڑا عرصہ دائیں طرف مائل ہوتے تھے۔

— — — — —

١٣٣٥- أخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (١/٣٦٥) رقم (٦١١) من طريق الدارقطني به- وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (١٧٧/٢)  
كتاب الصلاة: باب الاختيار أن يسلم تسليمتين: وابن هبان كلاهما من طريق منصور بن أبي مزاحم: سندها الإسناد وفي (اعل  
لمصنف) (٢٦٣/٥) ورواه عن الشعبي ذكريا: وهو غريب عنه: قيل للتخريج: هو بن أبي زائدة؟ قال: الله أعلم - اله- وفي (اعل الحديث)  
له بن أبي هانم (١٠٩/١) قال اسم: كنا نرى أن هنادا ذكريا بن أبي زائدة حتى قيل لي: إنه ذكريا بن حكيم العبطي -

١٣٣٦- أخرجه الترمذي (٩٠/٢) كتاب الصلاة باب ما جاء في التسليم في الصلاة حديث (٢٩٦) وابن ماجة (٢٩٧/١) كتاب الصلاة باب من يسلم تسليمة واحدة حديث (٩١٩) والعالم (٢٣١ ٢٣٠/١) وابن خزيمة (٢٦٠/١) رقم (٧٢٩) وابن عسان (٥١٨- موارد) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٢٧٠/١) كتاب الصلاة باب السلام في الصلاة كيف لقوا والبيريقي (١٧٩/٢) كتاب الصلاة باب جواز الاكتفاء على تسليمة واحدة وابن الجوزي في (التحقيق) (٢٦٧/١) رقم (٦١٩)-

## راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن مسافر بن راشد تمیمی، ابوصالح ہذلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۲/۱)۔

○ محمد بن مسلم بن عثمان بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ رازی، معروف بابن وارہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۵۶/۳)۔

**1337-** حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا نَعِيمٌ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَطَاءٍ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ وَاحِدَةً فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں سامنے کی طرف منہ کر کے ایک مرتبہ سلام پڑھا کرتے تھے لیکن جب آپ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو بائیں طرف بھی پھیر دیا کرتے تھے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ روح بن عطاء بن ابی میمونہ۔ قال احمد: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان میزان (۵۳۰/۲)۔

○ عطاء بن ابی میمونہ بصری، ابو معاذ، واسم ابی میمونہ: منبع، ثقہ ان پر یہ الزام ہے یہ ”قدریہ“ عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 131ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳/۲)۔

**1338-** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عَبْدِ الْمُهِيمِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً عَنْ يَمِينِهِ مِنَ الصَّلَاةِ .

☆☆ عبد الہیمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز میں دائیں طرف ایک سلام پھیرا کرتے تھے۔

**1339-** حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۳۳۷ امرجہ ابن الموزی فی (التحقیق) (۳۸/۱) رقم (۶۶) من طریق الدارقطنی - وقال الجوزی: وفي الحديث روح قال احمد: منكر الحديث وتركه يحيى - و امرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۱۷۹/۲) کتاب الصلوة باب جواز الاقتصار علی تسلیمة واحدة من طریق نعیم بن همام سہما اللہ شامہ و امرجہ ابن عدی فی (الکامل) (۳۸/۵) من طریق ابی کامل الجہدري: ثنا روح بن عطاء بسنده اللہ شامہ -





طبقة سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴۲)۔

○ طریف بن شہاب او ابن سعد، سعدی بصری، اشل۔ (اور ایک قول کے مطابق): اعسم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۷/۱)۔

1341- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْفَاطِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو بَشِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى أَيْمَتِنَا وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا: ہم اپنے حکمرانوں پر سلام بھیجا کریں اور ایک دوسرے پر بھی سلام بھیجا کریں۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یزید بن عبد ملک، اسقاطی بصری اعور، خال عباس بن فضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۹)۔

○ عبد اعلیٰ بن قاسم ہمدانی، ابوبشر بصری لولوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۵/۱)۔

1342- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا قَعَدَ قَدَرَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نمازی تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

١٣٤١ أخرجه ابن خزيمة (١٠٤/٣) رقم (١٧١٠)؛ حدثنا محمد بن يزيد اللخاطي بهذا اللفظ وأخرجه ابن ماجه (٢٩٧/١) كتاب الصلاة  
باب رد السلام على الإمام حديث (٩٢٢) وأبو خزيمة (١٠٤/٣) رقم (١٧١٠) من طريقين عن عبد الله بن علي بن القاسم بهذا اللفظ وأبو  
أخرجه أبو داود (٢٦٢/١) كتاب الصلاة: باب الرد على الإمام حديث (١٠٠١) وأبو خزيمة (٢٩٧/١) كتاب الصلاة: باب رد السلام على  
الإمام حديث (٩٢١) وأبو خزيمة (١٠٤/٣) رقم (١٧١١) من طريق فتارة عن الحسن بن سبرة به -

الامام هديت (٩٢١) و ابن عزيه (١٠٤٢/٢) رقم (١٧١١) من طريق كذا عن الحسن بن علي بن فضال -  
 ١٧٤٢ اخرجه السرخسي في (السنن الكبرى) (١٧٢/٢) كتاب الصلاة باب تحليل الصلاة بالنسليم من طريق ابي عاصم بهذا اللفظ -  
 وقال المبرقفي: عاصم بن حمزة ليس بالقوي و امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه - له بخلاف ما رواه عن النبي صلى  
 الله عليه وسلم و ان في ذلك عنه فهو معمر بن عمار رواه ابو عمرو وغيره عن محمد بن المصطفى صلى الله عليه وسلم الذي له حجة في قول  
 محمد بن اسمعيل

**1343-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کی کنجی وضو ہے، تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے۔

**1344-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ افْتِتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نماز سے پہلے وضو کیا جاتا ہے، تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن عبدالرحمن بن صعصعہ، ایک قول کے مطابق: ایوب بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۰/۱)۔

۱۲۶۳- أخرجه النسائي (۷۰/۱) كتاب الصلاة: باب صفة الصلاة: الحديث (۱۹۰۶) وابن أبي شيبة (۲۲۹/۱) كتاب الصلوات: باب في افتتاح الصلاة ما هو! وحسن (۱۱۲۹/۱) والدارمي (۱۷۵/۱) كتاب الصلاة: باب افتتاح الصلاة الطهور: و أبو داود (۴۱۷/۱) (كتاب الصلاة: باب الامام يحدّث بعد ما يرفع رايه: الحديث (۶۱۸) و الترمذي (۸-۹) كتاب الطهارة: باب ان افتتاح الصلاة الطهور: الحديث (۲) و ابن ماجه (۱۱۱/۱) كتاب الطهارة: باب افتتاح الصلاة الطهور: الحديث (۲۷۵) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۷۲/۱) (كتاب الصلاة: باب السلام في الصلاة: ابو نعيم في الحلية (۲۷۲/۸) و البيهقي (۱۷۲/۲) كتاب الصلاة: باب تحليل الصلاة بالتسليم و ابو يعلى (۱۵۵۶) رقم (۶۱۶) و الخطيب (۱۹۷/۱) و العقيلي في (الضعفاء) (۱۳۷/۲) من حديث عبد الله بن محمد بن عوف عن محمد بن الحنفية عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم - وقال الترمذي: (انه اصح شبيه في هذا الباب و احسن) - و محمد بن عوف بن عوف بن عوف و قد تكلم فيه بعض أهل العلم من قبل حفظه - و سمعت محمد بن اسماعيل يقول: كان احمد بن حنبل و اسحاق و العيصي ينعنون بحديثه قال محمد: و هو مقارب الحديث - الله -

۱۲۶۴- أخرجه الطبراني في (الدور) (۸۶/۸) رقم (۷۷۷) : حدثنا محمد بن احمد الرافعي قال: حدثنا محمد بن يحيى اللوزي قال: حدثنا الواقدي سويلاً اللناد: و قال الطبراني: لا يروى لهذا عن عبد الله بن زيد اللناد: تفرد به الواقدي - الله - و الواقدي من روى و قد توبع الواقدي علي هذا الحديث: يابيه محمد بن موسى بن مسكين: أخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۲۸۹/۲) من طريقه: عن علي بن سليمان عن عبد الله بن ابي بكر عن عباد بن تميم عن عمه عبد الله بن زيد: به - وقال ابن حبان عنه: كان ممن يروي الحديث و يروى به و يروى عن الثقات اشياء موضوعات -



51-باب صَلَاةِ الْإِمَامِ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ مُحْدِثٌ .

باب: امام جب جنابت یا بے وضو حالت میں ہو اس وقت اس کا نماز ادا کرنا

1345- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَاطُ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْغُورٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُرَيْدٍ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَيْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيتُ أَنْ أَعْتَسِلَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے جب آپ ﷺ نے تکبیر کہہ دی تو پھر آپ وہاں سے واپس مڑ گئے آپ ﷺ نے ان لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ویسے ہی رہو پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے جب آپ تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: میں جنابت کی حالت میں تھا اور مجھے غسل کرنا یاد نہیں رہا۔

1346- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمَضَرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا

أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ كَمَا أَنْتُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءٌ خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ.

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کا آغاز کیا، آپ ﷺ نے تکبیر کہی، آپ ﷺ کی اقتداء میں ہم نے بھی تکبیر کہی، پھر آپ ﷺ نے حاضرین کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ایسے ہی رہنا تو ہم قیام کی حالت میں رہے، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس واپس تشریف لائے، آپ ﷺ غسل کر کے آئے تھے، آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

عبدالوہاب نامی راوی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

١٣٤٥- أخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (٢١٩/٢) من طريق الدارقطني به- وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢٩٨-٢٩٧/٢) كتاب الصلاة باب إمامة الجنب من طريق محمد بن أبي مذهور بهذا الإسناد- وأخرجه أحمد (٤٤٨/٢)؛ حديثنا وكيع بهذا الإسناد- وأخرجه الشافعي في (اللام) (١٦٧/١) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢٩٧/٢) وفي (معرفة السنن والآثار) (٢١٩/٢) عن الثقة عن إمامة بن زيد بهذا الإسناد- وأخرجه ابن ماجه (٢٨٥/١) كتاب الصلاة باب ما جاء في البناء على الصلاة حديث  
(١٣٢٠) من طريق عبد الله ابن موسى النخعي عن إمامة بن زيد به- قال أبو بصير في (الزوائد) (٢٩٩/١)؛ فهذا إسناد ضعيف المصنف

١٣٤٦ أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/٣٩٩) كتاب الصلاة باب إقامة الجنب من طريق عثمان بن سعيد الدارمي ثنا عبد الله بن معاذ بن محمد اللخمي: قال البيهقي: خالفه عبد الرزاق بن عطاء فرواه عن سعيد عن قتادة عن بكر بن عبد الله المزني عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن سعید بن بشر رازی، قال ذہبی: امام واقطنی فرماتے ہیں: لیس بذاک، تفرد باشیاء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: معنی (۲۳۸/۲) (۲۲۶۹)، میزان (۱۶۰/۵) (۵۸۵۲)۔

1347- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ مَنْ خَلْفَهُ فَأَنْصَرَفَ فَأَشَارَ إِلَى أَصْحَابِهِ أَيْ كَمَا أَنْتُمْ فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتَّى جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ . قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ وَبِهِ نَأْخُذُ .

☆☆ حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کا آغاز کیا، آپ نے تکبیر کہی، آپ کے پیچھے موجود لوگوں نے بھی تکبیر کہی، پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز کو توڑ دیا اور اپنے اصحاب کو اشارہ کیا کہ تم لوگ جس حالت میں ہو ویسے ہی رہنا تو وہ لوگ قیام کی حالت میں رہے یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے

عبدالوہاب نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

## 52-باب الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّفِّ.

## باب: صف کے پیچھے نماز ادا کرنا

1348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّهَا صَلَّتْ خَلْفَ الصَّفِّ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت وابصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: انہوں نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید بن ابی جعد غطفانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۳۲/۱)۔

۱۳۶۸- أخرجه السارمي (۲۹۵/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰۵/۲) من طريق عبد الله بن داود بسند الإسناد - وقال الشيخ أحمد شاكر في (تخليفه على الترمذي) (۱۱۹/۱): وهذا إسناد صحيح - ۵۱ - وللحديث طرق أخرى - وينظر الحديث الذي -





ن کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۶۱)۔

1351- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا وَقَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ بِالْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ أَجْزَأَتْ صَلَاةُ الْقَوْمِ وَيُعِيدُ

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں آپ ﷺ کے یہ الفاظ ہیں:

جب امام لوگوں کو نماز پڑھائے وہ اس وقت بھولے سے بے وضو حالت میں ہو تو لوگوں کی نماز درست ہوگی اور امام اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن داؤد بن بکر، ابویحییٰ، خفاف نيسابوری، قال خطیب: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

ان انتقال 286ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۶۲/۸)۔

1352- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ يَعْرِفُ بِابْنِ الْمُطَبِّقِيِّ حَدَّثَنَا جَعْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عِيْسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جُوَيْرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاهِمٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَيُّمَا إِمَامٍ سَهَا فَصَلَّى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُمْ ثُمَّ لِيُغْتَسِلَ هُوَ ثُمَّ لِيُعِيدَ صَلَاتَهُ وَإِنْ صَلَّى بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَمِثْلُ ذَلِكَ . كَذَا قَالَ عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ .

☆ ☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو امام بھول کر لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دے تو ان لوگوں کی نماز درست ہوگی پھر اس امام کو چاہیے کہ وہ غسل کر کے اپنی نماز کو دہرائے اسی طرح اگر وہ (بھول کر) وضو کے بغیر نماز پڑھائے تو بھی یہی حکم ہوگا۔

عیسیٰ بن ابراہیم نامی راوی نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔

1353- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادُوا هَذَا مُرْسَلٌ . وَأَبُو جَابِرٍ الْبَيَاضِيُّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆ ☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جنابت کی حالت میں (بھول کر) لوگوں کو نماز پڑھا دی نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی نماز کو دہرایا اور لوگوں نے بھی اپنی نماز کو دہرایا۔

یہ روایت مرسل ہے اور ابو جابر نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

۱۳۵۲- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱: ۲۰۲) كتاب الصلاة باب إمامة الغنم من طريق دارقطني به - وقال: لهذا مرسل - و أبو جابر البياضي متروك الحديث - كان مالك بن انس لا يرتضيه - و كان يحيى بن معين يقول: أبو جابر البياضي كذاب - و ذكره في (المعرفة) (۲/ ۲۲۲- ۲۲۳) معلقاً بـمعين إسناده - و اعلمه بالله - رمان - و كذب البياضي -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن عطاء، ابو عبد اللہ جلاب۔ قال خطیب: اخبرنا علی بن ابی علی، قال: قرأنا علی حسین بن ہارون، عن ابن سعید، قال: احمد بن یحییٰ بن عطاء جلاب عسکری، معروف حدیث، ان انتقال 253 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۱/۵) (۲۶۷۳)۔

○ محمد بن عبد الرحمن، ابو جابر بیاضی مدنی۔ قال نسائی وغیرہ: متروک حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۲۳/۶)۔

**1354** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلَّى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَأَعَادُوا. عَمَرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ وَهُوَ مَتْرُوكٌ الْحَدِيثِ رَمَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِالْكَذِبِ. ☆☆ عاصم بن ضمرة حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے (بھولے سے) جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھادی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوبارہ وہ نماز ادا کی اور لوگوں کو بھی یہ ہدایت کی کہ وہ نماز کو دہرائیں۔

اس روایت کا راوی عمرو بن خالد یہ شخص ابو خالد واسطی ہے (جس نے امام زید کے حوالے سے سند امام زید نقل کی ہے) یہ شخص متروک الحدیث ہے امام احمد بن حنبل نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

**1355** - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ الشَّرِيدِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ عُمَرَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا. ☆☆ شریہ ثقفی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھادی وہ جنابت کی حالت میں تھے انہوں نے اس نماز کو دہرایا لیکن انہوں نے لوگوں کو وہ نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ شریہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "الغریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۰/۱)۔

۱۲۵۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۲) كتاب الصلاة: باب إمامة الجنب وفي (معرفة السنن والآثار) (۲/۲) كتاب الصلاة: باب الصلاة بالجماعة حديث (۱۲۵۰) من طريق الدارقطني بسند الإسناد - قال قال البيهقي في (السنن): هذا إسناد يرويه عمرو بن خالد أبو محمد الواسطي وهو متروك رماه الحفاظ بالكذب - وقال في (المعرفة): وهذا الحديث أحد ما أنكره عليه وكيع وغيره وكان مغيبان النوري بقول: لم يروه حبيب بن أبي ثابت عاصم بن ضمرة نبأ فلان -

۱۲۵۰ أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲-۱۰۰) كتاب الصلاة: باب إمامة الجنب وفي (معرفة السنن والآثار) (۲/۲) كتاب الصلاة: باب الصلاة بالجماعة حديث (۱۲۵۱) من طريق الدارقطني به -

**1356-** حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرُقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضَرَّارٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَلَمَّا أَصْبَحَ نَظَرَ فِي ثَوْبِهِ اخْتِلَامًا فَقَالَ كَبُرْتُ وَاللَّهِ إِلَّا أَرَانِي أُجِيبُ ثُمَّ لَا أَعْلَمُ ثُمَّ أَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا أَجِئُ بِهِ كَمَا أُرِيدُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ الْجُنُبُ يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ مَا أَعْلَمُ فِيهِ اخْتِلَافًا وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا أَخْفِظُهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ هَذَا .

☆☆☆ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھا دی وہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے بعد میں جب انہوں نے اپنے کپڑے پر اختلام کا نشان دیکھا تو بولے: میں بوڑھا ہو گیا ہوں اللہ کی قسم! میرا خیال ہے مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی لیکن مجھے اس کا پتا نہیں چل سکا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز کو دہرایا البتہ انہوں نے لوگوں کو وہ نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔

عبدالرحمن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس بات پر اتفاق ہے جنابت والا شخص اس نماز کو دہرائے گا البتہ لوگ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کریں گے میرے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

**1357-** حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ فِي رَجُلٍ صَلَّى بِقَوْمٍ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وَضوءٍ قَالَ يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ.

☆☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا) ایسے شخص کے بارے میں فرمان نقل کرتے ہیں جو لوگوں کو بے وضو حالت میں نماز پڑھا دیتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ شخص اس نماز کو دوبارہ ادا کرے البتہ لوگ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کریں گے۔

**1358-** حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا . قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ عَلِمْتَ أَنَّ أَحَدًا قَالَ يُعِيدُونَ قَالَ لَا إِلَّا حَمَّادٌ .

☆☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی بعد میں انہیں یاد آیا

۱۲۵۶- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰۰/۲) كتاب الصلاة: باب إمامة الجنب: وفي (معرفة السنن والآثار) (۲۲۹/۲) كتاب

الصلاة: باب الصلاة بالنجاسة: حديث (۱۲۲۲) من طريق الدارقطني: به-

۱۲۵۷- أخرجه عبد الرزاق (۲۱۸/۲) رقم (۲۶۵۰) عن معمر عن الزهري بسند الإسناد- ومن طريق عبد الرزاق أخرجه البيهقي في

(السنن الكبرى) (۱۰۰/۲) كتاب الصلاة: باب إمامة الجنب: وفي (معرفة السنن والآثار) (۲۲۲/۲) كتاب الصلاة: باب الصلاة بالنجاسة:

حديث (۱۲۲۲) -





(۱۳۳۳)

1360- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي يُفْسِدُ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمَكَّنِي اللَّهُ مِنْهُ فَدَعَعْتُهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوْثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ- أَوْ كُلُّكُمْ- فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ رَبِّ (هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) فَرَدَّ اللَّهُ خَائِبًا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا تھا تاکہ میری نماز خراب کرے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا میں نے اسے پکڑ لیا میں نے یہ ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح تم سب لوگ اسے دیکھ لو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آ گئی:

”اے میرے پروردگار! مجھے ایسی بادشاہی عطاء کر جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو رسوا کر کے واپس کر دیا۔

1361- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ ح

وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفِرِّءُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَالتَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا وَالتَّسْلِيمُ تَحْلِيلُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ . قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَعْنِي التَّسْلِيمَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وضو نماز کی کنجی ہے تکبیر کہہ کر اس کا آغاز ہوتا ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے ہر دو رکعت کے بعد تم سلام پھیر دیا کرو۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد تشہد پڑھنا ہے (یعنی ہر دو رکعت کے بعد تم تشہد پڑھا کرو)۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن حسین جعفی، ابو حسن ہرودی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ”التقریب“ از حافظ

۱۳۶- أخرجه البخاري (۱۲۸/۲) كتاب الصلاة: باب الاستسقاء في المسجد: حديث (۱۶۱) وفي (۱۰۵/۲) كتاب العمل في الصلاة: باب ما يجر من العمل في الصلاة: حديث (۱۳۰) وفي (۱۸۹/۶) كتاب بدء الخلق: باب صفة ابليس وصورته: حديث (۲۲۸۶) وفي (۱۳۶/۷) كتاب احاديث الانبياء: باب قول الله تعالى: (وَلَقَدْ بَعَثْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ) حديث (۲۱۲۲) وفي (۵۰۹/۹) كتاب التفسير: باب قوله: (هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَاقِعُ) حديث (۱۸۰۸) ومسلم (۲۲/۲) توري (كتاب المساجد: باب حواء لعن الشيطان: حديث (۵۱۱/۲۹) واهمد (۲۹۸/۲) والنسائي في (التفسير) رقم (۱۶۰) وابن حبان (۶۱۹) والبیہقی في (السنن الكبرى) (۱۷۹/۲) كلهم من طريق ثعبة بهذا الاسناد۔

ابن حجر عسقلانی (۱/۳۷۷) (۹۱۵)۔

○ عبد اللہ بن یزید مخزومی، مدنی مقری اعور، من شیوخ مالک، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۳۶۲) (۷۵۰)۔

## 54- باب صِفَةِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَأَحْكَامِهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَلِكَ وَأَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ .

باب: نماز کے دوران سہو کی صورت اور اس کے احکام اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف کسی بھی چیز کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی

1362- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ - قَالَ - فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْسَيْتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرِ الصَّلَاةُ . قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَاقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ . فَاوْمَسُوا أَيُّ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ

۱۳۶۲- أخرجه مالك (۹۲/۱) كتاب الصلاة: باب ما يفعل من سلم من ركعتين ما قبلها: حديث (۵۸) و البخاري (۶۷۶/۱) كتاب الصلاة: باب تشبیه الاصابيح فی المساجد: حديث (۱۸۲) (۲۰۵/۲) كتاب الاذان: باب هل يأخذ الامام اذا نكح يقول الناس: حديث (۷۱۶) (۱۱۸/۲) كتاب السجود: باب من سلم بنسجه في سجود في سجود: حديث (۱۲۲۸) و باب من يكبر في سجود في سجود: حديث (۱۲۲۹) (۱۸۴/۱۰) كتاب الادب: باب ما يجوز من ذكر الناس: حديث (۶۰۵) (۲۴۵/۱۲) كتاب اخبار الائمة: باب ما جاء في اجازة ظهر الواحد: حديث (۷۲۵۰) و مسلم (۱۰۳/۱) كتاب المساجد: باب السجود في الصلاة و السجود له: حديث (۵۷۲/۹۷) و ابو داود (۳۲۱/۱) كتاب الصلاة: باب السجود في السجود: حديث (۱۰۸-۱۰۹) و الترمذي (۲۶۷/۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر و العصر: حديث (۲۹۹) و النسائي (۲۲/۲) كتاب السجود: باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيا و ابن ماجه (۲۸۲/۱) كتاب الصلاة: باب فيمن سلم من تسعين او ثلاث ما قبلها: حديث (۱۳۶) و الدارمي (۲۵۱/۱) كتاب الصلاة: باب سجود السجود من الزيادة و ابو عروبة (۱۹۶/۲) و احمد (۲۲۵-۲۲۶/۲) و البيهقي (۲۳۲/۲) رقم (۹۸۲) و عبد الرزاق (۲۶۶۸) و ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۲۶۲) و ابن خزيمة (۲۷-۲۶/۲) رقم (۸۶۰) (۱۱۷-۱۱۸/۲) رقم (۱۰۳۶-۱۰۳۵) و ابن حبان (۲۲۶۰-۲۲۶۱) و البيهقي (۲۵۶/۲) كتاب الصلاة: باب من قال: يسلم عن سجود في الصلاة على وجه السجود و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۱۶/۱) باب الكلام في الصلاة لما يحدث فيها من السجود و الطبراني في (المعجم الصغير) (۱۱۲/۱) و البزار في (المعجم) (الفرائد) ص (۲۲۲) و السفي في (شرح السنة) (۲۲۸/۲) من طريق محمد بن مورس عن ابي هريرة به - قال الترمذي: حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح -



كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ . فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ قَالَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نَبَّيْتُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر یا شاید عصر کی نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا پھر آپ مسجد کے اگلے حصے میں موجود لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے آپ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے اوپر رکھا آپ ﷺ کے چہرے سے ناراضگی کا اظہار ہو رہا تھا جلد باز لوگ مسجد سے باہر چلے گئے وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہو گئی ہے نماز مختصر ہو گئی ہے حاضرین میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے لیکن انہیں نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کرنے کی جرأت نہیں ہوئی ایک شخص کھڑا ہوا نبی اکرم ﷺ نے اسے ذوالیدین (دو ہاتھوں والا) کا نام دیا تھا اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ بھول گئے تھے یا نماز مختصر ہو گئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز مختصر ہوئی ہے اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شاید آپ بھول گئے تھے نبی اکرم ﷺ نے حاضرین کی طرف دیکھا اور دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ تو لوگوں نے اشارہ کیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ واپس اپنی جگہ پر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے بقیہ دو رکعت پڑھانے کے بعد پھر سلام پھیرا پھر آپ نے تکبیر کہتے ہوئے عام سجدوں کی طرف اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ کیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

محمد نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے سجدہ سہو کرنے سے پہلے سلام پھیرا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں البتہ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا۔

**1363** - حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَدَ بَنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ كُلُّ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَقُلْ قَالُوا مَوْلَا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: تو لوگوں نے اشارہ کیا۔ یہ الفاظ صرف حماد بن زید نامی راوی نے نقل کیے ہیں۔

**1364** - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَمْرٍو الْمَعْرُوفُ بِالْخَوْلَانِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۱۳۶۱- ذکرہ الزیلعی فی (نصب الرایۃ) (۷۷/۲) من طریق الدارقطنی - و ذکر ابن الجوزی رواہ فی (العلل المتناہیۃ) من طریقہ و نقل عن ابن الجوزی انہ قال: و اما حمیت انس: فقیہ مصر بن عبد اللہ قال ابن عدی: یحدث عن الثقات بالاساطیل: امامہ ما برورہ مکرر او من موضوعاتہ - وقال ابن حبان: لا یحل الروایۃ عنہ - قال الزیلعی فی (نصب الرایۃ) (۷۷/۲): و تعقبہ صاحب (التفصیح) و قال: انہ و لعم - ابن الجوزی - فی مصر لقنا: فان مصر بن عبد اللہ ابن هرملة الراوی عن عمر بن عبد العزیز لم ینکلم بہ ابن عدی ولا ابن حبان بل ذکرہ ابن حبان فی (الثقات) - و قال النسانی: لعم صالح - و اما ضعف ابن عدی مصر بن عبد اللہ الکومی المعروف بالعاصمی و لعم مناخر عن ابن هرملة - روی عن مالک واللیث و غیرہما -

بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى  
بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حِمَارٌ فَقَالَ عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رِبْعَةَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَلَمَّا سَلَّمَ  
رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مِنَ الْمُسْتَبَحِّ أَنْفَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ . قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
سَمِعْتُ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ . قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ کے  
سامنے سے کچھ گدھے گزرے تو آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں سے عیاش بن ابوربیعہ نے سبحان اللہ کہنا  
شروع کر دیا جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: ابھی کون سبحان اللہ کہہ رہا تھا؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول  
اللہ! میں نے کہا ہے کیونکہ میں نے یہ بات سن رکھی ہے گدھا آگے سے گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے  
ارشاد فرمایا: کوئی بھی چیز (آگے سے گزرے) نماز کو نہیں توڑتی۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ صحیح بن عبد اللہ بن حرملة مدنی، حجازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ غلط ابن جوزی،  
نقل عن ابن عدی انه احملة، وانما متهم صحیح بن عبد اللہ حاجی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ  
ابن حجر عسقلانی (۳۶۵/۱) (۷۷)۔

1365 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ  
إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا جَدِّي ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا  
بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالُوا لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ .

☆☆ سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت  
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسلمان کی نماز کو کوئی بھی چیز نہیں توڑتی البتہ جہاں تک ہو سکے تم اسے  
روکنے کی کوشش کرو (کہ وہ نماز کے دوران تمہارے آگے سے نہ گزرے)۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن متوکل باہلی، بصری، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل  
کرتے ہوئے یہ خطا کرتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۲۰۷ھ میں ہوا۔ بالمصیۃ۔ ان

۱۳۶۵- المخرج ابن الجوزي في (العلل التنبيهية) (۱/۱۱۵) رقم (۷۶۱) من طريق الدارقطني وقال ابن الجوزي: لا يصح - قال احمد و  
النسائي ابراهيم الجوزي موقوف - وقال يحيى بن عيسى: لا - وبظن: (نصب الرية) (۲/۷۷)۔







جُرَيْجٌ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَبَّاسَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے آئے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

1372- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْجَمَّالِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ فِي بَادِيَةِ لَنَا فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَلْبِيَّةٌ وَحِمَارٌ لَنَا فَمَا نَهْنَهُمَا وَمَا رَدَّهُمَا.

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم اپنی رہائش گاہ میں تھے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی آپ کے سامنے سے چھوٹا کتا اور گدھا گزرے جو ہمارے (پالتو) تھے لیکن ہم نے انہیں روکا نہیں اور انہیں واپس نہیں کیا۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ معاذ بن فضالہ زہرائی، طفاوی، ابوزید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ دھومن کبار شیوخ بخاری، ان کا انتقال 210ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ کیجیے: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۷) (۱۲۰۷)۔

1373- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَبْرَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَذَاكِرُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَاتَى عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ إِلَّا أَحَدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَكُونَ الشَّكُّ فِي الزِّيَادَةِ.

۱۳۷۱- أخرجه أحمد (۱/۲۱۱) و السانني (۲/۶۵) كلاهما من طريق هجاج الأعور: بروا الامتداد - وينظر: الحديث السابق -

۱۳۷۲- أخرجه أبو داود (۱/۱۹۱) كتاب الصلاة: باب من قال الكلب لا يقطع الصلاة: حديث (۷۸) من طريق يحيى بن أبوسرمد الامتداد -

۱۳۷۳- أخرجه عبد الرزاق (۲/۲۰۷-۲۰۸) رقم (۲۴۷۶) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۴۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۳۲)

(۲/۲۳۲) كتاب الصلاة: باب لا تبطل صلاة المرء بالكلب إلا بقطع الصلاة: حديث بروا الامتداد - و الحديث ذكره

المصنف في (التلخيص) (۱/۱۰) و عزاد في (معاني) و القوي و السجستاني و كليب في (مستدرج) و قال: و في إسنادهما إسماعيل بن مسلم

السجستاني ضعيف - و قد أثار الترمذي (۲/۲۴۶) إلى هذه الرواية فقال: رواه الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس

عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے کسی مسئلے پر گفتگو کر رہا تھا اسی دوران حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ہمارے پاس تشریف لے آئے انہوں نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو وہ حدیث سناؤں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے ہم نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو نماز میں کسی کمی کے بارے میں شک ہو تو وہ اتنی نماز ادا کرے کہ وہ شک اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

**1374-** حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَذْرَى أَرَادَ أَمْ نَقَصَ فَإِنْ كَانَ شَكٌّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالْثَنَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِنْ كَانَ شَكٌّ فِي الثَّلَاثِ وَالْثَنَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثَنَيْنِ وَإِنْ كَانَ شَكٌّ فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُ ثَلَاثًا حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ لِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَسْنَدَ لَكَ مَكْحُولٌ هَذَا الْحَدِيثَ قُلْتُ مَا سَأَلْتُهُ . قَالَ فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ .

☆☆ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور اسے یہ اندازہ نہ ہو سکے کہ اس نے زیادہ (رکعات) پڑھ لی ہیں یا کم پڑھی ہیں تو اگر شک ایک رکعت یا دو رکعت کے بارے میں ہو تو اسے ایک سمجھے اگر دو اور تین ہونے کے بارے میں ہو تو اسے دو سمجھے اگر تین اور چار ہونے کے بارے میں ہو تو اسے تین سمجھے یہاں تک کہ اسے وہم زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**1375-** حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ

۱۳۷۴- أخرجه أحمد (۸۷/۳) من طريق أساعيل بن عتبة عن محمد بن إسحاق به - وقد رواه جماعة محمد بن إسحاق - فخر السيرة: كعب بن زيد - واسماعيل بن عتبة - وعبد الله بن مبرور - وعبد الرحمن المحارب - وينظر: (العلل المصنفة) (۲۵۸/۶) - وقد ورد الحديث مسنداً فخره النعماني (۲/۲۱۶) كتاب الصلاة: باب ما جاء فيمن يشك في صلاته حديث (۱۳۰۹) - وأبو يعلى (۸۲۹) والطحاوي في شرح معاني الآثار (۱/۱۳۳) - والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۳۲) - كلهم من طريق محمد بن إسحاق - حديث مكحول عن كريب - سأل ابن عباس - عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف -

۱۳۷۵- أخرجه الحاكم (۱/۳۲۶) من طريق جعفر بن محمد بن فضيل - ثنا عمار بن مطر الرقادي - بهذا اللفظ - وقال الحاكم: صحيح لا سناد - ولم يصرح به - ونعقبه الذهبي فقال: عمار بن مطر الرقادي تركوه - وحدثت ذكره السجوطي في (المعجم الصغير) (۱/۱۵۶) - فبعض - وعمراد للحاكم - ومزله بالضعف -



الْعَنْبَرِيُّ يُنْزِلُ الرَّهَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ سَهَا فِي ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَلَيْتُمْ فَإِنَّ الزِّيَادَةَ خَيْرٌ مِنَ النِّقْصَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کو نماز کی رکعت تین یا چار ہونے کے بارے میں شک ہو وہ نماز کو مکمل کر لے (یعنی ایک مزید رکعت ادا کر لے) کیونکہ اس میں اضافہ ہو جانا اس میں کمی رہ جانے سے بہتر ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن جریر بن جبلة بن ابی داؤد، ابو عباس - وقیل ابو حسن - عسکی بصری - قال خطیب: کان عم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۵/۱۰) (۵۳۶۸)۔

○ کریب بن ابی مسلم حاکمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، ابورشدین، مولیٰ ابن عباس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 98ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۴۲) (۴۳)۔

○ ثابت بن ثوبان، غسی، شامی، والد عبدالرحمن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۵/۱) (۳)۔

1376- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَوِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ الرَّهَوِيُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي الثَّنَيْنِ أَوْ الْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَّ فِي الثَّنَيْنِ أَوْ الثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ لَيْتُمْ مَا بَقِيَ حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ وَلَا يَكُونَ فِي النِّقْصَانِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو دو یا ایک رکعت کے بارے میں غلطی لگ جائے تو وہ اسے ایک سمجھے اور جب اسے دو یا تین کے بارے میں شک ہو تو وہ انہیں دو سمجھے اور جب اسے تین یا چار رکعت کے بارے میں شک ہو تو وہ انہیں تین سمجھے اور پھر باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کر لے یہاں تک کہ اسے وہم زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو کمی کے بارے میں نہ ہو اس کے بعد جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھ رہا ہو) اس وقت دو سجدے کرے (یعنی سجدہ سہو کرے)۔

1377- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذَلِكَ أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَوْمَ جَاءَهُ ذُو الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ لَفْظُهُمَا وَاحِدًا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: جس دن حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے تھے (یعنی جس دن انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز میں سہو جانے کے بارے میں بتایا تھا) اس دن نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے تھے۔  
ان دونوں روایات کا لفظ ایک ہی ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعید بن بسر ہمدانی، ابو جعفر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ سان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵/۲) (۲۵)۔

○ سعید بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن جمیل بن عامر بن جذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح، ابو عبد اللہ مدنی، سئل عنہ احمد بن حنبل؟ فقال: ليس به بأس۔ وسئل عنه يحيى بن معين؟ فقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وقال فيه يعقوب بن سفيان: لين حديث۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶۷/۹) (۳۶۵۳)۔

**1378-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ذوالیدین (کے توجہ دلانے والے دن) سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کیا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن عبد الرحمن کے ہیں۔

**1379-** حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

۱۳۷۸ احمد بن حنبل (۲۶/۲) کتاب السجود: باب ذكر الاختلاف على أبي هريرة في السجدين: حديث (۱۲۲۱) وابن خزيمة (۱۱۳۶) كتاب الصلاة: باب من سجد بعد السلام: حديث (۱۳۶۲) (۱۳۶۳)۔  
۱۳۷۹ احمد بن حنبل (۲۶/۲) کتاب السجود: باب تمام الصلاة على ما ذكرنا: حديث (۱۲۲۹) و احمد (۸۱/۲) و ابو عروبة (۱۹۲/۲) و الطحاوي في (ترتيب معاني الآثار) (۱۳۲/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۳۱/۲) كتاب الصلاة: باب من سجد في الصلاة: حديث (۱۱۲۰) كتاب السجود: حديث (۱۱۲۰) كسوم من طريق عبد العزيز بن أبي سلمة: حديث (۱۱۲۰)۔

بُنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا لَمْ يَذَرِ أَحَدُكُمْ كُمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ لِيَسْجُدْ بَعْدَ ذَلِكَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتْ لَهُ صَلَاتُهُ وَإِنْ كَانَتْ أَرْبَعًا أَرْغَمَتَا الشَّيْطَانَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اندازہ نہ ہو سکے کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں تین یا چار تو وہ مزید ایک رکعت پڑھ لے اور پھر اس کے بعد سہو کے دو سجدے کر لے جب وہ بیٹھ ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھ رہا ہو) اگر وہ پانچ رکعت ادا کر لیتا ہے تو اس میں سے جفت تعداد (یعنی چار رکعت) اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر وہ چار رکعت ادا کر لیتا ہے تو یہ دونوں شیطان کو رسوا کر دیں گے۔

1380- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً حَتَّى يَكُونَ الشَّكُّ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتْ لَهُ صَلَاتُهُ وَإِنْ كَانَ آتَمَهَا فَهُمَا تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ . زَادَ هَذَا فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ . وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ مِنْ رِوَايَةِ مُوسَى بْنِ دَاوُدَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو نماز پڑھنے کے دوران شک ہو جائے کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار رکعت ادا کرے یہاں تک کہ اسے وہ شک زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو پھر اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے اگر اس نے پانچ رکعت ادا کی ہوں گی تو اس میں سے چار جفت تعداد اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر اس نے مکمل نماز ادا کی ہوگی تو یہ دونوں شیطان کی رسوائی کا باعث ہوں گی۔

اس روایت میں راوی نے ”سلام سے پہلے“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1381- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَوْجَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِ كُمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُطْرَحِ الشَّكُّ وَلْيَسْجُدْ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا كَانَتْ شَفَعًا لِصَلَاتِهِ وَإِنْ كَانَ صَلَّى تَمَامَ الْأَرْبَعِ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ .

۱۳۸۱- أخرجه مسلم (۱/۱۰۰) کتاب المساجد باب السهو في الصلاة حديث (۵۷۱/۸۸) وأحمد (۲/۸۳) وأبو عوانة (۲/۱۹۲-۱۹۳) و البيهقي في (السنن الكبرى ۲/۳۳۱) كترجم من طريق موسى بن داود بسند الإسناد - وأخرجه أبو عوانة (۲/۱۹۲-۱۹۳) وأبو حنبل (۲/۳۶۶) كذا نص من طريق حماد بن محمد بن سليمان بن بلال بسند الإسناد -



☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران شک ہو جائے اور اسے اندازہ نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں، تین یا چار؟ تو وہ شک کو ایک طرف رکھ دے اور جس پر یقین ہو اس پر بنیاد رکھے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس نے پانچ رکعت ادا کی ہوں گی تو اس میں سے جفت تعداد اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر اس نے چار رکعت ادا کی ہوں گی تو یہ دونوں (سجدے) شیطان کے لیے رسوائی کا باعث ہوں گے۔

1382- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيُتَيَقَّنْ التَّحَامَ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ كَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ أَنْفَ الشَّيْطَانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد رکھے اور جب وہ یقینی طور پر مکمل نماز ادا کرے (تو آخر میں) دو مرتبہ سجدہ سہو کرے اگر اس کی نماز مکمل ہوگی تو ایک رکعت اور دو سجدے اس کے لیے نفل کی حیثیت اختیار کر جائیں گے اور اگر اس کی نماز پہلے نامکمل تھی تو اس ایک رکعت کے ذریعے اس کی نماز مکمل ہو جائے گی اور سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

1383- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْبَادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَوْفَلٍ بْنِ مُسَاحِقٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِ كُمْ صَلَّى أَرْبَعًا أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيُتَيَقَّنْ ثُمَّ يَقُومُ لِيَقْرَأَ فَيُصَلِّي رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعًا وَقَدْ زَادَ رَكْعَةً كَانَتْ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ تَشْفَعَانِ الْخَامِسَةَ وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثًا كَانَتِ الرَّابِعَةُ تَمَامَهَا وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ لِلشَّيْطَانِ.

۱۳۸۲- أخرجه ابن خزيمة (۱۰۳۲) وابن حبان (۳۶۶) من طريق أبي سعيد اللخمي بهذا الإسناد - وأخرجه أبو داود (۲۶۹/۱) كتاب الصلاة: باب إذا صلى خيساً حديث (۱۰۳۴) وابن ماجه (۲۸۲/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاته فرجع إلى اليقين حديث (۱۲۱۰) وابن أبي شيبة (۲۵/۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲۵۱/۲) كتاب الصلاة: باب الدليل على أن سجدة السهو للمسحوق نافلة وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة: باب سجود السهو حديث (۱۱۲۹) كنز العمال من طريق أبي خالد اللخمي بهذا الإسناد - وأخرجه النسائي (۲۷/۲) كتاب السهو: باب تمام الصلاة على ما ذكر إذا شك حديث (۱۲۳۸) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۲۳/۱) من طريق محمد بن عجلان بهذا الإسناد -

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں چار یا تین؟ تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد رکھے پھر اٹھ کر قرأت کرے اور ایک رکعت ادا کرے پھر جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشهد پڑھ رہا ہو) تو سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس نے پہلے چار رکعت ادا کی تھی تو اب اس کی ایک رکعت زائد ہو جائے گی اور یہ دونوں سجدے اسے جفت کر دیں گے جو پانچویں رکعت تھی اور اگر اس نے پہلے تین رکعت ادا کی تھیں تو چوتھی رکعت اسے مکمل کر دے گی اور سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد جبار بن سعید مساحقی، قال عقیلی: نہ مناکیر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۹/۴) (۴۷۴۵)۔

○ ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن ابی سبرۃ ابن ابی رھم بن عبد عزی قرشی عامری مدنی، قیل: اسمہ عبد اللہ، وقیل: محمد، وقد ینسب ی جدہ، رموہ بالوضع، وقال مصعب زبیری: کان عالما۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 162ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۲) (۵۱)۔

1384- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنْ اسْتَيْقَنَ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيُصَلِّ وَاحِدَةً بَرَكْعَتَهَا وَسَجْدَتَيْهَا ثُمَّ لِيَتَشَهَّدْ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَإِنْ كَانَ صَلَّى ثَلَاثًا وَكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى رَابِعَةً كَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ وَإِنْ كَانَ صَلَّى أَرْبَعًا وَكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِسَجْدَتَيْنِ۔

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو اگر اسے یہ یقین ہو کہ وہ تین رکعت ادا کر چکا ہے تو وہ مزید ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرنے پھر اس کے بعد تشهد میں بیٹھے اور پھر جب اس سے فارغ ہو جائے اور کچھ پڑھنے کے لیے باقی نہ رہ جائے صرف سلام پھیرنا ہو اس وقت وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے پھر وہ سلام پھیر دے اگر اس نے تین رکعت ادا کی تھی تو اب جو رکعت ادا کی ہے وہ چوتھی رکعت ہو جائے گی اور سجدہ سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے اور اگر اس نے پہلے چار رکعت ادا کی تھی تو اب جو اس نے ادا کی ہے اس کے ساتھ یہ پانچویں ہو جائے گی اور یہ دونوں سجدے اس پانچویں رکعت کو جفت کر دیں گے۔

1385- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنِي ذُوَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهِمِّ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِنَ النَّقَبَاءِ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ يُقَالُ لَمْ يَرَوْا عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ.

☆ ☆ عبدالمہمین اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان کرتے ہیں: یہ صحابی بنو ساعدہ کے نقباء میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کیا تھا۔ ایک قول کے مطابق حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ذویب بن ممامہ ثبی۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا۔ ان کے مرید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان میزان (۵۰۶/۲، ۵۰۷، ۳۳۳)۔

1386- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَفْصٍ بَنِي بَكْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَذِرْ أَرَادَ أَنْ يَقْصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمْ.

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اسے اندازہ نہ ہو سکے اس نے زیادہ رکعت ادا کر لی ہیں یا کم ادا کی ہیں؟ تو وہ دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے جب وہ بیٹھا ہو (یعنی تشہد کے دوران ایسا کرے) پھر اس کے بعد وہ سلام پھیر دے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن مرزوق، ابو عبد اللہ باہلی بصری، قال فیہ خطیب: کان ثقہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۹۹/۳) (۱۲۳۳)۔

○ عمر بن یونس بن قاسم یمامی، علم حدیث کے ماہرین کے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی

۱۲۸۵ اشترحه ابن قانع و ابن السنن کما فی (الاصابة) (۱۷۲/۶) من طریق عبد السمیع بسند الاسناد۔ و نقل العافظ عن الدارقطنی: لم یروہ المحدث غیر لحداد العربی۔ و عبد السمیع لیس بالقوی۔ و عقبه العافظ فقال: و فی السند غیرہ۔ الہ۔ قلت: قول الدارقطنی غیر موجود فی السنن فلم یلحقہ فی الافراد۔

۱۲۸۶ اشترجه المحارب (۲/۲۵۰ ۲۶۱) کتاب السجود باب اذا لم یجد رکعہ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۲۳۱) و مسلم (۶۱/۲) نووی (کتاب المساجد) باب السجود فی الصلاة و السجود لہ حدیثہ (۲۸۹/۸۲) و الترمذی (۲۱/۲) کتاب السجود باب التحری و الدارمی (۲۵۱/۲۵۰) و الطیالسی (۲۲۱۵) و عبد الرزاق (۲۶۶۲) و ابن ابی شیبہ (۲۲۹/۱) و ابن حبان (۱۱۶) و البیہقی فی (السنن الکبری) (۲۲۱/۲) کلہم من طریق بھی بن ابی کثیر بسند الاسناد۔



(۶۳۲) (۵۲۷)۔

○ عکرمۃ بن عمار العجلی، ابوعمار یمانی، اصلہ من بصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یغلط، وفی روایت عن یحییٰ ابن ابی کثیر اضطراب، ولم یکن لہ کتاب، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۶/۲) (۲۷۶)۔

## 55- باب اِدْبَارِ الشَّيْطَانِ مِنْ سَمَاعِ الْاِذَانِ وَسَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ.

باب: اذان کی آواز سن کر شیطان کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور سجدہ سہوہ سلام سے پہلے کیا جائے گا

1387- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الزُّرْقِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا أَدْنَى الْمُؤَذِّنُ حَرَجَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسْجِدِ لَهُ حُصَاةٌ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ رَجَعَ فَإِذَا أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ فِي صَلَاتِهِ فَيَدْخُلَ بَيْنَهُ وَيَتَنَ نَفْسِهِ لَا يَذْرَى أَزَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان مسجد سے نکلتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے جب مؤذن خاموش ہوتا ہے تو شیطان واپس آ جاتا ہے پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے تو شیطان پھر مسجد سے نکل جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے پھر جب مؤذن خاموش ہوتا ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے وہ مسلمان شخص کے پاس اس کی نماز کے دوران آتا ہے اور اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے جس کے بعد اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے نماز میں اضافہ کر دیا ہے یا کمی کر دی ہے جب کسی شخص کو اس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھنے کے دوران) وہ دو مرتبہ سجدہ سہوہ کرے ایسا وہ سلام پھیرنے سے پہلے کرے اور پھر سلام پھیر دے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ سلمۃ بن صفوان بن سلمۃ انصاری، زبقری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۷/۱)

۱۳۸۷- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى ۲/۲۶۰) كتاب الصلاة: باب من قال: بسجدة بعد التسليم من طريق الدارقطني - ويظهر الحديث السابق -

(۳۶۸)۔

**1388-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِ صَلَاتِي ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتِ الرُّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالَسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس کو نماز میں شک ہو جائے اور اسے پتا نہ چلے کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار رکعت ادا کی ہیں؟ تو وہ اٹھ کر ایک اور رکعت ادا کر لے اور پھر اس کے بعد جب وہ بیٹھا ہوا ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اس نے جو رکعت ادا کی ہے اگر وہ پانچویں ہوگی تو یہ دو سجدے اسے جفت کر دیں گے اور اگر وہ چوتھی ہوگی تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ناک گرد آلود کر دیں گے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن مروان، ابواسحاق واسطی۔ ذکر ابو عبد اللہ بن بیح انہ سمع دارقطنی یقول: ابراہیم بن احمد بن مروان یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۶) (۳۰۳۳)۔

**1389-** حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَذَرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ حَتَّى يَسْتَقِنَ أَنْ قَدْ أَتَمَّ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ وَتَرَا كَانَتْ شَفَعًا لِصَلَاتِهِ وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ شَفَعًا كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں؟ تو وہ اسے مکمل کر لے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے مکمل نماز ادا کر لی ہے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے اگر اس کی نماز طاق ہوگی تو یہ (سجدے) اسے جفت کر دیں گے اور اگر اس کی نماز پہلے ہی جفت تھی تو یہ سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

۱۲۸۸ اخرجہ ابو عروانہ (۱۹۲/۲) و ابن خزيمة (۱۰۲۶) و الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱/۱۲۲) و البیہقی فی (السنن الکبریٰ)

(۲/۲۳۱) کلہوم من طریقہ ہشام بن محمد: ہشام اللہ شاد۔

۱۲۸۹ اخرجہ احمد (۷۲/۲) حدیثنا یونس بن محمد: حدیثنا فلیح بن سلیمان: ہشام اللہ شاد۔

1390- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةُ بْنُ  
بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى بِهِمْ فَقَامَ فِي  
الرُّكْعَتَيْنِ وَعَلَيْهِ الْجُلُوسُ فَسَبَّحَ النَّاسُ بِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ حَتَّى إِذَا جَلَسَ لِلتَّسْلِيمِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ  
جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي - وَقَالَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ هَذَا.

☆☆ محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ حضرت  
معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد پھر کھڑے ہو گئے حالانکہ ان پر بیٹھنا لازم تھا لوگوں نے  
اس بات پر سجان اللہ کہا لیکن وہ بیٹھے نہیں یہاں تک کہ جب وہ سلام پھیرنے کے لیے (آخری تشهد میں) بیٹھے تو انہوں نے  
دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔  
نیساپوری نامی راوی کے یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ تیسری مصری، یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا  
انتقال 273ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۱/۱) (۱۰۱)۔  
○ محرمۃ بن بکیر بن عبد اللہ بن الحج، ابومسور مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ وروایت  
عن ابیہ وجادۃ من کتابہ، قالہ احمد وابن معین وغیرہما وقال ابن مدینی: سمع من ابیہ قلیلاً، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق  
رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی  
(۲۳۲/۲) (۹۷۲)۔

○ محمد بن یوسف قرشی، مولیٰ عثمان، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے  
چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۱/۲) (۸۲۵)۔

○ یوسف قرشی اموی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے  
تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۲/۲) (۷۷۰)۔

۱۳۹۰- أخرجه أحمد (۱۰۰/۶) والنسائي (۲۲/۲) كتاب السهو: باب ما يفعل من نسي شيئاً من صلواته: حديث (۱۳۶۰) كلاً لهما من طريق  
محمد بن يوسف بهما اللذان - وأخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۶/۲ - ۲۲۵) كتاب الصلاة: باب سجود السهو في النقص من  
طريقين: بكسر بن مضر عن عمرو بن العمار عن بكير عن العجلان - مولى فاطمة - عن محمد بن يوسف: به - وقد جرد ابن التيركمان في  
(الجواهر النقي) (۲۲۶/۲) إسناده النسائي وأظهر وجوهاً في اختلاف طرق الحديث: فلتراجع -



## 56- باب الْبِنَاءِ عَلَى غَالِبِ الظَّنِّ.

باب: غالب گمان پر بنیاد رکھنا

1391- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَلَا أَدْرِي أَزَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَتْ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَا وَمَا ذَاكَ . قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَتَنَى رَجُلِيهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يُتَمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی۔

اس روایت کے راوی ابراہیم بیان کرتے ہیں: مجھے یہ نہیں پتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز میں کسی اضافہ ہو جانے کا ذکر کیا گیا ہے یا کسی کمی کا ذکر کیا گیا ہے۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! کیوں کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نماز ادا کی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ٹانگیں سیدھی کیں اپنا رخ قبلے کی طرف کیا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا جب آپ نے سلام پھیر دیا تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں بتا دیتا میں بھی انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو تو جب میں کوئی چیز بھول جاؤں تو مجھے یاد کروادیا کرو اور جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست صورت کے بارے میں کوشش کرے پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے پھر سلام پھیرے اور اس کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

1392- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ .

۱۳۹۱- أخرجه البخاري (۶۲/۱) كتاب الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان حديث (۱۰۸) و مسلم (۱۰۰/۱) كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: حديث (۵۷۲/۸۹) و ابو داود (۶۲۰/۱) كتاب الصلاة: باب اذا صلى خلفا حديث (۱۰۴۰) و احمد (۲۷۹/۱) و ابو عوانة (۲۰۲/۲) و ابو يعلى (۷۶/۹) رقم (۵۷۲۰) و ابن حبان (۲۶۶۲) و ابن ابي شيبة (۲۱۵/۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۵/۲) كتاب الصلاة: باب سهو السهو في الزيادة في الصلاة بعد التسليم: كلهم من طريق جرير: بهذا الاسناد-

۱۳۹۲- أخرجه مسلم (۱۰۰/۱) كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: حديث (۵۷۲/۹۰) و ابن حبان (۲۸۲/۱) كتاب الصلاة: باب من شك في صلاته حديث (۱۳۱۲) و ابو نعيم في (الحلية) (۱۲۳۱/۷) و ابو يعلى (۵۱۹/۸) رقم (۵۰۰۲) و الخطيب في (تاريخ بغداد) (۵۷/۱) و كلهم من طريق مسمر: بهذا الاسناد-

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست صورت اختیار کرنے کی کوشش کرے پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

1393- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الشَّكِّينِ أَبُو مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْدٍ حَدَّثَنَا مُسَعَّرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ آخِرَى ذَلِكَ بِالصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتِي السَّهْوِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں بھی انسان ہوں میں بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو اگر کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کون سی صورت نماز کے درست ہونے کے قریب ہے پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے اور پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کرے۔

### 57- باب سُجُودِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ.

باب: سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا

1394- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَهُمَا بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا تھا اور انہوں نے یہ بات بتائی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ دونوں سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے تھے۔

1395- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الظُّهْرَ فَقَامَ فِي اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ.

۱۳۹۵- أخرجه مسلم (۱/۱) كتاب المساجد باب السجود في الصلاة حديث (۱۵۷۲/۹۰) و احمد (۱/۴۵۵) و الطحاوي (۱/۱۱۱) كسرهم من طريق سفیان بن عاصم بن زناد.

۱۳۹۵- أخرجه البخاري (۲/۹۲) كتاب السجود باب (۱) الحديث (۱۳۳۴) و مسلم (۱/۲۹۹): كتاب المساجد باب السجود في الصلاة الحديث (۵۷۰/۸۵) و ابو داود (۱/۶۲۵) كتاب الصلاة باب من قام من اثنتين الحديث (۱۱۰۳۴) و الترمذي (۲/۲۴۲) كتاب الصلاة باب سجدة السجود قبل السلام الحديث (۲۸۹) و النسائي (۱۹/۳) كتاب السجود باب من قام من اثنتين ساجدا و اس ماہ (۱/۲۸۱) كتاب إقامة الصلاة ساجدا فبين قام من اثنتين ساجدا الحديث (۱۳۰۶) و (۱۳۰۷) و العبدی (۲/۴۰۲) رقم (۹۰۲) و مالك (۱/۹۶) رقم (۶۶۶۵) و ابن أبي نية (۱/۱۷۹) و الدارمي (۱/۲۵۳) و ابو عوانة (۲/۱۹۳-۱۹۴) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار ۱/۲۵۴) و ابن الجارود ص (۷۱ ۷۰) رقم (۲۴۲) و البيهقي (۲/۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷) من طريق عن الأعمش عن ابن بھينة ع- و قال الترمذي حديث ابن بھينة حديث حسن و العمل على هذا عند بعض أهل العلم- و تحقيقه الجليل كقوري في (شرح الترمذي ۱/۲۲۷) فقال: من لم يصححه أخرجه الشيخان-

☆☆ حضرت عبداللہ بن تحسینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، آپ دو رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے، آپ بیٹھے نہیں، جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اور پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

58-باب لَيْسَ عَلَى الْمُقْتَدِي سَهْوٌ وَعَلَيْهِ سَهْوُ الْإِمَامِ.

باب: مقتدی پر سہو کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن امام کے سہو (پرسجدہ کرنا) اس پر لازم ہوگا

1396 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ بْنِ رُسْتَمِ السَّقَطِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ سَهْوٌ فَإِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ خَلَفَهُ السَّهْوُ وَإِنْ سَهَا مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ وَالْإِمَامُ كَافٍ فِيهِ .

☆ ☆ سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں ہو (اس کی کسی اپنی غلطی کی وجہ سے) اس پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن اگر امام سے کوئی غلطی ہو جائے تو امام پر بھی سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا اور اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں پر بھی لازم ہوگا۔

لیکن اگر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو اب اس پر سجدہ سہولاً لازم نہیں ہوگا بلکہ امام اس کے لیے کافی ہوگا۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابو حسین مدینی۔ قال بیہقی: مجہول۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سنن کبریٰ (۲/۳۵۲)۔

1397- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدٍ وَبِهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الْأَمَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْقَبَسِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ

١٣٩٦- ذكره البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/٢٥٢) كتاب الصلاة: باب من سوا خلف الإمام من طريقه خارجة بن مصعب، والحديث ذكره الحافظ في (بلوغ الرام) رقم (٣٦٠) وقال: رواه الترمذي و البيهقي بسند ضعيف- قلت: ليس عن الترمذي لهذا الحديث، ولعله البزار كما جاء في (التعليق البصري)-

١٢٩٧- أخرجه الحاكم (٢٢٦/١) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢٤٦/٢-٢٤٥) كتاب الصلاة: باب من سها فجلس في الأولى من طريق عثمان بن سعيد الدارمي ثنا يحيى بن صالح: بهذا اللفظ - وقال الحاكم: صحيح اللفظ ولم يخرجناه - ووافقه الذهبي - أما البيهقي فقد ضاعف فقال: هذا حديث ينقرد به أبو بكر الفسسي وهو مجهول - وتحقق ابن التركماني في (الجواهر النقي) (٢٤٦/٢-٢٤٥) فقال: ليس بمجهول: لأن ابن ماجه أخرجه له وروى عنه الوحاظي وبقيته ولكنه منكلم فيه، ولعله انتبه على البيهقي بأخره فقال له! أبو بكر الفسسي مجهول يروي عن عمر، فذكره صاحب الميزان -



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا سَهْوَ فِي وَثِيَةِ الصَّلَاةِ إِلَّا قِيَامٌ عَنْ جُلُوسٍ أَوْ جُلُوسٌ عَنْ قِيَامٍ.

☆☆ سالم بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نماز میں کسی بھی غلطی پر سجدہ سہو اسی وقت لازم ہوگا جب آدمی بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے یا کھڑے ہونے کی بجائے بیٹھ جائے۔

1398- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْوَاسِطِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَرَنِي عُمَرَ السَّهْوَ فِي الصَّلَاةِ فَأَتَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَوَقَفَ عَلَيْنَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَصِلْ حَتَّى يَكُونَ شَكُّهُ فِي الزِّيَادَةِ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے ساتھ نماز میں سہو ہو جانے کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اسی دوران حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے وہ ہمارے پاس آ کر ٹھہر گئے انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اتنی نماز ادا کرے کہ اس کا وہ شک نماز میں اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

1399- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ نَتَذَاكُرُ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ إِلَّا أَخْبَرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا شَكَّكَ فِي النُّقْصَانِ فَصَلِّ حَتَّى تَشْكَّ فِي الزِّيَادَةِ.

☆☆ عبید اللہ بن عبد اللہ (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان) نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا ہم نماز کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اسی دوران حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے بتایا: کیا میں آپ حضرات کو وہ روایت سناؤں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تمہیں نماز کے دوران کسی کمی کے بارے میں شک ہو تو تم نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ وہ شک اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

59- باب الْبِنَاءِ عَلَى التَّحَرِّيِ وَالسَّجْدَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَالتَّشَهُدِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا.

باب: اندازے کی بنیاد پر (نماز جاری رکھنا) اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا

اس سے پہلے یا اس کے بعد تشہد پڑھنا

۱۳۹۸- ذكره المصنف في (المدخل) (۲۵۹/۱) وقال: نحو ولفظ: (السنن الكبرى) (۲/۲۳۲) - قلت: و سفيان بن عيينة ضعيف في الزهري.

۱۳۹۹- تقدم تخريجه برقم (۱۳۷۳) - و انريد لنا فاقول: ان الحديث اخرجه البيهقي في (المسند) برقم (۲۳۱-۲۳۲) من طريقين عن اسماعيل بن مسلم بهرنا الاسناد - ومن طريق البيهقي اخرجه الضياء في (المختار) برقم (۹۰۱-۹۰۲) - وقال الضياء: رواه اسحاق بن رافع عن عبد الرزاق عن ابن المبارك عن اسماعيل بن مسلم - اه - وينظر: (المدخل) للمصنف (۲۵۷/۱) - (۲۶۰).

1400- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا النَّفِيلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَّكَتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَكَثُرَ ظَنُّكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمَ - قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ - وَوَأَقَّ عَبْدُ الْوَاحِدِ سُفْيَانَ وَشَرِيكَ وَاسْرَائِيلَ وَاخْتَلَفُوا فِي مَتْنِهِ.

☆☆ ابو عبیدہ بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم نماز کی حالت میں ہو اور تمہیں تین یا چار رکعت ہونے کے بارے میں شک ہو اور تمہارا زیادہ گمان یہ ہو کہ چار پڑھی ہیں تو تم تشہد پڑھنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کر لو یہ اس وقت کرو جب تم بیٹھے ہوئے ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے کرو پھر اس کے بعد دوبارہ تشہد پڑھو اور پھر سلام پھیرو۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔  
بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرتے ہوئے اس کے متن میں کچھ اختلاف نقل کیا ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ خصیف بن عبد الرحمن جزری، ابو عون، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ سنی، حفظ، خلط، بخارہ ورمی بالارجاء، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 137ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۴/۱) (۱۲۶)۔

○ ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود، مشہور بکینیہ، واشهر ان لا اسم له غیرہا، (اور ایک قول کے مطابق): اسمہ عامر، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ تیسرے طبقے کے اکابر راویوں میں سے ایک ہیں۔ ورائج انه لا یصح سماع من ابیه، ان کا انتقال 80ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۸/۲) (۸۶)۔

۱۱۰۰- اصرحہ ابو داود (۲۷۰/۱) کتاب الصلوة: باب من قال: یتیم علی اکبر طہ: حدیث (۱۱۰۲۸ و ۱۱۰۲۹) و الطحاوی فی (شرح معانی الآثار ۱/۱۱۱) و البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲۵۶/۲) کتاب الصلوة: باب یتیم بعد سجدتی السجود: کلیم من طریق محمد بن مسلمہ سہذا الاسناد - و لهذا انما فیہ علل: الاولی: ان محمد بن مسلمہ قد خولف فی هذا الحدیث: خالفه: سفیان و شریک و محمد بن فضیل و اسرائیل و عبد الواحد: فرووه عن خصیف مرفوعاً - الثاني: ان خصیف لم یرو عن عبد الله الجریری: قال الحافظ فی (التقریب ۱/۱۲۱): صدوق سی - الحفظ: خلط بخارہ - الثالث: ان ابا عبیدہ بن عبد الله بن مسعود لم یجدک ابن مسعود - قال العلل فی (مناہج التمهیل) ص (۲۰۱): قال ابو حاتم و الجماعة: لم یسمع من ابیه شیئاً - ال - و بنظر: (المداہی فی تخریج احادیث البہابیہ ۱/۱۰۹) فقد نکلم علی علل هذا الحدیث کلاماً شافياً۔

## 60- باب الرجوع إلى القعود قبل استتمام القيام.

باب: (بھولنے کی صورت میں) پورا کھڑا ہونے سے پہلے دوبارہ بیٹھ جانا

1401- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَابِرٌ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ اسْتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتِي السَّهْوِ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْفَرَيَابِيُّ وَمُؤَمَّلٌ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الثَّوْرِيِّ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام دو رکعت ادا کرنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو اگر اسے پورا کھڑا ہونے سے پہلے ہی یہ بات یاد آ جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے لیکن اگر وہ پورا کھڑا ہو چکا ہو تو پھر وہ نہ بیٹھے اور بعد میں سجدہ سہو کر لے۔ دیگر راویوں نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ مغیرہ بن شبیل - بجل حمسی، ابو طفیل کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۶۹) (۱۳۱۶)۔

1402- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَمْضِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو شک ہو جائے اور وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو اگر وہ پورا کھڑا ہو چکا ہو تو اسی طرح نماز پڑھتا

۱۴۰۱- أخرجه أبو داود (۲۷۲/۱) كتاب الصلاة: باب من نسي أن ينسرد وهو جالس: حديث (۱۶۳۶) وابن ماجه (۲۸۱/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء فيمن قام من السجدة: حديث (۱۱۳۸) وأحمد (۲۵۲/۲) وعبد الرزاق (۳۰/۲) رقم (۲۱۸۲) والطبرانی في (المعجم) (۲۰/۱) (۲۹۹) رقم (۹۵۷) والمبرقفي في (السنن الكبرى) (۲/۲۴۳) كتاب الصلاة: باب من سجد فلهي خمساً: كسر من طريقه سفیان بن عيينة: سير أعلام النبلاء ۱۴۰۲- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۴۰) من طريقه شبابة بن سوار: ثنا قيس بن الربيع: سير أعلام النبلاء - وأخرجه أحمد (۲۵۲/۱) والطحاوي (۱/۱۴۰) من طريقه شعبه عن جابر بن يزيد: سير أعلام النبلاء -



رہے اور بعد میں دو مرتبہ سجدہ سہو کر لے لیکن اگر وہ پورا کھڑا نہ ہوا ہو تو اسے بیٹھ جانا چاہیے اب اس پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

1403- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَمْ يُتَكَلَّمْ فِي جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّمَا تُكَلَّمُ فِيهِ لِرَأْيِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَجَابِرٌ عِنْدِي لَيْسَ بِالْقَوِي فِي حَدِيثِهِ وَرَأْيِهِ .  
اس روایت کے بعض راویوں پر تنقید کی گئی ہے۔

## 61-باب تَحْلِيلُ الصَّلَاةِ التَّسْلِيمِ.

باب: سلام پھیر کر نماز ختم ہوتی ہے

1404- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ . وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَاحْرَامُهَا . وَاحْلَالُهَا .  
☆☆ محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وضو نماز کی کنجی ہے تکبیر تحریمہ کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔  
عبید اللہ نامی راوی نے کچھ الفاظ مختلف نقل کیے ہیں۔

## 62-باب مَنْ أَحَدَتْ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ أَوْ أَحَدَتْ قَبْلَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

باب: جو شخص نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے یا امام کے سلام

پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے اس کی نماز مکمل ہوگی

1405- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ الْإِفْرِيقِيُّ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَالِجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ ثُمَّ أَحَدَتْ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ . عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ ضَعِيفٌ لَا يَحْتَجُّ بِهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام آخری

۱۴۰۳ قال ابو داود (۱/۲۷۲): (وليس في كتابي عن جابر الجعفي الا هذا الحديث) - ينظر ترجمته في (توسيع الكمال) (۱/۲۷۵-۲۷۶)

و (توسيع التوسيع) (۱/۲۷۶-۲۷۷)



مَنْ أَدْرَكَ أَوَّلَ الصَّلَاةِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آخری سجدے سے سر اٹھانے اور سیدھے بیٹھ جانے کے بعد امام کا وضوٹو جائے تو اس کی نماز مکمل شمار ہوگی اور اس شخص کی بھی نماز مکمل شمار ہوگی جو اس کی اقتداء میں نماز کے آغاز سے شریک ہوا تھا۔

### 63- باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ لَا يَسْتَطِيعُ الْقِيَامَ وَالْفَرِيضَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

باب: ایسے بیمار شخص کی نماز کا حکم جو قیام نہ کر سکتا ہو سواری پر فرض نماز ادا کرنے کا حکم

1408- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ- قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ثَبَاتًا فِي الْحَدِيثِ- عَنْ حُسَيْنِ الْمُكْتَبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبِكَ .

☆ ☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے بواسیر کی شکایت تھی میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر ایسا نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر کرو اگر ایسا بھی نہیں کر سکتے تو پہلو کے بل لیٹ کر کرو۔

1409- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ. ☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن شقیق، ابو عبد الرحمن مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ یا اس سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۴۲/۲) (۳۱۱)۔

۱۴۰۸- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۰۱) كتاب الصلاة: باب صلاة المريض: من طريق أبي الحسن محمد بن الحسين بن محمد بن الفضل القطان بغداد: أنا إسماعيل بن محمد الصفار: بوزن الدمشقي - وأخرجه البخاري (۲/۲۰۱) كتاب تفسير الصلاة: باب إذا لم يطق قاعداً صلى على جنب: حديث (۱۱۱۷) وابن خزيمة (۹۷۹-۱۲۵۰) والبيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۲/۱۲۸) كتاب الصلاة: باب المريض: حديث (۱۰۷۷) كلهم من طريق ابن المبارك بوزن الدمشقي -

۱۴۰۹- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۰۷-۲۰۵) كتاب الصلاة: باب صلاة المريض: أخرنا أبو الحسن: أنا إسماعيل بوزن الدمشقي - وقال البيهقي: رواه البخاري في الصحيح عن عبدان عن ابن المبارك - وبظن: الحديث السابق: والحديث الآتي -





## راویان حدیث کا تعارف:

- محمد بن ابی نوح عبدالرحمن بن غزوٰان، مولیٰ خزائنہ، معروف والدہ بقراء، یکنی ابا عبد اللہ۔ قال ابو حسن دارقطنی: محمد بن عبدالرحمن ابی نوح بن قرا دمتروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۱۱/۲) (۷۹۳)۔
- عمر بن میمون بن بحر بن سعد، رماح بلخی، ابو علی قاضی، وسعدھورماح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ وعی فی آخر عمرہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۷۱ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۳۲) (۵۱۳)۔
- عثمان بن یحییٰ بن امیہ ثقفی، مجہول، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۰) (۴۵۶۱)۔
- یعلیٰ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام تمیمی، خلیف قریش، وھو یعلیٰ ابن مدیہ۔ ینضم میم و سکون نون بعدھا تحتانیۃ مفتوحہ۔ وھی امہ صحابی مشہور، ان کا انتقال ۴۷ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۷/۲) (۴۰۱)۔



## شیخ علاؤ الدین سمرقندی کا بیان

سواری پر نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ”تحفۃ الفقہاء“ کے مصنف شیخ علاؤ الدین سمرقندی تحریر کرتے ہیں: سواری پر نماز ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں نماز فرض ہوگی واجب ہوگی یا نفل ہوگی جہاں تک فرض نماز کا تعلق ہے تو وہ دو شرائط کے ساتھ سواری پر ادا کرنا جائز ہوگا۔

ایک شرط یہ ہے: آدمی شہر سے باہر ہو خواہ وہ مسافر ہو یا ویسے ہی اپنی زرعی اراضی کی طرف گیا ہو۔ دوسری صورت یہ ہے: اسے کوئی ایسا عذر لاحق ہو جس کی وجہ سے وہ سواری سے نیچے نہ اتر سکتا ہو اور وہ بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا دشمن کا اندیشہ ہو یا درندے کا اندیشہ ہو یا نیچے کچھ زیادہ ہو لیکن ایسا شخص رکوع اور سجدہ کیے بغیر اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے گا سجدے میں وہ اپنے سر کو رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکا دے گا۔ کیا سواری پر باجماعت نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

اس طرح کہ بعض لوگ دوسروں کے پہلو میں کھڑے ہو جائیں اور وہ لوگ اپنے امام کو آگے کھڑا کر دیں یا اپنے درمیان میں کھڑا کر لیں تو ظاہر الروایۃ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے ایسا کرنا جائز نہیں ہے خواہ کوئی بھی صورت ہو۔ البتہ امام محمد رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ لوگ ایک صف بنا کر کھڑے ہوں اس طرح کہ ان کے درمیان کوئی کشادگی نہ ہو اور ان کا امام ان کے درمیان میں کھڑا ہو تو ایسا کرنا جائز ہوگا ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

جہاں تک واجب نماز کا تعلق ہے تو اس کا بھی حکم ہے کیونکہ احکام میں وہ فرض نماز کے ساتھ شامل ہوتی ہے اس کی مثال وتر ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وتر کی نماز ادا کرنا واجب ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے

کیونکہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔

حسن نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: فجر کی دو سنتیں سواری پر ادا کرنا جائز نہیں ہے جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔

نذر نماز کا بھی یہی حکم ہے۔

اسی طرح وہ نفل نماز جس کی قضاء کرنا واجب ہو اسے بھی ادا نہیں کیا جاسکتا اسی طرح وہ سجدہ تلاوت جو زمین پر تلاوت کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہو اسے بھی سواری پر ادا نہیں کیا جاسکتا۔

لیکن اگر کوئی شخص سواری پر آیت سجدہ کو تلاوت کر لیتا ہے تو وہ سواری پر ہی اشارے کے ساتھ سجدہ کر لے گا ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ وہ اسی حالت میں واجب ہوا تھا۔

اگر کوئی شخص سواری پر سوار ہوتے ہوئے اپنے اوپر دو رکعات ادا کرنا لازم قرار دے دیتا ہے اور پھر ان دونوں کو سواری پر ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔

امام کرخی رحمہ اللہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے

جبکہ امام محمد رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: جس شخص نے اپنے اوپر دو رکعات لازم کی ہوں جبکہ وہ سوار ہو اور پھر وہ ان دونوں کو سواری پر ہی ادا کرے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا یعنی انہوں نے اس حوالے سے کوئی فرق نہیں کیا: نذر ماننے والا شخص سواری پر سوار تھا یا زمین پر موجود تھا۔

جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے تو سواری پر اسے ادا کرنا جائز ہے خواہ سوار شخص کسی بھی حالت میں ہو وہ مسافر ہو یا مسافر نہ ہو اس صورت میں جبکہ وہ شہر سے باہر جا چکا ہو اگرچہ وہ سواری سے نیچے اترنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو عام علماء اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ بات صرف مسافر کے لیے جائز ہے جو شخص شہر سے باہر نکل کر کسی نواحی آبادی میں جاتا ہے اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس بارے میں منقول حدیث کا تعلق سفر کے ساتھ ہے۔

صحیح قول وہی ہے جو عام علماء نے بیان کیا ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے لیے تشریف لے گئے تھے تو آپ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر رہے تھے حالانکہ مدینہ منورہ اور خیبر کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں ہے جو شرعی مدت سفر کے برابر ہو۔

جہاں تک شہر کے اندر سواری پر نفل نماز ادا کرنے کا تعلق ہے تو ظاہر الرویہ کے مطابق ایسا کرنا جائز نہیں ہے

جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: استحسان کے طور پر ایسا کرنا جائز ہے۔

پیدل چلنے والے شخص کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے لڑائی کے دوران لڑتے ہوئے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے پانی میں تیرتے ہوئے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نص کا تعلق صرف سواری پر سوار ہونے کی حالت کے ساتھ ہے۔

۱۔ تحفۃ الفقہاء شیخ علاؤ الدین سمرقندی



## 64- باب الْحِثِّ عَلَى صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْأَمْرِ بِهَا.

باب: باجماعت نماز کی ترغیب اور اس کا حکم دینا

1413- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

طَهْمَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَقْدِرُ عَلَى قَائِدٍ يَلَايْمُنِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ أَنْهَارٌ وَأَشْجَارٌ فَيَسْعُنِي أَنْ أَصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ أَسْمَعْ الْإِقَامَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْتَهَا.

☆☆ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ساتھ لانے والا نہیں ہوتا جو ہر وقت میرے ساتھ رہے جبکہ میرے اور مسجد کے درمیان میں نالے بھی ہیں درخت بھی ہیں تو کیا میرے لیے اس بات کی گنجائش ہے میں اپنے گھر میں نماز ادا کر لوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اقامت کی آواز سنتے ہو انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم یہاں (مسجد میں) آیا کرو۔

باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟

باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رشد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جمہور نے اسے سنت یا فرض کفایہ کہا ہے جبکہ اہل ظاہر کے نزدیک باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے اور مکلف شخص اس کا پابند ہے۔

اس اختلاف کی وجہ وہ روایات ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں اور جن کے مفہوم میں تعارض پایا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔“

اس حدیث سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے یعنی اس میں فرض نماز تنہا ادا کرنے کے مقابلے میں اضافی خوبی پائی جاتی ہے (جو زیادہ اجر و ثواب ہے) اور نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مقصود یہ ظاہر ہوتا ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے کے مقابلے میں زیادہ مکمل ہوتا ہے اور کمال ایک ایسی چیز ہے جو بنیادی اجزاء سے اضافی شمار کی جاتی ہے۔

اسی طرح نابینا کے بارے میں منقول مشہور حدیث ہے جسے آپ ﷺ نے باجماعت نماز ادا کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا تھا

۱۴۱۲- أخرجه أحمد (۲/۲۲۲) و ابن خزيمة (۱/۱۸۷) و الحاكم (۱/۲۸۷) من طريق حسين بن عبد الرحمن بن سفيان الدمشقي - و صححه

الحاكم ووافقه الذهبي و صححه ابن خزيمة-

کیونکہ اسے ساتھ لانے والا کوئی شخص موجود نہیں تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں ملتی ہے۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے جب کوئی عذر نہ ہو تو باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کی تائید میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت بھی پیش کی جاسکتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں سڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں انہیں اکٹھا کیا جائے اور پھر میں نماز کے لیے حکم دوں اس کے لیے اذان دی جائے پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور خود میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں سمیت انہیں جلا دوں اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر انہیں اس بات کا پتہ ہو کہ انہیں ایک پر گوشت بڑی ملے گی یا پائے ملیں گے تو یہ عشاء کی نماز میں (یعنی باجماعت) ضرور شریک ہوں۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کے طریقوں کی تعلیم دی تھی ہدایت کے اُن طریقوں میں سے ایک بات یہ بھی شامل ہے مسجد میں نماز ادا کی جائے جہاں اذان دی جاتی ہے۔

بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں:

”اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“

فقہاء کے دونوں گروہوں نے اپنے موقف کے برعکس منقول روایت میں تاویل کر کے جمع و تطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے انہوں نے اپنے موقف کے برعکس منقول روایت کے ظاہری الفاظ کو اس مفہوم کی طرف لے جانے کی کوشش کی ہے جو انہوں نے اختیار کیا ہے۔

اہل ظاہر یہ کہتے ہیں: افضلیت کا مقابلہ خود واجبات کے اندر بھی ہو سکتا ہے اور اس بارے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے یعنی باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے اور زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس منفرد شخص کی نماز سے جو کسی عذر کی وجہ سے باجماعت نماز کا پابند نہیں رہتا ہے علماء ظاہر نے یہ بات بیان کی ہے اس تاویل کی روشنی میں دونوں روایات میں کوئی تعارض باقی نہیں رہے گا انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں درج ذیل حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے:

”بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہوئے شخص کی نماز میں نصف فضیلت رکھتی ہے۔“

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں تاہم شخص کے بارے میں منقول نماز کے مقابلے کو جمعہ کی نماز پر محمول کیا جائے گا یہی وہ اذان ہے جس پر سننے والے شخص پر یہ لازم ہے وہ مسجد جائے اور (جمعہ کی نماز ادا کرے) اس بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے تاہم یہ بہت دور کی تاویل محسوس ہوتی ہے کیونکہ حدیث کے الفاظ میں یہ بات منقول ہے: تاہم شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے آپ ﷺ کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی: اے اللہ کے

رسول! مجھے ساتھ لانے کے لیے کوئی آدمی نہیں ملتا جو مجھے مسجد تک پہنچا سکے تو اُس شخص نے اللہ کے رسول سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ وہ اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لے نبی اکرم ﷺ نے اسے رخصت عنایت کر دی تھی لیکن جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اُسے واپس بلایا اور دریافت کیا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم اُس کا جواب دو۔

حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہ مفہوم بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس سے جمعہ کی اذان مراد لی جائے کیونکہ جمعہ کی نماز ادا کرنا اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو شہر میں رہتا ہو خواہ اُس نے اذان کی آواز نہ بھی سنی ہو اور جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔

اسی طرح حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے متعارض روایت مذکور ہے جو موطا میں منقول ہے۔

حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ جو نابینا تھے وہ (اپنے محلے کے افراد کی) امامت کیا کرتے تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: بعض اوقات تاریکی ہوتی ہے اور بارش اور سیلاب کا بھی اندیشہ ہوتا ہے جبکہ مجھے بصارت کی کمی کی شکایت ہے (یا میں نابینا ہوں) تو اے اللہ کے رسول! آپ میرے گھر تشریف لائیں اور وہاں کسی جگہ نماز ادا کر لیں جسے میں مستقل طور پر جائے نماز بنا لوں نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لے گئے تھے نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: تم کہاں نماز ادا کرنا چاہتے ہو؟ تو انہوں نے گھر کے ایک حصے کی طرف اشارہ کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے وہاں نماز ادا کی تھی۔ (اس سے یہ ثابت ہوتا ہے نابینا شخص کو اس بات کی اجازت ہے وہ جماعت نماز میں شامل نہ ہو تو یہ سابقہ مذکورہ نابینا والی روایت سے متعارض ہے۔)

65- باب قِضَاءِ الصَّلَاةِ بَعْدَ وَقْتِهَا وَمَنْ دَخَلَ فِي صَلَاةٍ فَخَرَجَ وَقْتُهَا قَبْلَ تَمَامِهَا  
باب: نماز کا وقت گزر جانے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا جو شخص نماز پڑھنا شروع کر دے اور اسے مکمل کرنے سے پہلے اس کا وقت گزر جائے (اس کا حکم)

1414- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ فَنَامَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ بِبِلَالٍ فَأَذَنَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّوْا الْعِدَّةَ ☆ ☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے آپ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور آپ نے دو رکعت ادا کی پھر اس کے آپ ﷺ نے صبح کی نماز (قضاء کے طور پر) ادا کی۔



## نمازوں کے مکروہ اوقات

فتاویٰ ہندیہ (جو فتاویٰ عالمگیری کے نام سے مشہور ہے) اس میں یہ بات تحریر ہے:

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ لَا تَجُوزُ فِيهَا الْمَكْتُوبَةُ وَلَا صَلَاةُ الْجَنَازَةِ وَلَا سَجْدَةُ التَّلَاوَةِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَعِنْدَ الْإِنْتِصَافِ إِلَى أَنْ تَزُولَ وَعِنْدَ اخْوَارِهَا إِلَى أَنْ يَغِيبَ إِلَّا عَصَرَ يَوْمِهِ ذَلِكَ فَإِنَّهُ يَجُوزُ آدَاؤُهُ عِنْدَ الْغُرُوبِ .

هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَا دَامَ الْإِنْسَانُ يَقْدِرُ عَلَى النَّظَرِ إِلَى قُرْصِ الشَّمْسِ فَهِيَ فِي الطَّلُوعِ .

كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ هَذَا إِذَا وَجِبَتْ صَلَاةُ الْجَنَازَةِ وَسَجْدَةُ التَّلَاوَةِ فِي وَقْتٍ مُبَاحٍ وَأَخَّرْنَا إِلَى هَذَا الْوَقْتِ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ قَطْعًا أَمَّا لَوْ وَجِبَتْ فِي هَذَا الْوَقْتِ وَأَدَيْتَا فِيهِ جَازَ ؛ لِأَنَّهَا أُدِيَتْ نَاقِصَةً كَمَا وَجِبَتْ .

كَذَا فِي السَّرَاجِ الْوَهَّاجِ وَهَكَذَا فِي الْكَافِي وَالتَّبْيِينِ لَكِنَّ الْأَفْضَلَ فِي سَجْدَةِ التَّلَاوَةِ تَأْخِيرُهَا وَفِي صَلَاةِ الْجَنَازَةِ التَّأْخِيرُ مَكْرُوهٌ .

هَكَذَا فِي التَّبْيِينِ وَلَا يَجُوزُ فِيهَا قِضَاءُ الْفَرَائِضِ وَالْوَاجِبَاتِ الْفَائِتَةِ عَنْ أَوْقَاتِهَا كَالْوُثْرِ . هَكَذَا فِي الْمُسْتَصْفَى وَالْكَافِي .

وَالْتَطَوُّعُ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ يَجُوزُ وَيُكْرَهُ كَذًا فِي الْكَافِي وَشَرْحِ الطَّحَاوِيِّ حَتَّى لَوْ شَرَعَ فِي التَّطَوُّعِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا ثُمَّ تَهَقُّقُهُ كَانَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَلَوْ صَلَّى فَرِيضَةً سِوَى عَصْرِ يَوْمِهِ لَا تَنْتَقِضُ طَهَارَتُهُ بِالتَّهَقُّقِ .

هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ فِي نَوَاقِصِ الْوُضُوءِ وَيَجِبُ قَطْعُهُ وَقِضَاؤُهُ فِي وَقْتٍ غَيْرِ مَكْرُوهٍ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ وَلَوْ أَنَّكَ خَرَجَ عَنْ عَهْدِكَ مَا لَزِمَهُ بِذَلِكَ الشُّرُوعُ . هَكَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ وَقَدْ آسَأَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ

وَلَوْ قِضَاهُ فِي وَقْتِ مَكْرُوهٍ جَازَ وَقَدْ آسَأَ .

كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْحِيِّ .

وَلَوْ نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي الْوَقْتِ الْمَكْرُوهِ فَأَدَّى فِيهِ يَصِحُّ وَيَأْتُمُّ وَيَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي غَيْرِهِ .

كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

إِذَا نَذَرَ مُطْلَقًا أَوْ فِي غَيْرِ هَذِهِ الْأَوْقَاتِ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ الْإِدَاءُ فِيهَا وَهُوَ .

هَكَذَا فِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي لِابْنِ أَمِيرِ الْحَاجِّ .

تِسْعَةُ أَوْقَاتٍ يُكْرَهُ فِيهَا النَّوَافِلُ وَمَا فِي مَعْنَاهَا لَا الْفَرَائِضُ .

هَكَذَا فِي النَّهَائِيَةِ وَالْكَفَايَةِ فَيَجُوزُ فِيهَا قَضَاءُ الْفَائِتَةِ وَصَلَاةُ الْجَنَازَةِ وَسَجْدَةُ التَّلَاوَةِ .

كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ .

مِنْهَا مَا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ .

كَذَا فِي النَّهَائِيَةِ وَالْكَفَايَةِ يُكْرَهُ فِيهِ التَّطَوُّعُ بِأَكْثَرِ مِنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ .

وَمَنْ صَلَّى تَطَوُّعًا فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَةً طَلَعَ الْفَجْرُ كَانَ الْإِثَامُ أَفْضَلَ ؛ لِأَنَّ وَقُوعَهُ فِي

التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْفَجْرِ لَا عَنْ قَصْدٍ وَلَا تَتُوبَانِ عَنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ عَلَى الْأَصَحِّ .

هَكَذَا فِي السَّرَاجِ الْوَهَّاجِ وَالتَّبْيِينِ .

وَلَوْ شَرَعَ أَرْبَعًا فَالْشَّفَعُ الَّذِي بَعْدَ الطُّلُوعِ يَنْوِبُ عَنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ هُوَ الْمَخْتَارُ .

كَذَا فِي خَزَائِنِ الْفَتَاوَى وَمِنْهَا مَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ .

هَكَذَا فِي النَّهَائِيَةِ وَالْكَفَايَةِ وَلَوْ أَفْسَدَ سُنَّةَ الْفَجْرِ ثُمَّ قَضَاهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يُجْزِ كَذَا فِي

مُحِيطِ السَّرْحِيِّ .

وَمِنْهَا مَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ التَّغْيِيرِ .

هَكَذَا فِي النَّهَائِيَةِ وَالْكَفَايَةِ لَوْ افْتَتَحَ صَلَاةَ النَّفْلِ فِي وَقْتٍ مُسْتَحَبٍّ ثُمَّ أَفْسَدَهَا فَقَضَاهَا بَعْدَ صَلَاةِ

الْعَصْرِ قَبْلَ مَوَاقِبِ الشَّمْسِ لَا يُجْزِيهِ هَكَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْحِيِّ .

وَمِنْهَا مَا بَعْدَ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَعِنْدَ الْإِقَامَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعِنْدَ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

وَالْعِيدَيْنِ وَالْكَسُوفِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ هَكَذَا فِي النَّهَائِيَةِ وَالْكَفَايَةِ .

وَيُكْرَهُ التَّنْفُلُ عِنْدَ خُطْبَةِ الْحَجَّةِ وَخُطْبَةِ النِّكَاحِ .

هَكَذَا فِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي لِابْنِ أَمِيرِ الْحَاجِّ .

وَيُكْرَهُ التَّطَوُّعُ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ لِلْمُخُطَبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

كَذَا فِي مُنْيَةِ الْمُصَلِّي .

إِذَا شَرَعَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ خَرَجَ الْإِمَامُ لِلْمُخُطَبَةِ يَوْمَ أَرْبَعًا وَهُوَ الصَّوْحِيُّ وَإِلَيْهِ مَالُ

الْإِمَامِ الصَّدْرُ الْأَجَلُ الشَّهِيدُ الْأَسْتَاذُ حُسَامُ الدِّينِ كَذَا فِي الظَّهْمَرِيَّةِ .

وَيُكْرَهُ التَّنْفُلُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ الْأُسْتَنَّةُ الْفَجْرِ أَنْ لَمْ يَحْفَ فَوَتْ الْجَمَاعَةُ ، وَقَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

مُطْلَقًا وَبَعْدَهَا فِي الْمَسْجِدِ لَا فِي الْبَيْتِ وَبَيْنَ صَلَاتَيِ الْجَمْعِ بِعَرَفَةَ وَمَرْقَلَةَ .

هَكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

وَيُكْرَهُ جَمِيعُ الصَّلَوَاتِ سِوَى الْوَقْتِيَّةِ إِذَا ضَاقَ وَقْتُ الْمَكْتُوبَةِ .

هَكَذَا فِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي لِابْنِ أَمِيرِ الْحَاجِّ نَاقِلًا عَنْ الْحَاوِي .

وَيُكْرَهُ الصَّلَاةُ وَقْتُ مُدَافَعَةِ الْبَوْلِ أَوْ الْغَائِطِ وَوَقْتُ حُضُورِ الطَّعَامِ إِذَا كَانَتْ النَّفْسُ تَائِقَةً إِلَيْهِ

وَالْوَقْتُ الَّذِي يُوجَدُ فِيهِ مَا يَشْغَلُ الْبَالَ مِنْ أَعْمَالِ الصَّلَاةِ وَيُخِلُّ بِالْخُشُوعِ كَأَيْنَا مَا كَانَ الشَّاعِلُ

، وَيُكْرَهُ آدَاءُ الْعِشَاءِ مَا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ .

هَكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

تین اوقات ایسے ہیں جن میں فرض نماز ادا کرنا یا سجدہ تلاوت کرنا جائز نہیں ہے:

ایک وہ وقت جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے ایک وہ وقت جب سورج عین درمیان میں پہنچ جائے یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور وہ وقت جب سورج سرخ ہو جائے (یعنی اس کی دھوپ ماند پڑ جائے) یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے البتہ اسی دن کی عصر کی نماز کا حکم مختلف ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اس وقت میں اسی دن کی عصر کی نماز ادا کرتا ہے تو یہ ادا کرنا جائز ہوگا۔ فتاویٰ قاضی خان میں یہی بات تحریر ہے۔

شیخ ابو بکر محمد بن فضل یہ فرماتے ہیں: جب تک آدمی سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنے پر قادر ہے سورج طلوع شمار ہوگا الخلاصہ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

یہ حکم اس وقت ہے جب نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت ایک ایسے وقت میں لازم ہوئے ہوں جو ان کے لیے مباح وقت تھا لیکن آدمی نے اس کو اتنا مؤخر کر دیا: یہ وقت آجائے (جس میں انہیں ادا کرنا مکروہ ہے) تو ایسی صورت میں یہ قطعی طور پر جائز نہیں ہوں گے البتہ اگر یہ اسی وقت میں واجب ہوتے ہیں اور وہ شخص اسی وقت میں ان دونوں کو ادا کر دیتا ہے تو یہ جائز ہوگا کیونکہ یہ جس طرح ناقص طور پر لازم ہوئے تھے اسی طرح ناقص طور پر ادا کر لیے گئے ہیں۔

”السراج الوہاج“ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے اسی طرح کتاب ”الکافی“ اور کتاب ”التہیین“ میں مذکور ہے۔ تاہم سجدہ تلاوت کے بارے میں یہ بات زیادہ فضیلت رکھتی ہے: اسے مؤخر کر دیا جائے لیکن نماز جنازہ میں چونکہ تاخیر کرنا مکروہ ہے (اس لیے اس میں ایسا نہیں کیا جائے گا)۔

”التہیین“ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

ان اوقات میں کسی فرض نماز کی قضاء ادا کرنا یا کسی واجب کی قضاء ادا کرنا بھی جائز نہیں ہے ”المستصفی“ اور ”الکافی“ میں اسی طرح تحریر ہے۔

ان اوقات میں نوافل ادا کرنا جائز ہے لیکن ایسا کرنا مکروہ ہوگا ”الکافی“ اور ”شرح طحاوی“ میں اسی طرح تحریر ہے۔ یہی وجہ ہے: اگر کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت کوئی نفل نماز شروع کرتا ہے اور

۱۔ الفتاویٰ الہندیۃ (کِتَابُ الصَّلَاةِ) الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي بَيَانِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ وَتُكْرَهُ فِيهَا )



نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنستا ہے اب اس پر وضو دوبارہ کرنا لازم ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اس وقت میں اس دن کی عصر کی نماز کے علاوہ کوئی اور فرض (یعنی قضاء فرض نماز) ادا کرتا ہے تو اب قہقہہ لگانے کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ”فتاویٰ قاضی خان“ میں وضو کو توڑنے والی چیزوں کی بحث میں اسی طرح تحریر ہے۔

ایسے شخص پہ یہ بات لازم ہے وہ نماز کو توڑ دے اور اس کی قضاء ایسے وقت میں ادا کرے جس میں نماز ادا کرنا مکروہ نہ ہو۔

ظاہر الروایت میں یہ بات مذکور ہے اگر کوئی شخص اس نماز کو مکمل کر لیتا ہے تو اب اس کے ذمے سے وہ فرض ادا ہو جائے گا۔ ”فتح القدیر“ میں اسی طرح تحریر ہے۔

”شرح طحاوی“ میں یہ بات مذکور ہے: ایسے شخص نے غلط کیا تاہم اس پر مزید کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔ ”محیط سرحی“ میں یہ تحریر ہے: اگر کوئی شخص نماز کو مکروہ وقت میں قضاء کے طور پر ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا لیکن اس شخص نے غلط حرکت کا ارتکاب کیا ہے۔

”البحر الرائق“ نامی کتاب میں یہ بات مذکور ہے: اگر کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے وہ مکروہ وقت میں نماز ادا کرے گا اور پھر وہ اس وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا درست ہوگا البتہ وہ شخص گنہگار ہوگا ایسے شخص پہ لازم ہوگا کہ وہ اسے دوسرے کسی وقت میں بھی ادا کرے۔

شیخ ابن امیر الحاج کی تصنیف ”شرح منیۃ المصلی“ میں یہ بات تحریر ہے: اگر کسی شخص نے مطلق طور پر نذر مانی ہو یا ان اوقات کے علاوہ کسی اور وقت میں نذر مانی ہو تو اب ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے اس کی نذر پوری نہیں ہوگی اس کی مختلف صورتیں ہیں۔

”نہایہ“ اور ”کفایہ“ میں یہ بات تحریر ہے: نو اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل اور ان کے حکم جیسی دیگر نمازیں ادا کرنا مکروہ ہے۔ ”فتاویٰ قاضی خان“ میں یہ تحریر ہے ان اوقات میں قضاء نماز ادا کرنا نماز جنازہ ادا کرنا اور سجدہ تلاوت ادا کرنا جائز ہے۔ ان میں سے ایک وقت وہ ہے جو صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر نماز فجر ادا کرنے سے پہلے تک کا وقت ہے یہ بات ”نہایہ“ اور ”کفایہ“ میں لکھی ہوئی ہے۔

”السراج الوہاج“ میں یہ بات تحریر ہے اور ”التبیین“ میں بھی یہ لکھا ہے: جو شخص رات کے آخری حصے میں نفل ادا کر رہا ہو اور اس کے ایک رکعت پڑھ لینے کے بعد صبح صادق ہو جائے تو اس کے لیے زیادہ فضیلت یہی رکھتا ہے وہ ان دو رکعت کو پورا کر لے کیونکہ اس شخص نے صبح صادق ہو جانے کے بعد نوافل ادا کرنے کا قصد نہیں کیا ہے اور صبح قول کے مطابق یہ نفل فجر کی دو سنتوں کے قائم مقام بھی نہیں ہو سکتے ہیں۔

اگر کوئی شخص ایسی صورت حال میں چار رکعت ادا کر لیتا ہے تو صبح صادق ہو جانے کے بعد اس نے جو دو رکعت ادا کی ہیں وہ فجر کی سنتوں کے قائم مقام شمار ہوں گی مختار قول یہی ہے جو ”خزانۃ الفتاویٰ“ میں تحریر ہے۔

ان اوقات میں سے ایک وقت وہ ہے جب صبح کی نماز ادا کر لی گئی ہو اور پھر اس کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک کا

وقت جو ہے ”نہایہ“ اور ”کفایہ“ میں یہی تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں ادا کرتے ہوئے انہیں فاسد کر دیتا ہے اور پھر فجر پڑھ لینے کے بعد ان سنتوں کی قضاء ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا یہ بات ”محیط سرحسی“ میں تحریر ہے۔

”نہایہ“ اور ”کفایہ“ میں یہ بات تحریر ہے: ان اوقات میں سے ایک وقت یہ ہے عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سے لے کر سورج متغیر ہو جانے تک کا وقت ہے۔

اگر کوئی شخص مستحب وقت میں نفل نماز کا آغاز کرتا ہے پھر اس کو توڑ دیتا ہے پھر عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے سے پہلے ان کی قضاء کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ یہ بات محیط سرحسی میں تحریر ہے۔

ان اوقات میں سے ایک وقت یہ ہے جب سورج غروب ہو چکا ہو اس کے بعد سے لے کر مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے کا وقت ہے۔

ایک وقت وہ ہے جب جمعہ کی نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہو۔

ایک وقت وہ ہے جب جمعہ عیدین کسوف یا استقاء کی نماز کا خطبہ دیا جا رہا ہو یہ سب باتیں ”نہایہ“ اور ”کفایہ“ میں تحریر ہیں۔

جب حج یا نکاح کا خطبہ پڑھا جا رہا ہو تو اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ یہ بات ”منیۃ المصلیٰ“ میں تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز سے پہلے والی چار رکعت پڑھنا شروع کر دے اور اسی دوران امام خطبہ دینے کے لیے آ جائے تو صحیح یہی ہے وہ شخص پہلے ان چار رکعت کو پورا کر لے۔ شیخ صدر شہید حسام الدین نے ”فتاویٰ ظہیریہ“ میں یہ بات تحریر کی ہے۔ جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی ہو تو اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے لیکن اگر جماعت کے فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو تو فجر کی سنتیں ادا کرنا جائز ہے۔

عیدین کی نماز ادا کرنے سے پہلے گھر میں یا مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے اور عیدین کی نماز ادا کر لینے کے بعد مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے گھر میں ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

عرفہ اور مزدلفہ میں جب دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے تو ان دونوں نمازوں کے درمیان میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے یہ بات بحر الرائق میں تحریر ہے۔

جب کسی نماز کا وقت بہت تھوڑا رہ چکا ہو تو اس وقت کے فرض کے علاوہ کوئی بھی نماز ادا کرنا مکروہ ہے یہ بات شرح منیۃ المصلیٰ میں تحریر ہے جو ابن امیر الحاج نے لکھی ہے انہوں نے اسے ”الحاوی“ نامی کتاب سے نقل کیا ہے۔

پیشاب یا پاخانہ کی حاجت کو روک کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

جب کھانا سامنے موجود ہو اور انسان کی طبیعت بھی اس کی طرف مائل ہو تو ایسے وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے بلکہ جس وقت میں کوئی ایسا سبب پایا جا رہا ہو جس کی وجہ سے نماز کی طرف توجہ مبذول نہ ہو رہی ہو اور خشوع اور خضوع میں خلل واقع ہو تو اس وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوگا خواہ وہ کوئی بھی سبب ہو۔

آدھی رات گزار جانے کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے یہ بات ”بحر الرائق“ میں تحریر ہے۔

**1415-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اسی دوران سورج نکل آئے تو وہ دوسری رکعت بھی ادا کر لے۔

**1416-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ حَدَّثَنِي خِلَاسٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ .

☆☆☆ ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور پھر سورج نکل آئے تو قتادہ نے بتایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: ایسا شخص اپنی نماز مکمل کرے گا۔

**1417-** حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَتِيقِيُّ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوْقِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُتِمِّ صَلَاتَهُ .

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور پھر اسی دوران سورج نکل آئے وہ شخص اپنی نماز کو مکمل کرے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سنان باہلی، ابو بکر بصری، عوقی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں ”ثبت“ شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۷/۲) (۲۸۲)۔

۱۶۱۵- أخرجه ابن حريصة (۹۹/۲) رقم (۹۹۸): حدثنا ابو يحيى محمد بن عبد الرحيم: سوزا الدمشقي - قلنت: وهذا اسناد منقطع: محمد بن السبب لم يلقه ملا لـ.

۱۶۱۵- أخرجه النسائي في (السنن الكبرى) (۱۷۶/۱) كتاب الصلاة الاول: باب عدد صلاة الصبح: حديث (۱۶۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۹/۱) كتاب الصلاة: باب الدليل على انها لا تطل بطول الشمس فوسا: من طريقين عن معاذ بن هشام سوزا الدمشقي -

۱۶۱۶- أخرجه احمد (۲/۱۶۹) و النسائي في (السنن الكبرى) (۱۷۶/۱) كتاب الصلاة الاول: باب عدد صلاة الصبح: حديث (۱۶۲) و المساكم (۲۷۶/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۹/۱) كلهم من طريق سوزا الدمشقي - و أخرجه احمد (۲۳۶/۲) (۱۸۹) و البيهقي (۲۷۹/۱) كلاهما من طريق سوزا الدمشقي عن قتادة به -



**1418-** حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ الصُّبْحَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو پھر اسی دوران سورج نکل آئے تو وہ شخص صبح کی نماز ادا کر لے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ بشیر بن نہیک - سدوسی، (اور ایک قول کے مطابق): سلوسی، ابو شعنا، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”الترغیب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۴۱/۱) (۱۰۰)۔

**1419-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتِي الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّهِمَا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے فجر کی دو رکعت (مکمل) ادا نہ کی ہوں یہاں تک کہ سورج نکل آئے وہ ان دونوں کو ادا کرے۔

**1420-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ هَارُونَ الْإِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بَشِيرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي

۱۶۱۸- أخرجه احمد (۲/۳۶۷، ۵۲۱) وابن خزيمة (۲/۹۵) رقم (۹۸۶) كلاله من طريق عبد الحميد قال: حدثنا همام: بهذا الإسناد - و  
أخرجه احمد (۲/۳۰۹): حدثنا بسوز قال: حدثنا همام قال: حدثنا قتادة عن بشير بن نهيل عن أبي هريرة: قال همام: وجدت في كتابي  
عن بشير بن نهيل ولا إسناده عن النضر بن أنس عن بشير بن نهيل عن أبي هريرة - فذكره -

۱۶۱۹- أخرجه الترمذي (۲/۲۸۷-۲۸۸) كتاب الصلاة: باب ما جاء في إعادتها بعد طلوع الشمس: حديث (۱۶۲۳) وابن خزيمة (۲/۱۶۵) رقم (۱۱۱۷) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۸۸) كتاب الصلاة: باب من أجاز قضاؤها بعد طلوع الشمس إلى أن تمام الطهر: كسروم من طريق عمرو بن عاصم بهذا الإسناد - وقال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه إلا بهذا الوجه - ولا نعلم احدا روى هذا الحديث عن همام بهذا الإسناد نعوذ بالله عمرو بن عاصم الكلبي - و المعروف من حديث قتادة عن النضر بن أنس عن بشير بن نهيل عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم - فذكر الحديث السابق - قال البيهقي: تفرد به عمرو بن عاصم و عمرو بن عاصم ثقة -

۱۶۲۰- أخرجه ابو داود (۱/۱۲۱) كتاب الصلاة: باب فيمن نام عن الصلاة أو نسيها: حديث (۱۶۲۳) والطبراني في (معجمه) (۱۵۲/۱۸) رقم (۲۲۳) والهاكم (۱/۳۷۶) كسروم من طريق خالد بن عبد الله بهذا الإسناد - وقال الهاكم: هذا حديث ما قدمنا ذكره من صحة سماع الحسن عن عمران - ولم يخرجاه - و وافقه الذهبي - قلت: والحسن لم يسمع من عمران كما قد  
واحد - وبظن: (جامع التمهيد) ص (۱۶۳) -

مَسِيرَ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتَّى اسْتَقَلَّتْ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنُ فَأَذَّنَ  
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى الْفَجْرَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں شریک تھے سب لوگ فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے وہ لوگ سورج کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے جب سورج تھوڑا سا بلند ہو گیا اور اچھی طرح روشن ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اذان دی پھر نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعت ادا کیں، مؤذن نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز (قضاء کے طور پر) ادا کی۔

1421- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا  
يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنِمْنَا  
عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنُ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتَّى إِذَا امْكُنَّتَا الصَّلَاةَ  
صَلَّيْنَا.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے ہم سوئے رہ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اذان دی ہم نے فجر کی دو رکعات ادا کیں پھر ہم نے آرام سے نماز ادا کی۔

1422- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ  
مُوسَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)  
يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ فَصَلَّى مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا  
هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ فَقَالَ لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ . فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

☆☆ یحییٰ بن سعید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ (مسجد میں) آئے تو نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ان صاحب نے اٹھ کر دو رکعت ادا کی (جب وہ اس سے فارغ ہوئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: یہ دو رکعت کون سی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: میں نے انہیں فجر سے پہلے ادا نہیں کیا تھا (یعنی یہ فجر کی دو رکعتیں ہیں) تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے آپ نے کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

1423- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ  
حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۴۲۲ اضرجہ ابن ہریرہ (۱۱۶): اصبرنا الربیع بن سلیمان و نصر بن مرزوق بهذا الاسناد و من طریق ابن خزيمة اضرجہ ابن ہبان (۲۶۷) و اضرجہ العاکم (۲۷۱/۲۷۵) و عنہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۱۸۲/۲) کتاب الصلوة: باب من اجاز قضاء الصلوة بعد الفراغ من المریضة من طریق محمد بن یعقوب عن الربیع بن سلیمان بهذا الاسناد - و قال العاکم: صحیح علی شرطین - قلت: کذا قال و هو ولعمری لوالد یحییٰ بن سعید بن قیس لم یخرجا له - و بنظر: الحديث الذی -





اللہ کے نبی! کیا ہم اسے کل اس کے وقت میں قضاء نہ کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو سود سے منع کرے گا اور خود اسے تم سے قبول کرے گا۔

**1425-** قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ حَدِيثَ الْمِضَاةِ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْآخَرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا .

☆☆ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے) جس میں یہ الفاظ ہیں:

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سونے میں تفریط نہیں ہے تفریط اس شخص کے لیے ہے جو نماز ادا نہیں کرتا یہاں تک کے اگلی نماز کا وقت آ جاتا ہے جو شخص ایسا کرے تو وہ اس نماز کو اسی وقت ادا کرے جب وہ اس پر متنبہ ہو جائے یا پھر جب اگلا دن آئے تو اس کے وقت میں اسے ادا کر لے۔

**1426-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِنْ كَانَ أَمْرُ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ وَإِنْ كَانَ أَمْرُ دِينِكُمْ فَالْيَئِىَ . قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا . فَقَالَ لَا تَفْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنَ الْغَدِ لَوْ قَتَيْهَا .

☆☆ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر کوئی تمہارا دنیاوی کام ہو تو یہ تمہارا معاملہ ہے اور اگر کوئی دینی معاملہ ہو تو وہ میری طرف آئے گا ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنی نماز کے بارے میں تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے رہ جانے میں تفریط نہیں ہوتی۔ تفریط بیداری میں ہوتی ہے جب ایسی صورت حال ہو جائے تو اس نماز کو (بیدار ہونے کے بعد) ادا کر لو یا اگلے دن اس کے وقت میں ادا کر لو۔

### تاریک نماز کا حکم

علامہ ابن رشد رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

۱۵۲۵- أخرجه مسلم (۲۷۲/۱) كتاب المساجد باب قضاء الصلاة الفائتة حديث (۶۸۱) من طريق شيبان بن فروخ بسند اللسان - و أخرجه ابو داود (۱۲۱/۱) كتاب الصلاة باب فومن نام عن صلاة او نسجوها حديث (۱۵۱) و النسائي (۲۹۱/۱) كتاب المواقيت باب فومن نام عن الصلاة و اسر عوانة (۲۵۷/۲) و ابن هبان (۱۵۶۰) و ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۵۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۱) و (۲/۲) كلهم من طريق سليمان بن المغيرة بسند اللسان -

۱۵۲۶- أخرجه احمد (۲۹۸/۵) و ابو داود (۱۱۹/۱) كتاب الصلاة باب فومن نام عن الصلاة او نسجوها حديث (۱۵۲) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱) كلهم من طريق حماد بن سلمة بسند اللسان - و أخرجه الترمذي (۱۷۷) و النسائي (۲۹۱/۱) و ابن خزيمة (۹۸۹) و ابن حزم في (المحلى) (۱۵/۲) من طريق حماد بن زيد عن ثابت بسند اللسان - و قال الترمذي: حسن صحيح -

(المسألة الرابعة) وأما ما الواجب على من تركها عبداً وأمر بها فإني إن يصيبها لا جحوداً لفرضها فإن قوماً قالوا: يقتل وقوماً قالوا: يعزر ويحبس والذين قالوا يقتل منهم من أوجب قتله كفراً وهو مذهب أحمد وإسحاق وابن المبارك ومنهم من أوجب له حداً وهو مالك والشافعي وأبو حنيفة وأصحابه وأهل الظاهر ممن رأى حبسه وتعزيره حتى يصلي. والسبب في هذا الاختلاف اختلاف الآثار وذلك أنه ثبت عنه عليه الصلاة والسلام أنه قال "لا يحل دم امرء مسلم إلا بأحدى ثلاث: كفر بعد إيمان أو زنا بعد احصان أو قتل نفس بغير نفس" وروى عنه عليه الصلاة والسلام من حديث بريدة أنه قال "العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر" وحديث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال "ليس بين العبد وبين الكفر (أو قال الشرك) إلا ترك الصلاة" فمن فهم من الكفر ههنا الكفر الحقيقي جعل هذا الحديث كأنه تفسير لقوله عليه الصلاة والسلام "كفر بعد إيمان" ومن فهم ههنا التغليب والتوبيخ أي أن أفعاله أفعال كافر وأنه في صورة كافر كما قال "لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن" ولم ير قتله كفراً. وأما من قال يقتل حداً فضعيف ولا مستند له الاقياس شبه ضعيف أن أمكن وهو تشبيه الصلاة بالقتل في كون الصلاة رأس البامورات والقتل رأس المنهيات

وعلى الجملة فاسم الكفر إنما ينطلق بالحقيقة على التكذيب وتارك الصلاة معلوم أنه ليس بمكذب إلا أن يتركها معتقداً لتركها هكذا فنحن إذن بين أحد أمرين: أما أن اردنا أن نفهم من الحديث الكفر الحقيقي يجب علينا أن نتاوهل أنه أراد عليه الصلاة والسلام من ترك الصلاة معتقداً لتركها فقد كفر وأما أن يحمل على اسم الكفر على غير موضوعه الأول وذلك على أحد معنيين: أما على أن حكمه حكم الكافر: أعني في القتل وسائر أحكام الكفار وأن لم يكن مكذباً وأما على أن أفعاله أفعال كافر على جهة التغليب والردع له: أي أن فاعل هذا يشبه الكافر في الأفعال إذ كان الكافر لا يصلي كما قال عليه الصلاة والسلام "لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن" وحمله على أن حكمه حكم الكافر في أحكامه لا يجب البصير إليه إلا بدليل لأنه حكم لم يثبت بعد في الشرع من طريق يجب البصير إليه فقد يجب إذا لم يدل عندنا على الكفر الحقيقي الذي هو التكذيب أن يدل على المعنى المجازي لا على معنى يوجب حكماً لم يثبت بعد في الشرع بل يثبت ضده وهو أنه لا يحل دمه إذ هو خارج عن الثلاث الذين نص عليهم الشرع فتأمل هذا فإنه بين والله أعلم. أعني أنه يجب علينا أحد أمرين: أما أن نقدر في الكلام محذوفاً أن اردنا حمله على المعنى الشرعي المفهوم من اسم الكفر

واما ان نحمله على المعنى المستعار واما حملة على ان حكمه حكم الكافر في جميع احكامه  
مع انه مؤمن فشيء مفارق للاصول مع ان الحديث نص في حق من يجب قتله كفرا او حدا  
ولذلك صار هذا القول مضاهيا لقول من يكفر بالذنوب  
جو شخص جان بوجھ کر نماز ادا نہیں کرتا یعنی اسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ نماز پڑھنے سے انکار کر دیتا ہے البتہ اس کی فرضیت  
کا انکار نہیں کرتا (فرضیت کا قائل رہتا ہے) تو ایسے شخص کو کیا سزا دی جائے گی؟  
اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔  
دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی اور اسے قید کر دیا جائے گا۔  
جن حضرات نے اسے قتل کرنے کی تجویز پیش کی ہے ان کے اس بارے میں دو موقف ہیں۔  
ان میں سے بعض حضرات نے یہ بات اس لیے بیان کی ہے کیونکہ ان کے نزدیک نماز ترک کرنے والا شخص دائرۃ  
اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور دائرۃ اسلام سے خارج ہونے والا شخص مرتد ہوتا ہے اور مرتد کو قتل کر دیا جاتا ہے۔  
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ اور امام عبد اللہ بن مالک رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں۔  
جبکہ اہل علم کے دوسرے گروہ نے حد کے طور پر اس کے قتل کا فتویٰ دیا ہے۔  
امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان کے اصحاب اور بعض اہل ظاہر اسی بات کے قائل ہیں۔  
جن حضرات نے یہ کہا ہے نماز ترک کرنے والے شخص کو تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی یہاں تک کہ وہ نماز ادا کرنے  
لگے انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ سے حلال ہوتا ہے: ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنا، شادی  
شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرنا یا کسی کو ناحق قتل کر دینا۔“  
اسی طرح حضرت بریدہ بنی عسک نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”ہمارے اور ان کے درمیان (معابدے کی بنیاد) نماز ہے جس نے اسے ترک کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔“  
اسی طرح حضرت جابر بن عبد اللہ نے نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”بندے اور کفر کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اور شرک کے درمیان نماز ترک کرنے کے  
علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔“

جن لوگوں نے یہاں روایت سے مراد ”حقیقی کفر“ لیا ہے انہوں نے اس حدیث کو اس سے پہلے والی حدیث یعنی ایمان  
قبول کر لینے کے بعد کفر اختیار کرنے کی تفسیر قرار دیا ہے۔  
جن اہل علم نے یہ بات یہاں بنیادی مقصد انکار کا اظہار ہے اور شدت کے ساتھ ملامت کا اظہار ہے انہوں نے اس



حدیث کا یہ مفہوم مراد لیا ہے، ایسے شخص کا فعل کفریہ ہوگا اور بظاہر وہ کافر کی شکل اختیار کر لے گا۔  
اس کی مثال کے طور پر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا، چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا۔“

اس لیے ان حضرات نے نماز نہ پڑھنے والے شخص کے قتل کو کفر کی وجہ سے لازم قرار نہیں دیا۔  
جن حضرات نے حد کے طور پر اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے، ان کے موقف میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور ان کے پاس اس حوالے سے کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے، صرف چند قیاسات ہیں، اگر انہیں قبول کرنا ممکن ہو اور وہ قیاس یہ ہے کہ آپ نماز کو قتل کے مشابہہ قرار دیں کیونکہ نماز تمام احکامات یعنی اوامر میں سرفہرست ہے جبکہ قتل تمام منہیات میں سرفہرست ہے، مختصر طور پر یہ کہہ سکتے ہیں: کفر کا لفظ حقیقی اعتبار سے تکذیب پر دلالت کرتا ہے اور یہاں یہ بات طے ہے، جو شخص نماز ادا نہیں کر رہا، وہ اس کی تکذیب کے جرم کا مرتکب نہیں ہو رہا، البتہ اگر وہ نماز ترک کرنے (کے جائز ہونے) کا عقیدہ بھی رکھے تو حکم مختلف ہوگا۔

اب ہم دو میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کر سکتے ہیں، یعنی یا تو یہ ہو جائے کہ ہم حدیث کے الفاظ سے ”حقیقی کفر“ مراد لیں، اس صورت میں حدیث کی تاویل یہ ہوگی: جو شخص نماز ترک کر دے اور جو شخص نماز ترک کرنے کے جائز ہونے کا عقیدہ بھی رکھے، وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یا پھر یہ ہو سکتا ہے، روایت میں نقل ہونے والے لفظ کفر کو دوسرے معنی پر محمول کیا جائے اور اس میں دو احتمال ہو سکتے ہیں۔

یا تو ہم اس سے یہ مفہوم قرار لیں کہ اس پر کافر کا حکم لگے گا، یعنی اسے قتل کر دیا جائے گا، یعنی کفار کے تمام احکام نافذ ہوں گے اگرچہ اس نے تکذیب نہیں کی ہے۔

یا پھر یہ وہ سکتا ہے، ہم یہاں یہ مراد لیں کہ اس سے مراد یہ ہے، زجر و توبیخ کی جائے اور انکار کے اظہار کے طور پر انسان کے اس فعل کو کفریہ قرار دیا جائے، یعنی وہ شخص اس جرم کے ارتکاب کے حوالے سے اپنے افعال میں کفار کی مشابہت اختیار کر گیا ہے، کیونکہ کافر شخص بھی نماز نہیں پڑھتا ہے۔

جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے:

”زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا۔“

ایسے شخص پر کفر کا حکم لگانا اسی وقت قابل قبول ہو سکتا ہے جب اس کی کوئی دلیل موجود ہو، کیونکہ یہ ایک ایسا حکم ہے جو شریعت میں کسی ایسے طریقے سے ثابت نہیں ہے جس پر عمل کرنے کو واجب قرار دیا جائے۔

تو جب ہمارے پاس کفر کے حقیقی معنی مراد لینے کی کوئی دلیل نہیں ہے تو اب یہ لازم ہوگا کہ ہم یہاں مجازی طور پر کفر کا معنی مراد لیں، جو کوئی ایسا مفہوم نہ ہو جس کے نتیجے میں ایسا حکم ثابت ہو رہا ہو جو شریعت میں ثابت نہ ہو، بلکہ اس کے برعکس حکم ثابت ہو رہا ہو اور وہ حکم یہ ہے، ایسے شخص کا خون بہانا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ ان تین افراد میں شامل نہیں ہے، جن کے بارے

میں شریعت نے صراحت کے ساتھ یہ حکم دیا ہے (کہ انہیں قتل کیا جاسکتا ہے) آپ اس پہ غور و فکر کریں یہ بات واضح ہے۔  
یعنی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دو میں سے کسی ایک موقف کو اختیار کرنا لازم ہے۔

یا تو یہ ہوگا: ہم کلام کو محفوظ تسلیم کر لیں، اگر ہم لفظ کفر کے شرعی مفہوم پہ اسے محمول کرتے ہیں یا پھر یہ ہو سکتا ہے ہم اسے مستعار معنی پر محمول کریں اور اس وقت حدیث کا مفہوم یہ بنے گا: تارکِ صلوٰۃ شخص پر کافر شخص کے تمام احکام نافذ ہوتے ہیں حالانکہ وہ مؤمن ہوتا ہے۔

تو ان میں ایک ایسا مفہوم ہے جو اصول سے متصادم ہے حالانکہ حدیث ایسے لوگوں کے حق میں نہیں ہے جو تارکِ صلوٰۃ شخص کے قتل کو کفر یا حد کی وجہ سے لازم قرار دیتے ہیں۔ اس لیے یہ قول ان کے موقف سے ملتا جلتا ہوگا جو گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے انسان کو کافر قرار دے دیتے ہیں۔

1427- حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاظِدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَوْمُهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَلَوْ قَتَلَهَا مِنَ الْغَدِ.

قَالَ فَسَمِعَنِي عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَأَنَا أُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي يَا فَتَى احْفَظْ مَا كُنْتَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

☆☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے لوگوں کے نماز کے وقت سوئے رہ جانے کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوئے رہ جانے میں تفریط نہیں ہے تفریط بیداری میں ہے جب کوئی شخص نماز بھول جائے یا نماز کے وقت سویا رہ جائے تو جیسے ہی اُسے یاد آئے اس وقت اسے ادا کر لے یا اگلے دن اسی نماز کے وقت میں (قضاء کے طور پر) اسے ادا کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا: اے نوجوان! تم جو حدیث بیان کر رہے ہو اسے یاد رکھنا کیونکہ میں نے بھی یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہوئی ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن یحییٰ بن حسان، ابو خطاب حسانی، نکری۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۰/۱) (۱۳۹)۔

○ حماد بن واقد عیشی۔ ابو عمرو صفار بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۸/۱)۔

(۵۵۱)

1428- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَاقِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْخٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَنْحُو هَذِهِ الْقِصَّةَ قُلْنَا أَلَا نُنْصِلُهَا فِي غَدٍ قَالَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الرَّبَا وَيَأْخُذُهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے جس میں اسی طرح کا قصہ ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ہم نے عرض کی: کیا ہم اسے کل ادا نہ کر لیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سود سے منع کیا ہے اور خود وصول کرے گا۔

1429- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَذَا وَقَالَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الرَّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ.

☆ ☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (اس کے بعد انہوں نے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں):

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سود سے منع کیا ہے اور خود اسے تم سے قبول کرے گا۔

## 66- باب قَدْرِ الْمَسَافَةِ الَّتِي تُقْصَرُ فِي مِثْلِهَا صَلَاةٌ وَقَدْرِ الْمُدَّةِ

باب: اس مسافت کی مقدار کا بیان جس کی وجہ سے نماز قصر ہو جاتی ہے نیز قصر کی مدت کا بیان

1430- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ لَا تُقْصِرُوا الصَّلَاةَ فِي أَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ بُرُودٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى عُسْفَانَ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اہل مکہ! چار برد سے کم (مسافت کے سفر) میں نماز قصر نہ کرو جتنا مکہ سے عسفان تک کا فاصلہ ہے۔

۱۶۲۸- أخرجه عبد الرزاق (۲۲۱) عن ابن عيينة عن إسماعيل بن مسلم المكي بسندنا الدناد و من طريق عبد الرزاق أخرجه الطبراني في الكبير (۱۷۵/۱۸) رقم (۲۹۹)

۱۶۳۰- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۳۷/۲-۱۳۸) كتاب الصلاة باب السفر الذي لا تقصر في مثله الصلاة من طريق الدارقطني به- وقال البيهقي: ولنا حديث ضعيف إسماعيل بن عياش لا يمتنع به- وعبد الوهاب بن مجاهد ضعيف بكرة- والصحيح ان ذلك من قول ابن عباس- وأخرجه الطبراني في (الكبير) (۹۶/۱۱-۹۷) رقم (۱۱۱۶۲) والبيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱۲۱/۲) كتاب الصلاة باب السفر الذي تقصر في مثله الصلاة حديث (۱۵۸۶) من طريق إسماعيل بن عياش بسندنا الدناد- وقال البيهقي: وإسماعيل بن عياش غير معنع به- وروايته عن غير أهل الشام ضعيفة- وعبد الوهاب بن مجاهد ضعيف بكرة- والصحيح مرفوعاً-



## قصر نماز کے احکام

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

وہ سفر جس کی وجہ سے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں وہ (ایسا سفر) ہے کہ انسان تین دن اور تین راتوں کی مسافت (کی دوری پر جانے) کا قصد کرے (وہ مسافت) اونٹ کے چلنے کی رفتار کے اعتبار سے ہو یا پیدل چلنے کے اعتبار سے ہو اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ”مقیم شخص مکمل ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر) مسح کر سکتا ہے جبکہ سفر کرنے والا شخص تین دن اور تین راتوں تک ایسا کر سکتا ہے۔“

یہ رخصت جنس کے اعتبار سے عمومی ہے تو اس سے لازمی طور پر متعین مدت کا عموم ہونا لازم آئے گا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس کی مقدار دو دن (کی مسافت) بیان کی ہے اور تیسرے دن کا اکثر حصہ بیان کیا ہے جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ہر مدت ایک دن اور ایک رات (کی مسافت) ہے۔ یہ ایک قول کے مطابق ہے۔ تاہم ان حضرات کے خلاف وہ حدیث دلیل ہونے کے لیے کافی ہے جس سفر کا ہم نے تذکرہ کیا ہے اس سے مراد درمیانی رفتار سے سفر کرنا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہ بھی روایت نقل کی گئی ہے: انہوں نے یہ مدت مراحل کے اعتبار سے متعین کی ہے اور یہ چیز پہلی رائے کے قریب ہے۔

صحیح قول کے مطابق اس بارے میں فرسخ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(اور اس مدت کا) پانی میں سفر میں اعتبار نہیں کیا جائے گا اس سے مراد یہ ہے: (سمندر میں سفر کرتے ہوئے) خشکی پر سفر کرنے کی مدت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

سمندر میں اس چیز کا اعتبار کیا جائے گا جو اس کی حالت کے لائق ہو جس طرح پہاڑوں کے بارے میں یہی حکم ہے مصنف فرماتے ہیں: مسافر پر چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھنا فرض ہے وہ ان کے علاوہ مزید رکعات ادا نہیں کرے گا جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس پر چار رکعت پڑھنا ہی فرض ہے البتہ قصر کرنے کی اسے رخصت دی گئی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح حافظ بدرالدین عینی تحریر کرتے ہیں:

قصر کا لفظی مطلب مسافت کو قطع کرنا ہے لیکن یہاں پر مطلق طور پر یہ مفہوم مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد مخصوص مسافت کو قطع کرنا اور یہی وجہ ہے مصنف نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں وہ مسافت جس کی وجہ سے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں احکام کے تبدیل ہونے سے مراد نماز کا قصر ہونا ہے روزہ نہ رکھنے کا جائز ہونا ہے تین دن اور تین راتوں تک مسح کی اجازت ہونا ہے جمعہ اور عیدین کی ادائیگی کا ساقط ہو جانا ہے قربانی کا ساقط ہو جانا ہے عورت کا محرم کے بغیر اتنے سفر کا ممنوع ہونا ہے۔

قصد کا مطلب ایسا ارادہ کرنا ہے جو عمل کے ساتھ ملا ہوا ہو مصنف نے اس قید کو اس لیے ذکر کیا ہے کیونکہ اگر کوئی شخص مسافت یا سفر کے قصد کے بغیر پوری دنیا بھی گھوم لیتا ہے تو وہ شرعی طور پر مسافر شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر وہ قصد کر لیتا ہے لیکن یہ بات نیت کے ساتھ ظاہر نہیں ہوتی تو بھی یہی حکم ہوگا تو احکام کی تبدیلی انسان کے حق میں اس وقت ثابت ہوگی جب

دونوں چیزیں ایک ساتھ جمع ہوں گی۔

صاحب ہدایہ نے جو پیدل چلنے یا اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنے کا ذکر کیا ہے تو اس سے مراد پوری رات اور پورا دن چن نہیں ہے بلکہ اس سے مراد صرف دن کے وقت سفر کرنا ہے اس کی وجہ یہ ہے: رات تو آرام کے لیے بنائی گئی ہے اسی طرح یہ بھی شرط نہیں ہے ایک دن صبح سے لے کر اگلے دن صبح تک سفر کیا جائے۔ کیونکہ آدمی اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی طرح دن کے بعض حصے میں جانور بھی سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس لیے سفر کی تکمیل کے حق میں راحت حاصل کرنے کے لیے پڑاؤ کرنا بھی سفر کا حصہ شمار ہوگا۔

یہاں اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے ہمارے اصحاب اور اہل کوفہ نے یہ کہا ہے: مسافت کی کم از کم مقدار جس میں نماز کو قصر کیا جاتا ہے وہ تین دن اور تین راتوں کا سفر ہے جو اونٹ پر سوار ہو کر کیا جائے یا پیدل چل کر کیا جائے اور یہ دن وہ ہیں جو سردیوں کے دنوں کے سب سے چھوٹے دن ہوتے ہیں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے جو اس سفر کی مدت کے دو دن اور تیسرے دن کا اکثر حصہ قرار دیا ہے تو امام حسن بن زیاد رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ جبکہ محمد بن سماعہ کی روایت کے مطابق امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: تیسرے دن کا اکثر حصہ شامل ہوگا یعنی جب وہ تیسرے دن زوال کے بعد اپنی منزل پر پہنچ جائے گا۔

امام مرغینانی رحمہ اللہ اور عام مشائخ نے اس کا تعین فرسخ کے اعتبار سے کیا ہے ایک قول کے مطابق یہ 21 فرسخ ہوگا۔ ایک قول کے مطابق یہ 18 فرسخ ہوگا۔ صاحب ہدایہ نے یہ بات بیان کی ہے: فتویٰ اسی بات پر ہے۔

یوم الفقہ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: یہی قول مختار ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد پندرہ فرسخ ہوگا۔ مصنف نے جو بات ذکر کی ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما اور سوید بن علقمہ کا مذہب ہے جبکہ کتاب التہمید میں یہ بات تحریر ہے: حضرت حذیفہ یمانی، ابو قلابہ، شریک بن عبد اللہ، ابن جبیر، ابن سیرین، شعبی، نخعی، ثوری اور حسن بن یحییٰ کا بھی یہی مذہب ہے۔

ایک مصنف نے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کی وہی رائے ہے جو ہمارا مذہب ہے۔

تاہم حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے مستند طور پر دوسرا قول منقول ہے۔ بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: امام شافعی رحمہ اللہ سے قصر کی مسافت کے بارے میں سات مختلف اقوال منقول ہیں ایک مقام پر انہوں نے اس کی مسافت اڑتالیس میل قرار دی ہے۔ ایک جگہ پر چھیالیس میل قرار دی ہے۔ ایک جگہ پر چالیس میل سے زیادہ قرار دی ہے ایک جگہ پر چالیس میل قرار دی ہے ایک جگہ پر دو دن کی مسافت تحریر کی ہے ایک جگہ پر ایک دن اور ایک رات کی مسافت تحریر کی ہے۔

تاہم امام شافعی رحمہ اللہ نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: تین دن اور تین راتوں سے کم سفر میں نماز کو قصر نہ کیا جائے ایسا انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے موقف کی وجہ سے کہا ہے تاکہ اختلاف سے باہر آیا جائے۔ ”مختصر المزنی“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے:

”میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔ تین دن سے کم سفر میں نماز کو قصر نہ کروں میں اپنی ذات کے لیے احتیاط کے طور پر ایسا کرتا ہوں۔“

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے جو یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے مرحلے کے اعتبار سے اس مسافت کا تعین کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے: ان کے نزدیک سفر کی مدت میں تین مراحل کے سفر کا اعتبار کیا جائے گا اور اس کا پہلے قول سے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے: تین دن اور تین راتوں تک سفر کرنے سے بھی اتنا ہی سفر طے ہوتا ہے کیونکہ درمیانی رفتار کے ساتھ روزانہ ایک مرحلہ طے کیا جاسکتا ہے خاص طور پر ان دنوں میں جو سال کے چھوٹے دن ہوتے ہیں۔

مصنف نے جو یہ کہا ہے: ”اس بارے میں فرخ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور یہی بات صحیح ہے“ تو اس کے ذریعے انہوں نے بعض مشائخ کے قول سے احتراز کیا ہے کیونکہ ان مشائخ نے فرخ کے اعتبار سے اس مسافت کا تعین کیا ہے پھر اس بارے میں ان مشائخ کے درمیان اختلاف ہے ایک قول کے مطابق یہ مسافت اکیس فرخ ہوگی ایک قول کے مطابق اٹھارہ فرخ ہوگی ایک قول کے مطابق پندرہ فرخ ہوگی۔

”الدرایہ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: فتویٰ اٹھارہ فرخ کے قول پر ہے کیونکہ یہ درمیانے درجے کا عدد ہے جبکہ ”جوامع الفقہ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: یہی قول مختار ہے۔

جبکہ ”المجتبیٰ“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: خوارزم کے اکثر مشائخ نے پندرہ فرخ کے قول پر فتویٰ دیا ہے جبکہ شیخ بقالی نے ”الاربعین“ میں بارہ فرخ کا قول ذکر کیا ہے۔

یہاں مصنف نے یہ بات بھی بیان کی ہے: پانی میں سفر کرتے ہوئے خشکی کی مسافت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ مصنف نے جو یہ کہا ہے: چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھنا اس پر فرض ہے اس کے ذریعے انہوں نے سنت سے احتراز کیا ہے کیونکہ سنت کی یہ حیثیت نہیں ہے (کہ چار سنتوں والی نماز کی دو سنتیں پڑھی جائیں) اور چار رکعت والی قید کے ذریعے انہوں نے فجر، مغرب اور وتر کی نماز سے احتراز کیا ہے کیونکہ انہیں مختصر نہیں کیا جاسکتا۔

ان دونوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا اس سے مراد یہ ہے: ان دو رکعات سے زیادہ رکعات ادا نہیں کی جائیں گی۔ شیخ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: سفر کے دوران دو رکعات ادا کی جائیں گی ان کے علاوہ ادا کرنا درست نہیں ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ یہ کہتے ہیں: اگر کوئی شخص دو رکعت ادا کرنے کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کے لیے یہ کافی ہوگا کہ وہ سجدہ سہو کر لے۔

شیخ حسن بن یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: کوئی شخص جان بوجھ کر چار رکعات ادا کر لیتا ہے تو اسے دوبارہ اس نماز کو ادا کرنا ہوگا اگر وہ آسانی سے اسے ادا کر سکے۔



ہمارا مذہب نماز کو قصر کرتا ہے اور یہ مسافر کے لیے فرض ہے، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت جابرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم، سفیان ثوریؓ، حماد بن ابوسلیمان (ان سب حضرات نے) اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

شیخ اثرم یہ کہتے ہیں: مسافر کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے، وہ سفر کے دوران چار رکعات ادا کرے۔  
شیخ ابن المذر عیسیٰ نے ”الاشراف“ نامی کتاب میں یہ بات تحریر کی ہے: امام احمد عیسیٰ یہ فرماتے ہیں: میں اس مسئلے سے عافیت کو پسند کرتا ہوں۔

بغوی کہتے ہیں: اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں:  
خطابی یہ کہتے ہیں: بہتر یہ ہے: قصر کر لیا جائے تاکہ آدمی اختلاف سے باہر نکل آئے۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عمل اسی چیز پر کیا جائے گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کیا ہے اور یہ قصر نماز ادا کرنا ہے۔  
شیخ محمد بن یحیٰ بن عیسیٰ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔  
قاضی اسماعیل بن اسحاق مالکی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی یہی روایت منقول ہے جس کا تذکرہ شیخ ابن المذر نے کیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ کہنا ہے: اس کے لیے فرض چار رکعت ادا کرنا ہے، یعنی مسافر کے لیے چار رکعت پڑھنا فرض ہے۔  
ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔  
**1431- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا لَوْثٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّالَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَخُصَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ بِقُصْرِ الصَّلَاةِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا فَأَقَمْنَا سَبْعَ عَشْرَةَ قُصْرًا وَإِذَا زِدْنَا أَتَمْنَا.**

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ دن قیام کیا، اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصر نماز ادا کرتے رہے۔  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب ہم مسافر ہوں اور تیرہ دن قیام کریں تو ہم نماز قصر کرتے ہیں، اگر اس سے زیادہ قیام کریں تو مکمل نماز ادا کرتے ہیں۔

۱۔ تخفیف البنا، شرح الہدایہ ج ۲ ص ۳۳ مطبوعہ دار الفکر

۱۴۳۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۰/۲) كتاب الصلاة: باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكنًا من طريقه لويس بيهقي الدمشقي - وأخرجه ابن دؤود (۲۶/۲) كتاب الصلاة: باب متى يتم المسافر: حديث (۱۲۲۰) وابن حبان (۲۷۵۰) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۰/۲) كتاب الصلاة: باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكنًا وفي (معرفة السنن والآثار) (۶۳۲/۲) كتاب الصلاة: باب المقام الذي يتم بثلثة الصلاة: حديث (۱۶۰۷) كل يوم من طريقه عاصم عن عكرمة عن ابن عباس -

## قصر نماز کا حکم

سفر کے دوران مسافر کا قصر نماز ادا کرنا کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

کتاب اللہ کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

’اور جب تم زمین میں سفر کرو تو اس بارے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ اگر تم نماز کو قصر کر لیتے ہو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کفار تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے۔‘

حضرت یحییٰ بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: قرآن میں یہ الفاظ ہیں: تم قصر نماز ادا کر لیتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ تو اب تو ہم امن کی حالت میں ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بات پر آپ حیران ہوئے ہیں اس بات پر میں بھی حیران ہوا تھا اور میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: یہ وہ رعایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطاء کی ہے تو تم اس کی اس رعایت کو قبول کرو۔ جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو اس بارے میں متواتر احادیث منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قصر نماز ادا کیا کرتے تھے جب آپ حج کرنے کے لیے یا عمرہ کرنے کے لیے یا کسی غزوہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک آپ کے ساتھ رہا ہوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد یہ تھی میں سفر کے دوران بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال تک (سفر کے دوران) دو سے زیادہ رکعت ادا نہیں کی ہیں۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں (سفر کے دوران) دو رکعت ادا کی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں اب تم لوگوں نے مختلف راستے اختیار کر لیے ہیں تو میری یہ خواہش ہے: چار کے مقابلے میں دو مقبول رکعت مجھے مل جائیں۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:

ایک مرتبہ ہم لوگ مکہ جانے کے لیے نکلے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس آنے تک دو رکعت ادا کی ہم نے اس دوران مکہ میں دس دن قیام کیا اور واپس آنے تک قصر نماز ہی ادا کرتے رہے یہ تمام روایات مستند ہیں۔

اسی طرح تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے: جو شخص کسی سفر پر روانہ ہوتا ہے تو وہ سفر کے دوران قصر نماز ادا کرے گا خواہ وہ حج کا سفر ہو عمرے کا سفر ہو یا جہاد کا ہو کیونکہ اس بات کا اختیار حاصل ہے: وہ چار رکعت والی نماز کو دو رکعت ادا کرے۔

علامہ ابن قدامہ نے یہ بات نقل کی ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ دریافت کیا گیا: نماز کو کب قصر کیا جائے گا؟ یعنی

کتنے فاصلے میں قصر کیا جائے گا؟ تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے جواب دیا: چار برید کے فاصلے تک کا سفر کرنا ہو تو نماز کو قصر کیا جائے گا۔ ان سے پوچھا گیا: اگر کسی شخص نے مکمل ایک دن سفر کرنا ہو تو کیا یہ حکم ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! چار برید سفر ہونا چاہیے جو سولہ فرسخ ہوتا ہے اور دو دن میں طے ہوتا ہے۔ تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے: قصر اس وقت تک کرنا جائز نہیں ہے جب تک سولہ فرسخ سے کم سفر ہو ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اس اعتبار سے یہ اڑتالیس میل بن جائیں گے۔ قضی نامی شیخ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک میل میں بارہ ہزار قدم ہوتے ہیں۔

اسی طرح علامہ ابن قدامہ نے یہ بات بھی نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ دس فرسخ کے سفر میں قصر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بعض فقہاء کے نزدیک قصر کی مسافت دو دن کا سفر ہوگی اور یہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی رائے ہے امام مالک امام لیث بن سعد اور امام شافعی رحمہم اللہ علیہم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایک دن کا سفر ہو تو بھی نماز کو قصر کیا جائے گا البتہ اس سے کم سفر کے لیے نماز کو قصر نہیں کیا جائے گا امام اوزاعی رحمہ اللہ نے اس کو اختیار کیا ہے۔ عام علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ایک دن کا سفر کافی ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ تین دن کی مسافت کے سفر میں نماز قصر کیا کرتے تھے۔

امام سفیان رحمہ اللہ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ”مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک (موزوں پر) مسح کر سکتا ہے۔“

البتہ بعض اسلاف سے بھی یہ بات منقول ہے: وہ ایک دن سے کم کے سفر میں بھی نماز کو قصر کر لیا کرتے تھے۔

1432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ سَبْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ سَبْعَ عَشْرَةَ فَإِنْ زِدْنَا أَتَمْنَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر کے دوران ایک جگہ پر سترہ دن قیام کیا اس دوران ہم قصر نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم سترہ دن تک قصر نماز ادا کریں گے اگر اس سے زیادہ قیام کرنا ہو تو مکمل نماز ادا کریں گے۔



## قصر کے لیے اقامت کی نیت کی بحث

کتنی مدت تک اقامت کی نیت ہو تو انسان قصر نماز ادا کر سکتا ہے اور کتنی مدت سے زیادہ نیت ہو تو قصر نماز ادا نہیں کر سکتا، اس بارے میں علامہ ابن قدامہ نے بحث کرتے ہوئے یہ بات ذکر کی ہے: امام احمد بن حنبل سے یہ بات منقول ہے: اگر مسافر شخص کسی شہر میں اکیس دن سے زیادہ قیام کی نیت کرے تو اب وہ مکمل نماز ادا کرے گا۔ جبکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: اگر کوئی شخص چار دن قیام کی نیت کر کے تو اب وہ بھی مکمل نماز ادا کرے گا، لیکن اگر وہ چار دن سے کم قیام کی نیت کرتا ہے تو وہ قصر نماز ادا کرے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے: تین کا عدد کم از کم حد ہے اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”باہر سے آنے والا شخص حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد تین دن تک قیام کر سکتا ہے۔“

وہ مسافت جسے طے کرنے کی نیت کے نتیجے میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے اُس کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

جس مسافت کے نتیجے میں قصر کرنا جائز ہوتا ہے اُس مسافت کی مقدار کے تعین کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا

جاتا ہے۔

احناف کے نزدیک مسافت کی وہ کم از کم مدت جس میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے وہ معتدل ممالک کے سب سے چھوٹے دنوں میں تین دن کے سفر کی مقدار ہے خواہ یہ سفر اونٹ کے ذریعے کیا جائے یا پیدل کیا جائے تاہم اس سفر کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے: وہ پورے دن کا ہو یعنی صبح سے لے کر رات تک سفر جاری رہے بلکہ صبح سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک جتنا فاصلہ طے کیا جاسکتا ہے وہ فاصلہ مراد ہوگا یہ سفر درمیانی رفتار سے ہونا چاہیے اور عام معمول کے آرام کے ہمراہ ہونا چاہیے اگر کوئی شخص تیزی سے سفر کرتے ہوئے اتنا فاصلہ تھوڑی مدت میں طے کر لیتا ہے جیسا کہ آج کل کے دور میں ذرائع مواصلات کے ذریعے سے یہ ممکن ہو گیا ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی قصر کرنا جائز ہوگا۔

اگر کوئی شخص اتنے سفر کا ارادہ کر کے سفر کا آغاز کر دیتا ہے: اس کے اور اس کی منزل کے درمیان تین دن کی مسافت ہو تو اب اس شخص کے لیے قصر نماز ادا کرنا جائز ہوگا لیکن اگر وہ کسی متعین جگہ کی نیت نہیں کرتا یا کوئی شخص کسی تعین کے بغیر تین دن تک سفر کرتا ہو پوری نیا گھوم لیتا ہے تو اب اُسے قصر نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

تین مراحل کی مقدار تین دن کی مسافت کے بالکل برابر ہوتی ہے کیونکہ عام طور پر ایک دن میں ایک مرحلہ طے کیا جاسکتا ہے خاص طور پر سال کے چھوٹے دنوں میں (ایک ہی مرحلہ طے کیا جاسکتا ہے) اس سے کم مسافت کی مقدار میں قصر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ احناف کے نزدیک فرخ کے حوالے سے مسافت کا اندازہ لگانا درست نہیں ہے اور یہی قول درست

ہے۔

احناف نے اس کے تعین کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا اعتبار کیا ہے جو سخت سے ثابت ہے انہوں نے اس مسافت

کو اس مدت پر قیاس کیا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

”مقیم شخص ایک دن اور ایک رات جبکہ مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے گا۔“

سمندر اور پہاڑی علاقوں میں وہاں کے مخصوص حالات کے مطابق جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے وہی مسافت مراد ہو گی۔

سمندر میں اتنی مسافت مراد ہوگی: جو معتدل ہوا کے اندر طے کی جاسکتی ہو جو بالکل ساکن بھی نہ ہو اور بہت تیز بھی نہ ہو اسی صورت حال میں جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے وہ مراد ہوگی۔

اسی طرح پہاڑی علاقوں میں وہاں کے حالات کے مطابق تین دن تین راتوں میں جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے وہ مراد ہوگی اگر اتنی مسافت ہموار علاقے میں ہو تو اُس سے کم وقت میں طے ہو جائے گی۔

تین دنوں کو گھنٹوں کے حساب سے اگر مجموعہ مرتب کیا جائے تو وہ مختلف ملکوں کے اعتبار سے مختلف ہوگا، مصر اور اس جیسے دوسرے ممالک میں یہ سفر بیس گھنٹے بنتے ہیں جس میں روزانہ کے پونے سات گھنٹے ہوں گے، شام وغیرہ میں تین دنوں کا مجموعہ تقریباً انیس گھنٹے چالیس منٹ کے قریب کا سفر بنتا ہے جس میں ایک دن میں تقریباً چھ گھنٹے اور چالیس منٹ سے کچھ کم وقت ہوگا۔

احناف کے علاوہ جمہور اس بات کے قائل ہیں: وہ طویل سفر کہ جس کے نتیجے میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے وہ وقت کے اعتبار سے قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے وہ وقت کے اعتبار سے معتدل ایام میں دو دن کا سفر ہے یا پھر اتنا سفر ہے جو بوجھ اٹھا کر معمول کے مطابق سامان اُتارنے سے رکھنے اور کھانے پینے نماز وغیرہ کو شامل کر کے کوئی اونٹ دو مرحلے کا سفر طے کرتا ہے جیسے جدہ اور مکہ کے درمیان جو فاصلہ ہے یا طائف اور مکہ کے درمیان جو فاصلہ ہے یا عسفان اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے جو ایک طرف کی مسافت کے اعتبار سے چار برید یا سولہ فرسخ یا اڑتالیس ہاشمی میل بنتے ہیں ایک میل چھ ہزار ذراع کے برابر ہوگا جیسا کہ شوافع اور احناف نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔

مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: ایک میل تین ہزار پانچ سو ذراع کے برابر ہوتا ہے اور اس اعتبار سے مسافت کا اندازہ 89 کلومیٹر یا 88.704 کلومیٹر بنتا ہے اب کوئی اگر اتنی مسافت کو ایک گھنٹے میں طے کر لیتا ہے یعنی جہاز یا گاڑی کے ذریعے کر لیتا ہے تو بھی وہ مسافر شمار ہوگا کیونکہ اُس نے چار برید کا فاصلہ طے کر لیا ہے تو وہ قصر نماز ادا کرے گا، سمندر کا سفر بھی خشکی کے سفر کی مانند تصور ہوگا۔

ان حضرات کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اے مکہ کے رہنے والو! چار برید سے کم مسافت پر قصر نماز ادا نہ کرو۔“

یعنی وہ فاصلہ جو مکہ اور عسفان کے درمیان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: یہ دونوں حضرات چار برید کی مسافت پر دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور اتنی مسافت کے سفر کے دوران روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے اس سے کم مسافت میں وہ حضرات ایسا نہیں کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے: اتنی مسافت میں سفر کرنے اور سوار ہونے سواری سے اترے

کی مشقت کا ارادہ ہو جاتا ہے اس سے کم میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔

شوافع کے نزدیک یہ مسافت مکمل طور پر مقررہ اور متعین ہے اگر اس میں ذرا سی بھی کمی ہوگی تو سفر باقی نہیں رہے گا جبکہ حنابلہ اور مالکیوں کے نزدیک یہ مقرر اور متعین نہیں ہے بلکہ اندازے کے حوالے سے ہے اگر اس میں دو ایک میل کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو حنابلہ کے نزدیک اس سے فرق نہیں پڑے گا جبکہ مالکیوں کے نزدیک اگر یہ آٹھ میل تک کم ہوتی ہے تو بھی اس سے کوئی حرج نہیں ہوگا۔

جمہور کے برخلاف فقہاء مالکیہ نے یہ رائے بیان کی ہے: مکہ کے رہنے والے لوگ مٹی، مزدلفہ اور مہلب تک کی مسافت میں مستغنی قرار دیئے جائیں گے اور اگر یہ لوگ عرفات میں وقوف کرنے کے لیے نکلیں گے اور ان کے ذمے حج کے ایسے اعمال باقی ہوں جو انہوں نے اپنے وطن واپس جانے سے پہلے ادا کرنے ہوں تو سنت پر عمل کرنے کا تقاضا یہ ہے: وہ لوگ اس طرف جاتے ہوئے اور وہاں سے واپس آتے ہوئے قصر نماز ادا کریں گے لیکن اگر انہوں نے وہ افعال اپنے وطن (مکہ) پہنچ کر ادا کرنے ہوں تو پھر وہ پوری نماز ادا کریں گے۔

## 67- باب الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

1433- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي السَّفَرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ كَانَ إِذَا زَاغَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ وَإِذَا لَمْ تَزُغْ لَهُ فِي مَنْزِلِهِ سَارَ حَتَّى إِذَا خَانَتْ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا خَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ وَإِذَا لَمْ تَحْنُ فِي مَنْزِلِهِ رَكِبَ حَتَّى إِذَا خَانَتْ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا .

قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُسَيْنٌ عَنْ كُرَيْبٍ وَخَدَّاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ فَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُونَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعَهُ أَوَّلًا مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنٍ كَقَوْلِ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْهُ ثُمَّ لَقِيَ ابْنَ جُرَيْجٍ حُسَيْنًا فَسَمِعَهُ مِنْهُ كَقَوْلِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَحَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ وَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُونَ حُسَيْنٌ سَمِعَهُ مِنْ عِكْرِمَةَ وَمِنْ كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَانَ يُحَدِّثُ بِهِ مَرَّةً عَنْهُمَا جَمِيعًا كَرَوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْهُ وَمَرَّةً

۱۴۳۳ اخبره البیهقی فی السنن الکبری (۱/۱۶۲) کتاب الصلوات باب الجمع بین الصلوات فی السفر من طریق الدارقطنی - و  
 اخبره عبد البر (۱/۱۶۲) و من طریقہ احمد (۱/۳۶۷) و الطبرانی فی المعجم (۱۱/۲۹۰) رقم (۱۱۵۲۲) و لهذا الاسناد ضعف جداً  
 لضعف حسین بن عبد الله و لعل و مره الاختلاف فی هذا الحديث منه -



عَنْ كُرَيْبٍ وَخَدَّهٖ كَقَوْلِ حَجَّاجٍ وَابْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَمَرَّةً عَنْ عِكْرِمَةَ وَخَدَّهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَقَوْلِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَتَصِيحُ الْأَقَاوِيلُ كُلُّهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ کریب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے نماز کے طریقے کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم ﷺ اپنی رہائش گاہ میں موجود ہوتے تھے اور اس دوران سورج ڈھل جاتا تھا (یعنی دوپہر کا وقت ہو جاتا تھا) تو نبی اکرم ﷺ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ہی ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب نبی اکرم ﷺ کی (گھر میں) موجودگی کے وقت سورج نہیں ڈھلا ہوتا تھا (یعنی دوپہر نہیں ہوتی تھی) اور نبی اکرم ﷺ نے روانہ ہونا ہوتا تھا تو آپ ﷺ روانہ ہو جاتے تھے پھر جب عصر کا وقت ہو جاتا تھا تو اُس وقت آپ سفر روک کر ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے اسی طرح اگر آپ ﷺ کی رہائش گاہ میں مغرب کا وقت ہو جاتا تھا تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور اگر مغرب کا وقت نہ ہوا ہوتا تو آپ روانہ ہو جاتے اور عشاء کی نماز کے وقت میں ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

### سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے بارے میں اختلاف کی وضاحت

دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: احناف کے علاوہ دیگر تمام کے نزدیک ظہر اور عصر کی نماز کو تقدیم کی صورت میں یعنی پہلی نماز (یعنی ظہر کی نماز) کے وقت میں ادا کرنا یا تاخیر کی صورت میں یعنی دوسری نماز (یعنی عصر کی نماز) کے وقت میں جمع کر کے ادا کرنا جائز ہے اور تقدیم کے حوالے سے جمعہ بھی ظہر کی مانند ہے اسی طرح مغرب اور عشاء کو تقدیم کی شکل میں یا تاخیر کی شکل میں جمع کرنا جائز ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے: سفر طویل ہونا چاہیے یعنی اتنا طویل ہو کہ اُس میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔ جن نمازوں کو جمع کر کے ایک ساتھ ادا کرنا ہے وہ ظہر اور عصر کی نماز ہے اور مغرب و عشاء کی نماز ہے ان دو میں سے کسی ایک کے وقت میں ان دونوں کو ادا کیا جاسکتا ہے اگر انہیں پہلی نماز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اسے جمع تقدیم کہتے ہیں اور اگر دوسری نماز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اسے جمع تاخیر کہتے ہیں۔

تاہم زیادہ فضیلت اس بات میں ہے: انسان ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے ادا نہ کرے تاکہ اس حوالے سے اختلاف سے بچ سکے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے باقاعدگی سے اس پر عمل نہیں کیا ہے اگر یہ زیادہ فضیلت والا کام ہوتا تو آپ قصر کی طرح اس پر بھی باقاعدگی سے عمل پیرا ہوتے۔

جمع تاخیر (یعنی دوسری نماز کے وقت میں دونوں نمازیں ادا کرنا) احادیث سے ثابت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔

ان میں پہلی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اگر سورج سے

ڈھل جانے سے پہلے سفر شروع کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کی نماز تک مؤخر کر دیتے تھے پھر (عصر کے وقت میں) دونوں نمازیں ادا کیا کرتے تھے اور اگر (نبی اکرم ﷺ کے روانہ ہونے سے پہلے) سورج ڈھل چکا ہوتا تھا تو آپ ﷺ روانگی سے پہلے ہی ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر اس کے بعد روانہ ہوا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہیں اپنے گھر جلدی پہنچنے کا پیغام ملا تو انہوں نے تیزی سے سفر شروع کیا اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا جب شفق غروب ہو گئی تو سواری سے نیچے اترے انہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا اور پھر یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرتا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

جمع تقدیم کی دلیل حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ منقول مستند روایت ہے: نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے موقع پر جب مغرب کے بعد روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے عشاء کو بھی مغرب کی نماز کے ساتھ ادا کر لیا پھر اس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہوا ہو وہ عرفہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ہی اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع تقدیم کے طور پر ادا کرے گا کیونکہ عصر کی نماز کو اس کے عام مقررہ وقت سے پہلے ادا کیا جا رہا ہے دوسری اقامت کے ذریعے لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا جائے گا اسی طرح مزدلفہ کی رات مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع تاخیر کے طور پر ادا کرنا جائز ہوگا کیونکہ عشاء کی نماز اپنے وقت میں ادا کی جا رہی ہے اس لیے اسے ادا کرنے کے لیے نئے سرے سے اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ کسی بھی وقت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

احناف کی دلیل یہ ہے: نمازوں کے اوقات تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اس لیے خبر واحد کی بنیاد پر انہیں ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایات نقل کی ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے! نبی اکرم ﷺ ہمیشہ اپنے وقت پر نماز ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ نے بھی بھی وقت سے پہلے یا وقت کے بعد نماز ادا نہیں کی البتہ دو نمازیں ہیں (جنہیں آپ ﷺ نے اپنے وقت سے بہت کر ادا کیا) وہ ظہر اور عصر کی نماز جو عرفہ میں ایک ساتھ ادا کی تھی اور مغرب اور عشاء کی نماز جو مزدلفہ میں ادا کی تھی۔

(ذاکثر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: درست بیان یہ ہے: احادیث سے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا ثابت ہے اور قرآن کی طرح حدیث بھی (شرعی احکام کا) بنیادی ماخذ ہے۔

جن حضرات نے تقدیم یا تاخیر کی صورت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے ان کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے صرف تین سورتوں میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں جب سفر درمیش ہو یا بارش برف باری سردی بہت

شدید ہو اور عرفہ و مزدلفہ میں (دونمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں)۔

ان تین صورتوں کے علاوہ کسی بھی صورت میں ”نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی شرط کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک ظہر اور عصر کی نماز کو جبکہ مغرب و عشاء کی نماز کو تقدیم یا تاخیر کی صورت میں ایک ساتھ ادا کرنے کے اسباب چھ ہیں: سفر، بارش، کچھ تاریکی، بیماری (جیسے بیہوشی وغیرہ) عرفہ اور مزدلفہ۔  
عرفہ اور مزدلفہ میں دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنا سنت ہے جبکہ دیگر مواقع کے بارے میں مرد اور خواتین دونوں کے لیے نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی اجازت نہیں۔

اس طرح سفر کے دوران مطلق طور پر نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز ہے خواہ سفر طویل ہو یا مختصر ہو لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ سفر خشکی کا ہونا چاہیے سمندر کا نہ ہو کیونکہ سمندری سفر میں دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے: یہ رخصت ہے اور رخصت کو صرف انہیں صورتوں میں محدود رکھا جائے گا جن میں رخصت دی گئی ہے۔  
اسی طرح یہ بات بھی شرط ہے: وہ سفر کسی گناہ کے لیے نہیں ہونا چاہیے یا محض سیر و تفریح کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔

**1434-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكْرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ آخِرُهُمَا حَتَّى يُصَلِّيَهُمَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا جب سورج ڈھل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ ان دونوں نمازوں کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں نمازوں کو عصر کی نماز کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

**1435-** حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَدْرٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا نَزَلَ مِنْزِلًا قَرَّالَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الزَّوَالِ صَلَّى كُلَّ وَاحِدَةٍ لَوْفَتِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ پر پڑاؤ کرتے اور اس دوران سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک عصر کی نماز بھی ادا نہیں کر لیتے تھے اور اگر آپ زوال سے پہلے روانہ ہو چکے ہوتے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نمازوں کو عصر کی نماز کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

۱۴۳۵ھ عبد بن حماد فی الصحیح من المسند ارقم (۶۱۳) والطبرانی فی المعجم (۱۱) رقم (۱۵۴۲) من صریحہ ابی سلمہ بن اسبی شیعہ: ثنا ابو خالد الاسمر سیرما الامام۔



**1436-** حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ مَاهَانَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا ارْتَحَلَ حِينَ تَزِيغِ الشَّمْسِ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ ذَلِكَ آخَرَ ذَلِكَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سورج کے ڈھل جانے کے بعد روانہ ہونا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور اگر آپ نے اس سے پہلے روانہ ہونا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن ہشیم بن مہان، ابوریح کسائی رازی۔ امام دارقطنی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: ”ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۱۳۵) (۴۲۳۱)۔

موسیٰ بن ربیعہ مصری۔ امام ابوزرعہ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۸/۱۳۲) (۶۴۲)۔

**1437-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ آخَرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ.

☆☆ حضرت انس بن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب سفر کے دوران ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت آ جاتا (تو اس وقت میں دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے)۔

**1438-** وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ

فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ سَارَ حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ فَيَنْوِلُ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَإِذَا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى تَزِيغَ الشَّمْسُ

۱۱۳۶ اضرحه الطبرانی فی (الکبیر) (۱۱/۲۱۱) رقم (۱۱۳۲۳) من طريق ابی الطاهر بن السرح ثنا موسی بن ربیعہ عن محمد بن عمار بن

ع۔ لیس فی سنن الریاء۔ و حسین بن عبد اللہ تقدم ضعفه۔

۱۱۳۷ اضرحه البیہقی فی (السنن البیہقی) (۲/۱۶۱) کتاب الصلاۃ: باب الجمع بین الصلاتین فی السفر من طریق الدارقطنی ع۔ و

ضرحه مسلم (۱/۱۸۹) کتاب صلاۃ المسافرين: باب جواز الجمع بین الصلاتین: حدیث (۱۷/۱۷۰) و البیہقی فی (السنن البیہقی) ۱

۲ (۱۶۲) کتاب الصلاۃ: باب الجمع بین الصلاتین فی السفر و فی (معرفة السنن و الآثار) (۲/۱۱۶) کتاب الصلاۃ: باب الجمع بین

صلاتین فی سفر: حدیث (۱۶۳۶) کلہوم من طریق شہاب بن یزید سواہ الاسناد۔

صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ذَهَبَ.

☆ ☆ ابن شہابؒ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سورج ڈھل جانے سے پہلے سفر پر روانہ ہوتا تو آپ روانہ ہو جاتے یہاں تک کہ جب عصر کا وقت شروع ہو جاتا تو آپ پڑاؤ کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور اگر آپ ﷺ سورج ڈھلنے تک روانہ نہ ہوئے ہوتے تو آپ ﷺ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہوتے۔

1439- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْقَصَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَالثَّيْتُ وَابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ آخَرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت شروع ہو جاتا پھر اس کے بعد آپ ﷺ ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

1440- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ وَأَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَرْثِدَةَ الْعُدْرِيُّ بِسُرُوتٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ وَجَاءَهُ خَبَرٌ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ مِنْ أَصْحَابِهِ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ فَقَالَ الَّذِي قَالَ لَهُ الصَّلَاةَ إِنَّهُ لَيَعْلَمُ مِنْ هَذَا عِلْمًا لَا آغْلُمُهُ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ سَاعَةً نَزَلَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَكَانَ لَا يَنَادِي لِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ- وَقَالَ النَّيْسَابُورِيُّ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ- وَقَالَا جَمِيعًا فَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ سَاعَةً وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ أَيْنَ تَوَجَّهَتْ بِهِ الشُّبْحَةُ فِي السَّفَرِ وَيُخْبِرُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

۱۴۳۸- أخرجه أحمد (۲/۳۶۵) وعبد بن حميد (۱/۱۱۶۵) كلاهما من طريق يحيى بن غيلان بسند الإسناد- وأخرجه البخاري (۲/۵۸۲) كتاب تقصير الصلاة باب إذا ارحل بعد ما زاغت الشمس الحديث (۱/۱۱۲) ومسلم (۱/۴۸۹) كتاب صلاة المسافرين باب جوار الجمع بين الصلاتين الحديث (۱/۷۰۲) وأبو عروبة (۲/۲۵۱) وأبو داود (۱/۲۸۹) كتاب الصلاة باب الجمع بين الصلاتين (۱/۱۳۸) والنسائي (۱/۲۸۸) كتاب المرافقة باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر والعصر (۱/۵۸۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۶۱) كتاب الصلاة باب الجمع بين الصلاتين في السفر كل يوم من طريق المفضل بن فضالة بسند الإسناد-

۱۴۳۹- أخرجه البيهقي في (معركة السنن والآثار) (۲/۱۴۶) كتاب الصلاة باب الجمع بين الصلاتين في السفر حديث (۱/۱۶۲۵) من طريق إبراهيم بن الحسين حدثنا أبو صالح: عبد الله بن صالح بسند الإسناد- وينظر الحديث (۱۴۳۸-۱۴۳۷)-

۱۴۴۰- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۵۹-۱۶۰) كتاب الصلاة باب الجمع بين الصلاتين في السفر من طريق الدارقطني -

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ تشریف لائے انہیں ان کی اہلیہ صفیہ بنت ابوعبید کی بیماری کی اطلاع ملی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر تیز کر دیا جب سورج غروب ہو گیا تو ان کے ساتھیوں میں سے کسی صاحب نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے ان کے جس ساتھی نے انہیں نماز کے لیے کہا تھا اس نے یہ سوچا کہ ضرور ان کے پاس اس بارے میں کوئی ایسی معلومات ہوں گی جس سے میں واقف نہیں ہوں پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہو گئی تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور نماز کے لیے اقامت کہی وہ سفر کے دوران نماز کے لیے اذان نہیں دیا کرتے تھے۔

یہاں پر نیشاپوری راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے اس کے بعد کے الفاظ راویوں کے متفقہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور انہوں نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی پھر انہوں نے یہ بات بتائی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفق غروب ہو جانے کے تھوڑی دیر بعد مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری کی پشت پر ہی نماز ادا کر لیا کرتے تھے خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کو بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب مدنی، نزیل عسقلان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲/۲) (۵۰۵)۔

1441 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِي حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَخِيهِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مَسْلَمٍ قَالَ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَبْرًا مِنْ صَفِيَّةَ فَاسْرَعَ السَّيْرَ ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْدَ أَنْ غَابَ الشَّفَقُ بِسَاعَةٍ تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ.

☆ ☆ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کی (اہلیہ) صفیہ کی بیماری کی اطلاع ملی تو وہ تیزی سے سفر کرنے لگے پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی جس میں یہ الفاظ ہیں: "شفق غروب ہونے کے تھوڑی دیر بعد۔"

ابن وہب نامی راوی نے ان کی متابعت کی ہے۔

1442 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُنْدِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا ارْتَحَلَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ جَمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَإِذَا مَدَّ لَهُ السَّيْرُ آخَرَ الظُّهْرِ وَعَجَلَ



الْعَصْرَ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا.

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے وقت سفر کے لیے روانہ ہوتے لگتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیا کرتے اور جب آپ اس سے پہلے روانہ ہونے لگتے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ منذر بن محمد بن منذر۔ امام داقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”میزان اعتدال“ از حافظ شمس دین ذہبی (۵۱۵/۶) (۸۷۷۰)۔

1443- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ السَّيَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شَاكِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سُفْيَانُ بَعْدَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَى رُبْعِ اللَّيْلِ قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخَذَهُمْ فِي حَدِيثِهِ إِلَى رُبْعِ اللَّيْلِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

ایک راوی نے اس روایت میں: ”ایک چوتھائی رات تک“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

ایک اور راوی نے بھی ”چوتھائی رات تک“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1444- جَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ قَوْلِ النَّسَائِبُورِيِّ.

☆ ☆ یہی روایت آلب اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

— 〓 — 〓 — 〓 —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عاصم بن جعفر معافری، مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۷) (۶۰۲۲)۔

1445- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَالِدٍ

١٤٤٢- آخره احمد (٨٠/٢): عندنا عبد الرزاق: ثنا مفيان الثوري بهذا اللفظ -

بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ تَوَحَّلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ آخَرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ آخَرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ عصر کی نماز کے لیے پڑاؤ کرتے تھے اسی طرح آپ مغرب کی نماز ادا کیا کرتے تھے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے پھر عشاء کے لیے پڑاؤ کرتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یزید بن خالد بن یزید بن عبد اللہ بن مَوْهَب - رملی، ابو خالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۳/۲) (۲۴۴)۔

1446- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ. ☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند کچھ مختلف ہے۔

1447- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْبُلْخِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ غَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ

۱۴۴۵- أخرجه أبو داود (۵/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلواتين: حديث (۱۲۰۸) من طريقه البیهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۳/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلواتين في السفر وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۱۵/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلواتين في السفر: حديث (۱۶۳۲)۔

۱۴۴۷- أخرجه أحمد (۵/۲۲۱) وأبو داود (۸/۷/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلواتين: حديث (۱۲۲۰) والترمذي (۲۸۸/۲) (۱۲۹) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلواتين: حديث (۵۵۲) والحاكم في (علوم الحديث) (۱۱۹) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۳/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلواتين في السفر: كل يوم من طريقه قتيبة بن سعيد: بهذا المتن۔

قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ آخَرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَجْمَعَهَا مَعَ الْعَصْرِ فَيَصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخَرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا لَمْ يَرَوْهُ إِلَّا قُتَيْبَةُ.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا (سفر کے دوران پڑاؤ سے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ عصر کے وقت میں ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ سورج کے اُبل جانے کے بعد روانہ ہوتے تو آپ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے پھر روانہ ہوتے تھے اسی طرح جب آپ مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ اسے عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہوتے تو پھر آپ عشاء کی نماز جلدی ادا کرتے اور اسے مغرب کے ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کو صرف قتادہ نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

1448- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْأَعِينُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهَذَا مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی عتاب بغدادی، ابوبکر امین، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۷۶) (۶۱۶۶)۔

1449- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَاللَّفْظُ لَوَكِيْعٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَسَارَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لَهُ الصَّلَاةُ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَادَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا نَابَتْهُ حَاجَةٌ صَنَعَ هَكَذَا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کی اہلیہ سیدہ صفیہ کی بیماری کی اطلاع ملی۔ وہ اس وقت سفر کی حالت میں تھے انہوں نے رفتار تیز کر دی جب سورج غروب ہو گیا تو ان سے نماز کے لیے کہا گیا لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کے قریب تھی تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کی پھر وہ انتظار کرتے رہے

۱۴۴۸- مرجعہ اصمد (۲۴۱/۵-۲۴۲): ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بِسْمَا الْأَسْنَاءِ - وَيَنْظُرُ: الْعَدِيَّةُ الْمَسَابِقُ -

۱۴۴۹- اندر البیرونی فی السنن الکبری (۱۶۰/۲) الی لغزاة الروایة - وَيَنْظُرُ: الْعَدِيَّةُ الْأَنِي -



یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی پھر انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی کام ہوتا تھا تو وہ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

**1450-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجَنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهِذَا وَقَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا عَجَلَ بِهِ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ.

☆ ☆ نافع: حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: یہاں تک کہ شفق غروب ہونے سے پہلے انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کر لی اور پھر وہ انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہوئی تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی پھر انہوں نے یہ بتایا: جب نبی اکرم ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے جیسے میں نے اب کیا ہے۔

**1451-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَّا بِهَا وَلَا أَظُنُّ أَنْ تُدْرِكَهَا. وَذَلِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ - قَالَ - فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَمِسرْنَا حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ عَهْدِي بِصَاحِبِي وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيَّ وَمَضَى كَمَا هُوَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا عَجَلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ هَكَذَا.

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ روانہ ہوا وہ اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے انہوں نے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے بتایا: (ان کی اہلیہ) صفیہ بنت ابوعبید کی حالت نازک ہے اور میرا یہ خیال ہے آپ (ان کے انتقال سے پہلے) ان تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ (راوی کہتے ہیں: یہ عصر کے بعد کی بات ہے) راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تیزی سے وہاں سے نکلے ان کے ساتھ قریش کا ایک شخص بھی تھا ہم لوگ سفر کرتے ہوئے جا رہے تھے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا میرا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گہرا تعلق تھا وہ

۱۴۵۰ اخرجه اسر داود (۶/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلوتين: حديث (۱۶۱۲) ثنا محمد بن عبيد المحاربي بسندنا الاسناد - و قال اسر داود: رواد اسر حاسر عن نافع نحو هذا باسناده -

۱۴۵۱ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۰/۲) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلوتين في السفر: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ و اسو بكر بن الحسن الناصبي قالوا: ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب: ثنا العباس بن الوليد بن مزيه: بسندنا الاسناد - قال البيهقي: و جماعه و اه فضيل ابن عروان و عطاء بن خالد عن نافع - و بنظر: الحديث الذي -

نماز بڑی باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے میں نے عرض کی: نماز کا وقت ہو گیا ہے انہوں نے میری طرف توجہ نہیں کی اور چلتے رہے جیسے پہلے چاہے تھے یہاں تک کہ جب شفق کا آخری وقت ہو گیا تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی تو اسی دوران شفق غروب ہو گئی تو انہوں نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ہمیں یہ بتایا جب نبی اکرم ﷺ نے کسی معاملے میں جلدی کرنی ہوتی تھی تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد الرحمن بن یزید بن جابر ازوی، ابو عبیدہ شامی دارانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 157ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”القریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۴) (۴۰۶۸)۔

**1452-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

**1453-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَطَافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ صَادِرِينَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اسْتُضْرِحَ عَلَيَّ زَوْجَتِي صَفِيَّةٌ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ وَكَانَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ ظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى وَغَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هَكَذَا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .

☆ ☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ سے آرہے تھے یہاں تک کہ راستے میں انہیں ان کی اہلیہ صفیہ کی شدید بیماری کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے سفر کو تیز کر دیا ان کا یہ معمول تھا جیسے ہی سورج غروب ہوتا تھا اسی وقت اتر کر مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے لیکن اس رات ایسا نہیں ہوا یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید وہ نماز کو بھول گئے ہیں ہم نے ان سے کہا: جناب! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے والی تھی اس وقت انہوں نے اتر کر نماز ادا کی پھر جب شفق غروب ہو گئی اس وقت انہوں نے کھڑے ہو کر عشاء کی نماز بھی ادا کر لی پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بتایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

— — — — —

۱۴۵۲ اخرجه اسودور ۶/۲ کتاب الصلوة: باب الجمع بين الصلواتين: حديث (۱۹۱۳): ثنا ابراهيم بن موسى سفيان الدمشقي - و اخرجه

السناني (۲۸۷/۱) من طريق الوليد بن مسلم قال: حدثنا ابن جابر: بهذا الاسناد -

۱۴۵۳ اخرجه السناني في (السنن الكبرى) (۱/۱۸۹) كتاب مواقيت الصلوة: باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر المغرب والعشاء.

حديث (۱۵۶۸): ثنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا عطاء بن خالد: بهذا الاسناد -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن موسیٰ بن یزید تمیمی، ابواسحاق فراء رازی، یلقب بالصغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴/۱) (۱۸۹)۔

## 68- باب صِفَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرِ وَصِفَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ.

باب: سفر کے دوران نماز کا طریقہ کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا، کشتی میں نماز ادا کرنے کا طریقہ

1454- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التِّيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ.

☆ ☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن برقان۔ بضم موحدة وسكون راء بعدها قاف۔ کلابی، ابو عبد اللہ رقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کےفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ فی حدیث زہری، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 50ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۹/۱)۔

1455- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا إِلَّا أَنْ يَخْشَى الْغَرَقَ. قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ يَعْنِي فِي السَّفِينَةِ فِيهِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ.

☆ ☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

۱۱۵۵ أخرجه البرار (۲۲۹/۱) كنيف (رقم ۶۸۳): حدثنا ابراهيم بن محمد التيمي: ثنا عبد الله بن داود: بهذا الإسناد - قال البرار: لا نعلمه عن النبي صلى الله عليه وسلم منهله من وجه من الوجوه الا من هذا: ولا له الا هذا الإسناد: ولا نعلم من سبي هذا الثقفي - وذكر بعض اصحابنا لهذا الحديث عن (عمر بن عبد القادر عن جعفر بن برقان عن ميمون بن مهران عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال المند -) - واسبب انه غلط: واما هو عندي عن ابن عمر - لا - وذكره السجستاني في (مجمع الزوائد) (۱۶۶/۲) وقال: رواه البرار: وفيه رجل لم يسم وبقية رجاله ثقات: واصله منهل -



یہ ہدایت کی تھی: وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کریں، ماسوائے اس صورت کے کہ انہیں ڈوبنے کا اندیشہ ہو۔  
امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: مراد یہ ہے: وہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کریں۔

### کشتی میں نماز ادا کرنے کا حکم

کشتی میں نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن مازہ تحریر کرتے ہیں:

امام محمد رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص کشتی سے باہر آ کر نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو میں اس کے لیے یہ بات پسند کروں گا، وہ کشتی سے باہر آ کر زمین پر نماز ادا کرے، لیکن اگر وہ کشتی میں بھی نماز ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا، جواز کی دلیل ابن سیرین کی نقل کردہ وہ روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں کشتی میں بیٹھ کر نماز ادا کی، اگر ہم چاہتے تو ہم خشکی پر جا سکتے تھے۔

اسی طرح مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نے حضرت جنازہ بن ابوامیہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی، اگر ہم چاہتے تو ہم کھڑے ہو سکتے تھے۔

اسی طرح کی روایت امام ترمذی رحمہ اللہ نے عبد اللہ کے کلام کے حوالے سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک کشتی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ موجود تھا، جن میں حضرت ابودرداء، حضرت ابوسعید خدری، حضرت جابر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم شامل تھے، اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا، تو ان کا امام آگے ہوا اور ان سب حضرات نے کشتی میں ہی نماز ادا کر لی، اگر ہم چاہتے تو ہم خشکی پر جا سکتے تھے۔

(مصنف کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے: معنوی طور پر کشتی بھی زمین کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ قرأت کے لیے اس پر بیٹھنا مباح ہے، جس طرح زمین پر بیٹھنا مباح ہے، تو کشتی کی مثال پلنگ کی طرح ہوگی۔)

**1456** - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ كُرْدَيْهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلْوَانَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْحَبَشَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ قَالَ صَلِّ فِيهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ . حُسَيْنُ بْنُ عَلْوَانَ مَتْرُوكٌ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم کشتی میں کس طرح نماز ادا کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، البتہ تمہیں ڈوبنے کا اندیشہ ہو (تو بیٹھ کر نماز ادا کرو)۔

اس روایت کا ایک راوی حسین بن علوان مٹروک ہے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن ملوان، من اهل کوفہ، کان یضع حدیث علی ہشام بن عروۃ، وغیرہ تنقیات، وضعاً لا تحل کتابہ حدیثاً علی جہۃ تعجب، کذبہ احمد بن حنبل، رحمہ اللہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مجروحین (۲۳۴/۱)۔

1457- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ مِنْ أَصْلِهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ قَافَا حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ قَالَ قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی میں نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ ہرے ہو کر ادا کی جائے گی البتہ اگر تمہیں ڈوب جانے کا اندیشہ ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ بشر بن قافا، ابوہشیم، عن ابی نعیم۔ ضعف دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۶/۲)۔

1458- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَبَّةٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ فَقَدْ آتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكِبَائِرِ. قَالَ الشَّيْخُ حَنْشٌ هَذَا أَبُو عَلِيٍّ الرَّحْبِيُّ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔  
شیخ فرماتے ہیں: حنش نامی راوی ابوعلی رجبی ہیں اور یہ متروک ہیں۔

— — — — —

۱۴۵۶ احمد بن الحارثی فی (العلل المتناہیۃ) (۱/۱۱۳) رقم (۶۹۸) من طریق دارقطنی بہ۔ وقال ابن الجوزی: قال ابو ہاشم الرازی و دارقطنی: متروک۔ وقال حنبی: کذاب۔ وقال ابن عری: یضع الحدیث۔

۱۴۵۷ احمد بن الحارثی فی (العلل المتناہیۃ) (۱/۱۱۳) رقم (۶۹۹) من طریق دارقطنی بہ۔ وقال ابن الجوزی: بشر بن قافا۔ قلت: من عریہ الدارقطنی و قد ضعفہ۔ بطر: (المیزان ۲/۲۶) و قد توبع بشر علیہ فاخرجه الحاكم (۱/۲۷۵) و البیہقی فی (السنن البوری ۱/۱۵۵) کتاب الصلوة: باب الفیام فی الفریضۃ و ان کان فی السفینۃ مع القمۃ۔ وقال الحاكم: صحیح الدارقطنی علی شرط مسلم و لم یجدہما و لم یجدہما۔ و وافقہ الذہبی۔ اما البیہقی: فقد حسہ۔

۱۴۵۸ احمد بن الحارثی (۱/۲۵۶) کتاب الصلوة: باب ما جاء فی الجمع بین الصلواتین فی العصر: حدیث (۱/۱۸۸) و ابو علی (۱/۱۳۶) رقم (۲۶۵) و الحاكم (۱/۲۷۵) و لطیفی فی (الکبیر) (۱/۲۶۶) رقم (۱۱۵۰) و البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۱۶۹) و ابن حنبل فی (المسند وحبس) (۱/۲۲۳) و یقول من طریق المعمر بن سلیمان بن سہل الاسد۔ وقال الترمذی: و حنش لحدیث ابو علی الرجبی و لم یجدہ۔ و قال البیہقی: تفرد بہ حنبی بن نسیب ابو علی الرجبی المعروف بـ (حسن) و لم یجدہ عند اهل الحدیث۔ ضعفہ احمد و غیرہ۔ وقال البیہقی: تفرد بہ حنبی بن نسیب ابو علی الرجبی المعروف بـ (حسن) و لم یجدہ عند اهل البیہقی لحدیث حنبی بن نسیب۔ اما الحاكم فقال: ثقة و تحفه الذہبی فقال: بل ضعفہ۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ حسین بن قیس، رجبی واسطی، ابوعلی، ولقبہ حفش، قال احمد: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”متروک“ قرار دیا ہے۔ لہ حدیث واحد حسن فی قصۃ شوم، امام بخاری فرماتے ہیں: لا یکتب حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو میزان (۳۰۳/۲)۔

## 69-باب صِفَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنے کا طریقہ اور نماز کے وقت سواری پر رہتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے کا حکم

1459- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ الْجَارُودِ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ لِلصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ. ☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر کر رہے ہوتے تھے اور آپ ﷺ نے نفل نماز ادا کرنا ہوتی تھی تو آپ ﷺ اپنی اونٹنی کا رخ قبلہ کی طرف کرتے تھے اور پھر تکبیر کہتے تھے۔

## راویان حدیث کا تعارف:

○ ربیع بن عبد اللہ بن جارود، بن ابی سبرۃ - ہذلی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۴/۱)۔

○ عمرو بن ابی حجاج میسرۃ، منقری - بکسر میم و سکون نون و فتح قاف، - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۳۲) (۵۰۴۲)۔

## سواری پر نماز ادا کرنے کا حکم

سواری پر نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ برہان الدین ابن مازہ بخاری تحریر کرتے ہیں مصنف نے الاصل میں یہ بات تحریر کی ہے: مسافر شخص اپنی سواری پر اشارے کے ساتھ نفل نماز ادا کر سکتا ہے خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے وہ بیان

۱۵۵۹ امرجہ انسداد (۲/۲) و عمدہ من محمد فی (المنتخب من المسند) رقم (۱۲۴۳) و الضیاء المقدسی فی (المصادر الرقم) ۱۸۳۸  
۱۸۳۹ کلیمہ من طریق برید بن ہارون: تنا ربیع: - - - - - الدسار - و امرجہ البیرونی فی (السنن النوری) (۵۲) کتاب المصادر  
انتقال الصلوة سالفة عبد الاحرام: مطبوع علی بن - - - - - بنی: تنا ربیع: - - - - - و اشار الی هذا الطريق الضیاء المقدسی فی (المصادر  
۱۲۴/۵۱ - و امرجہ الضیاء: رقم (۱۸۱۱) من طریق یحیی ابن یحیی ابی ربیع برید الدسار -



کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک غزوہ (کے سفر کے دوران) دیکھا آپ اپنی سواری پر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے آپ کا رخ مشرق کی سمت میں تھا۔

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

”جب آپ نے وتر کی نماز ادا کرنا ہوتی یا فرض نماز ادا کرنا ہوتی تو سواری سے نیچے اتر کر (اس نماز کو ادا کرتے تھے)۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے۔

”نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اس فرمان کی تلاوت کی:

”مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں تو تم جہاں کہیں بھی رخ کرو گے اللہ کی ذات اسی طرف ہوگی بے شک اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔“

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) فرض نماز ادا کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ سواری سے نیچے

اتر جاتے تھے (اور زمین پر ادا کرتے تھے)۔“

وتر کی نماز کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات مختلف ہیں یہ روایت بھی نقل کی گئی

ہے۔

”نبی اکرم ﷺ سواری پر ہی وتر کی نماز ادا کر لیتے تھے۔“

ان کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے:

”نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز ادا کرنے کے لیے سواری سے نیچے اتر آتے تھے۔“

شمس الامہ حلوانی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ حاکم نے اپنے ”اشارات“ میں یہ بات نقل کی ہے یہ جو روایت نقل کی گئی ہے: ”آپ اپنی سواری پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے“ اس کی تاویل یہ کی جاسکتی ہے: نبی اکرم ﷺ بیماری یا کچھڑ کے عذر کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے۔ یا وتر کا مؤکد حکم نازل ہونے سے پہلے ایسا کیا کرتے تھے لیکن جب وتر کا مؤکد حکم نازل ہو گیا تو

آپ سواری سے اتر کر انہیں ادا کیا کرتے تھے ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”نبی اکرم ﷺ اپنے گدھے پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے جس کا رخ خیبر کی سمت میں تھا۔“

کیونکہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: سواری پر نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے اس کی وجہ یہ ہے: ہر وقت سواری سے نیچے اترنا ممکن نہیں ہے کیونکہ انسان کو اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہوگا جانور کے بارے میں اندیشہ ہوگا تو اس عذر کی بنیاد پر نفل نماز کو سواری پر ادا کرنا جائز ہونا چاہیے اگرچہ سواری پر نفل نماز ادا کرنے کا فائدہ صرف یہی ہوتا ہے زبان (کلام سے) محفوظ رہتی ہے انسان کا نفس (ادھر ادھر توجہ کرنے سے) محفوظ رہتا ہے دوسروں اور خیالات فاسدہ سے محفوظ رہتا ہے۔

بہر حال یہ بھی کافی ہے ایسی نماز میں سجدے میں رکوع کے مقابلے میں سر کو زیادہ جھکایا جائے گا کیونکہ رکوع اور سجدہ

کرنے سے عاجز ہونے کے حوالے سے سواری پر سوار شخص بیمار شخص کی مانند ہوگا۔

بہر حال جس بھی روایت پر عمل کیا جائے اگر وہ شخص سواری پر نفل نماز ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ روایت میں مطلق طور پر ”سواری“ کا لفظ ”چوپایہ“ استعمال ہوا ہے اور لفظ ”چوپایہ“ تمام جانوروں پر صادق آتا ہے۔

پھر امام محمد رحمہ اللہ نے اس مسئلے کو کتاب ”الاصول“ میں مسافر سے متعلق احکام میں نقل کیا ہے جبکہ امام کرخی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے: صحرا میں سواری پر نفل نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ انسان مسافر ہو یا مقیم ہو خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: ان حضرات نے بطور خاص صرف مسافر کے لیے اس بات کی اجازت دی ہے اس کی وجہ یہ ہے: اشارے کے ذریعے کسی نماز کا جائز ہونا قیاس کے خلاف ہے اور ضرورت کے پیش نظر ہے اور یہ ضرورت صرف سفر کے دوران ہی متحقق ہوتی ہے حضر کے دوران متحقق نہیں ہوتی ہے۔

تاہم صحیح قول یہ ہے: یہ مسافر اور غیر مسافر دونوں کے لیے برابر ہے اس وقت جب وہ اپنے شہر سے باہر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جو شخص شہر سے نکل کر اپنی زرعی اراضی کی طرف جاتا ہے اس کے لیے یہ بات جائز ہے وہ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرے اگرچہ وہ شرعی طور پر مسافر شمار نہیں ہوتا۔

اس کے بعد کلام اس حوالے سے کیا جائے گا: اس کی مقدار کیا ہوگی؟ کوئی مقیم شخص اپنے شہر سے کتنا دور ہوگا تو اس کے لیے سواری پر نفل نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔

امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب الاصل میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ اپنے شہر سے نکل کر دو فرسخ یا تین فرسخ تک چلا جاتا ہے تو اسے اس بات کی اجازت ہوگی وہ سواری پر نماز ادا کر سکتا ہے۔

امام کرخی رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

بعض مشائخ نے اس کی مقدار دو فرسخ یا اس سے زیادہ مقرر کی ہے

وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اور شہر کے درمیان دو فرسخ کا فاصلہ ہو تو اب اسے اس بات کی اجازت ہوگی وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے لیکن اگر اس سے کم فاصلہ ہو تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر انسان اور شہر کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہو تو اب آدمی کے لیے یہ بات جائز ہوگی وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے لیکن اگر اس سے کم فاصلہ ہو تو جائز نہیں ہوگا۔

بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی اور شہر کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جتنا شہر کی آبادی اور عید گاہ کے درمیان ہوتا ہے تو اب اس کے لیے یہ بات جائز ہے وہ نفل نماز ادا کرے لیکن اگر اس سے کم ہوتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

1460 - حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

حوالہ اخیلا ابی ہانیٰ مسند ابی ہانیٰ الدین محمد بن احمد بن مازہ بخاری ج ۲ ص ۵۳ فصل ۳۱

الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَتْ بِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر کی حالت میں ہوتے تھے اور آپ نے نفل نماز ادا کرنی ہوتی تھی تو آپ ﷺ قبلہ کی طرف رخ کر لیتے تھے اور پھر تکبیر کہتے تھے پھر اس کے بعد سواری کا رخ خواہ کسی بھی سمت میں ہو جائے (آپ نماز ادا کرتے رہتے تھے)۔

1461 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَارُودِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِرَاحِلَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَتْ بِهِ رِكَابُهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر کر رہے ہوتے اور آپ نے نفل نماز ادا کرنی ہوتی تو آپ ﷺ اپنی اونٹنی کا رخ قبلہ کی طرف کر دیتے پھر تکبیر کہتے اور اس کے بعد نماز ادا کرنا شروع کر دیتے خواہ بعد میں آپ ﷺ کی رکاب کا رخ کسی بھی سمت میں ہوتا۔

1462 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِحَاجَةٍ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا وَرَأَيْتُهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لِي مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَتِكَ . قُلْتُ صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا . قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا آتَنِي كُنْتُ أَصْلِي .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب میں واپس آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ اس وقت اپنی سواری پر موجود تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا پھر میں نے آپ کو اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے اپنے کام کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے ایسے کر لیا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کیونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

## 70- باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا بِالْمَأْمُومِينَ .

باب: بیمار شخص کا بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھانا

۱۱۶۱ اخرجه ابو داود (۹/۲) كتاب الصلاة: باب التطوع على الراحلة والوتر: حديث (۱۲۲۵) ثنا محمد بن سفيان الدمشقي - و اخرجه الصبا.

في العنارة - رقم (۱۸۱۰) من طريق محمد بن ابي -

۱۱۶۲ اخرجه احمد (۲۵۱/۲) من طريق محمد بن احمد - و كتب من هشام قال: ثنا هشام بن سفيان الدمشقي -



**1463-** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ كَانَ أَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ قَدْ اشْتَكَى عِرْقَ النَّسَاءِ وَكَانَ لَنَا إِمَامًا وَكَانَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا فَيُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ اجْلِسُوا فَتَجْلِسُ فَيُصَلِّي بِنَا جَالِسًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ.

☆☆ حضرت اسید بن لیبید بیان کرتے ہیں: حضرت اسید بن حذیر رضی اللہ عنہ کو ”عرق النساء“ کی شکایت ہو گئی وہ ہمارے امام تھے وہ ہمارے پاس تشریف لاتے ہمیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے کہ تم لوگ بیٹھے رہو ہم بیٹھے رہتے تو وہ بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھاتے اور ہم بھی بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے۔

**1464-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوْقِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مَوْلَاهُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَتْهُ قَالَتْ صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ إِلَّا الْمُتَرَبِّعَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتی ہیں: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف ثواب ملتا ہے ماسوائے اس شخص کے جو چوڑی مار کر بیٹھے۔

**1465-** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدِّلُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چوڑی مار کر بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

**1466-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۱۴۶۴- أخرجه أحمد (۶/۷۱): حدثنا إبراهيم بن أبي العباس قال: حدثنا شريك بهذا الاسناد - وأخرجه أحمد (۶/۲۲۰، ۲۲۱): حدثنا هجاج قال: أخبرنا شريك بهذا الاسناد - وأخرجه أحمد (۶/۲۲۰): حدثنا اسمعيل بن يوسف عن شريك عن إبراهيم بن السواجر عن مجاهد عن مولى عبد الله بن السائب عن عائشة -

۱۴۶۵- أخرجه النسائي (۴/۲۲۶) كتاب قيام الليل: باب كيف صلاة القاعد: حديث (۱۶۶۱): حدثنا هارون بن عبد الله بهذا الاسناد - وأخرجه ابن خزيمة (۲/۸۹) رقم (۹۷۸) من طريق محمد بن عبد الله بن المبارك المخرومي و يوسف بن موسى عن أبي داود الحفري بهذا الاسناد - وقال النسائي: لا أعلم أحداً روى هذا الحديث غير أبي داود وثقة ولا أصب هذا الحديث إلا مطا - وصححه ابن خزيمة -

۱۴۶۶- أخرجه البخاري (۲/۲۲۹) كتاب الزان: باب الرجل ياتم بالامام حديث (۷۱۳) ومسلم (۱/۳۱۱) كتاب الصلاة: باب استعلاف الامام اذا عرض له عند من مرض ومفر: حديث (۴۱۸/۹۰) ومالك (۱/۱۷۰، ۱۷۱) كتاب قصر الصلاة في السفر: باب جامع الصلاة: حديث (۸۲) والترمذي (۵/۵۷۳) كتاب المناقب: باب مناقب أبي بكر: حديث (۳۶۷۲) والسنائي (۲/۹۹) كتاب الامامة: باب الانضمام بالامام يصلي قاعداً: حديث (۸۲۳) وابن ماجه (۱/۲۸۹) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه: حديث (۱۲۳۳) وأحمد (۶/۹۶، ۹۷، ۱۵۹، ۲۳۱، ۲۷۰) والبيهقي (۲/۸۲) وأبو عوانة (۲/۱۷۷-۱۷۸) والدارمي (۱/۲۹) المقدمة: باب في وفاة النبي صلى الله عليه وسلم -

سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ وَجِعًا فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِيفَةً فَجَاءَ فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو کوئی تکلیف تھی آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا پھر نبی اکرم ﷺ نے بہتری محسوس کی تو تشریف لے آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آکر بیٹھ گئے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھائی آپ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

1467 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْأَرْقَمِ بْنِ شَرَحْبِيلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ . وَوَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ فَأَشَارَ إِلَيْهِ مَكَانَكَ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَقَرَأَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ مِنَ السُّورَةِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے دوران یہ فرمایا: تم ابو بکر سے کہو! وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہتری محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر چلتے ہوئے (مسجد میں) تشریف لے گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا تم اپنی جگہ پر رہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تشریف فرما ہو گئے۔ آپ نے اسی جگہ سے تلاوت کرنا شروع کی جہاں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تلاوت چھوڑی تھی۔

1468- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ سُفْيَانَ  
عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَوْمَنَّ أَحَدٌ بَعْدِي جَالِسًا .

لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَهُوَ مَتْرُوكٌ وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ.

☆☆ امام شعیبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہ کرے۔

اس روایت کو صرف جابر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص متروک ہے اور یہ روایت بھی مرسل ہے اسے مستند قرار نہیں

١٤٦٧ امره احمد (٢٠٩/١): حدثنا يحيى بن آدم بهذا الاسناد - وذكره الموصلي في (مجمع الزوائد ١٨٦٠٥) وقال: رواه احمد و

الظفراسي والبرابر حاضنصار كسر و ابو بعلی اسم مبرم - وفيه قيس بن الربيع : وثقة شعبة والنوري وثقة - رجاله نفات -

١٤٦٨ امره البیهقي فی (السنن النوری) (٨٠/٢) کتاب الصلاة: باب النسي عن الامامة جالساً عن طريق الدار فظني - و قال البیهقي:

قال علي بن عمر الداعقني - واسمه عن النافعي قال: قد علم النبي اصح جودنا ان ليس به حجة ولا انه لا ينبت ولا انه

مرسل ولله عن رجل برغب الساس عن الرواية عنه - وقال ابن عبد البر في (المجموع) (١٤٢/٦) وهو حديث لا يحسنه عبد الله بن المبارك

سالمه بنت اسماء مروة حاصر المعصی عن النبی مرسله - وجابر الجعفی لا یمنع بشیء مروة مسنداً فکیف حاصر مروة مرسله! - قال

**المحافظة على المسعى** ٢١) ٢٢) ٢٣)

دیا جاسکتا۔

## 71- باب الصَّلَاةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ وَالنَّعْلِ وَطَرَحِ الشَّيْءِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ فِيهِ نَجَاسَةٌ.

باب: کمان، سینگ، جوتا پہن کر نماز پڑھنا، جب کسی چیز میں نجاست لگی ہوئی تو اسے نماز کے دوران اتار دینا

1469- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ فَقَالَ اطْرَحِ الْقَرْنَ وَصَلِّ فِي الْقَوْسِ .

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے کمان یا سینگ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: سینگ کو اتار دو اور کمان پہن کر نماز پڑھو۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ فرات بن سائب، ابوسلیمان، و قیل: ابو معلى جزوی امام بخاری فرماتے ہیں: منکر حدیث، وقال ابن معین: ليس بشيء، امام دارقطنی فرماتے ہیں: وغیره: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۱۲/۵)۔

### نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟

نجاست کی جتنی مقدار معاف ہوتی ہے اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہب زحیلی تحریر کرتے ہیں:

حدوا المعفو عنه بحسب نوع النجاسة مغلظة او مخففة: يعفى من النجاسة المغلظة او المخففة: القدر القليل، دون الكثير، وقدروا القليل في النجاسة الجامدة المغلظة: بيا دون الدرهم (2.975 غم): وهو ما يزن عشرين قيراطا، وبيا دون مقعر الكف في النجاسة المائعة. وتكره الصلاة تحريماً في المشهور بالقدر القليل من النجاسة، مع كونه معفو عنه. والقليل من النجاسة المخففة في الثياب: ما دون ربع الثوب، وفي البدن: ما دون ربع العضو البصاب كاليد والرجل.

كما يعفى عن القليل من بول او خراء الهرة والفارة، في الطعام والثياب للضرورة. وعن انتضاح غسالة لا تظهر مواقع قطرها في الاناء، وعن رشاش بول، كرؤوس الابر، للضرورة،

1469- ذكره الفسافي في (تفريع الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (١٦٨) رقم (٢٢٠) وقال موسى بن محمد ضعيف-



وان امتلا منه الثوب والبدن، لكن لو وقع في ماء قليل نجسه في الاصح، لان طهارة الماء أكد، ومثله الدم الذي يصيب الجزار، واثر الذباب الذي وقع على نجاسة. ومثله ايضاً روث الحبار وخثي البقر والفيل في حالة الضرورة والبلوى.

ويعفى عما لا يمكن الاحتراز او الامتناع عنه من غسالة البيت ما دام في تفسيله، لعموم البلوى. كما يعفى عن طين الشوارع، الا اذا علم عين النجاسة للضرورة.

ويعفى عن الدم الباقي في عروق الحيوان المذكي (المذبوح) لتعذر الاحتراز عنه، وعن دم الكبد والطحال والقلب، لانه دم غير مسفوح، وعن الدم الذي لا ينقض الوضوء في الصحيح، وعن دم البق والبراغيث والقبل وان كثر، وعن دم السبك في الصحيح وعن لعاب البغل والحبار، والمذهب طهارته، وعن دم الشهيد في حقه وان كان مسفوحاً.

ويعفى للضرورة عن بخار النجس وغبارة ورماد هـ لثلا يحكم بنجاسة الخبز في سائر الامصار، وعن ريح هبت على نجاسة فاصابت الريح الثوب، الا اذا ظهر اثر النجاسة في الثوب. ويعفى عن بعر الابل والغنم اذا وقع في البئر او في الاناء ما لم يكن كثر كثره فاحشة او يتفتت، فيتلون به الباء. والقليل: هو ما يستقله الناظر اليه، والكثير: ما يستفحشه الناظر اليه.

واما خرق الطيور المأكولة التي تذرق في الهواء، فهو طاهر، وان لم تذرق فهو نجاسة مخففة. وهكذا فان سبب العفو اما الضرورة، او عموم البلوى، او تعذر الاحتراز (الامتناع) عن

النجس.

احناف کے نزدیک معافی کی مقدار کے تعین کی بنیاد نجاست کا غلیظ ہونا اور خفیف ہونا ہے نجاست خواہ غلیظ ہو یا خفیف ہو اس کی کم مقدار معاف ہوگی زیادہ معاف نہیں ہوگی۔

ٹھوس نجاست غلیظ کی کم مقدار کا تعین اس اعتبار سے کیا گیا ہے وہ ایک درہم یعنی تین اعشاریہ سترہ گرام سے کم ہو جو میں قیراط کے برابر ہے۔ جبکہ مائع نجاست غلیظ کو ہتھیلی کے بیچ کی گہرائی سے کم ہونا چاہیے۔

اگرچہ نجاست غلیظ کی یہ مقدار معافی کے درجے میں ہے تاہم احناف کے نزدیک مشہور روایت کے مطابق اتنی نجاست کے ساتھ نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

نجاست خفیفہ کی کم مقدار کا تعین اس طرح سے کیا گیا ہے اگر وہ کپڑے پر لگ چکی ہو تو چوتھائی کپڑے سے کم حصے پر لگی ہو اور تو اگر وہ جسم پر لگ گئی تھی تو جس عضو پر جیسے ہاتھ یا پاؤں پر لگی تھی تو اس کی چوتھائی مقدار سے کم حصے پر لگی ہو۔

چوہے کا اور بلی کا تھوڑا سا پیشاب یا پاخانہ کپڑے پر لگ گیا ہو تو یہ معاف ہے کیونکہ اس میں مجبوری پائی جاتی ہے۔ اسی طرح اگر استعمال شدہ پانی کے چھینٹے برتن میں گر جاتے ہیں اور معلوم نہ ہو سکے وہ کہاں کہاں گرے ہیں (تو وہ بھی

۱۔ فتح القدیر 146-140/1، الدر المختار وحاشیة ابن عابدین 309-295/1، مراۃ الفلاح: ص 25 وما بعدها.

معاف ہیں۔

اسی طرح پیشاب کے اتنے باریک چھینٹے جو سوئی کے ناکے کی طرح ہوں وہ بھی معاف ہیں وہ پورے جسم پر لگ گئے ہوں یا پورے لباس پر لگ گئے ہوں کیونکہ اس میں بھی مجبوری پائی جاتی ہے لیکن اگر معمولی سا پیشاب تھوڑے پانی میں گر جاتا ہے تو اس صورت میں ظاہر روایت کے مطابق وہ پانی ناپاک ہو جائے گا اس کی وجہ یہ ہے: پانی کی طہارت کی تاکید زیادہ ہے۔

اسی طرح قصاب کے جسم پر جو خون لگ جاتا ہے یا کوئی مکھی گندگی پر بیٹھ کر واپس آ کر کسی چیز پر بیٹھ جاتی ہے اسی طرح گدھے کی لید گائے اور ہاتھی کا گوبر وغیرہ یہ سب چیزیں معاف ہیں کیونکہ یہ مجبوری ہیں اس میں عام ابتلاء پایا جاتا ہے۔ میت کو نہلاتے ہوئے استعمال شدہ پانی کے قطروں سے بچنا ممکن نہیں ہے وہ بھی معاف ہے کیونکہ اس میں بھی عام ابتلاء پایا جاتا ہے۔

اسی طرح راستے میں موجود مٹی اور کچڑ سے بچنا بھی ممکن نہیں ہے البتہ اگر اس میں کوئی ایسی نجات ٹھہری ہوئی ہو جو نظر آ رہی ہو تو اس کا حکم مختلف ہوگا وہ معاف نہیں ہے۔

ذبح کیے ہوئے جانور کی رگوں میں جو خون باقی رہ جاتا ہے وہ بھی معاف ہے کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔

اسی طرح جگر، تلی اور دل کا خون بھی معاف ہے کیونکہ یہ بننے والا خون شمار نہیں ہوتا ہے۔

ایسا خون جس سے وضو نہیں ٹوٹتا یعنی جو بہا نہ ہو صحیح روایت کے مطابق وہ بھی معاف ہے۔

جوں، مچھر، کھٹل کا خون بھی معاف ہے خواہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو صحیح روایت کے مطابق مچھلی کا خون بھی معاف ہے۔

خچر اور گدھے کا لعاب احناف کے نزدیک پاک ہے۔

شہید شخص کا خون اگرچہ بہہ رہا ہو پھر بھی اس شہید کے اپنے حق میں پاک ہے۔

نجاست کے بخارات اس کا غبار اس کی راکھ یہ سب چیزیں معاف ہیں کیونکہ ان سب میں مجبوری پائی جاتی ہے ورنہ یہ کہا جائے گا: دنیا بھر میں پکنے والی تمام روٹیاں ناپاک ہوتی ہیں۔

اسی طرح نجاست پر چلنے والی ہوا اگر کپڑوں کو لگ جاتی ہے تو وہ کپڑے کو ناپاک نہیں کرے گی لیکن اگر کپڑے پر نجاست کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے تو وہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔

اونٹ اور بکری کی میٹنیاں اگر کنویں یا برتن میں گر جاتی ہیں تو اگر وہ بہت زیادہ نہ ہوں یا وہ ٹوٹ کر پانی کو متغیر نہ کر دیں تو وہ معاف ہیں۔

کم مقدار سے مراد اتنی مقدار ہے جسے دیکھنے والا کم شمار کر لے اور زیادہ مقدار سے مراد وہ مقدار ہے جسے کوئی بھی دیکھنے والا زیادہ شمار کر لے۔

حلال پرندے جو فضا میں بیٹ کر دیتے ہیں ان کی بیٹ پاک ہے اگر وہ فضاء میں بیٹ نہیں کرتے ہیں تو اسے نجاست خفیفہ قرار دیا جائے گا۔ بہر حال احناف کے نزدیک معافی کا دار و مدار یا تو ضرورت اور مجبوری پر ہے یا عام ابتلاء پر ہے یا اس

حکم پر ہے، نجس چیز سے بچنا بہت مشکل ہو۔

1470- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) قَالَ الصَّلَاةُ فِي النَّعْلَيْنِ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي نَعْلَيْهِ فَخَلَعَهُمَا فَخَلَعَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ لِمَ خَلَعْتُمْ نَعَالَكُمْ . قَالُوا رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا . قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ فِيهِمَا دَمٌ حَلَمَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔“

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد جوتے پہن کر نماز ادا کرنا ہے نبی اکرم ﷺ نے جوتے پہن کر نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ نے انہیں اتار تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتارے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جوتے اتار دیئے ہیں تو ہم نے بھی اتار دیئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یہ بتایا تھا کہ ان پر خون لگا ہوا ہے۔

## 72-باب تَلْقِيَنِ الْمَأْمُومَ لِإِمَامِهِ إِذَا وَقَفَ فِي قِرَاءَتِهِ.

باب: مقتدی کا اپنے امام کو تلقین کرنا جب وہ قرأت کے درمیان وقوف کرے

1471- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَفْتَحُ عَلَى الْإِمَامَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اپنے امام کو لقمہ دیا کرتے تھے۔

امام یا کسی دوسرے شخص کو لقمہ دینا

نماز کے دوران امام کو لقمہ دینے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

تبطل الصلاة بارشاد المأموم غير امامه الى صواب القراءة لانه تعليم وتعلم، فكان من جنس

۱۱۷۰- ذكره الفسافي في (تخریج الاحادیث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۱۶۸) رقم (۲۲۱) وقال: صالح و فرات ضعيفان-

۱۱۷۱- أخرجه الحاكم (۲۷۶/۱) و عنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۱۲) كتاب الصلاة: باب اذا حضر الامام لقن من طريق الفضل

بن عباس بهذا الاسناد - وقال الحاكم: يحيى ابن غيلان و عبد الله بن بزيع التفسيران ثقات و لهذا حديث صحيح و وافقه الذهبي

قلت: عبد الله ابن بزيع فيه لحن - و الحديث ذكره الفسافي في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۶۹) رقم (۲۲۲) وقال: عبد الله بن بزيع لحن

مخوف-



کلام الناس، اما ارشاد الباموم امامه فقيه تفصيل بين الفقهاء :

قال الحنفية (2) : اذا توقف الامام في القراءة او تردد فيها، قبل ان ينتقل الى آية اخرى، جاز للباموم ان يفتح عليه اي يردّه الى الصواب، وينوي الفتح على امامه دون القراءة على الصحيح؛ لانه مرخص فيه، اما القراءة خلف الامام فهي ممنوعة مكروهة تحريماً. فلو كان الامام انتقل الى آية اخرى، تفسد صلاة الفاتح، وتفسد صلاة الامام لو اخذ بقوله، لوجود التلقين والتلقن من غير ضرورة.

وينبغي للمقتدى الا يعجل الامام بالفتح، ويكره له المبادرة بالفتح، كما يكره للامام ان يلجء الباموم اليه، بل يركع حين الحرج اذا جاء او ان التردد في القراءة، او ينتقل الى آية اخرى. وتبطل الصلاة ان فتح الباموم على غير امامه الا اذا قصد التلاوة لا الارشاد، ويكون ذلك مكروهاً تحريماً.

كما تبطل الصلاة بارشاد غير المصلي له، او بامثال امر الغير، كان يطلب منه غيره سد فرجة، فامثل وسدها، وانما ينبغي ان يصبر زمناً ثم يفعل من تلقاء نفسه.

ودليل جواز الفتح على الامام : حديث السَّوْر بن يزيد المكي قال : صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فترك آية، فقال له رجل : يا رسول الله، آية كذا وكذا، قال : فهلا ذكرتنيها؟ (1) وحديث ابن عمر : ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى صلاة، فقرأ فيها، فلبس عليه، فلما انصرف، قال لابي : اصليت معنا؟ قال : نعم، قال : فبا منعك؟ (2).

وقال المالكية (3) : تبطل الصلاة بالفتح على غير الامام سواء من المصلي او من غيره، بان سعه يقرأ، فتوقف في القراءة، فارشده للصواب؛ لانه من باب المكالمية، اما الفتح على الامام اذا وقف وتردد في القراءة، ولو في غير الفاتحة فجائز لا يبطل الصلاة، بل هو واجب، فان وقف ولم يتردد كره الفتح عليه.

وقال الشافعية (4) : الفتح على الامام : هو تلقين الآية عند التوقف فيها. ويفتح عليه اذا

(1) رواه ابو بكر الاثرم وابن ابى داود عن عائشة.

(2) فتح القدير 283/1 : وما بعد باب الدر المختار 581/1 : وما بعد باب.

(1) رواه ابو داود وعبد الله بن احمد في مسنده (مثل الاوطار 322/2 :).

(2) رواه ابو داود (المصدر السابق).

(3) الشرح الصغير 347/1 :، القوانين المتعبدية : ص 74.

(4) مفتي الحاج 158/10 : وقال المالكية (1) : للمصلي ان يفتح على امامه اذا اذبح عليه (منع من القراءة) او غلط في قرأته، فرضاً كانت الصلاة او نفلاً. ويجب الفتح على امامه اذا اذبح عليه او غلط في الفاتحة، بالتوقف صحه ملائمة على ذلك، كما يجب تنبيهه عند نسيان سجدة ونحوها من الاركان.

سكت، ولا يفتح عليه ما دام يردد التلاوة وسؤال الرحمة والاستعاذة من عذاب، لقراءة آيتها.  
والفتح في حالة السكوت لا يقطع في الاصح موالاة قراءة المأموم، اما في حالة التردد فيقطع  
موالاة قرأته، ويلزمه استئناف القراءة.

ولا بد لمن يفتح على امامه ان يقصد القراءة وحدها او يقصدها مع الفتح، فان قصد الفتح وحده، او لم يقصد شيئاً اصلاً، بطلت صلاته على المعتبر. اما الفتح على غير امامه فيقطع موالاة القراءة.

اگر قرأت کرتے ہوئے کوئی شخص غلط پڑھ جاتا ہے تو کیا اسے بتایا جائے گا کہ صحیح کیا ہے؟  
اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے تو اس صورت میں اس کی نماز باطل ہو جائے گی کیونکہ لقمہ  
دینے کا مطلب یہ ہے: آپ اگلے کو کوئی بات سکھا رہے ہیں اور یہ گفتگو کرنے کی مانند ہو جائے گا لیکن اگر مقتدی اپنے امام کو  
لقمہ دیتا ہے تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ اس حوالے سے فقہاء کے درمیان تفصیل پائی جاتی ہے۔

احناف کے نزدیک اگر امام قرأت کرتے ہوئے رک جاتا ہے یا اسے شک ہو جاتا ہے تو اس کے دوسری آیت کے شروع کرنے سے پہلے مقتدی کے لیے یہ بات جائز ہے وہ امام کو لقمہ دے کر اسے بتا دے کہ صحیح آیت کیا ہے؟ اور مقتدی اس بات کا خیال رکھے کہ وہ قرأت کرنے کی نیت نہ کرے بلکہ امام کو لقمہ دینے کی نیت کرے اس کی وجہ یہ ہے: لقمہ دینے کی اجازت ہے لیکن امام کے پیچھے قرأت کرنا مقتدی کے لیے مکروہ تحریمی ہے۔

اگر امام اگلی آیت کی تلاوت شروع کر چکا ہو تو ایسی صورت میں لقمہ دینے والے شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ایسی صورت میں امام اس لقمے کو حاصل کر لیتا ہے تو اس کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی کیونکہ اب یہ کسی ضرورت کے بغیر لقمہ دینا اور لینا شمار ہوگا۔

مقتدی کے لیے یہ بات مناسب ہے، وہ امام کو فوراً لقمہ دینے اور لقمہ دینے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے بالکل اسی طرح جیسے امام کے لیے بھی یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے، وہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے۔ مناسب یہ ہے: اس دوران امام قرأت روک دے یا رکوع میں چلا جائے یا پھر اگلی آیت کی تلاوت شروع کر دے۔

اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے تو ایسی صورت میں اس کی نماز ٹوٹ جائے گی، البتہ اگر وہ لقمہ دینے کی بجائے تلاوت کی نیت سے بلند آواز میں آیت پڑھ لیتا ہے تو اس صورت میں نماز نہیں ٹوٹے گی، البتہ ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہوگا۔

اگر کسی نمازی کو نماز سے باہر کسی شخص نے لقمہ دیا اور نمازی نے اس لقمے کو قبول کر لیا تو اس صورت میں اس نمازی کی نماز ٹوٹ جائے گی اسی طرح اگر کوئی نماز سے باہر کا شخص کوئی کام کرنے کے لیے جیسے وہ صف کے درمیان خالی جگہ کو پڑ کرنے

(1) كشف القناع 442/1: المغني. 60 - 56/2 :

(2) رواہ البخاری و مسلم ابو داؤد و احمد وابن ابی حنیفہ وابن ماجہ عن ابن مسعود، ورویج.

کے لیے کہے اور کوئی نمازی اس کی بات مان کر وہ کام کرے تو اس نمازی کی نماز ٹوٹ جائے گی ایسی صورت میں مناسب یہ ہے: وہ کچھ دیر انتظار کرے اور پھر اس کے بعد ایسی بات پر عمل کرے (جس پر عمل کرنے سے بذات خود نماز نہیں ٹوٹتی ہے)۔ امام کو لقمہ دینے کے جواز کی دلیل وہ روایت ہے جو مسور بن یزید کی نقل کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھاتے ہوئے ایک آیت کو چھوڑ دیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں آیت رہ گئی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اس وقت کیوں نہیں یاد دلایا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی تو قرأت کے دوران قرأت خلط ملط ہو گئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے میرے والد سے دریافت کیا: کیا تم نے میرے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے کس وجہ سے مجھے بتایا نہیں؟

فقہائے مالکیہ کے نزدیک امام کے علاوہ کسی بھی دوسرے شخص کو لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے خواہ لقمہ دینے والا نمازی شخص ہو یا نماز نہ پڑھ رہا ہو اس کی صورت یہ ہوگی: اگر کوئی شخص کسی کو قرأت پڑھتے ہوئے سنتا ہے اور دیکھتا ہے وہ شخص قرأت کرتے ہوئے رک گیا ہے تو پھر وہ اسے صحیح الفاظ بتا دیتا ہے سو ایسی صورت میں یہ گفتگو کرنے کے مترادف ہو جائے گا۔ البتہ اگر امام درمیان میں رک جاتا ہے یا آیت کو دہرانے لگ جاتا ہے خواہ وہ سورۃ فاتحہ کے علاوہ کوئی اور آیت ہو تو ایسی صورت میں اسے لقمہ دینا جائز ہوگا اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی بلکہ اس لقمہ کو دینے کو واجب قرار دیا جائے گا۔ البتہ اگر امام درمیان میں رک جاتا ہے اور آیت کو دہراتا نہیں ہے تو ایسی صورت میں لقمہ دینا مکروہ ہوگا۔

شوافع کے نزدیک امام کو لقمہ دینے کا مطلب یہ ہے: جب امام رک جاتا ہے اور خاموش ہو جاتا ہے تو اس وقت اسے صحیح آیت بتائی جائے جب تک امام خود آیت کو دہرا رہا ہوتا ہے اس دوران اسے لقمہ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر وہ رحمت یا عذاب کی آیات پڑھتے ہوئے بار بار رحمت کی دعا مانگتا ہے یا عذاب سے پناہ مانگ رہا ہوتا ہے تو بھی اسے لقمہ نہیں دیا جائے گا۔

امام کے خاموش ہونے کے وقت لقمہ دینے سے مقتدی کی قرأت کا تسلسل نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر امام دہرا رہا ہو تو اس صورت میں لقمہ دینے سے مقتدی کی قرأت کا تسلسل ٹوٹ جائے گا اور اسے نئے سرے سے قرأت کرنا ہوگی۔

جو شخص امام کو لقمہ دینے لگا ہے اس کے لیے یہ بات ضروری ہوگی وہ صرف قرأت کرنے کی نیت کرے یا قرأت کرنے اور لقمہ دینے دونوں کاموں کی نیت کرے۔ اگر صرف لقمہ دینے کی نیت کرتا ہے یا کسی نیت کے بغیر لقمہ دے دیتا ہے تو مستند روایت کے مطابق اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

امام کے علاوہ کسی بھی اور شخص کو لقمہ دینے کے نتیجے میں قرأت کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔ حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر امام قرأت کرتے ہوئے رک جاتا ہے یا غلط پڑھنے لگتا ہے تو مقتدی اسے لقمہ دے



کا خواہ وہ فرض نماز ادا کر رہا ہو یا نفل نماز ادا کر رہا ہو اگر امام سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے رک جاتا ہے یا غلط پڑھ لیتا ہے تو اسے لقمہ دینا واجب ہے اس کی وجہ یہ ہے: سورۃ فاتحہ صحیح پڑھی جائے گی تو نماز درست ہوگی اسی طرح اگر امام کوئی رکع بھول جاتا ہے جیسے سجدہ کرنا بھول جاتا ہے تو اس حوالے سے بھی اسے لقمہ دینا لازم ہے۔

**1472-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ فَتَحَ عَلَى الْإِمَامِ فَقَدْ تَكَلَّمَ. مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ مَرْوُكٌ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کو لقمہ دے اس نے کلام کر لیا (یعنی اس کی نماز ٹوٹ جائے گی)۔

اس روایت کا راوی محمد بن سالم متروک ہے۔

**1473-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ هُوَ كَلَامٌ يَعْنِي الْفَتْحَ عَلَى الْإِمَامِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ کلام ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی امام کو لقمہ دینا۔

**1474-** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ قَالَ أَرَاهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا اسْتَطَعْتُمْ الْإِمَامَ فَاطْعُمُوهُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب امام تم سے کچھ کھانے کے لیے مانگے تو اسے کھلا دو (یعنی اسے بھولنے

پر لقمہ دو)۔

**1475-** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَجِيحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً فَقَرَأَ سُورَةً فَاسْقَطَ آيَةً مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ كَذَا وَكَذَا أَنْسَخْتَ قَالَ لَا. قُلْتُ فَإِنَّكَ لَمْ تَقْرَأَهَا. قَالَ أَفَلَا لَقَنْتِيهَا.

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے آپ نے ایک سورۃ پڑھنی

شروع کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک آیت کو چھوڑ دیا جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا فلاں آیت منسوخ ہو گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قرأت نہیں کی

۱۱۷۲ زکرة المساني في (الاحاديث الضعيف) ص (۱۶۹) رقم (۲۳۲) وقال: محمد بن سالم ضعيف مروي - قلت: و العارث الا عور - ضعيف -

۱۱۷۳ زکرة المساني في (الاحاديث الضعيف) ص (۱۶۹) رقم (۲۳۲) وقال: العارث الا يحنج به -

۱۱۷۴ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۳۲) كتاب الصلاة باب اذا حضر الامام لقن من طريق الدارقطني -

۱۱۷۵ زکرة المساني في (الاحاديث الضعيف) ص (۱۷۰) رقم (۲۳۵) وقال: عمر بن نجيح ضعيف - و ابو معاذ هو سليمان بن ارقم و لمر مروي -

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے لقمہ کیوں نہیں دیا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن شیح، عن سلیمان بن ارقم، ضعف دارقطنی، حدیث فی فتح علی امام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۷۵/۵) (۶۲۳۹) و معنی (۲۷۵/۲)۔

1476- حَدَّثَنِي ابْنُ مَيْعٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا جَارِيَةُ بْنُ هَرَمٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُلْقُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّلَاةِ:

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نماز کے دوران ایک دوسرے کو لقمہ دے دیتے تھے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ جاریہ بن ہرم، ابو شیح فقیمی، بصری، حاکم۔ قال نسائی: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۰۹/۲)۔

## 73- باب قَدْرِ النَّجَاسَةِ الَّتِي تُبْطِلُ الصَّلَاةَ.

باب: نجاست کی وہ مقدار جو نماز کو باطل کر دیتی ہے

1477- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزْنِي حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ غُطَيْفٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ مِنَ الدَّمَ . خَالَفَهُ أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو فِي اسْمِهِ رَوْحُ بْنُ غُطَيْفٍ فَسَمَّاهُ غُطَيْفًا وَرَوَاهُ فِيهِ.

۱۴۷۶- أخرجه الحاكم (۲۷۶/۱) و عنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۱۲) كتاب الصلاة: باب إذا حضر الإمام لفن من طريقه زياد بن أيوب بسند الإسناد- قال الذهبي: جارية متروك- وذكره الفسافي في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۷۱) رقم (۲۲۶) و قال: صاريه بن هرم ضعيف-

۱۴۷۷- أخرجه ابن عمري في (الكامل) (۲/۱۳۸) و العقبلي في (الضعفاء الكبير) (۲/۵۶) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۰۱) كالمسلم من طريق روح بن غلبف بسند الإسناد- و أخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (۲/۷۶) من طريق الدارقطني - و قال ابن العمري: روح بن غطيف قال البخاري: هذا الحديث باطل و روح منكر الحديث- وقال ابن حبان يروي الموضوعات عن الثقات لا يدخل كسب حديثه - و قال ابن عمري: و لهذا قد رواد عن روح بن غطيف القاسم بن مالك و لا يرويه عن الزهري فيما أعلمه غير روح و هو منكر بسند الإسناد- قال العافظ ابن حجر في (المنهاج) (۱/۵۰۳): و قال الذهبي: اخاف ان يكون هذا موضوعاً و قال البخاري: حديث باطل و قال ابن حبان: موضوع و قال البراءة: اجتمع الفل العلم على نكرة هذا الحديث-

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک درہم جتنا خون لگا ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔  
بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں اختلاف نقل کیا ہے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن مالک مزنی، ابو جعفر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ فیہ لین، یہ آٹھویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 190 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۹۳) (۵۵۲۲)۔

1478- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُونُسَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ غُطَيْفِ الطَّائِفِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ قَذْرٌ الدَّرْهَمِ مِنَ الدَّمِ غُسِلَ الثَّوْبُ وَأُعِيدَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کپڑے پر ایک درہم جتنا خون لگا ہو تو اس کپڑے کو دھویا جائے گا اور وہ نماز دوبارہ ادا کی جائے گی۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن بھلول تھمی۔ انباری۔ زیل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۹۲) (۷۹۳)۔

1479- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا  
أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو بِهِذَا . لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ رَوْحِ بْنِ غَطَفِيٍّ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .  
☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کا ایک راوی متروک ہے۔

١٤٧٨ امرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (٧٦/٢) من طريق المارقلاني به - ونقل عن ابن هبان: لقد حضرت موضوعا لاشك فيه ما قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم: «وانما هو اختراع احدته اهل الكوفة في الاسلام» - وقال ابن الجوزي: واما احمد بن عمر فقال يزيد من لقاهم الا يعلم ان بروي عنه - وقال يحيى: هو كندوب ليس بشي -



## 74- باب الإمام يسبق المأمومين ببعض الصلاة فيدخل معهم من حين أدركه ويكون أول صلاته.

باب: جب امام نماز کا کچھ حصہ مقتدیوں سے پہلے ادا کر چکا ہو اور مقتدی اس وقت شامل ہو (جب نماز درمیان میں ہو) یا اس کا نماز کے آغاز میں شامل ہونا

1480- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَرَّازُ - وَهُوَ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّي - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ خُصَيْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَسَلِّمْ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَلَا تَسْتَقْبِلَنَّ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِكَ بَعْدَهُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: جب امام سلام پھیر دے تو تم دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر لو اس کے بعد تم اپنی نماز کے کسی بھی حصہ کا رخ نہ کرو۔

1481- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا أَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ فَهُوَ أَوَّلُ صَلَاتِكَ وَأَقْصَى مَا سَبَقَكَ بِهِ مِنَ الْقُرْآنِ . قَالَ وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو نماز تم امام کے ساتھ پالو وہی تمہاری ابتدائی نماز ہوگی اور جو قرأت پہلے گزر چکی ہو اس کو تم بعد میں ادا کر لو۔

سعید بن مسیب کی بھی وہی رائے ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے۔

1482- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حِصْنٍ أَبُو سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ الْأَوْزَاعِيَّ وَسَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا يَجْعَلُ مَا أَدْرَكَ مِنَ صَلَاةِ الْإِمَامِ أَوَّلَ صَلَاتِهِ .

☆☆ محمد بن شعیب بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی اور سعید بن عبدالعزیز سے اس بارے میں دریافت کیا: ان دونوں نے یہ فرمایا: تم نے امام کے نماز کا جو حصہ پایا ہے اسے اپنی نماز کا ابتدائی حصہ سمجھو۔

1483- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَرَّضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۴۸۱- أخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۹۹) كتاب الصلاة: باب ما أدرك من صلاة الإمام من طريق الدارقطني: به - و أخرجه

عبد الرزاق (۲/۳۶۱) رقم (۳۶۰) -

۱۴۸۲- أخرجه البيهقي في السنن (۲/۲۹۹) كتاب الصلاة: باب ما أدرك من صلاة الإمام فهو أول صلاته: عن ربيعة بن عمر عن

الخطاب و أبا المرداء رضي الله عنهما - قال: (ما أدركت من آخر صلاة الإمام فاعمله أول صلاتك) - قال الوليد بن مسلم: قد كرت

ذلك لأبي عمرو يعني: الأوزاعي وسعيد بن عبد العزيز فقالا: (ما أدركت من صلاة الإمام الأول صلاتك) -

عَشْرَةَ أَيَّامٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ وَجَدَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادِي بَيْنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَصَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا.

☆☆ حسن بن بصری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ دس دن بیمار رہے تو اس میں سے نو دن حضرت ابوبکر ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی دسویں دن نبی اکرم ﷺ کو کچھ بہتری محسوس ہوئی تو آپ حضرت فضل بن عباس اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کے درمیان سہارے سے چلتے ہوئے تشریف لائے اور آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ حمدون بن عباد، ابوجعفر بزاز، معروف بالفرغانی۔ قال محمد بن مخلد: حمدون بن عباد علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ مامون۔ ان کا انتقال 270ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۷۷/۸)۔

○ مغیرہ بن مسلم ازدی، قسملی۔ ابوسلمہ خراسانی سراج۔ بشید یدراء۔ مدائنی، اصلہ من مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۶۶) (۶۸۹۸)۔

## 75- باب ذِکْرِ نِيَابَةِ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ عَنِ الْمَأْمُومِينَ.

باب: امام کا قرأت کرنا مقتدیوں کی جگہ کافی ہوتا ہے

1484- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نُصَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ. هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ. وَسَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو امام کی قرأت اس کی قرأت شمار ہوگی۔

یہ روایت منکر ہے اس کا راوی سہل بن عباس متروک ہے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ سہل بن عباس ترمذی۔ عن اسماعیل بن علیہ۔ ترکہ دارقطنی، وقال: ليس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۳۵/۳)۔

**1485-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ سَلْمَانَ الْمَرْوَزِيَّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارِ الْمَرْوَزِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ خَارِجَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ رَفَعَهُ وَهَمَّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

ابوالحسن نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ وہم ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن سلمان، ابوبکر مروزی، عن علی بن حجر، ضعف دارقطنی، وقال: يضع حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۶۱/۱)۔

○ انس بن سیرین، اخومولی انس، ابوعبداللہ ابو حمزہ بصری۔ و علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ابن معین۔ قال خلیفہ: ان کا انتقال 118ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۱۰۵/۱)۔

**1486-** وَالصَّوَابُ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَأَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ تَكْفِيكَ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے۔

**1487-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ . لَا يَصِحُّ هَذَا عَنْ سُهَيْلٍ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت شمار ہوگی۔

۱۴۸۵ - أخرجه المصنف في ( تاريخ بغداد ) ( ۲۳۷/۱ ) من طريق خارجة بن سنان الدمشقي وأخرجه أيضا البيهقي في ( جزء القراءة ) ص ( ۱۸۰ ) رقم ( ۲۹۲ ) من طريق خارجة -

۱۴۸۶ - أخرجه البيهقي في ( جزء القراءة ) ص ( ۱۸۱ ) رقم ( ۲۹۲ ) من طريق الدارقطني -



یہ روایت مستند نہیں ہے اسے نقل کرنے میں محمد بن عباد رازی نامی راوی مفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

1488- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ حَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ . فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ يَا كَثِيرُ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا آمَ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَّاهُمْ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: یہ واجب ہوگئی ہے۔  
راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیونکہ میں حاضرین میں ان کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا انہوں نے فرمایا: اے کثیر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ان لوگوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

## 76- باب صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً وَمَوْقِفِ إِمَامِهِنَّ .

باب: خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا، ان کی امام کہاں کھڑی ہوگی؟

1489- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ وَكَانَتْ تَوُحُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَذِنَ لَهَا أَنْ تَوُحُّ أَهْلَ دَارِهَا .

☆☆ سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا (خواتین کی) امامت کیا کرتی تھیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت تھی وہ اپنے اہل محلہ کی (خواتین کی) امامت کر لیا کریں۔

1490- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حَدَّثَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ النَّهْدِيُّ عَنْ رِبْطَةَ الْحَنْفِيَّةِ قَالَتْ أَمَتَا عَائِشَةَ فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ .  
☆☆ ریطہ حنفیہ بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری امامت کیا کرتی تھیں آپ فرض نماز میں خواتین کے درمیان کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ میسرۃ بن حبیب نہدی - ابو حازم کوئی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے

۱۶۹۰ (مصرعہ السیرۃ فی السنن الکبریٰ ۱/۱۳۱) کتاب الصلوٰۃ: باب المرأة تقوم النساء فنكون وسطون من طريق وكيع نسافيان

بنا السار -

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۸۸) (۸۰۸۶)۔

**1491-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارِ

الدُّهْنِيِّ عَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ قَالَتْ أَمَتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا . حَدِيثٌ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ

أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ فَوَهِمَ فِيهِ وَخَالَفَهُ الْحَقَّاطُ شُعْبَةً وَسَعِيدٌ وَغَيْرُهُمَا .

☆☆ حجرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہماری امامت کی تو وہ ہمارے درمیان

کھڑی ہوئیں۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے تاہم اس کی سند میں کچھ وہم بھی ہے اور کچھ نے اس کی مخالفت کی

ہے۔

**1492-** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنَدَوِيَّةٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا

حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَخْتَلِجُ سُورَتَهُمْ . فَتَهَاظُمُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ

الْإِمَامِ . قَوْلُهُ فَتَهَاظُمُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَهُمْ مِنْ حَجَّاجٍ وَالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسَعِيدٌ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ

وغيرُهما عَنْ قَتَادَةَ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ایک شخص نے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون شخص ان سورتوں

کے درمیان خلل ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر دیا۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر

دیا یہ راوی کا وہم ہے جو حجاج نامی راوی کو لاحق ہوا ہے۔ درست روایت وہ ہے جو دیگر راویوں نے قتادہ کے حوالے سے نقل

کی ہے۔

**1493-** حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ

(سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَقَالَ أَيُّكُمْ الْقَارِءُ . فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا . قَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجِيهَا . قَالَ

شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَكْرَهَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ كَرِهَ لَنَهَى عَنْهُ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کرتے ہوئے اس میں سورۃ

الاعلیٰ کی تلاوت کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص قرأت کر رہا تھا ایک

۱۴۹۱ اخرجہ السافعی فی (المسند) (۱۰۷/۱) رقم (۲۹۹) عن صفیان بن عیاض الامام - ومن طریق السافعی اخرجہ السیرفی فی (السنن

الکبری) (۱۳۱/۲) کتاب الصلوة باب المراءات نوم السماء فتقوم و سطون وفي (معرفة السنن والآثار) (۱۱۰/۲) کتاب الصلوة باب

اثبات امامة المراءاة حديث (۱۵۶۴)۔





○ عون بن سلام، ابو جعفر قرشی کوفی، مولیٰ بنی ہاشم۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۲۹۳)۔

○ صعد بن صوحان۔ عبدی، نزیل کوفہ، تابعی کبیر، مخضرم، فصیح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۲) (۲۹۴۳)۔

## 79- باب سُجُودِ الْقُرْآنِ

### باب: قرآن میں موجود سجدے

1496- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ لَفْظًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ فِي (ص) . قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرَوْهُ إِلَّا حَفْصٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ”ص“ میں سجدہ کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسے صرف حفص نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

### سجدہ تلاوت کی تحقیق

سجدہ تلاوت کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

قرآن میں چودہ سجدہ تلاوت ہیں: سورۃ الاعراف کے آخر میں سورۃ الرعد میں سورۃ النحل میں سورۃ بنی اسرائیل میں سورۃ مریم میں سورۃ الحج کا آغاز میں سورۃ الفرقان میں سورۃ النمل میں سورۃ الم التزلیل میں سورۃ ص میں سورۃ حم السجدہ میں سورۃ النجم میں سورۃ الانشقاق میں اور سورۃ العلق میں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تیار کردہ مصحف میں اسی طرح تحریر ہے اور اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

سورۃ الحج میں دوسرا سجدہ ہمارے نزدیک مسجد کے لیے ہے۔

جبکہ سورۃ حم السجدہ میں لفظ ”لا یسأمون“ میں سجدہ کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہے اور احتیاط کے پیش نظر اسے بھی اختیار کیا گیا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ہدایہ کے شارح امام کمال الدین ابن ہمام رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں ہمارے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے قرآن میں چودہ سجدے ہیں البتہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں اور سورۃ ص میں کوئی سجدہ نہیں ہے جبکہ ہمارے نزدیک سورۃ ص میں سجدہ

۱۴۹۶- أخرجه المصنف بسنن الدارقطني (۱۳/۸) وأخرجه أبو يعلى (۲۳۶/۱۰) رقم (۵۹۱۹) والطبراني في (الوسط) (۹۱/۶) رقم

(۵۱۹۰) كلاًهما من طريق حفص بن غياث بسنن الدارقطني - وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن محمد بن عمرو إلا حفص بن غياث - و

ذكره البيهقي في (الجمع) ۹ (۲۸۷/۲) وقال: معاد الطبراني في (الوسط) وأبو يعلى - وفيه محمد بن عمرو - وفيه كلام - وحدثه حسن -

ہے اور سورۃ النّٰح میں ایک سجدہ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے:

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سورۃ ص کی تلاوت کی جب آپ سجدے کے حکم سے متعلق آیت تک پہنچے تو آپ منبر سے نیچے اترے آپ نے سجدہ کیا آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا پھر آپ نے دوبارہ اس آیت کو تلاوت کیا جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لیے تیار ہوئے جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقع ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا۔

ان کی دوسری دلیل وہ روایت ہے جسے امام نسائی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص پڑھتے ہوئے سجدہ کیا تو ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کرتے ہوئے یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کر رہے ہیں۔“

ہم یہ کہتے ہیں: اس میں زیادہ سے زیادہ یہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں سبب اور ہمارے حق میں سبب کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اس کا شکر ہونا اس کے وجوب کے منافی نہیں ہوگا کیونکہ تمام فرائض اور واجبات کو اللہ تعالیٰ کی لگاتار نعمتوں کے شکر کی وجہ سے واجب قرار دیا گیا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ”مسند“ جمع کرنے والے صاحب شیخ ابو محمد عبد اللہ بن محمد حارثی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص میں سجدہ کیا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے خواب میں دیکھا: میں سورۃ ص لکھ رہا ہوں جب میں سجدے کے مقام پر پہنچا تو میں نے دوات اور قلم کو دیکھا اور اپنے پاس موجود ہر چیز کو دیکھا کہ وہ سجدے میں چلی گئی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر ہمیشہ سجدہ کیا کرتے تھے۔“

اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے اب یہ معاملہ باقاعدگی کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ جس طرح دیگر سجدوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ نے اسے کبھی ترک نہیں کیا اور پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے ایسا نہیں کرتے تھے لیکن بعد میں آپ نے باقاعدگی سے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے موقف کی تائید میں جو بات نقل کی تھی وہ اس واقعے سے پہلے کی ہوگی۔

**1497-** حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْعٍ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ سَجْدَةً وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ تلاوت میں یہ پڑھا کرتے تھے ”میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے اسے سماعت اور بصارت اپنی مدد اور قوت سے عطاء کی ہے۔“

**1498-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجَنْدِيُّ سَابُورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُسَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَجَدَهَا نَبِيُّ اللَّهِ دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسَجَدْنَاهَا شُكْرًا يَعْنِي (ص) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے یہاں توبہ کی وجہ سے سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کی وجہ سے سجدہ کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد سورہ ص میں مذکور سجدہ ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عمر بن ذر بن عبداللہ بن زرارۃ ہمدانی۔ بالسکون + مرہبی، ابوذر کو فی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ رمی بالارجاء، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۸) (۳۹۲۷)۔

**1499-** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْجَنَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى الْخُثَلِيُّ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ يَأْسَنَادُهُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي السَّجْدَةِ الَّتِي فِي (ص) سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَحْنُ نَسْجُدُهَا شُكْرًا .

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ روایت منقول ہے جو اس سجدے کے بارے میں جو سورہ ص میں ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کرتے ہیں۔

۱۴۹۷- أخرجه ابن راور (۱۲۶/۲-۱۲۷) كتاب الصلاة: باب ما يقول اذا سجد: حديث (۱۴۱۴) والترمذي (۴/۱۷۴) كتاب الصلاة: باب ما يقول في سجود القرآن: حديث (۵۸۰) والنسائي (۲۲۲/۲) كتاب التَّطَبُّعِ: و احمد (۲۰/۶) والحاكم (۲۲۰/۱) والبيهقي (۲/۲۲۵) والبيهقي في (شرح السنة) (۲/۲۴۹-بتحقيقنا) من حديث عائشة- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح - و زاد الحاكم والبيهقي في المصباح: (فتبارك الله احسن الخالقين) - وقال الحاكم: (ان لهذا الزيادة على شرط التبيين) -

۱۴۹۸- قال البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۱۹) وفي (المعرفة) (۱۵۶/۲): وقد روي عن اوجه عن عمر بن زر عن ابيه عن سعيد بن هبيرة عن ابن عباس موصولاً وليس بقوي - وقد روي هذا مرسلًا فرواه الشافعي في (المعجم) ۶ كما في (السنن الكبرى) (۲/۲۱۹) - عن سفيان ابن عيينة عن عمر بن زر عن ابيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سجدتها داود عليه السلام: لتوبه ونسجدتها نحن شكرًا -



1500- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ رَأَيْتُ عُمَرَ قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ (ص) فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ رَفِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر سورہ ص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا وہ منبر سے نیچے اترے انہوں نے سجدہ تلاوت کیا اور پھر منبر پر چڑھ گئے۔

1501- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيدٍ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَرَأَ (ص) عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ .

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورہ ص کی تلاوت کی تو نیچے اتر کر انہوں نے سجدہ تلاوت کیا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سائب بن یزید بن سعید بن ثمامہ، کندی۔ (اور ایک قول کے مطابق): غیر ذلک فی نسب۔ و یعرف بابن اخت نمر، صحابی صغیر، لہ احادیث قلیلہ، و حج بہ فی حجة و دواع، و هو ابن سبع سنین، و دلاء عمر سوق مدینہ، ان کا انتقال 91ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۳/۱)۔

### شیخ ابن ہبیرہ شیبانی کا بیان

سجدہ تلاوت کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابوالمنظر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ شیبانی تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے: سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے تلاوت کرنے والے شخص اور اسے سننے والے شخص پر اسے لازم قرار دیا ہے خواہ سننے والے نے قصد کے ساتھ اسے سنا ہو یا قصد کے بغیر سنا ہو۔

پھر جن حضرات نے اسے واجب قرار نہیں دیا ان کا اس بات پر اتفاق ہے: ایسا کرنا مستحب ہے اور تلاوت کرنے والے شخص اور سننے والے شخص پر سجدہ کرنا سنت کے طور پر مؤکد ہے خواہ اس نے قصد کے ساتھ اسے سنا ہو یا قصد کے بغیر سنا ہو۔ البتہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں تلاوت سننے والے شخص کے لیے اسے مؤکد سنت قرار نہیں دوں گا، لیکن اگر وہ سجدہ کر لیتا ہے تو یہ اچھی بات ہے۔

تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے: سورہ حج میں دو سجدے ہیں البتہ امام مالک رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے

۱۵۰۰ اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ ۲/۲۹۹) کتاب الصلوٰۃ: باب سجدة (ص ۱) من طریق الدارقطنی۔

۱۵۰۱ اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبریٰ ۲/۲۹۹) کتاب الصلوٰۃ: باب سجدة (ص ۱) من طریق الدارقطنی۔

مختلف ہے ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں صرف پہلے والا سجدہ ہے۔

1502- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ

السَّيِّدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا فَقَرَأَ (هـ) فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ وَقَرَأَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرَ لَنَا لِلْسُّجُودِ فَلَمَّا رَأَيْنَا قَالَ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةٌ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَدْ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلْسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کی تلاوت کی جب آپ سجدے سے متعلق مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا پھر آپ نے دوبارہ اس سورت کی تلاوت کی جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لیے تیار تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح - قرشی عامری، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۶۵) (۵۳۱۲)۔

1503- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتْقِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِينٍ مِّنْ بَنِي عَبْدِ كَلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقْرَأَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي

۱۵۰۲- أخرجه أبو داود (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة: باب السجود في (ص) الحديث (۱۵۱۰) والحاكم (۴۲۶/۲) كتاب التفسير: باب تفسير سورة (ص) والبیهقي (۳۸۸/۲) كتاب الصلاة: باب سجدة (ص) وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين - وقال البيهقي: حسن الإسناد صحيح -

۱۵۰۳- أخرجه أبو داود (۱۲۰/۲) كتاب الصلاة: باب كم سجدة في القرآن: الحديث (۱۵۰۱) وابن ماجه (۲۲۵/۱) باب عدد سجود القرآن الحديث (۱۰۵۷) والحاكم (۳۳۲/۱) كتاب الصلاة: باب خمس عشر سجدة في القرآن: الحديث (۲۱۶/۲) كتاب الصلاة: باب في القرآن خمس عشر سجدة: كلهم من حديث الحارث بن سعيد عن عبد الله بن منين عن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأ خمس عشر سجدة في القرآن: ثلاثة في المفضل وسورة الحج مجديتين وقال الحاكم: (لهذا حديث رواه مضر بن ونداء ابن السبطان باكثرهم وليس في عدد سجود القرآن اتم منه) ووفقه الذهبي - وفيه نظر من الذهبي: فقد ذكر الذهبي عبد الله بن منين في (السنن) (۲۵۹/۱) وقال: لم يرو عنه غير الحارث بن سعيد: فروى مجزول - والحارث بن سعيد: قال العافظ في (التحريم) (۱۵۰/۱)، مجزول يعني: عند المتابعة والافروغين الحديث: كم نص على ذلك العافظ في مقدمة التقریب -

الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ مقامات پڑھائے تھے جہاں سجدہ ہے ان میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں اور سورۃ حج میں دو سجدے ہیں۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن عمرو بن عبد خالق بن خلاد بن عبید اللہ، ابو عباس عتقی بزار۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 339ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۷/۱)۔

○ حارث بن سعید، (اور ایک قول کے مطابق): ابن یزید، عتقی۔ مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۴۰/۱)۔

○ عبد اللہ بن منین۔ بنون مصری۔ مکھی۔ مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یعقوب بن سفیان، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۴/۱)۔

1504 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ وَارَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَغَيْنَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ إِنْ لَمْ تَسْجُدْهُمَا فَلَا تَقْرَأَهُمَا

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا سورۃ حج میں دو سجدے ہیں؟

لـ حوالہ اختلاف الائمہ العلماء از ابوالکامل یحییٰ بن محمد بن مہرہ شیبانی ج ۱ ص ۱۳۱

۱۵۰۴ - أخرجه أبو داود (۱۲۰/۲-۱۲۱) كتاب الصلاة: باب كم سجدة في القرآن الحديث (۱۶۰۴) و الترمذي (۵۶/۲) كتاب السفر: باب السجدة في الحج الحديث (۵۷۵) و الحاكم (۲۲۱/۱) كتاب الصلاة: باب فضلت سورة الحج بسجدين و البيهقي (۲۱۷/۲) كتاب الصلاة: باب حديثي سورة الحج و احمد (۱۵۱/۱) من حديث ابن لهيعة عن مشراح بن هاعان عن عقبه بن عامر قال قلت يا رسول الله: في سورة الحج سجدتان قال: نعم و من لم يسجد فلا يقرأها و لفظ الحاكم مرفوعا: فضلت سورة الحج بسجدين فمن لم يسجد لهما فلا يقرأها و مكنت عليه نحو و الذهبي - وقال الترمذي: (إسناده ليس بالقوي) و قال البيهقي: (رواه الكلب عن ابن لهيعة و روى أبو داود في (البراهيل) عن احمد بن عمرو بن السرح - أنبأنا ابن و قسب - أخبرني معاوية بن صالح - عن عامر بن جثمة عن خالد بن معدان - أن النسبي صلى الله عليه وسلم قال: (فضلت سورة الحج على القرآن بسجدين) - قال أبو داود و قد أسند لهما و له بعض - قال البيهقي: و قد روي ذلك عن جماعة من الصحابة - و أخرجه البيهقي (۲۱۷/۲) كتاب الصلاة: باب حديثي الحج عن عمرو بن عبد الله و علي و ابن مسعود و عامر بن ياسر و أبي موسى و أبي السداء: أنهم كانوا يسجدون في الحج - و أخرجه عن ابن عباس (۲۱۸/۲) كتاب الصلاة: باب حديثي الحج: أنه قال: فضلت سورة الحج بسجدين -



آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر تم ان کو ادا نہیں کرتے تو پھر تم اس سورت کی تلاوت نہ کرو۔

—→﴿۶۱۹﴾←—

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن اعین، جزری، ابویحییٰ حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۱)۔

○ مشرح۔ ابن ہاعان، معافری۔ بصری، ابو مصعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۰)۔

1505- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَعْلَبَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ . قُلْتُ فِي الصُّبْحِ قَالَ فِي الصُّبْحِ .

☆☆ عبد اللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے سورہ حج میں دو سجدے کیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا صبح کی نماز میں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! صبح کی نماز میں۔

—→﴿۶۱۹﴾←—

### راویان حدیث کا تعارف:

○ سعد بن ابراہیم بن سعد بن عبد الرحمن بن عوف زہری، ابواسحاق بخندادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ ولی قضاء واسطہ وغیرہا، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۸۶)۔

○ عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر۔ بال (اور ایک قول کے مطابق): لہن ابی صعیر، لہ رویہ، ولم یثبت لہ سماع، ان کا انتقال 89ھ یا 70ھ یا 90ھ کے قریب ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۰۵)۔

1506- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِأَخْرِ النَّجْمِ وَالْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّجَرِ . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرَوْهُ عَنْ هِشَامٍ إِلَّا مَخْلَدُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (اور آپ کے ساتھ) جنات انسانوں اور درختوں

نے سورۃ نجم کی آخری آیت میں سجدہ کیا۔

**1507-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي النَّجْمِ وَسَجَدَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورۃ نجم کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کیا اور مسلمانوں اور مشرکین نے بھی (آپ ﷺ کے ساتھ) سجدہ کیا۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف :-

○ عبد صمد بن عبد وارث بن سعید، العنبری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، تنوری۔ ابوسهل بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ثبت فی شعبۃ: یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 207ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۰۷/۱)۔

**1508-** حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَالنَّجْمِ) فَسَجَدَ فِيهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ سورہ پڑھی: النجم اور آپ ﷺ نے اس میں سجدہ کیا۔

**1509-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ”سورۃ انشقاق اور سورۃ علق“ میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

۱۵۰۷ اخرجه البخاري (۵۲/۲) كتاب سجود القرآن: باب سجود المسلمين مع المشركين: حديث (۱۰۷۱) و الترمذي (۱۶۶/۲) كتاب الصلاة: باب ما جاء في السجدة في النجم: حديث (۵۷۵) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۱۶/۲) كتاب الصلاة: باب سجدة النجم - و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح) -

۱۵۰۹ اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۵۷/۱) و ابن عدي في (الكامل) (۲۰۰/۱) كلاهما من طريق ابن وهب: بسند الزناد - و اخرجه مسلم (۱۰۶/۱) كتاب المساجد: باب سجود التلاوة: حديث (۵۷۸) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۱۶/۲) من طريق محمد الرحمن اللامرجي: مولى جسي مخزوم عن ابي هريرة: به - و ينظر: (العلل) للمصنف (۲۲۵-۲۲۶/۸) -

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ احمد بن صالح مصری، ابو جعفر ابن طبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ تکلم فیہ نسائی بسبب اوہام لہ قلیلۃ، ونقل عن ابن معین تکذیبہ، وجزم ابن حبان بانہ انما تکلم فی احمد بن صالح شمی، فظن نسائی انہ عنی ابن طبری۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۱) (۳۸)۔

1510 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرِ حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرَضْتُ النَّجْمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا أَحَدٌ. قَالَ أَبُو صَخْرِ وَصَلَّيْتُ وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا.

☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد حضرت زید بن ثابت انصاری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۃ نجم کی تلاوت کی تو ہم میں سے کسی نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ ابو صحر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن حزم کی اقتداء میں (نماز ادا کی جس میں انہوں نے اس سورت کی تلاوت کی) تو ان دونوں نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

—→ ﴿﴾ ←— —→ ﴿﴾ ←— —→ ﴿﴾ ←—

## راویان حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد بن داؤد بن علی بن عبد اللہ بن عباس، ابویوب بغدادی ہاشمی فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۳/۱)۔

○ حمید بن زیاد، ابو صحر، ابن ابی مخارق، خراط، صاحب عہاء، مدنی سکن مصر، (اور ایک قول کے مطابق): حمید بن صحر، ابو مودود خراط، وقیل: انھما اثنان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ (روایت کے فاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 189ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۲/۱)۔

۱۵۱۰- اخرجہ ابو داود (۵۸/۳) کتاب الصلوٰۃ: باب من لم یبر السجود فی المفصل: حدیث (۱۴۰۵) و ابن خزیمة (۵۶۶) کلاما من طریق ابن وحب: سنن اللامبار - و اخرجہ البخاری (۵۵۱/۲) کتاب سجود القرآن: باب من قرا السجدة ولم یسجد: الحدیث (۱۰۷۲) و (۱۰۷۳) و مسلم (۴۰۶/۱) کتاب المساجد: باب سجود التلاوة: الحدیث (۵۷۷/۱۰۶) و ابو داود (۱۲۱/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب من لم یبر السجود فی المفصل: الحدیث (۱۱۰۴) و الترمذی (۴۱/۲) کتاب السفر: باب من لم یسجد فی النجم: الحدیث (۵۷۴) و النسائی (۱۶۰/۲) کتاب الافتتاح: باب ترك السجود فی النجم و البیہقی (۲۳۰/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب من لم یبر و هو یبر سجود التلاوة و الطبرانی فی (الکبیر) (۱۳۶/۵) رقم (۴۸۲۹) و ابن خزیمة (۵۶۸) و ابن حبان (۲۷۶۲) من طریق یزید بن قسبط عن عطاء بن یسار عن زید بن ثابت بنحوه۔



○ یزید بن عبد اللہ بن قسیط - ابن اسامۃ لیشی، ابو عبد اللہ مدنی، اعرج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 122ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۷/۲)۔

## 80- باب السنۃ فی سجود الشکر۔

باب: سجدہ شکر کرنا سنت ہے

1511- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَأَى رَجُلًا مِنَ النَّعَاشِيِّينَ فَخَرَّ سَاجِدًا. ☆☆ ابو جعفر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ان کا قص الخلق دیکھا تو آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے۔

1512- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا آتَاهُ الشَّيْءُ يَسْرُهُ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَعَالَى.

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی خوشی کی اطلاع ملتی تھی تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے شکر کے لیے سجدے میں چلے جاتے تھے۔

1513- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا آتَاهُ أَمْرٌ يُسْرُهُ أَوْ يَسْرُهُ خَرَّ سَاجِدًا.

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی خوشی کی صورت حال درپیش ہوتی تھی یا آپ ﷺ کسی بات پر خوش ہوتے تھے تو آپ سجدہ میں چلے جاتے تھے۔

1514- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ حَدَّثَنِي خِلَاسٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۵۱۱ قال البيهقي في (المعرفة) (۲۰۶/۲): قال الشافعي في الترمذي: بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى نفاثيا: فسجد شكرًا لله - و امره البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۱/۲) من طريق مكيان عن جابر الجعفي: به - قال البيهقي: وهذا مقطوع - و امره جابر الجعفي - ۱۵۱۲ امره ابو داود (۸۹/۲) كتاب الجهاد: باب في سجود التكرار: حديث (۲۷۷) - و الترمذي (۱۵۱/۵) كتاب السجدة: باب ما جاء في سجدة التكرار: حديث (۱۵۷۸) - و ابن ماجه (۱۱۶/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الصلاة والسجدة عند التكرار: حديث (۱۲۹۹) - و ابن عدي في (الكامل) (۱۱۶/۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۰/۲) كتاب الصلاة: باب سجود التكرار: و في (معرفة السنن و الآثار) (۲۰۱/۲) كتاب الصلاة: باب سجود التكرار: حديث (۱۱۷۸) - كلهم من طريق بكار بن عبد العزيز: بهذا اللفظ - و قال الترمذي: هذا حديث حسن عريب لا يعرف الا من لهذا الوجه من حديث بكار بن عبد العزيز - و بكار بن عبد العزيز مفارب الحديث -

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ نماز کو مکمل کر دیتا ہے۔

81- باب مَنْ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَحْدَهُ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَلْيُصَلِّ مَعَهَا .

باب: جو شخص صبح کی نماز تنہا ادا کر چکا ہو پھر وہ جماعت کو بھی پالے تو وہ جماعت کے ساتھ بھی

نماز ادا کرے

1515- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَاجَتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي الْخَيْرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلِيُّ بِهِمَا . فَأَتَيْتُ بِهِمَا تَرَعُدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا . قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا . قَالَ لَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ .

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ کے حج میں شریک ہوا ہوں، میں نے آپ کی اقتداء میں صبح کی نماز مسجد خیف میں ادا کی جب آپ نے اپنی نماز کو مکمل کر لیا اور آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو وہاں لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے جنہوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی، نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: ان کو میرے پاس لے کر آؤ ان دونوں کو لایا گیا، تو دونوں کانپ رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو جب تم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے ہو اور پھر تم مسجد میں آؤ جہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا ہو رہی ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کریں کرؤ یہ تمہارے لیے نفل نماز بن جائے گی۔

1516- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

حَسَّانَ وَشُعْبَةُ وَشَرِيكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ . قَالَ شَرِيكٌ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي . فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ .

۱۵۱۵- أخرجه أحمد (۱۶۰/۴) و الترمذي (۲۴۴-۲۴۵) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي وحده حديث (۲۱۹) و النسائي (۱۱۲/۲) كتاب الامامة: باب اعادته الفجر مع الجماعة لمن صلى وحده حديث (۸۵۸) و ابن حزيمة (۱۲۷۹-۱۲۸۸) و ابن حبان (۱۵۶۵) كلهم من طريق هشيم بن سعد بن النضر و أخرجه ابو داود (۱۵۷/۱) كتاب الصلاة: باب فيمن صلى في بيته ثم أدرك الجماعة حديث (۵۷۶-۵۷۵) و أحمد (۱۶۱/۴) و الطيالسي (۱۲۴۷) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۴۶۲) و ابن حزيمة (۱۲۸۸) و ابن حبان (۱۵۶۴) و الطبراني في (المعجم) (۲۲۲-۲۲۳) رقم (۶۱۰-۶۱۱) كلهم من طريق شعبة بن يعلى بن عطاء بن سعد بن النضر - ۱۵۱۶ أخرجه أحمد (۱۶۱/۴): حديث يزيد بن هارون بن سعد بن النضر و بنظره الحديث السابق - و صححه ابن حزيمة (۱۲۸۸) -

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

”ان دونوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔“

**1517-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرَ بَيْنِي فَأَنْحَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ قَدَعَا بِهِمَا فَجِئَ بِهِمَا تَرَعْدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ . فَقَالَا قَدْ كُنَّا صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ . قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ .

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا دونوں کو بلوایا دونوں لائے گئے تو وہ کانپ رہے تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کیا۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب کوئی شخص اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکا ہو اور پھر وہ امام کے ساتھ باجماعت نماز کو بھی پالے تو وہ امام کی اقتداء میں بھی اس نماز کو ادا کر لے تو یہ اس کے لیے نفل ہو جائے گی۔

**1518-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَحَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ فَصَلُّوا مَعَهُ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً . قَالَ الشَّيْخُ خَالَفَهُمْ أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنِ الثَّوْرِيِّ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ساتھ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

”تو تم لوگ اس کے ساتھ نماز ادا کر لو اور اسے نفل نماز قرار دو۔“

بعض دیگر راویوں نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔

**1519-** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَى رَجُلَيْنِ فِي مُؤَخَّرِ الْقَوْمِ - قَالَ - قَدَعَا بِهِمَا فَجَاءَا تَرَعْدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَقَالَ مَا لَكُمَا لَمْ تُصَلِّيَا مَعَنَا . قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ . قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ وَلْيَجْعَلِ الَّتِي صَلَّى فِي بَيْتِهِ نَافِلَةً . خَالَفَهُ أَصْحَابُ الثَّوْرِيِّ وَمَعَهُمْ أَصْحَابُ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مِنْهُمْ شُعْبَةُ وَهْشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَشَرِيكُ بْنُ غَبْلَانَ وَبْنُ جَامِعٍ وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَائِيُّ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ وَأَبُو عَوَانَةَ وَهَشِيمٌ وَغَيْرُهُمْ

۱۵۱۷ امرہ احمد (۱۶۱/۱) : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ الْعَدِثُ نَقْدَمُ تَخْرِيجَهُ -

۱۵۱۸ امرہ ابن خزيمة (۱۶۳۸) من طريق وکیع بسند الإسناد - و ينظر: الحديث السابق -



رَوَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مِثْلَ قَوْلٍ وَكِيعٍ وَأَبْنِ مَهْدِيٍّ.

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو بلوایا تو وہ دونوں کانپتے ہوئے آئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ ان دونوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر لی تھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب کسی شخص نے اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر لی ہو اور پھر وہ امام کے پاس آئے تو اسے امام کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینی چاہیے اور جو نماز اس نے اپنی رہائش گاہ میں ادا کی تھی اسے نقل قرار دینا چاہیے۔ بعض دیگر راویوں نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ عطاء عامری، طاہی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”مقبول“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳/۲) (۲۰۸)۔

1520- وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فَتَكُونُ لَكُمْ نَافِلَةً وَالَّتِي فِي رِحَالِكُمَا فَرِيضَةٌ. حَدَّثَنَا النَّيْسَابُورِيُّ، وَغَيْرُهُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حَجَّاجٍ بِذَلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ درج ہیں:

”یہ تم دونوں کے لیے نفل نماز بن جائے گی اور جو تم نے اپنی رہائش گاہ میں ادا کی تھی وہ فرض نماز ہوگی۔“

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1521- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ قَوْلِ هُشَيْمٍ.

۱۵۲۰- أخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/۲۳۸) من طريق أبي خالد عن العجاج: بهذا الإسناد - قال ابن عدي: لهذا قال عجاج عن يعلى بن عطاء عن أبيه عن عبد الله بن عمرو: وأخطأ في الإسناد: وكان لهذا الإسناد أسهل عليه: لأن يعلى بن عطاء يروي عن أبيه عن عبد الله بن عمرو أصابته وإنما روى لهذا الحديث الثقات عن يعلى بن عطاء عن جابر بن يزيد عن الأسود عن ابنه - وذكر الحديث - أنه روى عن ربيعة عن هبيرة عن عبد الله بن عمرو فقال: لهذا وهم عندي - وينظر: (علل الحديث) لابن أبي حاتم (۱/۱۸۵)۔

۱۵۲۱- أخرجه أحمد (۱/۱۶۱): حدثنا أبو عوانة: بهذا الإسناد - وأخرجه الطبراني في (المعجم) (۲/۲۳۶) رقم (۶۱۲) من طريق عجاج عن السؤال: ثنا أبو عوانة - به - وأخرجه الطبراني في (المعجم) (۲/۲۳۶) رقم (۶۱۶) من طريق الربيع عن هبيرة: ثنا مبارك بن فضالة: بهذا الإسناد -

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ جابر بن یزید کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

1522- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْإِيلِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ عُبَيْدَةَ الْمَدَدِيُّ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ ذِي حِمَايَةَ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ جابر بن یزید کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبد حمید بن ذی حمایہ رجبی، ابواسحاق، من اہل حمص، من فقہاء شام، کان علی قضاء اہل حمص، یروی عن ابن منکدر وحمید طویل، روى عنه جراح بن ملیح واهل بلده، تحول فی آخر عمره یطرسوس، وان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ بھامرا بطا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۱۳/۶)۔

1523- خَالَفَهُ بَقِيَّةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ ذِي حِمَايَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوُصَائِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ التُّغَمَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ ذِي حِمَايَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت جابر بن یزید کے حوالے سے شعبہ کی حدیث کی مانند منقول ہے۔

## 82-باب تَكَرَّارِ الصَّلَاةِ.

### باب: نماز کو دوبارہ پڑھنا

1524- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ مَعْجَنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ح

۱۵۲۲- امره الطبرانی فی (الکبیر) (۲۳۵/۲۲) رقم (۶۱۶) من طریق محمد بن عبیدہ بن یزید بن ابی اسحاق۔

۱۵۲۳- امره ابن سعد من طریق بقیة بن یزید بن ابی اسحاق (۱۶۲/۲)۔

۱۵۲۴- امره مالک (۱۶۲/۱) کتاب الصلوة الجماعہ باب اعادۃ الصلوة مع الجماعة الحدیث (۸) و الشافعی (۱۰۲/۱) کتاب الصلوة باب فی الجماعة و الجماعة الحدیث (۲۹۹) و النسائی (۱۱۲/۲) کتاب الجماعة باب اعادۃ الصلوة مع الجماعة بعد صلوة الرجل لنفسه و الماکم (۱۶۱/۱) کتاب الصلوة باب الجماعة لمن صلى و حده و البیہقی (۲۰۰/۲) کتاب الصلوة باب الرجل یصلی و حده سم سعد الجماعة و عبد الرزاق (۱۶۱/۲) رقم (۲۹۲۳) و ابن حبان (۱۳۲) موارد و الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱۶۲/۱) لم یسم من طریق زید بن اسلم عن بسر بن معجن عن ابيه معجن به۔ وقال الماکم: هذا حدیث صحيح۔ ووافقه الذهبی و صححه ابن حبان۔ و قال البیہقی فی (شرح السنه) (۱۶۱/۲) هذا حدیث حسن۔

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الدَّبِيلِ يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ مُحَجَّجٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَجَّجٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَأَذِنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ وَمُحَجَّجٌ فِي  
مَجْلِسِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ . قَالَ  
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنِّي كُنْتُ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ  
مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ . اللَّفْظُ لِحَدِيثِ مَالِكٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ .

☆ ☆ بسر بن محجن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔  
 زید بن اسلم، ہودیل کے ساتھ تعلق رکھنے والے ایک صاحب بسر بن محجن کے حوالے سے ان کے والد حضرت محجن کا یہ  
 بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ اٹھے آپ ﷺ نے نماز ادا کی  
 جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت محجن اپنی جگہ پر ہی بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم  
 نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! لیکن میں اپنے گھر میں  
 نماز ادا کر چکا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو خواہ تم پہلے نماز ادا کر چکے  
 ہو۔

حدیث کے یہ الفاظ امام مالک سے منقول روایت کے ہیں اور اس کا مفہوم قریب قریب ہے۔

— — — — —

### راویان حدیث کا تعارف:

○ بسر بن یحٰن دہلی، وقیل: بکسر اولہ ومعجمۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۷)۔ (۶۷۴)۔

83-باب لا يُصَلِّي مَكْتُوبَةً فِي يَوْمِ مَرَّتَيْنِ .

باب: ایک ہی فرض نماز دن میں دو مرتبہ نہیں ادا کی جائے گی

1525- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النِّسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا

١٥٢٥- أخرجه أحمد (١٩/٢) و أبو داود (٣٨٩/١) كتاب الصلاة: باب إذا صلى في جماعة: و أدرك جماعة أبعد! الحديث (٥٧٩) و النسائي (١١٦/٢): كتاب الصلاة: باب سقوط الصلاة عن صلى في المسجد جماعة: و ابن السكن في صحيحه: كما في (التمهيد، ١٥٦/١) و ابن أبي شيبة (٢٧٨-٢٧٩/٢) و ابن خزيمة (٦٩/٢) رقم (١٦٤١) و ابن حبان (٥٧/٤) رقم (٢٢٨٩) و ابن عبد البر في (التمهيد، ٢٤٤/٤) و أبو نعيم في (الحلية) (٢٨٥/٨) من طريق سليمان بن يسار: عن ابن عمر: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا تصلوا صلاة في اليوم مرتين)-



حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ مَوْلَى مَيْمُونَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تَصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ .

☆☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (ایک ہی) فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ ادا نہ کرو۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی یحییٰ، صحابی، قلیل حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۲۳) (۶۵۳۹)۔

— — — — —

1526 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بِهَذَا .

☆☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1527 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَهْلُولِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ جَالِسٌ بِالْبَلَّاطِ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقُلْتُ أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ . قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا تَصَلُّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ . قَالَ الشَّيْخُ تَفَرَّدَ بِهِ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام سلیمان بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اُس وقت بلاط میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ اُس وقت عصر کی نماز ادا کر رہے تھے میں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! لوگ نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کر چکا ہوں (اب میں اس لیے لوگوں کے ساتھ یہ نماز ادا نہیں کر رہا) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ ادا نہیں کی جائے گی۔

— — — — —

84- باب صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

باب: رات اور دن میں نوافل ادا کرنا

1528 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ الْهَرَّازُ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهَبِ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدَرُ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيُخْرِجُ مَعَهُ. وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اُن میں آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعے انہیں طاق کر لیتے تھے آپ ﷺ اُس میں ایک سجدہ اتنا طویل کرتے تھے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے کر فارغ ہوتا اور صبح صادق ہو چکی ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کر دو مختصر رکعات ادا کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آتا تو آپ ﷺ اُس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

مختلف راویوں نے یہ واقعہ الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ نقل کیا ہے۔

## 85- باب مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنِي مَثْنِي

باب: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے

1529- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ

۱۵۲۸- اخرجه ابو داود (۲۹/۲) کتاب الصلاۃ: باب فی صلاۃ اللیل: حدیث (۱۳۲۷) والنسائی (۲۰/۲) کتاب اللیل: باب اذان المودعین اللیلۃ بالصلاۃ: حدیث (۶۸۵) کلاهما من طریق ابن ولعب: بهذا الاسناد - وللحدیث طرق کثیرة عن الرضوی: و مبانہ: نضرہ: مریا فی مرفوعہا۔

۱۵۲۹- اخرجه ابو داود (۲۹/۲) کتاب الصلاۃ: باب فی صلاۃ النہار: حدیث (۱۳۹۵) والترمذی (۴۹۱/۲) کتاب الصلاۃ: باب ما جاء ان صلاۃ اللیل والنہار مثنی مثنی: حدیث (۵۹۷) والنسائی (۲۲۷/۲) کتاب قیام اللیل: باب کیف صلاۃ اللیل: حدیث (۱۶۶۶) واس ماجہ (۴۱۹/۱) کتاب الصلاۃ: باب ما جاء فی صلاۃ اللیل والنہار مثنی مثنی: حدیث (۱۳۲۲) - و احمد (۵۱۰۲۶/۲) واس مریہ (۱۲۱۰) و ابن حبان (۲۴۸۲) والبیہقی فی (السنن الذہری) (۴۸۷/۲) کلہم من طریق شعبة: بهذا الاسناد - وقال الترمذی: اصلہ اصحاب سماعہ فیہ: فرفعه بمفسرہم: ووقفہ بمفسرہم: ورواہ الثقات عن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ولم یرواہ الاہل بالصلاۃ النہار - وقال النسائی: لهذا الحدیث عنہی خطا - وقال ابن عبد البر فی (التحریر) (۱۸۵/۱۳): وکان یحبہ بن عباس: مخالف احمد فی حدیث علی الذہری: ووقفہ: ولا یحتج بہ - اھ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِثْنِي مِثْنِي . قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَهَذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ مَكَّةَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان، ابوعلی مالکی، بصری، رحل یہ دارقطنی فی حدود عشرین ومائتہ۔ قال ذہبی: لا باس بہ ان شاء اللہ۔  
ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶/۱۷۶)۔

○ علی بن عبد اللہ باری از دی، ابو عبد اللہ بن ابی ولید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۰)۔

1530 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَصَمُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بَخْرِ بِجَلَّةٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِثْنِي مِثْنِي .

☆ ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

### راویان حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن بحر بن عبد الرحمن، ابو قاسم تميمی۔ قال خطیب: اخبرنا برقانی، قال: رايت بخط ابي حسن دارقطني مكتوباً: يوسف بن بحر قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۰۵/۱۴)۔

○ داؤد بن منصور نسائی، ابوسلیمان ثغری۔ سکن بغداد ثم مصیصہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 123ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۳۴)۔

1531 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ ابْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى أَنْ تَشْهَدَ فِي كُلِّ



رَكَعَتَيْنِ وَتَبَاسَ وَتَمَسَّكَ وَتَقْنَعَ بِيَدِكَ وَتَقُولَ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ - رَوَاهُ اللَّيْثُ -  
يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ - عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ وَأَسْنَدُهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ -

☆ ☆ حضرت مطلب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (نفل) نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی دو رکعت پڑھنے کے بعد تم تشهد میں بیٹھو گے خشوع و خضوع کا اظہار کرو گے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یا اللہ یا اللہ کہو گے۔ جو شخص ایسا نہیں کرے گا (تو اس کی نماز) نامکمل ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

— — — — —

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن نافع بن عیاء، مجھول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۵۶)۔

## 86- باب لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ

باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو رکعت (سنت) ادا کی جائیں گی

1532- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ يَسَارِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَصَلَّى بَعْدَ الْفَجْرِ فَحَصْنِي وَقَالَ يَا يَسَارُ كَمْ صَلَّيْتَ قُلْتُ لَا أَدْرِي . قَالَ لَا ذَرَيْتَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فَتَغَيِّطَ عَلَيْنَا تَغَيِّطًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبُكُمْ أَنْ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ .

☆ ☆ یسار بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے صبح صادق ہو جانے کے بعد (نفل) نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو مجھے کنکریاں مارتے ہوئے فرمایا: اے یسار! تم نے کتنی رکعت ادا کی ہیں؟ میں نے جواب دیا: مجھے یاد

۱۵۳۱- أخرجه أحمد (۱/۱۶۷) و أبو داود (۲/۲۹) کتاب الصلاة: باب في صلاة النهر: حديث (۱۲۹۶) و ابن ماجه (۱/۱۶۹) (۱۶۴۰) کتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة الليل والنهار: حديث (۱۲۳۵) و الترمذي في (العلل) (۱/۱۲۸) و ابن خزيمة (۱/۱۲۱۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۸۸) كسهم من طريق ثعبة: بهذا الإسناد - وقال الترمذي: سمعت محمد بن اسماعيل يقول: رواية الليث بن سعد أصح من حديث ثعبة - و ثعبة أصح في هذا الحديث في مواضع: فقال: (عن أنس بن أبي أنس) و اسمعيل: (عن عمران بن أبي أنس) وقال: (عن عبد الله بن العاص) و أنس: (عبد الله بن نافع عن ربيعة بن العاص) و ربيعة بن العاص: (عن عبد الله بن العاص) (هو عن المطلب) فقال: (هو عن المطلب) و لم يذكر فيه: (عن الفضل بن عباس) - وقال ابن أبي حاتم في (العلل) (۱/۱۲۲) (۱۲۳):

۱۵۳۲- أخرجه الترمذي (۲/۲۷۸-۲۷۹) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة بعد طلوع الفجر: حديث (۱۱۹) و ابن ماجه (۱/۸۶) المقدمة: باب من بلغ علينا: حديث (۲۳۵) كذا قلنا من عبد العزيز بن محمد: بهذا الإسناد - وقال الترمذي: حديث عيسى بن نصر: (عن عبد الله بن نافع عن ربيعة بن العاص) و أخرجه أيضا البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۶۵) من طريق المروزي به -

نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا: تمہیں سمجھ بھی نہیں ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم یہ نماز (یعنی اس وقت میں نوافل) ادا کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ہم پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور ارشاد فرمایا: تمام موجود لوگ غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دیں: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعت (سنت) ادا کی جاسکتی ہیں۔

————— ❦ —————

### راویان حدیث کا تعارف:

○ قدامۃ بن موسیٰ بن عمر بن قدامۃ بن مظعون نجفی، مدنی، امام مسجد نبوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ عمر، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۳/۲)۔

○ محمد بن حصین تمیمی، وسامہ <sup>بعضہم</sup> ایوب، وکیۃ ابیہ ابوالیوب، مجہول، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۵/۲)۔

○ یسار مدنی، مولیٰ ابن عمر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۳/۲)۔

**1533** - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْقَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السَّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَصَلَّى بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبُكُمْ لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ یسار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا میں صبح صادق ہو جانے کے بعد نوافل پڑھ رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے یسار! ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت یہی نماز (یعنی اس وقت میں نوافل) ادا کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام موجود لوگ غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دیں: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعت (سنت) ادا کرو (اس کے علاوہ کوئی نماز ادا نہیں کی جاسکتی)۔

**1534** - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَنْعَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہو جانے کے بعد

۱۵۳۳ (مرجعه احمد) ۱۰۱/۲ اور ابوداؤد (۲۵/۲) کتاب الصلوٰۃ: باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس من رجة مرفعة حديث (۱۲۷۸) و المرجع في السنن الكبرى (۱۶۵/۲) من طريق و تصيب سواد الاسنان وقد جمع البيهقي هذه الرواية۔







عذر کے بغیر (نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد میں) نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

1538 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ يَبَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اذان سن کر اُس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں نہ آئے) اُس کی نماز نہیں ہوتی، البتہ اگر کوئی عذر ہو تو (حکم مختلف ہے)۔

1539- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ عَنْ شُعْبَةَ  
بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ الشَّيْخُ رَفَعَهُ هُشَيْمٌ. وَقُرَادٌ شَيْخٌ مِنَ الْبَصَرِيِّينَ مَجْهُولٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ جبکہ بعض راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1540 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَفْرَاءِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ . قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ الصَّلَاةَ الَّتِي صَلَّى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اذان دینے والے کو سنے اور کوئی عذر اُس کی بات ماننے (یعنی باجماعت نماز کے لیے جانے) میں رکاوٹ نہ ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا: عذر سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خوف یا بیماری (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اُس شخص نے (اپنے گھر میں) جو نماز ادا کی ہے اللہ تعالیٰ اُس کی وہ نماز قبول نہیں کرے گا۔



١٥٢٨- أخرجه ابن ماجه (٢٦٠/١) كتاب المساجد باب التغليظ في التخلف عن الجماعة حديث (٧٩٢) عن علي بن عبد الله بن مسهر بن وهب اللامسناد- وأخرجه البغوي في (شرح السنة) (٢٦٩/٢-٢٧٠) من طريق الحسن بن مكيان نا عبد الحميد بن بيان بن وهب اللامسناد- وأخرجه الطبراني في (الكبير) (١٣٦٥) من طريق قسيم بن- وأخرجه الحاكم (٢١٥/١) والبیهقي في (السنن الكبرى) (٥٧/٢) من طريق شعبه بن وهب اللامسناد- وقال الحاكم: هذا حديث قد اوقفه غنم وإكثر اصحاب شعبه- وهو صحيح على شرط الشيعين- ولم يخرجاه- قسيم وقراد ابو نوح نقتان فانما وصلاه فالقول فيه قولهما-

١٥٢٩- أخرجه البغوي في (شرح السنة) (٢٧٠/٢) من طريق أبي العباس الأصم: ثنا العباس بن محمد الدوري سهرم الدمشقي - وينظر: الحديث السابق -

١٥٤- أخرجه أبو داود (٢٠٦/١) كتاب الصلاة: باب في التمسيد في ترك الجماعة: حديث (٥٥١) والحاكم (٢٤٥/١) والطيبري في (الكبير) (١٣٦٦) من طريق قتيبة ابن سعيد: بسندنا الإسناد- وأبو حناب هو يحيى بن أبي حبة وهو ضعيف-

## راویان حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی حنیہ - کلبی، ابو جناب - یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 150 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳۶/۲)۔

## 88- باب الرَّجُلِ يَذْكُرُ صَلَاةً وَهُوَ فِي أُخْرَى .

باب: جس شخص کو نماز کے دوران دوسری نماز یاد آ جائے (یعنی جو اُس نے ادا نہیں کی تھی)؟

1541- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَلْيَبْدَأْ بِالَّتِي هُوَ فِيهَا فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا صَلَّى الَّتِي نَسِيَ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص کوئی نماز بھول جائے اور پھر وہ نماز اُسے اُس وقت یاد آئے جب وہ کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہو تو اُسے چاہیے کہ پہلے اپنی موجودہ نماز ادا کر لے جب اُس سے فارغ ہو جائے تو پھر وہ نماز ادا کرے جسے وہ بھول گیا تھا۔

عمر بن ابوعمر نامی راوی مجہول ہے۔

— — — — —

## راویان حدیث کا تعارف:

○ علی بن حجر - ابن ایاس، سعدی مروزی، نزہل بغداد، ثم مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقة" قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ نوویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 244 ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۳/۲)۔

○ عمر بن ابی عمر کلاعی - علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ من شیوخ بقیۃ مجہولین، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۱/۲)۔

1542- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا

۱۵۴۱ اخرجه ابن عمر في (الكامل) (۲۲۲/۵) و من طريق البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۲۲/۲) كتاب الصلاة: باب من ذكر صلاة و هو

في اخرى من طريق علي بن حجر بهذا اللفظ - وقال ابن عمر: عمر ابن ابي عمر مجسول ولا اعلم بروي عنه غير بقیة: كما بروي عن

سائر المجسولين - قال الحافظ ابن حجر في (التلخيص) (۲۷۲/۱): قال ابن العربي اجمع ضعفاً وانقطاعاً -



وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لْيُعِدَّ صَلَاتَهُ الَّتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ.

قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التِّرْجَمَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَوَهُمْ فِي رَفْعِهِ فَإِنْ كَانَ قَدْ رَجَعَ عَنْ رَفْعِهِ فَقَدْ وَفَّقَ لِلصَّوَابِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کوئی نماز بھول جائے اور پھر اُسے وہ نماز اُس وقت یاد آئے جب وہ امام کی اقتداء میں ہو تو اُسے چاہیے کہ امام کی اقتداء والی نماز ادا کر لے جب اُس نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر وہ نماز ادا کرے جسے وہ بھول گیا تھا پھر اُسے چاہیے کہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے جو اُس نے امام کے ساتھ ادا کی تھی۔ بعض راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے لیکن اس بارے میں اُن راویوں کو وہم ہوا ہے۔

## 89-باب فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلَاةِ الْقَاعِدِ وَكَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الصَّحِيحِ خَلْفَ الْجَالِسِ

باب: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی فضیلت  
بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے (امام کے پیچھے) تندرست شخص کا نماز ادا کرنے کا طریقہ

1543- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنَدُوَيْهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ وَصَلَاةُ النَّائِمِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَاعِدِ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بیٹھ کر نماز ادا کرنا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کے مقابلہ میں (اجر و ثواب کے حوالے سے) نصف حیثیت رکھتا ہے اور لیٹ کر نماز ادا کرنا بیٹھ کر

۱۵۴۳- أخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۶۷) والبيهقي (۲/۲۹۱) كتاب الصلاة: باب من ذكر صلاة وهو في أخرى من طريق أبي إبراهيم اسماعيل بن إبراهيم الترمذي عن معبد بن عبد الرحمن الجمحي عن عبيد الله بن عمرو عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم: به- قال البيهقي: نفعه إبراهيم الترمذي برواية لهذا الحديث مرفوعاً والصحيح أنه من قول ابن عمر موقوفاً- وهكذا رواه غير أبي إبراهيم عن معبد- ثم أخرجه (۲/۲۹۱): كتاب الصلاة: باب من ذكر صلاة وهو في أخرى من طريق يحيى بن ابوجب عن معبد: به موقوفاً على ابن عمر: ثم قال: (وكذلك رواه مالك بن أنس) وعبد الله بن عمر العمري عن نافع عن ابن عمر موقوفاً- وقال ابن أبي حاتم في (المعلل) (۱/۱۰۸) رقم (۲۹۳): سالت أبا زرعة عن حديث رواه اسماعيل بن إبراهيم الترمذي عن معبد بن عبد الرحمن الجمحي عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من سجد صلاة فلم يذكرها إلا وهو مع الإمام فليصل مع الإمام فإذا فرغ من صلاته فليعد الصلاة التي سجد ثم لم يعد الصلاة التي صلى مع الإمام) -

۱۵۴۳- أخرجه أحمد (۴/۱۲۵) والبخاري (۲/۵۸۲) كتاب تفسير الصلاة: باب صلاة القاعد الحديث (۱/۱۱۵) وأبو داود (۱/۵۸۶) كتاب الصلاة: باب في صلاة القاعد الحديث (۱/۹۵) والترمذي (۱/۳۳۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة القاعد الحديث (۱/۳۶۹) والسماني (۲/۲۲۳-۲۲۴) كتاب قيام الليل: باب فضل صلاة القاعد على صلاة النائم وابن ماجه (۱/۲۸۸) كتاب إقامة الصلاة: باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم حديث (۱/۱۲۱) وابن الجارود رقم (۲۲۱) والبيهقي في (المسنن الكبرى) (۲/۵۹۱) من حديث عمران-



سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.

☆☆ ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں اپنے ساتھیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھاتے ہوئے پایا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت فرمایا انہوں نے فرمایا: میں اصل میں کھڑا نہیں ہو سکتا تو جب تم نے میری اقتداء میں نماز پڑھنی ہو تو بیٹھ کر ادا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: امام ڈھال ہے اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹/۱)۔

## 90-باب وَقْتُ الصَّلَاةِ الْمَنْسِيَّةِ.

### باب: جو نماز بھول چکی ہو اُسے ادا کرنے کا وقت

1547- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَبِي الْعَطَافِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلَوْ قُتِلَ إِذَا ذَكَرَهَا.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز بھول جائے تو اُسے ادا کرنے کا وقت وہی ہوگا جب وہ اُسے یاد آ جائے۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر بن ابی عطف سہمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 180ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۷/۱)۔

۱۵۴۷- أخرجه ابن عمير في (الكامل) (۲/۲۸۷) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۸۹) من طريق أبي ثابت ثنا حفص بن عمر بن أبي العطف بسند الإسناد - و حفص ضعيف - وينظر: اقوال اللثة فيه في (الكامل) (۲/۲۸۷-۲۸۸)۔



## 91- باب جَوَازِ النَّافِلَةِ عِنْدَ الْبَيْتِ فِي جَمِيعِ الْأَزْمَانِ.

باب: بیت اللہ کے پاس کسی بھی وقت میں نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے

1548- حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وَلِيتُمْ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ شَيْئًا فَلَا تَمْنَعَنَّ طَائِفًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! اگر تم اس کام کے نگران بن جاؤ تو تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے اور یہاں نماز ادا کرنے سے ہرگز نہ روکنا، خواہ دن یا رات کا کوئی بھی وقت ہو۔

1549- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ

مِنْهَالٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ سَمِعَ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ - أَوْ يَا بَنِي قُصَيٍّ - لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّيَ آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے قصی کی اولاد! تم کسی بھی شخص کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور یہاں نماز ادا کرنے سے نہ روکنا، خواہ رات یا دن جو بھی حصہ ہو۔

— — — — —

۱۵۴۸- أخرجه النسائي (۵۸/۵۷/۱) كتاب الصلاة: الباب الاول في موافقت الصلاة: حديث (۱۷۰-۱۷۲) و احمد (۸۰/۶) - و الحاكم (۴۴۸/۱) كتاب المنازل: و ابو داود (۴۴۹/۲) كتاب المنازل: (الحج) باب الطواف بعد العصر: حديث (۱۸۹۶) و الترمذي (۲۲۰/۲) كتاب الحج: باب ما جاء في الصلاة بعد العصر و بعد الصبح لمن بطوف: حديث (۸۶۸) و النسائي (۲۲۲/۵) كتاب الحج: باب اباحة الطواف في كل الاوقات: و ابن مساحه (۲۹۸/۱) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب ما جاء في الرخصة في الصلاة بسكة في كل وقت (۱۱۹) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۸۶/۲) كتاب مناسك الحج: باب الصلاة للطواف بعد الصبح و بعد العصر: و العميدي (۲۲۵/۱) رقم (۵۶۱) و ابن خزيمة (۲۶۲/۲) رقم (۱۲۸۰) و ابن حبان (۶۳۱-۶۳۲) و ابو يعلى (۲۹۰/۱۲) رقم (۷۲۹۶) و البيهقي (۴۶۱/۲) و الدارمي (۷۰/۲) كتاب المنازل: باب الطواف في غير وقت الصلاة: من طريقه صفوان بن عيينة عن ابي الزبير عن عبد الله بن باباه عن جبیر بن مطعم: به - وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم - و لم يخرجاه: و وافقه الذهبي - و قال الترمذي: حديث حسن صحيح - و قد رواه عبد الله بن ابي نجيع عن عبد الله بن باباه ايضا - و صححه ابن خزيمة و ابن حبان - و الطريق الذي اشره اليه الترمذي هو طريق ابن ابي نجيع عن ابن باباه - أخرجه احمد (۸۲/۶) و البيهقي (۱۱۰/۵) و ابن حبان (۱۵۱۱-الاحسان) من طريق ابن اسحاق عن عبد الله بن ابي نجيع عن عبد الله بن باباه به - و أخرجه ۲ عبد الرزاق (۶۱/۵) رقم (۹۰۰۶) و احمد (۸۶/۶) و ابن خزيمة رقم (۱۲۸۰) من طريق ابن جبرج عن ابي الزبير: به - و رواه لهذا الحديث مرسل: أخرجه النسائي في (مسنده) (۵۸/۱) كتاب الصلاة: باب في موافقت الصلاة (۱۷۲) عن عطاء مرسل -

## راویان حدیث کا تعارف:

○ جراح بن منہال بن عطف جزی، عن زہری، قال احمد: کان صاحب غفلة، وامام بخاری فرماتے ہیں: وسلم: منکر

حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۱۵/۲)۔

1550- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَافِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا صَلَّى عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ آيَةً سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: اے بنو عبد مناف! خبردار! تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کے پاس نماز ادا کرنے سے نہ روکنا، خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

1551- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَظْنَهُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ آيَةً سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے سے نہ روکنا، خواہ رات یا دن کا جو بھی وقت ہو۔

1552- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَعْمَى بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّحَّاحِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعَنَّ أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ آيَةً سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنو عبد مناف! تم ایسے کسی شخص کو منع نہ کرنا جو اس بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہا ہو، خواہ رات یا دن کا جو بھی وقت ہو۔

1553- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ عَنْ حُمَيْدِ مَوْلَى عَفْرَاءَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ مَكَّةَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتِي الْبَابِ فَقَالَ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا جُنْدُبُ أَبُو ذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۱۵۵۳- أخرجه البيهقي في ( معرفة السنن الثمارة ) ( ۲/ ۲۷۵ ) حديث ( ۱۳۱۶ ) من طريق الدارقطني: بهذا الإسناد - وقال البيهقي: و حديث

مجاهد عن أبي زر مري - وأخرجه في ( السنن الكبرى ) ( ۲/ ۲۶۱ ) من طريق الشافعي: به - وأخرجه أحمد ( ۵/ ۱۶۵ ) من طريق يزيد عن

عبد الله ابن المؤمل: به - إلا أنه لم يذكر حميدا في سند - وأخرجه ابن عدي ( ۴/ ۱۳۷ ) من طريق سمدي ابن سالم عن ابن المؤمل: به - إلا

أنه لم يذكر قيساً - وينظر: ( تلخيص المعبر ) ( ۱/ ۲۳۹ - ۲۴۰ ) -



إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑ کر فرمایا: جو شخص مجھے جانتا ہے وہ تو مجھ سے واقف ہے لیکن جو مجھے نہیں جانتا (تو وہ جان لے) میں جناب (ہوں اور میری کنیت) ابوذر ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جاسکتی اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جاسکتی البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن مول بن وہب اللہ مخزومی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ حدیث، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۰) (۳۶۷۳)۔

○ حمید بن قیس مکی اعرج، ابو صفوان قاری، یس بہ باس، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 170ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳/۱)۔

○ قیس بن سعد بن عبادہ، خزرجی انصاری، صحابی جلیل، ان کا انتقال 60ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۸/۲)۔

○ عبد اللہ بن احمد بن زکریا بن حارث، مکی، ابویحییٰ بن ابی مسرہ، قال ابن ابی حاتم: کتبت عنہ بمکة، ومحلہ صدق۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح و تعدیل (۶/۵) تنبیہ: فی ط: ابی مسرہ۔

○ خلاد بن یحییٰ بن صفوان سلمی، ابو محمد کوئی، نزیل مکہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ ری بالارجاء، دھومن کبار شیوخ بخاری، یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 213ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”التقریب“ از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۳) (۱۷۷۶)۔

1554 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَسْرَةَ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُبَيْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعَنَّ مُصَلِّيًا عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے بنو عبد المطلب! تم اس بیت اللہ کے پاس کسی بھی شخص کو نماز ادا کرنے سے نہ روکنا خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

1555 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ الْهَرْدَعِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ





قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّي فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ يَطُوفُونَ وَيُصَلُّونَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے بنو عبدمناف! اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے (یا اسکے قریب) نماز ادا کرنے والے کسی بھی شخص کو تم نہ روکنا، کیونکہ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں ہوتی اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہوتی، البتہ مکہ میں اس گھر کے پاس کا حکم مختلف ہے (یہاں) لوگ (ان اوقات میں) طواف بھی کر سکتے ہیں اور نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔



### راویان حدیث کا تعارف:

○ رجاء بن حارث، انہوں نے مجاہد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، یہ ابوسعید بن عوذ ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ فضل سینانی اور ابولید عدانی نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۷۰/۳)، وقال حافظ فی "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۸/۱)۔

۱۵۵۷ ذکرہ الزیلعی من جمة المصنف فی (نصب الراية) (۲۵۱/۱) وقال: قال صاحب التنقيح: و ابو الوليد المدني لم ار له ذكرًا في (الكني) لا في احد الحاكم - واما رجاء بن الحارث ابو سعيد المكي: فضعفه ابن معين -